جدید اضافہ

ذیل میں ہم ان بزرگوں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ دسمبر ۳۶ء میں حلقۂ ہمدردان جامعہ میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	
۱	۳۹۶۰	شیخ برکت اللہ حاجی محمد جان صاحبان - چاندنی چوک - دہلی	
۲	۳۹۶۱	الیس مجتبیٰ احمد صاحب	میران بگیہ
۳	۳۹۶۲	سید الطاف حسین صاحب	گیا
۴	۳۹۶۳	حکیم اصغر حسین صاحب	"
۵	۳۹۶۴	سید محمد فضیلت حسین صاحب	"
۶	۳۹۶۵	الیس - ایم حسن امام صاحب	"
۷	۳۹۶۶	عبدالاحد فاطمی صاحب	ٹیکاری
۸	۳۹۶۷	منشی شمس الدین صاحب	بھوپال
۹	۳۹۶۸	حکیم حفیظ الدین صاحب ندوی	لکھنؤ
۱۰	۳۹۶۹	مولوی لیاقت حسین صاحب	گیا
۱۱	۳۹۷۰	ڈاکٹر قاضی محمد حبیب صاحب	نوادہ
۱۲	۳۹۷۱	سید محمد احسن صاحب	"
۱۳	۳۹۷۲	امین الحق صاحب	"
۱۴	۳۹۷۳	محمد ابو صالح صاحب مختار	"
۱۵	۳۹۷۴	مولوی محمد نواب صاحب مختار	"
۱۶	۳۹۷۵	محمد سرفراز صدیقی صاحب	بہار شریف
۱۷	۳۹۷۶	عبدالرحیم صاحب پلیڈر	"
۱۸	۳۹۷۷	شفیع محمد صاحب پلیڈر	"
۱۹	۳۹۷۸	الیس - ایم - سلیم صاحب	"

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	
۲۰	۳۹۷۹	الیس - ایم عثمان صاحب	"
۲۱	۳۹۸۰	شاہ نذیر الحسن صاحب کاظمی	بہار شریف
۲۲	۳۹۸۱	مسیح احمد صاحب وکیل	"
۲۳	۳۹۸۲	اسرار الحق محمودی صاحب وکیل	"
۲۴	۳۹۸۳	حکیم سید حسن صاحب	"
۲۵	۳۹۸۴	الیس الیس نعیم الحق صاحب	منیر
۲۶	۳۹۸۵	سید شاہ عنایت اللہ صاحب فردوسی	"
۲۷	۳۹۸۶	خاں صاحب ایم قمر الدین خاں صاحب	"
۲۸	۳۹۸۷	سید شاہ محمد علی صاحب منیری	"
۲۹	۳۹۸۸	شاہ ابوالحسن صاحب	"
۳۰	۳۹۸۹	سید محمد حفیظ الرحمٰن صاحب	"
۳۱	۳۹۹۰	عبدالرحیم صاحب	"
۳۲	۳۹۹۱	ایم - الیس ابوالحسنات صاحب	باہ پورہ
۳۳	۳۹۹۲	ایم - شیخ عبدالمغنی صاحب	"
۳۴	۳۹۹۳	مولوی سید محمد بشیر صاحب	"
۳۵	۳۹۹۴	مولوی محمد اسحٰق صاحب	باہ پورا
۳۶	۳۹۹۵	الیس - راشدی صاحب	راجگیر
۳۷	۳۹۹۶	الیس محمد اصغر صاحب تحصیلدار	"
۳۸	۳۹۹۷	ایم سید عبدالحفیظ صاحب	شیخوپورہ

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب		نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	
۳۹	۳۹۹۰	مولوی سید فرید احمد صاحب	〃	۴۴	۴۰۰۳	حاجی طیب غنی شاہ محمد سیٹھ صاحب	کارنجہ
۴۰	۳۹۹۹	محمد صہیب صاحب	مہدانواں	۴۵	۴۰۰۴	احمد حسین صاحب	〃
۴۱	۴۰۰۰	مولوی حاجی میر صغیر الدین صاحب	ذہینی	۴۶	۴۰۰۵	حاجی ولی محمد علی محمد صاحب	〃
۴۲	۴۰۰۱	مولوی امانت اللہ صاحب	برہانپور	۴۷	۴۰۰۶	〃 عبدالشکور ہاشم صاحب	〃
۴۳	۴۰۰۲	محمد زاہد صاحب	〃	۴۸	۴۰۰۷	〃 نور محمد غنی حاجی علی محمد صاحب	〃

مستقل امداد و عطیات

دسمبر ۳۶ء

ذیل کی رقومات جنہیں بعض ہمیں اپنے مہتمین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں اور بعض براہ راست درج رجسٹر ہو چکی ہیں۔ حوالہ رسید اور رقومات کی صحت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر آپ کا ممنون ہوگا اور آئندہ پرچہ میں تصحیح کر دی جائے گی۔ (مرتب)

ا۔ دہلی

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ	رقم موصولہ
۱	۲۱۳	شیخ برکت اللہ حاجی محمد حسن صاحبان چاندنی چوک	صہ ر	۱۵	۲۰۸۵ اے	شیخ صبور احمد صاحب کھونٹے والے۔ صدر بازار	۴ر
۲	۲۳۰	محمد صدیق صاحب ملتانی۔ پھاٹک حبش خاں	للعہ	۱۶	۲۰۸۶ ؍	محمد احمد صاحب اللہ والے۔ ؍	۱۲ر
۳	۲۳۶	میسرز فیروز الدین جیون بخش حویلی حسام الدین حیدر	تتار	۱۷	۲۰۸۷ ؍	حاجی بشیر احمد صاحب سوداگر جنت۔ چاوڑی بازار	۸ر
۴	۲۵۵	خواجہ عبد المجید صاحب بی اے۔ منیا محل	ہے	۱۸	۲۰۸۸ ؍	شیخ جمال الدین صاحب۔ چوک جامع مسجد	۴ر
۵	۲۰۷۵ اے	حکیم ذکی احمد صاحب۔ جید پریس۔ بلیماران	تمار	۱۹	۲۰۸۹ ؍	سردار علی صاحب ؍ ؍	۸ر
۶	۲۰۷۶ ؍	عبد الحق صاحب معرفت منشی عبد الوہاب صاحب چاندنی چوک	صہ ر	۲۰	۲۰۹۰ ؍	عبد الرزاق حاجی ننھے صاحبان۔ سرکیوالان	ہ ر
۷	۲۰۷۷ ؍	قدیر الدین احمد صاحب وکیل۔ فراشخانہ	عہ ر	۲۱	۲۰۹۱ ؍	عبد الرزاق محمد اسحٰق صاحبان۔ کوچہ خانچند	عہ ر
۸	۲۰۷۸ ؍	مولوی عبد الصمد صاحب۔ عربک کالج	تما ر	۲۲	۲۰۹۲ ؍	محمد ادریس صاحب بازی اینڈ کو۔ کٹرہ قطب الدین	عہ ر
۹	۲۰۷۹ ؍	ڈاکٹر لیڈی جناب ایف ڈی محمود صاحب طبیہ ؍	عہ ر	۲۳	۲۰۹۳ ؍	حافظ رحمت الٰہی محمد بلال صاحبان ؍	۴ر
۱۰	۲۰۸۰ ؍	حافظ عبد الحکیم حبیب الرحمٰن صاحبان سبزی منڈی	۴ر	۲۴	۲۰۹۴ ؍	محمد رفیع صاحب کپڑے والے ؍	۴ر
۱۱	۲۰۸۱ ؍	مرزا فیاض بیگ صاحب۔ دوکاندار سبزی منڈی	۴ر	۲۵	۲۰۹۵ ؍	محمد صدیق صاحب کراچی والے۔ صدر بازار	تمار
۱۲	۲۰۸۲ ؍	منشی ناظر حسین صاحب ؍ ؍	۸ر	۲۶	۲۰۹۶ ؍	بابو ٹلوکی ناتھ صاحب۔ کلاتھ ملز	عہ ر
۱۳	۲۰۸۳ ؍	محمد عارف صاحب شیشے والے۔ صدر بازار	تمار	۲۷	۲۰۹۷ ؍	محمد رئیس الدین صاحب کوٹھی نمبر ۲۳۔ دریا گنج	عہ ر
۱۴	۲۰۸۴ ؍	حافظ نور محمد صاحب ؍	۴ر	۲۸	۲۰۹۸ ؍	بابو رحمت اللہ صاحب۔ گلی کلو خواص	تمار

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ	رقم موصولہ
۲۹	۲۰۹۹ء	عبدالصمد صاحب بی اے کمیشن فارمیسی چاندنی چوک	۸ر	۵۳	۲۱۲۳ء	محمد رفیق صاحب سوداگر سوت والے صدر بازار	۸
۳۰	۲۱۰۰ "	پیر خانصاحب ڈی وی اینڈ کو کشمیری گیٹ	عہ	۵۴	۲۱۲۴ "	میاں محمد رفیق صاحب سوداگر چرم "	عار
۳۱	۲۱۰۱ "	حافظ شہاب الدین صاحب ڈیرے خیمہ والے لال کنواں	۴ر	۵۵	۲۱۲۵ "	محمد یوسف صاحب امپائر واچ کمپنی۔ بلیماراں	عمر
۳۲	۲۱۰۲ "	مرزا محمد سلیمان صاحب جوہری سالیواڑہ نئی سڑک	عمر	۵۶	۲۱۲۶ "	شیخ محمد تقی صاحب برنس بوٹ ہاؤس چاندنی چوک	عمر
۳۳	۲۱۰۳ "	حامد علی صاحب معرفت محمد حسین صاحب۔ گلی چابک سواراں	۴ر	۵۷	۲۱۲۷ "	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان۔ صدر بازار	عمر
۳۴	۲۱۰۴ "	شمس العارفین صاحب ورانی والے چاندنی چوک	۴ر	۵۸	۲۱۲۸ "	مولانا محبوب الٰہی صاحب مدرسہ عربیہ۔ فتحپوری	عمر
۳۵	۲۱۰۵ "	کلو صاحب تانبے والے دکان حاجی رفیع الدین "	۴ر	۵۹	۲۱۲۹ "	میاں اللہ بخش محمد سعید صاحبان۔ کوچہ قابل عطا	سےر
۳۶	۲۱۰۶ "	محمد سعید عبدالمجید صاحبان " " "	۲ر	۶۰	۲۱۳۰ "	سید اشفاق احمد صاحب۔ گلی قاسم جان	صر
۳۷	۲۱۰۷ "	محمد عاقل خانصاحب " " "	۱ر	۶۱	۲۱۳۱ "	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب ہمدرد دواخانہ لال کنواں	صر
۳۸	۲۱۰۸ "	محمد مقبول خانصاحب " " "	۲ر	۶۲	۲۱۳۲ "	زرین خانصاحب فروٹ مرچنٹ سبزی منڈی	عار
۳۹	۲۱۰۹ "	حافظ عبدالجلیل صاحب۔ صدر بازار	۴ر	۶۳	۲۱۳۳ "	حاجی عباداللہ خانصاحب فروٹ مرچنٹ "	عار
۴۰	۲۱۱۰ "	عبدالخالق صاحب معرفت محمد عمر صاحب۔ چاندنی چوک	عمر	۶۴	۲۱۳۴ "	منشی حفیظ احمد صاحب "	۴ر
۴۱	۲۱۱۱ "	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب۔ کٹرہ بڑیاں	عمر	۶۵	۲۱۳۵ "	منشی غفرالدین صاحب "	۴ر
۴۲	۲۱۱۲ "	رازق الخیری صاحب۔ دفتر رسالہ عصمت	۸ر	۶۶	۲۱۳۶ "	سعید الرحمٰن صاحب۔ حویلی اعظم خاں	۸ر
۴۳	۲۱۱۳ "	خواجہ احمداللہ صاحب مشن کوٹھی دریاگنج۔ کوچہ چیلان	۴ر	۶۷	۲۱۳۷ "	احمد اسلام خانصاحب کلاتھ ملز	صر
۴۴	۲۱۱۴ "	محمد عبدالرب صاحب اینڈ برادرز۔ کوچہ خانچند	عہ	۶۸	۲۱۳۸ "	ایس محمد یوسف صاحب۔ ریڈنگ فورٹ	۸ر
۴۵	۲۱۱۵ "	عبدالرحیم صاحب کٹرہ قطب الدین	۴ر	۶۹	۲۱۳۹ "	بیگم صاحبہ محمد یعقوب صاحب " "	۸ر
۴۶	۲۱۱۶ "	شیخ محمد رفیع صاحب بردکان شیخ محمد اسحٰق صاحب بلیماران	۴ر	۷۰	۲۱۴۰ "	اے۔ حکیم بٹ صاحب " "	۸ر
۴۷	۲۱۱۷ "	سید انصار علی صاحب بی اے ایل ایل بی فراشخانہ	عمر	۷۱	۲۱۴۱ "	سید غلام حسین صاحب اسمبلی ڈپارٹمنٹ نئی دہلی	عار
۴۸	۲۱۱۸ "	شاہد احمد صاحب ایڈیٹر ساقی۔ گلی تاشہ والی۔	عمر	۷۲	۲۱۴۲ "	طاہر علی صاحب سپرنٹنڈنٹ۔ رابرٹ سوئر	عمر
۴۹	۲۱۱۹ "	مولوی سعید احمد صاحب مدرس مسجد فتحپوری	عہ	۷۳	۲۱۴۳ "	صدیق حسن صاحب ہولاک سکوائر	عہ
۵۰	۲۱۲۰ "	شیخ محمد ادریس صاحب۔ چاندنی چوک	۲ر	۷۴	۲۱۴۴ "	رفیق احمد صاحب۔ ڈاکٹر لین نئی دہلی	عہ
۵۱	۲۱۲۱ "	حاجی چھوٹے میاں صاحب۔ بازار گنده نالہ	۸ر	۷۵	۲۱۴۵ "	محمد صدیق محمد عمر صاحبان آہنیان۔ بلیماران	عـہ
۵۲	۲۱۲۲ "	حاجی رشید احمد صاحب۔ کشمیری گیٹ	عار	۷۶	۲۱۴۶ "	شیخ انیس الرحمٰن صاحب صدر بازار	۸ر

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	ہمدرد جامعہ	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ	رقم موصولہ
۷۷	۲۱۴۷	ڈی۔ ایم ملک صاحب۔ تاجران کتب عیدگاہ روڈ	عـہ ر	۱۰۱	۲۳۷۱	محمد سلام محمد سعید صاحبان زرمجوب ٹوپی چاندنی چوک	ے ر
۷۸	۲۱۴۸ ،،	ملک غلام محمد صاحب معرفت ڈی۔ ایم ملک صاحب ،،	عـلہ ر	۱۰۲	۲۳۷۲ ،،	عبدالخالق صاحب چوڑی والے۔ بلیماران	عہ ر
۷۹	۲۱۴۹ ،،	دریا خاں صاحب مدرسہ ارادت خاں۔ رنگران	عہ	۱۰۳	۲۳۷۳ ،،	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان۔ چاندنی چوک	۸ ر
۸۰	۲۱۵۰ ،،	آغا محمد امین صاحب۔ فیض منزل۔ قرولباغ	عہ ر	۱۰۴	۲۳۷۴ ،،	محمد نظام الدین صاحب انصاری برادرس ،،	عہ ر
۸۱	۲۲۵۱ ،،	مولوی حکیم حبیب اللہ صاحب۔ باڑہ ہندوراؤ	۴ ر	۱۰۵	۲۳۷۵ ،،	ڈاکٹر محمد احمد صاحب ایل ڈی ایس سرجن فتحپوری	۸ ر
۸۲	۲۲۵۲ ،،	برکات احمد صاحب منیجر سلطانی دواخانہ ،،	۴ ر	۱۰۶	۲۳۷۶ ،،	عبدالعلیم صاحب۔ ٹیگور روڈ۔ نمبر ۳۔ نئی دہلی	۴ ر
۸۳	۲۲۵۳ ،،	سید حفیظ الدین صاحب۔ کھجور روڈ قرولباغ	۸ ر	۱۰۷	۲۳۷۷ ،،	صلاح الدین صاحب۔ ہیلی روڈ نمبر ۲۳ ،،	۱۲ ر
۸۴	۲۲۵۴ ،،	شمس الدین خاں صاحب ،،	۸ ر	۱۰۸	۲۳۷۸ ،،	محمود علی صاحب علوی سپرنٹنڈنٹ نظام پیس ،،	للعہ ر
۸۵	۲۲۵۵ ،،	حکیم نذیر الدین احمد صاحب پروفیسر طبیہ کالج	۴ ر	۱۰۹	۲۳۷۹ ،،	صوفی محمد صغیر حسن صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول فتحپوری	عہ ر
۸۶	۲۳۵۶ ،،	ملک آفتاب احمد صاحب آب گنج۔ باڑہ ہندوراؤ	عہ ر	۱۱۰	۲۳۸۰ ،،	حافظ نور محمد صاحب صدر بازار	۴ ر
۸۷	۲۲۵۷ ،،	محمد شفیع صاحب پروپرائٹر حنیف پریس۔ صدر بازار	۸ ر	۱۱۱	۲۳۸۱ ،،	حکیم ذکی احمد صاحب۔ جید پریس۔ بلیماران	عہ ر
۸۸	۲۲۵۸ ،،	محمد وزیر صاحب۔ وزیر پرنٹنگ پریس ،،	عہ ر	۱۱۲	۲۳۸۲ ،،	محمد غالب صاحب منیجر ڈاکٹر انصاری صاحب مرحوم	عہ ر
۸۹	۲۲۵۹ ،،	غلام السبطین صاحب۔ منیجر بڑا دواخانہ	عاہ ر	۱۱۳	۲۳۸۳ ،،	منشی حشمت اللہ صاحب چتہ تیلیان گلی باتا والی	عہ ر
۹۰	۲۲۶۰ ،،	شیخ محمد صدیق صاحب۔ صدر بازار	عہ ر	۱۱۴	۲۳۸۴ ،،	عبدالرزاق صاحب۔ تراہا بہرام خاں	۲ ر
۹۱	۲۲۶۱ ،،	شیخ محمد سعید صاحب۔ ،،	۸ ر	۱۱۵	۲۳۸۵ ،،	حکیم عنایت اللہ صاحب کوچہ تاراچند	۸ ر
۹۲	۲۲۶۲ ،،	حاجی محبوب بخش رفیع الدین صاحبان ،،	صہ ر	۱۱۶	۲۳۸۶ ،،	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب۔ چتلی قبر	عہ ر
۹۳	۲۲۶۳ ،،	بابو فیروز الدین صاحب موری گیٹ	۴ ر	۱۱۷	۲۳۸۷ ،،	سید محمد صاحب کلاہ ساز ،،	عہ ر
۹۴	۲۲۶۴ ،،	بابو محمد ابراہیم صاحب۔ گلی سوئیوالاں	۴ ر	۱۱۸	۲۳۸۸ ،،	سید نصیر الدین صاحب شمسی کالج۔ چوڑیوالان	عہ ر
۹۵	۲۲۶۵ ،،	بابو محمد شفیق صاحب۔ متصل ہائی سکول موری گیٹ	عہ ر	۱۱۹	۲۳۸۹ ،،	ایم ذکاء اللہ صاحب۔ لال دروازہ	صہ ر
۹۶	۲۲۶۶ ،،	محمد سلیم خانصاحب۔ محلہ دودروالان ،،	۴ ر	۱۲۰	۲۳۹۰ ،،	عبدالرزاق صاحب ایم اے مسلم ہائی اسکول	عہ ر
۹۷	۲۲۶۷ ،،	سعید احمد صاحب۔ گلی کلیان سنگھ۔ گندہ نالہ	۴ ر	۱۲۱	۲۳۹۱ ،،	کالے خاں صاحب فروٹ مرچنٹ۔ فتحپوری	۸ ر
۹۸	۲۲۶۸ ،،	محبوب احمد صاحب انصاری ،، ،،	۴ ر	۱۲۲	۲۳۹۲ ،،	شمس العارفین صاحب گلاس مرچنٹ ،،	عہ ر
۹۹	۲۲۶۹ ،،	پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب۔ گلی راجان کلاں	عہ ر	۱۲۳	۲۳۹۳ ،،	سراج الدین صاحب صابن مرچنٹ صدر بازار	۴
۱۰۰	۲۲۷۰ ،،	وحید الدین احمد صاحب وکیل۔ بلیماران	عہ ر	۱۲۴	۲۳۹۴ ،،	آغا عبدالحمید صاحب حلوہ سوہن والے۔ کوچہ قابل عطار	۱۲ ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ	رقم موصولہ
۱۲۵	۲۳۹۵ نمبر	محمد الیاس صاحب ایجنٹ گلیکسو لی نواب گنج میں نگشٹر	صہ/	۱۴۹	۲۴۱۹ نمبر	حاجی عبد المجید صاحب موتی والے۔ صدر بازار	۴/
۱۲۶	۲۳۹۶ "	محمد عثمان محمد سلیمان صاحبان بازار کھاری باؤلی	صہ/	۱۵۰	۲۴۲۰ "	میسرز ایچ۔ ایس محمد صدیق محمد اسمٰعیل فتحپوری	صہ/
۱۲۷	۲۳۹۷ "	حافظ مشتاق احمد صاحب کٹرہ قطب الدین	ے/	۱۵۱	۲۴۲۱ "	حاجی محمد ابراہیم محمد صدیق صاحب کٹرہ قطب الدین	للعہ/
۱۲۸	۲۳۹۸ "	محمد تقی محمد احمد صاحبان کٹرہ موہن۔ چاندنی چوک	سے/	۱۵۲	۲۴۲۲ "	حاجی نور الدین صاحب۔ باڑہ ہندوراؤ	سہ/
۱۲۹	۲۳۹۹ "	خان بہادر سلیمان صاحب انجینئر دہلی ڈسٹرکٹ نئی دہلی	صہ/	۱۵۳	۲۴۲۳ "	ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب۔ کچا باغ	صہ/
۱۳۰	۲۴۰۰ "	عبد الحق سراج الحق صاحبان۔ ٹوپی والے۔ فتحپوری	عہ/	۱۵۴	۲۴۲۵ "	محبوب الٰہی محمد امین صاحبان۔ کٹرہ قطب الدین	صہ/
۱۳۱	۲۴۰۱ "	بیگم صاحبہ عبد المتین صاحب۔ احمد منزل قرولباغ	عا/	۱۵۵	۲۴۲۶ "	عبد الرزاق حاجی ننھے صاحبان۔ سرکیوالان	عہ/
۱۳۲	۲۴۰۲ "	مرغوب احمد صاحب توفیقی جسین والا "	عا/	۱۵۶	۲۴۲۷ "	سید نصرت علی صاحب۔ چتلا دروازہ	عہ/
۱۳۳	۲۴۰۳ "	حاجی بشیر احمد صاحب تاجر جفت۔ چاوڑی بازار	۸/	۱۵۷	۲۴۲۸ "	عبد الرزاق محمد اسحٰق صاحبان۔ کوچہ خانچند	عہ/
۱۳۴	۲۴۰۴ "	امتیاز احمد خانصاحب۔ کوچہ چیلاں	سے/	۱۵۸	۲۴۲۹ "	انوار الحق صاحب ایس محمد عرفان صاحب "	عہ/
۱۳۵	۲۴۰۵ "	منشی بشیر ثاقب صاحب۔ چھتہ گڑھیا "	٭/	۱۵۹	۲۴۳۰ "	ایم۔ اے رب اینڈ برادرز "	عہ/
۱۳۶	۲۴۰۶ "	سرفراز الحق صاحب۔ مسجد کالیناں	۴	۱۶۰	۲۴۳۱ "	محمد شفیع صاحب حلوائی دکان حبش حلوائی بلیماران	عـہ۱۲
۱۳۷	۲۴۰۷ "	حکیم محمد ظہیر علی صاحب سہسوانی کوچہ چیلاں	۸/	۱۶۱	۲۴۳۲ "	محمد حسن محمد صدیق صاحبان۔ صدر بازار	عـہ
۱۳۸	۲۴۰۸ "	سید محمد شفیع صاحب۔ چھالیہ فروش۔ چتلی قبر	۲/	۱۶۲	۲۴۳۳ "	محمد عبد اللہ صاحب۔ سوداگر چرم "	عـہ
۱۳۹	۲۴۰۹ "	" سلیم الزماں صاحب صدیقی۔ "	۴/	۱۶۳	۲۴۳۴ "	سید انوار احمد صاحب مبارک منزل گلی قاسم جان	صہ/
۱۴۰	۲۴۱۰ "	حکیم احمد حسن خانصاحب "	۲/	۱۶۴	۲۱۷۳ "	مولوی عبد الرب صاحب۔ نئی دہلی	عہ/
۱۴۱	۲۴۱۱ "	حکیم شریف الدین خانصاحب۔ مالک دواخانہ بقائی "	۴/	۱۶۵	۲۱۷۴ "	خان بہادر حافظ عبد الحکیم صاحب "	ے/
۱۴۲	۲۴۱۲ "	حافظ سبحان اللہ صاحب لانڈری ورکس "	۸/	۱۶۶	۲۱۷۵ "	فتح محمد صاحب شیفتہ "	عہ/
۱۴۳	۲۴۱۳ "	احمد حسن خانصاحب معرفت آغا برادرس نئی سڑک	عہ/	۱۶۷	۲۱۷۶ "	طفیل محمد صاحب "	۸/
۱۴۴	۲۴۱۴ "	نواب قدیر الدین احمد صاحب وکیل۔ بلیماران	عہ	۱۶۸	۲۱۷۷ "	خواجہ غلام نسین صاحب "	عہ
۱۴۵	۲۴۱۵ "	عبد المغنی صاحب۔ محلہ شیش محل	عہ/	۱۶۹	۲۱۷۸ "	عبد الواحد صاحب "	۴/
۱۴۶	۲۴۱۶ "	حاجی عبد السلام صاحب سوداگر چرم۔ صدر بازار	عـہ۱۲/	۱۷۰	۲۱۷۹ "	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب "	عہ/
۱۴۷	۲۴۱۷ "	حاجی شرف الدین صاحب " "	ے/	۱۷۱	۲۱۸۰ "	سید حامد علی صاحب "	عہ/
۱۴۸	۲۴۱۸ "	محمد جمیل صاحب۔ قصاب پورہ	عہ/	۱۷۲	۲۱۸۱ "	محمد اشرف صاحب "	۸/

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۱۷۳	۲۱۸۲	مرزا جی۔ اے بیگ	نئی دہلی	عا ر
۱۷۴	۲۱۸۳	محمد فاضل صاحب	"	۸ر
۱۷۵	۲۱۸۴	شمعون احمد صاحب	"	عہ ر
۱۷۶	۲۱۸۵	لیاقت اللہ خاں صاحب	"	۸ر
۱۷۷	۲۱۸۶	محمد شریف صاحب قریشی	"	۸ر
۱۷۸	۲۱۸۷	شیخ محمد حشمت علی صاحب	"	سہ ر
۱۷۹	۲۱۸۸	محمد اکرام اللہ خاں صاحب	"	۸ر
۱۸۰	۲۱۸۹	غلام حسن صاحب	"	۸ر
۱۸۱	۲۱۹۰	چودھری محمد سرور صاحب	"	عا ر
۱۸۲	۲۱۹۱	محمد نصر اللہ صاحب	"	عہ ر
۱۸۳	۲۱۹۲	محمد عبد الغنی صاحب شہید	"	عہ ر
۱۸۴	۲۱۹۳	غلام محمد صاحب	"	۰ر
۱۸۵	۲۱۹۴	عبد الرحمٰن صاحب	"	۳ر
۱۸۶	۲۱۹۵	معصوم علی صاحب	"	۴
۱۸۷	۲۱۹۶	میاں محمد صاحب	"	عہ ر
۱۸۸	۲۱۹۷	احسان الحق صاحب	"	۴ر
۱۸۹	۲۱۹۸	حامد علی صاحب	"	۸ر
۱۹۰	۲۱۹۹	منشی کریم بخش صاحب	"	غا
۱۹۱	۲۲۰۰	رشید علی خاں صاحب	"	۴ر
۱۵۲	۲۶۵۲	تنویر علی صاحب	"	عہ ر
۱۹۳	۲۶۵۳	طفیل محمد صاحب	"	۸ر
۱۹۴	۲۶۵۴	سردار محمد خاں صاحب	"	عہ ر
۱۹۵	۲۶۵۵	حکیم علی صاحب	"	سہ ر
۱۹۶	۲۶۵۶	ضیاء الدین احمد صاحب	"	۸ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۱۹۷	۲۶۵۷	خورشید الدولہ صاحب	نئی دہلی	سہ ر
۱۹۸	۲۶۵۸	جمیل الدین صاحب	"	سہ ر
۱۹۹	۲۶۵۹	امین صاحب	"	۴ر
۲۰۰	۲۶۶۰	بشیر احمد صاحب	"	۱۲ر
۲۰۱	۲۶۶۱	معراج الدین احمد صاحب	"	۸ر
۲۰۲	۲۶۶۲	مولوی عبد الرحمٰن صاحب	"	۸ر
۲۰۳	۲۶۶۳	بیگم صاحبہ محمد غیور صاحب	"	سہ ر
۲۰۴	۲۶۶۴	محمد اسمٰعیل صاحب	"	عہ ر
۲۰۵	۲۶۶۵	تاج الدین صاحب	"	عہ ر
۲۰۶	۲۶۶۶	ملک علم الدین صاحب	"	۸ر
۲۰۷	۲۶۶۷	محمد غیور صاحب	"	۸ر
۲۰۸	۲۶۶۸	منشی کریم بخش صاحب	"	۸ر
۲۰۹	۲۶۶۹	صوفی غلام قادر صاحب	"	۸ر
۲۱۰	۲۶۷۰	مقبول احمد صاحب انصاری	"	عہ ر
۲۱۱	۲۶۷۱	خواجہ محمد حسن صاحب	"	سہ ر
۲۱۲	۲۶۷۲	آغا علی مصطفےٰ صاحب	"	سہ ر
۲۱۳	۲۶۷۳	سید محمد ذاکر صاحب	"	سہ ر
۲۱۴	۲۶۷۴	منشی حبیب الرحمٰن صاحب	"	سہ ر

۲ – یوپی:-

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۱	۲۱۷	والدہ صاحبہ چودھری خلیق الزماں صاحب	لکھنؤ	صہ ر
۲	۲۳۱	محمد اعظم خاں صاحب	قائم گنج	صہ ر
۳	۲۳۵	چودھری محمد وسیم صاحب بار ایٹ لا	لکھنؤ	صہ ر
۴	۲۴۶	اے۔ ایم خواجہ صاحب	الٰہ آباد	صہ ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۵	۲۵۹	مولوی محمد عبدالحافظ خانصاحب	قائم گنج	عـہ ر	۲۹	۱۴۲۱ ئے	محمد اختر صاحب	علیگڈھ	۴ ر
۶	۲۶۶	فصیح اللہ صاحب کرمانی وکیل	گونڈہ	ے ر	۳۰	″ ۱۴۲۲	مولوی نورالہدیٰ صاحب ایڈوکیٹ	″	عہ ر
۷	۲۷۰	تہور علی صاحب انصاری ″	″	ے ر	۳۱	″ ۱۴۲۳	اختر حسن صاحب	″	عہ ر
۸	۲۷۱	سید امداد حسین صاحب ایڈوکیٹ	″	عا ر	۳۲	″ ۱۴۲۴	مولانا ابوبکر محمد شیث صاحب	″	عہ ر
۹	۲۷۲	حکیم عبداللطیف صاحب	″	عہ ر	۳۳	″ ۱۴۲۵	نعیم الدین صاحب	″	۸ ر
۱۰	۱۴۰۱ ئے	نادر علی اینڈ کو	میرٹھ	عہ ر	۳۴	″ ۱۴۲۶	مسٹر نصیرالدین علوی صاحب	″	عہ ر
۱۱	″ ۱۴۰۲	سید محمد یحییٰ صاحب	″	۸ ر	۳۵	″ ۱۴۲۷	آل احمد صاحب سرور	″	عہ ر
۱۲	″ ۱۴۰۳	شیخ نورالدین صاحب	″	للعہ ر	۳۶	″ ۱۴۲۸	خان بہادر حبیب اللہ خانصاحب	″	عہ ر
۱۳	″ ۱۴۰۴	بیگم صاحبہ نواب محمد اسمٰعیل صاحب	″	عـہ ر	۳۷	″ ۱۴۲۹	سید بشیر الدین صاحب	″	۱۵ ر
۱۴	″ ۱۴۰۵	غلام محمد صاحب	″	۸ ر	۳۸	″ ۱۴۳۰	عبدالعلیم احراری صاحب	″	عا ر
۱۵	″ ۱۴۰۶	ڈاکٹر مشکور احمد صاحب	مراد آباد	عـہ ر	۳۹	″ ۱۴۳۱	غلام ربانی صاحب صدیقی	″	۴
۱۶	″ ۱۴۰۷	عبدالمجید خانصاحب ایڈوکیٹ	″	عہ ر	۴۰	″ ۱۴۳۲	شاہد احمد خانصاحب	″	۴ ر
۱۷	″ ۱۴۰۸	سید تصور حسین صاحب نقوی	″	ت ر	۴۱	″ ۱۴۳۳	مولانا اکرام اللہ خانصاحب	″	عہ ر
۱۸	″ ۱۴۰۹	عبدالنعیم صاحب	″	عہ ر	۴۲	″ ۱۴۳۴	محمد شاغل صاحب	″	عہ ر
۱۹	″ ۱۴۱۰	محمد عاصم صاحب	″	عہ ر	۴۳	″ ۱۴۳۵	پروفیسر محمد حاذق صاحب	″	عہ ر
۲۰	″ ۱۴۱۲	رشید احمد صاحب صدیقی	علیگڈھ	عہ ر	۴۴	″ ۱۴۳۶	دوست محمد خانصاحب	″	۴ ر
۲۱	″ ۱۴۱۳	بیگم صاحبہ رشید احمد صاحب صدیقی	″	عہ ر	۴۵	″ ۱۴۳۷	خواجہ بیگم صاحبہ منظور حسین صاحب	″	عا ر
۲۲	″ ۱۴۱۴	ڈاکٹر رفیق احمد صاحب	″	عا ر	۴۶	″ ۱۴۳۸	سید تجمل حسین صاحب	″	عہ ر
۲۳	″ ۱۴۱۵	خواجہ غلام السیدین صاحب	″	ے ر	۴۷	″ ۱۴۳۹	سید محمد یوسف صاحب	″	۴ ر
۲۴	″ ۱۴۱۶	مسعود حسن صاحب صدیقی	″	۲ ر	۴۸	″ ۱۴۴۰	رعایت خانصاحب	″	۱ ر
۲۵	″ ۱۴۱۷	مرزا ابراہیم بیگ صاحب	″	ے ر	۴۹	″ ۱۴۴۱	غضنفر علی خانصاحب	″	۴ ر
۲۶	″ ۱۴۱۸	معصوم علی صاحب	″	۴ ر	۵۰	″ ۱۴۴۲	محمد انور صاحب صمدانی	″	۴ ر
۲۷	″ ۱۴۱۹	سید ریع علی صاحب الوری	″	۴	۵۱	″ ۱۴۴۳	سید محمد شکیل صاحب	″	۸ ر
۲۸	″ ۱۴۲۰	سراج الحسن صاحب	″	۴	۵۲	″ ۱۴۴۴	قاضی محمد یونس صاحب	″ میزان	مالعہ ۱۲

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۳ - بمبئی :-				
۱	۲۱۴	ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید صاحب مالک اوکاسا بمبئی		۱۰ مار
۲	۱۲۳۵ لے	موذن محمد یوسف صاحب	،،	۲ر
۳	۱۲۳۶ ،،	عبدالکریم صاحب لالہ	،،	۸ر
۴	۱۲۳۷ ،،	معین الدین صاحب حارث	،،	عہ ر
۵	۱۲۳۸ ،،	بیگم صاحبہ معین الدین صاحب حارث	،،	عہ ر
۶	۱۲۳۹ ،،	عثمان حسین خانصاحب	،،	عہ ر
۷	۱۲۴۰ ،،	چودھری صاحب معرفت وی وائز برادرس	،،	عہ ر
۸	۱۲۴۱ ،،	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب گور	،،	صہ ر
۹	۱۲۴۲ ،،	محمد ابراہیم علیصاحب قزلباش	،،	عاَر
۱۰	۱۲۴۳ ،،	حبیب رحیم صاحب پرپیا	،،	سے ر
۱۱	۱۲۴۴ ،،	قاضی عبداللطیف صاحب	،،	۴ر
۱۲	۱۲۴۵ ،،	محمود حسین صاحب مقری	،،	عہ ر
۱۳	۱۲۴۶ ،،	غلام حسین یونس صاحب	،،	۴ر
۱۴	۱۲۴۷ ،،	حکیم فضل رحیم صاحب	،،	عہ ر
۱۵	۱۲۴۸ ،،	ایس - ایم ابراہیم صاحب	،،	عہ ر
۱۶	۱۲۴۹ ،،	قاضی باپو صاحب بھیسلائی	،،	۴ر
۱۷	۱۲۵۰ ،،	محمد شبیر و علی محمد صاحبان	،،	عہ ر
۱۸	۱۲۵۱ ،،	حکیم عبدالرحمٰن صاحب	،،	۴
۱۹	۱۲۵۲ ،،	رحیم اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر	،،	عہ ر
۲۰	۱۲۵۳ ،،	فقیر محمد صاحب قیصر	،،	۴ر
۲۱	۱۲۵۴ ،،	فقیہ عباس صاحب آرائی	،،	۴ر
۲۲	۱۲۵۵ ،،	حسن علیصاحب راجکوٹی		۴ر
۲۳	۱۲۵۶ ،،	چودہری چراغ الدین اینڈ برادرس		عاَر
۲۴	۱۲۵۷ لے	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب	بمبئی	عاَر
۲۵	۱۲۵۸ ،،	شیخ احمد صاحب سنگلے	،،	۴ر
۲۶	۱۲۶۰ ،،	موذن محمد یوسف صاحب	،،	۲ر
۲۷	۱۲۶۱ ،،	عبدالکریم صاحب لالہ	،،	۸ر
۲۸	۱۲۶۲ ،،	محمد یحییٰ صاحب تاجر عطر	،،	یعہ ر
۲۹	۱۲۶۳ ،،	ابراہیم عمادی صاحب	،،	۴ر
۳۰	۱۲۶۴ ،،	محمد احمد برادرس	،،	عےَ
۳۱	۱۲۶۵ ،،	قاضی حسن صاحب چلمائی	،،	۴ر
۳۲	۱۲۶۶ ،،	معین الدین صاحب حارث	،،	عہ ر
۳۳	۱۲۶۷ ،،	بیگم صاحبہ معین الدین صاحب حارث	،،	عہ ر
۳۴	۱۲۶۸ ،،	عثمان حسین خانصاحب	،،	عہ ر
۳۵	۱۲۶۹ ،،	چودہری صاحب معرفت وی وائز برادرس	،،	عہ ر
۳۶	۱۲۷۰ ،،	محمد اسمٰعیل صاحب لانبے	،،	عہ ر
۳۷	۱۲۷۱ ،،	حاجی اسمٰعیل حاجی احمد صاحبان	،،	عاَر
۳۸	۱۲۷۲ ،،	رئیس احمد صاحب جعفری	،،	عہ ر
۳۹	۱۲۷۳ ،،	خلیل الرحمٰن صاحب شیرودی۔ شیروڈ بن		۴ر
۴۰	۱۲۷۴ ،،	عبدالحمید صاحب کاتب	بمبئی	۴ر
۴۱	۱۲۷۵ ،،	غلام حسین یونس صاحب	،،	۴ر
۴ - سی پی :-				
۱	۲۱۵	حاجی حیات خانصاحب ولد گلزار خانصاحب دریاپور		سے ر
۲	۲۲۵	ناصر علی عباس صاحب	جبلپور	عاَر
۳	۲۲۶	محمد عبدالرزاق صاحب	بالاگھاٹ	عہ ر
۴	۲۳۴	ایچ - ایس ظہیر الدین صاحب	چھندوارہ	صہ ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۵	۲۳۳	میسرز حاجی نور محمد حاجی عبد لی	کارنجہ	عسہ
۶	۲۴۳	محمد ارشاد اللہ خانصاحب	امراؤتی	چہ
۷	۱۳۸	بچو جان محمد صاحب سلیٹھ	بجھ ساول	ست
۸	۱۳۹ "	محمد بشیر صاحب	برہانپور	صہ
۹	۱۴۰ "	مولوی امانت اللہ صاحب	"	صہ
۱۰	۱۴۱ "	محمد زاہد صاحب	"	صہ
۱۱	۱۴۲ "	محمد ابراہیم ولد چھوٹے میانصاحب	کارنجہ	ے
۱۲	۱۴۴ "	محمد حسن صاحب صدیقی		صہ
۱۳	۱۴۵ "	ڈاکٹر عبد الحفیظ خانصاحب	"	عار
۱۴	۱۴۷ "	حاجی عبد الشکور ہاشم صاحب	"	سے
۱۵	۱۴۸ "	احمد حسین صاحب	"	سے
۱۶	۱۴۹ "	حاجی ولی محمد علی محمد صاحب	"	ے
۱۷	۱۵۰ "	محمد حیات خانصاحب	آکولا	عہ

بنگال :-

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۱	۲۱۲	میسرز محمد اسمٰعیل عبد العزیز	کلکتہ	صعہ
۲	۲۲۱	محمد عبد العزیز الفنا ...ی صاحب	"	ص
۳	۲۴۵	ڈاکٹر محمود حسین خانصاحب	ڈھاکہ	صعہ
۴	۲۲۰۱	مولوی محمد مبین صاحب	کلکتہ	عہ
۵	۲۲۰۲	انور النبی محمد یحیٰی صاحبان	"	عہ
۶	۲۲۰۳ "	سیٹھ عبد الرحمٰن عثمان صاحب	"	صہ
۷	۲۲۰۴ "	مولوی مشتاق احمد صاحب	"	صعہ
۸	۲۲۰۵ "	حاجی سراج الدین صاحب	"	صہ

سنٹرل انڈیا :-

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۱	۲۶۴	عالی مرتبت مشیر الملک قاضی علی حیدر عباسی صاحب	بھوپال	عہ
۲	۲۶۷۵	نجم الانشا سید سخاوت حسین صاحب	بھوپال	عار
۳	۲۶۷۶ "	بیگم صاحبہ علی احمد خانصاحب	"	سے
۴	۲۶۷۷ "	علی احمد خانصاحب مشیر قانون	"	سے
۵	۲۶۷۸ "	افسر الاطبا حکیم سید ضیاء الحسن صاحب	"	عار
۶	۲۶۷۵ "	پیرزادہ عبد السلام صاحب	"	سے
۷	۲۶۸۰ "	مفتی شمس الدین صاحب	"	سے

بہار :-

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۱	۲۲۰	سید محمد رشید صاحب	بانکی پور	عار
۲	۲۴۰	سید امین الدین صاحب آئی سی ایس حاجی پور		للعہ
۳	۲۷۶	بدر الحسن صاحب وکیل	مظفر پور	سے

مدراس :-

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۱	۲۱۸	غلام احمد صاحب کلامی	بنگلور	عہ
۲	۲۶۰	ایم۔ جے جمال محی الدین صاحب	مدراس	عسہ
۳	۲۶۱	ایم۔ جے جمال الدین	"	عسہ
۴	۲۶۲	ایم محمد اسمٰعیل صاحب	"	عسہ

پنجاب و سرحد :-

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۱	۲۳۲	ایم زاہد حسین صاحب	پشاور	صہ

حیدر آباد دکن :-

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۱	۲۵۶	نواب ناظر یار جنگ بہادر ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب	حمید آباد دکن	صہ

دیگر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ		رقم موصولہ
۱	۲۶۸	ایم عبد العزیز صاحب	مونگیالی	للعہ
۲	۲۷۹	سید امام الدین صاحب رضوی اودے پور میواڑ		سے
۳	۲۱۹	فضل الدین احمد صاحب فدا۔ فورٹ سینڈیمن بلوچستان		سے
۴	۲۵۸	شیخ عبد الوہاب صاحب دہلوی مکہ معظمہ		عسہ

رجسٹرڈ نمبر ل ۳۹۳۸

(مطبوعہ جامعہ پریس دہلی)

مرتب اور ناشر و طابع شفیق الرحمٰن بی۔ اے (جامعہ)

ہمدردِ جامعہ

مرتبہ

ناظم

حلقۂ ہمدردانِ جامعہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمدرد جامعہ

جلد ۱ | بابت ماہ مارچ ۱۹۳۷ء مطابق محرم الحرام ۱۳۵۶ھ | نمبر ۹

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ ر

قیمت فی پرچہ ۲ر

ہدیہ تہنیت

فرماں روائے کشور دکن اعلیٰحضرت

حضور نظام خلد اللہ ملکہ وحشمتہ

کے جشن سیمیں پر کارکنان جامعہ اور ہمدردان جامعہ

دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور بارگاہ ایزدی

میں دست بدعا ہیں کہ وہ سایہ ہمایونی کو ملت اسلامیہ

کے سروں پر تادیر قائم رکھے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

شذرات

ایک مدت سے پنجاب کے بعض علاقوں کا دورہ کرنے کا قصد تھا لیکن ایسے مواقع پیش آتے رہے کہ ہمیشہ دورہ کی تاریخیں مقرر کرنے کے بعد پھر سفر ملتوی کرنا پڑا بالآخر گذشتہ فروری میں ناظم ہمدردان جامعہ نے بمعیت مولینا عبدالحی صاحب فاروقی شیخ التفسیر و ناظم شعبہ دینیات جامعہ ملیہ بہاولپور، لائلپور، چک جھمرہ، سیالکوٹ اور لاہور کا سفر کیا۔ بہاولپور میں ہمارے ایک قدیم کرم فرما اور ہمدرد میر سراج الدین صاحب سابق چیف جج ریاست بہاولپور کی عنایت سے ہمدردان جامعہ کا ایک حلقہ پہلے سے موجود تھا، اس میں ۲۵ ہمدردان کا اور اضافہ ہوگیا۔ ریاست کے عہدیداران بالخصوص وزیر اعظم، وزیر تعلیمات، وزیر عدلیہ اور ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، موخر الذکر حضرات سے چند مخصوص صحبتوں میں جامعہ کے تعلیمی نصب العین اور قومی تعلیم کے لائحہ عمل پر تبادلہ خیال اور گفتگو کا بھی موقع ملا۔ اس کے علاوہ ریاست کے ہر طبقہ کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا جامعہ ملیہ کے نام سے سبھی لوگ واقف تھے۔ اس سفر میں ذاتی طور پر ان حضرات سے ملاقات ہوئی جو جامعہ کے ساتھ غائبانہ ہمدردی رکھتے تھے۔ جامعہ عباسیہ بہاولپور کے ایک مخلص کارکن مولانا عبداللہ صاحب دیوبندی اور حزب الاسلام کے نوجوان اور پرجوش خدام سے وفد جامعہ کو بہت مدد ملی چنانچہ میر صاحب ممدوح کے تعلق اور سرپرستی اور دیگر احباب کی کوششوں سے بہاولپور میں ہمدردان جامعہ کا ایک قابل قدر حلقہ قائم ہوگیا ہے جملہ عہدیداران ریاست اور بالخصوص حکیم شمس الدین صاحب وزیر تعلیمات وکرنل مقبول حسن صاحب قریشی وزیر عدلیہ میر سراج الدین صاحب سابق چیف جج اور خان بہادر مولوی ضیاء الدین صاحب ناظم سررشتہ تعلیمات کے ہم بدل ممنون ہیں کہ حلقہ ہمدردان میں شرکت فرما کر اہل ریاست کے لئے ایک مثال قائم کردی۔ رئیس الوزراء نواب نبی بخش محمد حسین صاحب نے اعلیحضرت فرمانروائے ریاست کی طرف سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آئندہ بجٹ میں انشاء اللہ ریاست کی طرف سے بھی مستقل امداد کی گنجائش نکالی جائے گی۔ اعلیحضرت کی توجہ اور عماد الملک رئیس الوزراء کی ہمدردی اور عنایت کے لئے کارکنان جامعہ دل سے شکر گذار ہیں۔

بہاولپور کے بعد وفد جامعہ لائلپور گیا۔ یہ ضلع ہمارے رفیق کار ڈاکٹر اکبر علی صاحب کا وطن ہے، چنانچہ اس تعلق سے و نیز ہمارے ایک جامعی دوست میر عبدالقیوم صاحب بی اے۔ ایل ایل بی وکیل کی وجہ سے لائلپور کے مختصر قیام میں ہمدردان جامعہ کا ایک بہت اچھا حلقہ قائم ہوگیا ہے جسمیں شہر کے وکلاء و روساء اور زراعتی کالج کے اساتذہ، غرض ہر طبقہ کے لوگ شریک ہوئے ہیں۔ میر عبدالقیوم صاحب چونکہ خود جامعی ہیں اس لئے انہوں نے باوجود مقامی سیاست اور اپنے پیشہ کی مصروفیتوں کے جو کچھ دوڑ دھوپ جامعہ کے وفد کے ساتھ کی یہ ان کا حق تھا اور اس لئے ان کا شکر ادا کرنے میں بھی ہمیں تامل ہے۔ لیکن ڈاکٹر غلام رسول صاحب چیما، رانا فیروز الدین صاحب ایڈوکیٹ، چودھری محمد افضل صاحب (کاٹن ریسرچ بوٹنسٹ) میاں افضل حسن صاحب پرنسپل زراعتی کالج اور مسٹر اے رحمٰن کے ہم بدل ممنون ہیں کہ ان حضرات نے جامعہ کے ساتھ اپنی ہمدردی اور

دلچسپی کا گراں قدر ثبوت دیا۔ شہر لائلپور کے علاوہ مضافات میں صرف چک جھمرہ تک جانے کا موقع ملا وہاں بھی غازی جمال الدین صاحب جامعی علیگ اور ریاض حسن صاحب ہیڈ ماسٹر اور میاں فضل الدین صاحب کے توسط سے چند اصحاب حلقۂ ہمدردان میں شریک ہوگئے۔

سیالکوٹ میں صرف ایک روز قیام رہا۔ وہاں ایک حلقہ پہلے سے قائم ہے اور اس حلقہ کے اعزازی کارکن پروفیسر فیض احمد صاحب ایم اے ہیں۔ سیالکوٹ کے سفر کی غرض اس مرتبہ صرف یہ تھی کہ ان حضرات سے ذاتی طور پر نیاز حاصل کیا جائے جو جامعہ پر مستقلاً عنایت فرماتے رہتے ہیں چنانچہ چند ہمدردان سے ملاقات ہوگئی۔ پروفیسر صاحب گذشتہ انتخاب کے مایوس کن نتائج سے بہت متاثر تھے اسلئے اس سفر میں ہم لوگ ان کی عنایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکے اور یہ طے ہوا ہے کہ آئندہ تعطیلات میں جامعہ کا وفد ایک بار پھر سیالکوٹ حاضر ہو۔ خدا کے فضل سے ہمدردان سیالکوٹ کا موجودہ چندہ اس وقت بھی اوسطاً ۲۵ عہ ماہوار سے کم نہیں ہے۔ لیکن امید ہے کہ آئندہ سفر میں یہ امداد دگنی ضرور ہو جائے گی۔

سیالکوٹ سے ہم لوگ لاہور پہونچے۔ یہ اس دورہ کی آخری منزل تھی۔ لاہور میں جامعہ کی برادری کے بہت سے لوگ موجود ہیں۔ سید نذیر نیازی صاحب بی اے جامعی (مالک دارالاشاعت طلوع اسلام)، سید سلامت اللہ شاہ صاحب بی اے جامعی (مالک یونائیٹڈ آرٹ پارٹ) جنگ بہادر صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر "ٹریبون"۔ محمد سرور صاحب بی اے جامعی و فاضل الازہر (مصر) مالک مکتبہ پنجاب۔ سید مضیر احمد صاحب جامعی مدیر رسالہ "طلوع اسلام"۔ ملک حسن علی صاحب بی اے جامعی۔ اتالیق یتیم خانہ حمایت اسلام۔ محمد علی صاحب جامعی (مالک نیئرہ کمپنی فوٹوگرافر مال روڈ) محمد اسلم خاں صاحب جامعی بیرسٹر ایٹ لا اور سید منیر احمد صاحب۔ ان دوستوں کے مشورے اور جامعہ کے قدیم کرم فرما ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز کی کوشش سے شہر میں ایک اچھے حلقہ کی بنیاد ڈال دی گئی ہے۔ لیکن لاہور ہندوستان کے ان شہروں میں سے ہے جہاں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں جامعہ کے کام سے دلچسپی رکھنے والے حضرات موجود ہیں ان سب تک پہنچنا اور انکو حلقۂ ہمدردان میں شریک کرنے کیلئے مستقل کوشش کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ طے کیا گیا ہے کہ اس سال کے دوران میں انشاءاللہ لاہور میں خاص طور پر حلقۂ ہمدردان کی توسیع کی کوشش کی جائے گی۔ لاہور کے سرآوردہ حضرات نے بالخصوص ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو نے ہر ممکن امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔ جامعی دوستوں نے بھی یہ طے کیا ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں حلقۂ ہمدردان جامعہ کی توسیع کا کام شروع کر دیا جائے۔ ہم لوگ حضرت مولینا احمد علی صاحب (انجمن خدام دین)، مولوی محمد حنیف صاحب، خواجہ عبدالوحید صاحب اور ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز مدیر زمیندار کے ممنون ہیں کہ ان حضرات نے لاہور کے مختصر قیام میں وفد جامعہ کا ایک بہت وسیع حلقہ سے تعارف کرا دیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ وقت کی قلت کی وجہ سے وفد جامعہ اس سفر میں لاہور کے دیگر کرم فرما اور سرپرستوں کی عنایت سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔ لاہور کے جامعی دوستوں کی محبت اور عنایت کا شکریہ ادا کرنے سے قصداً گریز کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس بے تکلفی کو وہ ناپسند نہ کرینگے۔

بچوں کی تربیت

(ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ جامعہ ملیہ اسلامیہ)

کوئی تین ہفتے ہوتے ہیں میں نے آپ سے بچوں کی تربیت پر کچھ باتیں کی تھیں باتیں بھی کچھ یونہی سی تھیں اور زمانہ بھی خاصا گذر گیا اس سے یقین ہے کہ آپ سب کچھ بھول گئے ہوں گے اور میں اگر آج بھی وہی کہتا پھر دہراؤں تو شاید ہی کوئی پکڑ پائے مگر یہاں آغا صاحب کھڑے ہیں کیوں اس کی اجازت دینے لگے سنئے کچھ اور ہی کہنا پڑے گا۔ میں نے اس دفعہ بتایا تھا کہ بچہ کی ذہنی زندگی میں دو چیزوں پر خاص دھیان دینے کی ضرورت ہے ایک اس کے اس احساس پر کہ وہ اوروں سے کم ہے اور دوسرے اس کمی کو دور کرنے کے لئے اسکی کوششوں پر۔ انہی دو چیزوں سے اسکی ذہنی زندگی کا سانچہ بنتا ہے انہی میں اسے سہارے اور ہدایت کی ضرورت ہوتی ہے اور اس میں ماں باپ سے غلطیاں ہوجاتی ہیں۔ آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ غلطیاں عام طور پر خاص خاص موقعوں پر ہوتی ہیں۔ ماں باپ ان سے آگاہ ہوجائیں تو شاید ان غلطیوں سے بچنے میں آسانی ہو

سب سے پہلے تو ان غلطیوں سے بچنے کی ضرورت ہے جو ماں باپ اس وجہ سے کرتے ہیں کہ انھیں یا تو اپنے بچہ کی ان جسمانی خرابیوں کا علم نہیں ہوتا جو وہ ساتھ لیکر پیدا ہوا ہے۔ یا علم ہوتا ہے تو وہ ادھر توجہ نہیں کرتے اور ان کمیوں کی وجہ سے بچہ کو دشواریاں پیش آتی ہیں۔ ان کا ذرا خیال نہیں کرتے۔ کتنے بچے ہیں جو آنکھ کی خلقی خرابیوں کی وجہ سے کبھی بلا تکلیف لکھ پڑھ نہیں سکتے۔ کسی کو دہرا دکھائی دیتا ہے کسی کے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ بچے جب پڑھتے لکھتے ہیں اوروں سے پیچھے رہتے ہیں تو بجائے اسکے کہ ان کی اصلی مشکل کو حل کیا جائے انھیں برا بھلا کہا جاتا ہے سزا دی جاتی ہے۔ بچہ اپنے قصور کو سمجھتا نہیں سزا کو ظلم جانتا ہے اور اپنے بس بھر اس سے بچنے کی نئی نئی تدبیریں نکالتا ہے یا اپنی نااہلی کا یقین کرکے محنت اور توجہ سے ہاتھ اٹھا لیتا ہے۔ آپکو سنکر تعجب ہوگا کہ بچوں میں بہت بڑی تعداد خلقی طور پر بیں ہتوں کی ہوتی ہے آپ کا جی آزمانے کو چاہے تو بچوں کی کسی جماعت سے کہئے کہ اپنے پنجہ میں پنجہ ڈالو جن بچوں کا بایاں انگوٹھا سیدھے انگوٹھے کے اوپر ہو وہ خلقی بیں ہتے ہیں۔ یہ طریقہ سو فیصدی سچا نہیں لیکن تقریباً ٹھیک نتیجے بتا سکتا ہے۔ ان بے شمار بیں ہتے بچوں کو رہنا سہنا ہے دیں ہتوں کی دنیا میں۔ گذر کرتے تو کرتے ہی ہیں لیکن ان کی دشواری کا کچھ اندازہ کرنا چاہیے اور ان سے کچھ تو ہمدردی ضروری ہے اگر آپ ہندوستان سے جہاں سڑک پر بائیں ہاتھ کو بچتے ہیں، جرمنی جائیں جہاں دائیں کو بچنا ہوتا ہے تو آپ کو ان غریب بچوں کی دشواری کا کچھ اندازہ ہوگا۔ جناب، قدم قدم پر کسی نہ کسی سے معافی مانگنی پڑے گی، یا ڈانٹ سننی ہوگی۔ اگر آپ خود اپنی موٹر کار چلاتے ہوں تو خدا جانے کیا گذرے۔ مگر اس سے بہت زیادہ مصیبت ان بیں ہتے بچوں کو آپکی دیں ہتی دنیا میں اٹھانی پڑتی ہے سیدھے ہاتھ سے لکھنا سکھایا جاتا ہے جب اچھا نہیں لکھتے تو برا بھلا سننا پڑتا ہے۔ کیا تعجب ہے کہ بہتیرے بھلے مانسوں کا خط ایسا خراب ہوتا ہے کہ تحریر بھی بعض لوگوں کی تقریر کی طرح رازوں کو چھپانے کا ذریعہ بن گئی ہے۔ یہ نہیں کہ بچے کچھ کوشش سے سیدھے ہاتھ سے لکھنے کی پوری مشق بہم نہیں پہنچا سکتے۔ بعض مشہور مصور جو سیدھے ہاتھ سے کام کرتے تھے خلقی بیں ہتے تھے۔ مگر ضرورت اسکی ہے کہ دشواری سمجھکر بچوں کی

ہمت افزائی کی جائے، الٹی ڈانٹ سے انہیں ضد یا کم ہمتی کا سبق نہ دیا جائے۔ یہی حال آنکھ کان کے بہت سے نقائص کا ہے۔

پیدائشی نقائص کے بعد بچہ کی آئندہ ذہنی نشوونما کے لئے خطرہ کا ایک وقت وہ ہوتا ہے جب اس کا دودھ چھڑاتے ہیں۔ عموماً جس طرح دھمکا دیکر، ڈرا دھمکا کر دودھ چھڑاتے ہیں، ماں اس زمانہ میں جسطرح بچہ سے کچھی کچھی الگ الگ رہتی ہے وہ بچوں میں ماؤں کی دنیا کی طرف سے ایسی بے اعتباری پیدا کرنے کا سامان ہوتا ہے جو اکثر ساری عمر ساتھ نہیں چھوڑتا۔ ماں کی گود اور ماں کا دودھ ہی تو بچہ کی ساری لذت و مسرت کی کائنات تھی، اب چالوں سے ان سے محروم کیا جاتا ہے۔ تو جن پر بچہ سب سے زیادہ بھروسہ کرتا تھا ان پر شبہ کرنے لگتا ہے، دودھ چھڑانے کے ساتھ یہ ضروری نہیں کہ ماں بچہ سے الگ الگ بھی رہے اور اسے اپنی محبت سے اور اپنی گود کی سوح پرور حرارت سے بھی محروم کرنا چاہے۔ اس زمانہ میں تو بچہ سے اور زیادہ محبت کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بچہ اپنی زندگی کے اس پہلے انقلابی تجربہ کے اثرات پر سے آسانی کے ساتھ گذر سکے۔

ایک اور خطرہ کا وقت وہ ہوتا ہے جب بچہ بولنا شروع کرتا ہے بولنا جماعتی فصل ہے اور بولنے کی صلاحیت جماعتی احساس سے فروغ پاتی ہے جو بچے دوسروں سے بے جھجک ملتے ہیں وہ جلد بولنا سیکھتے ہیں، جو نچلے مٹھکے اکیلے رہتے ہیں وہ دیر میں، اور بچوں کا یہ ٹھٹکنا اور جھجکنا بے وجہ نہیں ہوتا اس کی وجہ بھی بھروسہ کی کمی ہوتی ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ اس زمانہ میں بچوں کو ملنے جلنے کا موقع دیا جائے۔ ان کی ہمت بڑھائی جائے اور خود مختار، بے سہارے رہنے کی عادت ڈالی جائے۔ کھیل کود اور سہل سہل کام کرنے کے موقعے نکالے جائیں تاکہ ان میں کامیابی سے ان کی ڈھارس بندھے اور اپنے پر بھروسہ بڑھے اور اپنے کمتیار رہنے کے خیال اور اوروں سے کم رہنے کے احساس پر غالب آسکیں بعض ماں باپ خصوصاً مالدار اپنے بچوں کے اوپر اتنے خدمتگار مسلط کر دیتے ہیں اور لاڈ پیار میں وہ وہ اہتمام فرماتے ہیں کہ غریب کو اپنی ضرورتوں تک کے اظہار کا موقعہ نصیب نہیں ہوتا۔ اظہار سے پہلے ہی کوئی نہ کوئی اسے پورا کرنے پر آمادہ ملتا ہے، اسی وجہ سے یہ اکثر بہت دیر میں بولنا سیکھتے ہیں اور وہ بھی واجبی واجبی، بدایوں کے وہ مشہور للا جو خاصی بڑی عمر تک اپنی انا کی انگلی تھامے باہر نکلتے تھے، انہی باثروت کم نصیبوں میں تھے۔ یہی بات تھی کہ سن شعور کو پہنچ گئے تھے اور تتلاتے تھے۔ کسی نے پوچھا میاں صاحبزادے کیا پڑھتے ہو؟ تو شرمائے، چہرہ لال ہو گیا، انا کے لہنگے سے منہ آدھا چھپا لیا اور بولے، جی ہاں، بولے "انا تو ہی ہنسٹے وطیل اللحق پلھتا ہوں"

ہکلانے کی عادت بھی، اکثر بلا کسی عضوی خرابی کے بچپن میں اسی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے کہ دوسروں سے تعلق پیدا کرنے میں کسی کمی کے ہے، دوسروں کے اکتانے سے، ماں باپ کے بُرا کہنے سے جھجک پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گفتگو کے ذریعہ دوسروں سے تعلق پیدا کرنے میں کوئی سہولت پیدا ہو جائے، مثلاً کسی لکھی ہوئی یا یاد کی ہوئی نظم کو پڑھنا ہو اور اس طرح خود سوچنا نہ پڑے اور مخاطب کی طرف سے توجہ ہٹا لینا ممکن ہو تو ہکلانے میں بہت کمی ہو جاتی ہے۔ اکثر ہکلانے والے نغمہ میں بالکل نہیں ہکلاتے، خوب رواں رواں سناتے ہیں۔ عشق اور محبت کی خلوتوں میں بھی کہتے ہیں کہ ہکلاہٹ جاتی رہتی ہے . . . لیکن دوسروں سے تعلق پیدا کرنے کی دشواری کے علاوہ ایک اور وجہ ہکلاہٹ کی عادت پڑ جانے کی یہ ہوتی ہے کہ بچہ ہمیشہ دوسروں کی توجہ اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے۔ جو بچے شروع سے صاف بولتے ہیں ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ پر جن بچوں کی بولی میں کوئی نقص ہوتا ہے ان کی طرف سب توجہ کرنے لگتے ہیں۔ اسے چھیڑتے ہیں، اس پر ہنستے ہیں، اس کی نقل کرتے ہیں۔ ناچار یہ بچہ بھی اپنی بولی کیطرف زیادہ توجہ کرنے لگتا ہے اور اس توجہ سے بولنا اور مشکل ہو جاتا ہے بہت

سے کام جنہیں آدمی عادت کے طور پر بے تکلف کرتا ہے اگر ان کی طرف توجہ ہو جائے تو کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس بات پر مجھے ایک دوست کا قصہ یاد آیا۔ یہ نارتھ کے رہنے والے بہت بڑے آدمی تھے کوئی ۷۰ - ۷۵ کی عمر تھی۔ کئی سال ہوئے انتقال فرما گئے۔ کہیں گے کہ کاہے پر یاد کیا۔ ان کی داڑھی بڑی شاندار تھی۔ ایسی ویسی نہیں، پوری ناف تک، اور نہایت گھنی، سفید جیسے براق۔ ایک دن ریل میں بیٹھے جا رہے تھے، سامنے ایک خاتون بیٹھی تھیں اور ان کی آٹھ برس کی لڑکی۔ بچی پہلے تو کئی منٹ تک ہرنیلزون کی طرف دیکھتی رہی پھر ماں کے کان میں کچھ کہا۔ ماں مسکرا کر چپ ہو رہی۔ اس نے پھر ماں سے کہا "پوچھوں" ماں چپ رہی۔ پھر کہا "پوچھوں" تو ماں نے کہا "پوچھ"۔ بچی ہرنیلزون کے پاس ادب سے آکر کھڑی ہوئی اور کہا۔ "دادا ابا ایک بات پوچھوں؟" ہرنیلزون نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا۔ "بیٹی پوچھو"۔ بچی بولی۔ دادا ابا تم رات کو سوتے وقت یہ داڑھی لحاف کے اندر رکھتے ہو یا باہر؟ غریب دادا ابا نے بہت سوچا مگر سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب دیں، آدمی سچے تھے کہہ دیا "بیٹی یاد نہیں آتا" خود بیان کرتے تھے کہ اس دن دن بھر یہی دھیان رہا۔ رات ہوئی سونے لیٹا تو پہلے داڑھی لحاف کے اندر رکھی، جی گھبرایا۔ باہر رکھی، پھر بے کلی سی رہی، اسی اندر باہر میں تین پہر رات بیت گئی۔ آخر اٹھ کر ایک صوفہ پر بیٹھا پیروں پر کمبل ڈال لیا تو آنکھ لگی۔ ہاں تو ہکلے بچے بھی جب اپنی بولی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں تو اس طرح یوں اور بھی مشکل ہو جاتا ہے اور کمزور یا کسی کمی کا احساس رکھنے والے بچوں کو اپنی اسی نئی کمزوری سے بڑوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ایک اور وسیلہ ہاتھ آجاتا ہے۔ اسی طرح کمی کا احساس رکھنے والے بچے جب کوئی مثبت طریقہ اپنی کمیوں کی تلافی کا نہیں اختیار کر پاتے تو کچھ کمزوروں کی سیاست سے کام لیتے ہیں اور اوروں کو متوجہ کرنے کی منفی تدبیریں سوچتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ کام میں سستی کرنے لگتے ہیں۔ بیمار بن بن کر پڑ جاتے ہیں، کھانا نہیں کھاتے، اور کچھ نہیں بن پڑتا تو بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں خصوصاً جس غذا کو ماں کھلانا چاہتی ہے اس سے انکار ہوتا ہے۔ ماں کی طرف سے خوشامد ہوتی ہے، پھر دھمکیاں، پھر ٹھکائی۔ ان کا مقصد سب سے حاصل ہوتا ہے اوروں کو متوجہ کر لیا۔ رفتہ رفتہ غذا کی طرف سے ہی طبیعت میں ایک روک سی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بچے کبھی کبھی واقعی بیمار ہو جاتے ہیں۔ بستر پر پیشاب کر دینے کی وجہ بھی عموماً کوئی عضوی خرابی نہیں ہوتی۔ بچہ کا مثانہ اور آنتیں ٹھیک ہوتی ہیں تو بس ماں باپ یا استاد کی توجہ حاصل کرنے کی ایک چال ہوتی ہے۔ اس پر سزا دینے سے ضد یا توجہ حاصل کرنے کی کامیابی سے ایک غیر عقلی محرک پیدا ہو جاتا ہے جس کا عمل رفتہ رفتہ عادت بن جاتا ہے۔ اگر ان حالتوں میں طبی علاج کی جگہ دیسی علاج کیا جائے یعنی بچہ کی توجہ طلبی کو کسی طرح تسکین دی جائے اس کا اعتماد حاصل کیا جائے اسے ہمت دلائی جائے، تو یقیناً زیادہ کامیابی ہو۔ برخلاف اس کے بچہ کو اوروں کے سامنے شرمانا بڑی غلطی ہے اس سے بچہ کو اپنے اوپر بھروسہ اور کم ہوتا ہے اور مرض گھٹنے کی جگہ بڑھتا ہے۔

پھر بچہ کی تربیت کے لئے ایک کٹھن مرحلہ دوسرے بھائی بہن کی پیدائش کے وقت پیش ہوتا ہے۔ جس خاندان میں بہت سے بچے ہوں ہوں وہاں سب سے بڑا بچہ ایک عرصہ تک اکیلا بچہ ہوتا ہے، یہ شرف دوسرے بچوں کو حاصل نہیں ہوتا جب پہلوٹھے کا بہن بھائی پیدا ہوتا ہے تو اس بڑے بھائی کو ایسا لگتا ہے کہ اس نووارد نے مجھے تخت سے اتار دیا اور اس میں ابا اماں نے اس اجنبی کی مدد کی اور مجھے چھوڑ دیا۔ اس پر ماں باپ سے اور نووارد سے خفا ہوتا ہے تو کیا بیجا کرتا ہے اور اپنی کھوئی ہوئی مملکت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے تو کیا عجب اور یہی ہوتا ہے۔ میں ایک خاندان کو جانتا ہوں اس میں دو بچے ہیں ایک بھائی ایک بہن۔ بہن چھ برس چھوٹی ہے۔ بھائی کی عمر گیارہ برس کی ہے، باپ انشورنس کمپنی کے ایجنٹ ہیں ہمیشہ دورہ میں رہتے ہیں۔ شادی کے بعد

چار برس بے اولاد گذرے۔ بڑی دعاؤں، منتوں، تعویذ گنڈوں، اور علاج معالجے کے بعد بچہ پیدا ہوا۔ ظاہر ہے ماں کی آنکھ کا تارا تھا۔ اس نے جو چاہا وہی ہوا۔ بچہ کی ماں لکھی پڑھی سلیقہ مند بی بی ہے۔ بچہ کی معمولی تربیت اچھی ہوئی تھی۔ تیسرے درجہ تک مدرسہ میں بھی خوب شوق سے پڑھنے جاتا تھا۔ سب امتحانوں میں پاس ہوتا تھا۔ ادھر دو برس سے حال ہی کچھ اور ہے۔ ماں کو طرح طرح سے دق کرتا ہے۔ مارتا ہے، بال کھینچتا ہے، مہمانوں کے سامنے خاص طور پر بدتمیزی کرتا ہے، کپڑے پھاڑتا ہے، میلا رہتا ہے، استاد برابر شکایت لکھ لکھ کر گھر بھیجتے ہیں۔ یہ آپ سمجھئے کہ معاملہ کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ بہن نے اس کی زندگی کا سانچہ بدل ڈالا۔ اس کا آنا ہی اسے ناگوار تھا۔ جب یہ تین سال کی ہوئی اور اپنے میٹھے میٹھے بولوں سے ماں کا دل بہلانے لگی۔ یہ مدرسہ میں رہتا اور وہ ماں کی گود میں، باپ بھی دورہ سے آتے تو اسی سے باتیں زیادہ کرتے، یہ ناقابل برداشت تھا۔ اب یہ اسے بہن کیسے سمجھتا، اسے رقیب جانتا ہے، مقابل گردانتا ہے۔ اس کا تخت چھن گیا۔ آپ چاہتے ہیں کوئی تدبیر نہ کرے۔ اسی تخت کو پھر سے پلٹنے کے لئے یہ طفلانہ جتن کرتا ہے۔ یہ کوششیں بے شک طفلانہ ہیں آپ کا جی چاہے ان پر ہنسئے مگر اسکے دل سے پوچھئے، ملے یہی تدبیر آتی ہے ایسی بدتمیزی سے ماں کو نئے دفاؤں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے، استاد کی خراب رپورٹوں سے خوش ہوتا ہے اسلئے کہ ایک مرتبہ کسی استاد نے کہہ دیا تھا کہ تم پڑھتے لکھتے نہیں ہو، ہم تمہارا نام کاٹ دینگے۔ تم گھر ہی پر پڑھا کرو۔ اسے امید ہو گئی ہے کہ مدرسہ سے نجات پاکر گھر رہ سکوں گا تو دن بھر وہ رقیبہ ماں پر قابض نہ رہ سکے گی۔ غرض اس بچہ نے ساری زندگی اسی ایک خیال پر منحصر کر دی ہے۔ لیکن کیا یہ سب ضروری اور لازمی ہے، نہیں۔ اگر ماں بڑے بچے کو چھوٹے کی آمد سے پہلے اس واقعہ کے لئے تیار کرے تو اس میں بہت کچھ کمی ہو سکتی ہے۔ پھر رقابت کے اس امکان کا خیال رہے تو یہ اپنی اس محرومی کو اس درجہ محسوس نہ کرے۔ سلیقہ والی ماؤں کے لئے یہ ناممکن نہ ہونا چاہئے کہ وہ اس بڑے بچہ کے لئے اس واقعہ پیدائش کو حریف کی ولادت کے حادثہ کی جگہ واقعی بھائی، دوست، ساتھی کی آمد کا مبارک موقع بنا دے۔

زیادہ بچوں والے خاندان میں اس سے بھی عموماً بچوں کی ذہنیت پر برا اثر پڑتا ہے کہ ان کا مرتبہ ان بچوں میں کیا ہے؟ عموماً سب سے چھوٹا بچہ یا تو سب سے تیز ہوتا ہے یا بالکل نکما۔ وجہ صاف ہے، یہ سب سے کم ہوتا ہے اسلئے سب سے بڑھنا چاہتا ہے، اگر صلاحیت ہے اور حالات موافق ہیں تو تیزی سے بڑھتا ہے اور سب پر سبقت لے جاتا ہے اگر قوتیں حوصلہ کا ساتھ نہیں دیتیں تو بالکل شل ہو کر مایوسی سے کندھا ڈال دیتا ہے۔ سب سے چھوٹے بچے کے لئے یہ خطرہ ہے کہ کچھ نہ ہو اور یہ امکان کہ سب کچھ ہو جائے۔ اس کے مقابلہ میں سب سے بڑا بچہ عموماً قوت کا پرستار، جبر کا حامی، حکومت اور قانون کا ساتھی ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے اقتدار کا مزا چکھا ہے اور جب دوسرے بچوں کی پیدائش نے اس سے یہ اقتدار کچھ چھینا تو وہ اس وقت سے اسے اور بھی قیمتی سمجھنے لگا ہے۔

ماں باپ اگر ان موقعوں پر جن کا ذکر میں نے کیا ہے ذرا ہوشیاری سے کام لیں تو بچہ کی زندگی میں بہت سے پیچ نہ پڑ جائیں۔ ضرورت ہے محبت کے ساتھ تھوڑی سی سمجھ اور تھوڑے سے علم کی اور ہاں صبر کی۔ محبت تو کہتے ہیں ماں باپ کو بچوں سے ہوتی ہے، مگر یہ آخری تین چیزیں ذرا کمیاب ہیں۔

(ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب ایم اے۔ پی، ایچ، ڈی برلن شیخ الجامعہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کی یہ تقریر ۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو دہلی براڈ کاسٹنگ اسٹیشن سے براڈ کاسٹ ہوئی تھی)

اس سلسلہ کی دو تقریریں رسالہ میں درج کی جا چکی ہیں۔ دو اور باقی ہیں وہ انشاء اللہ آئندہ اشاعتوں میں ہدیہ ناظرین کی جائینگی۔

تعلیم کا مقصدی طریقہ

(جناب عبدالخالق صاحب جامعی مدرس مدرسۂ تعلیمی مرکز ملا جامعہ ملیہ)

جامعہ ملیہ کی تعلیم اور ہمدرد جامعہ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے "مقصدی طریقہ" کی اصطلاح اجنبی نہیں ہوگی۔ جامعہ میں بڑی حد تک اسی طرز تعلیم سے کام لیا جا رہا ہے۔ ذیل کے مختصر مضمون میں چوتھی جماعت کے ایک سبق کا ذکر ہے جس سے اس طریقۂ تعلیم کے سمجھنے میں آسانی ہوگی ہم نے تعلیم کے مروجہ طریقوں میں سے اس طریقہ کو بچوں کے لئے بہت مفید پایا ہے اور اسی لئے چاہتے ہیں کہ ہر درسگاہ میں یہ عام ہو جائے لیکن اس طریقۂ تعلیم کی اشاعت اور رواج سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم تعلیمی مسائل سے بیش از بیش دلچسپی لیں اور ذاتی غور و فکر، اجتماعی اصلاح و مشورہ اور تعلیمی دنیا کے عام تجربات کے ذریعہ بہتر سے بہتر طور پر تعلیم کا انتظام کریں۔ امید ہے کہ صاحبان علم اس سلسلہ میں اپنے قیمتی مشوروں سے ہمیں مستفید فرمائیں گے۔

اب کے اگست میں ہمارے مدرسہ تعلیمی مرکز ملا کا نیا سال شروع ہوا بچے جب مدرسے آئے تو بہت خوش و خرم تھے۔ ایک تو انہیں امتحان میں پاس ہونے اور اگلی جماعت میں ترقی پانے کی خوشی تھی دوسرے نئی نئی کتابیں انھیں ملی تھیں۔ ان کتابوں میں وہ نئی نئی نظمیں اور مضمون اور نئی نئی تصویریں دیکھکر پڑھنے پر بہت آمادہ نظر آتے تھے۔ اس موقعہ پر عام طور پر ایسا ہی ہوتا ہے ویسے تو تقریباً مدرسہ کے تمام بچوں کی یہی کیفیت تھی لیکن ان سطور میں مجھے اپنے مدرسہ کی چوتھی جماعت کے بچوں کے متعلق کچھ بیان کرنا ہے۔

اس جماعت میں کچھ بچے تو ایسے تھے جو تیسری جماعت سے ترقی پاکر آئے تھے اور بعض نئے داخل ہوئے تھے جماعت کے اردو کے نصاب میں "اردو کی چوتھی کتاب" جو انجمن ترقی اردو نے شایع کی ہے بچے کتاب شروع کرنے پر مستعد نظر آتے تھے جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ "کونسا سبق پہلے پڑھیں"؟ تو جواب ملا کہ "ہمارے بادشاہ ظل اللہ" یہ اس کتاب کا پہلا سبق تھا۔ یہ جواب بچوں نے کیوں دیا؟ اسلئے کہ وہ اس کے عادی تھے اور انہوں نے عام طور پر کتابیں ایسے ہی پڑھی تھیں۔ ہمارے مدرسوں میں درسی کتابیں پڑھانے کا یہی طریقہ ہے کہ شروع سے لیکر آخر تک تمام کتاب سلسلہ وار پڑھائی جاتی اور اسباق کو اس طرح سے سلسلہ وار پڑھانے کی پابندی ہم نے اپنے اوپر اس درجہ لازم اور ضروری قرار دے لی ہے کہ پڑھاتے وقت بہت ہی کم یہ سوچتے ہیں کہ جو سبق ہم پڑھا رہے ہیں وہ حالات کے موافق بھی ہے یا نہیں یا جو مضمون کہ ہم شروع کرنے والے ہیں اس کا موسم اور وقت سے بھی کچھ تعلق ہے یا نہیں۔ یہ باتیں سوچنے کی ہمیں فرصت کہاں اور اس دوسری کی ضرورت بھی کیا ہے۔ ہمیں تو بس کتاب ختم کرانے سے مطلب اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ شروع سے لیکر آخر تک تمام اسباق سلسلہ وار پڑھا دیں اور ان کے معنی لکھوا کر ازبر کرا دیں۔ خواہ بچے اس سے دلچسپی لیں یا نہ لیں۔ خواہ اس سے ان میں پڑھنے کا ذوق پیدا ہو یا نہ ہو اور چاہے انھیں اس سے کوئی فائدہ حاصل ہو یا نہ ہو۔

یہ برسات کا زمانہ تھا دہلی میں ان دنوں خوب بارش ہو رہی تھی مطلع ابر آلود رہتا تھا' اس موقع پر حالات' موسم اور وقت کا تقاضا یہ تھا کہ کتاب میں برسات یا اس کے متعلق جو سبق ہو انھیں پڑھایا جائے۔ ایسے اسباق کے پڑھانے کا اس سے اچھا اور کوئی موقع نہ مل سکتا تھا اسلئے کہ مینہ' بوندیا پھوار' ابر' بجلی' گرج' کڑک اور قوس و قزح یہ سب چیزیں مشاہدہ میں آ ہی

کھیلیں۔ اب یہ بیان کرنے سے پہلے کہ بچے اپنے منتخب سبق "ہمارے بادشاہ ظل اللہ" کو ترک کرکے ایک نیا سبق پڑھنے پر کیسے آمادہ ہوگئے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کے چند اسباق سلسلہ وار لکھدئے جائیں۔

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۱- ہمارے بادشاہ ظل اللہ	۱	۷- برسات (نظم)	۲۹
۲- ہنس (نظم)	۲	۲۴- بادل	۱۰۹
۳- گولکنڈہ	۹	۲۸- مینڈک	۱۳۳
۴- گنگا	۱۳	۲۹- کھیتی کی فصلیں	۱۳۸
۵- فاتح لڑکا	۱۹	۳۱- مچھر	۱۴۰

اب بچوں کو مناسب سبق یا "مقصد" کی تلاش کی طرف توجہ دلانے کے لئے سلسلہ گفتگو شروع ہوا۔ "تم نے چھٹیوں میں برسات کا خوب لطف اٹھایا ہوگا۔ بڑی دلچسپی رہی ہوگی"۔

اس قسم کے چند سوالات نے بچوں کے جذبات پر وہی اثر کیا جو مضراب ساز پر کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ نغمے نکلنے کے لئے ان کے سینہ میں بیتاب تھے، بس چھیڑنے کی دیر تھی۔ اب ہر بچہ اس کوشش میں تھا کہ وہ دوسروں سے پہلے اپنے تاثرات کو ظاہر کرے۔

"ماسٹر صاحب کچھ نہ پوچھئے خوب ہی لطف آیا۔ دھوتی باندھکر مینہ میں خوب نہایا کرتا تھا"۔

"ہم قطب گئے، بوندیں پڑ رہی تھیں لوگ جھولے جھول رہے تھے ہنسے مزے سے گرما گرم کباب اور پراٹھے اڑائے"۔

"اماں جان نے منع کیا کہ مینہ میں مت نہاؤ، لیکن ہمیں لطف آرہا تھا خوب نہائے آخر انہوں نے پکڑ کر دو تین چانٹے لگائے"۔

"آپا گرما گرم پھلکیاں پکاتی جاتی تھیں اور ہم خوب مزے سے چاروں طرف بیٹھکر کھاتے تھے"۔

"ہمارے ابا کہتے تھے کہ اگر مینہ میں نہائے تو بری طرح پیٹوں گا"۔

"میرا پاؤں جو پھسلا تو دھڑام سے کیچڑ میں۔ تمام کپڑے لت پت ہوگئے"۔

"ہم باغ جاتے تھے تو خوب لطف آتا تھا"۔

غرض کہ اس طرح بہت سے دلچسپ جواب بچوں نے دئے مطلع ابر آلود تھا۔ اس دوران میں بعض بچے کھڑکیوں اور دروازہ میں سے باہر جھانکنے لگے ان سب کی نظریں آسمان پر تھیں اور وہ بغیر کچھ دریافت کئے کہنے لگے :-

"ماسٹر صاحب دیکھئے تو کس زور سے گھٹا اٹھی ہے"۔

"دیکھئے اب اندھیرا ہو رہا ہے"۔

"یہ بادل ایسے بھاگ کیوں رہے ہیں"؟

"وہ دیکھئے دونوں کی ٹکر ہوگئی"!

"اب یہ پانی پیے جارہے ہیں"۔

سب لڑکوں نے خواہش کی کہ جماعت سے باہر جاکر دیکھیں گے۔ دیکھنے کی اجازت دی گئی جب بچے جماعت میں واپس آئے تو کہا گیا "ہم نے بہت سی باتیں کیں۔ اب ہمیں کچھ پڑھنا چاہئے تم اپنی اپنی کتاب کے سبقوں کی فہرست دیکھکر بتاؤ کہ ہمیں کونسا سبق شروع کرنا چاہئے"۔

بچوں نے فہرست کا بغور مطالعہ کیا اور یہ اسباق منتخب کئے۔

برسات۔ مینڈک، بادل، کھیتی کی فصلیں، مچھر اور گنگا۔ تقریباً سولہ لڑکوں میں سے دو تین لڑکوں نے ایک دو اور سبق بھی بتائے مثلاً بندر۔ جادو کا برج وغیرہ۔ لیکن اور کسی نے ان کی تائید نہ کی۔ مندرجہ بالا چھ سبقوں میں سے تین سبق ایسے تھے جنھیں زیادہ لڑکوں نے پسند کیا تھا۔ برسات، مینڈک، بادل۔ اس پر بحث شروع ہوئی کہ پہلے کونسا سبق پڑھا جائے۔ ایک گروہ برسات کے حق میں تھا اور ایک جماعت مینڈک کی حامی، اور چند لڑکے یہ چاہتے تھے کہ بادل کا سبق شروع کردیا جائے آخر بہت سی بحث و تمحیص کے بعد یہ طے ہوا کہ "برسات" (نظم) کا سبق شروع

کیا جائے۔ اس سبق کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

سب ابر کی فوج آگے آگے ، اور پیچھے ہیں دل کے دل ہوا کے
گھنگھور گھٹائیں چھا رہی ہیں جنت کی ہوائیں آ رہی ہیں ،
مینہ کا زمیں پہ ہے دڑیڑا گرمی کا ڈبو دیا ہے بیڑا
پھولوں سے پٹے ہوئے ہیں کہسار دولہا سے بنے ہوئے ہیں اشجار
پانی سے بھرے ہوئے ہیں جل تھل ہے گونج رہا تمام جنگل
مینڈک جو نہیں ہونے پہ آئے سنسار کو سر پہ ہیں اٹھائے

ان اشعار سے اس کا اچھی طرح اندازہ ہو سکتا ہے کہ بچوں نے کتنا صحیح سبق یا "مقصد" منتخب کیا تھا۔ یا ایسے حالات اور موسم سے کسقدر مناسبت تھی۔ بچے ان دنوں اپنے گرد و پیش جو چیزیں دیکھتے تھے تقریباً ان سب کا ذکر اس سبق میں آگیا تھا۔ اس کے بعد مینڈک، بادل اور گنگا وغیرہ سبق پڑھائے گئے۔ اس سلسلہ میں بچوں نے صرف پڑھا ہی نہیں بلکہ بہت کچھ لکھا بھی۔ اور سب کچھ بڑی محنت اور شوق سے کیا۔ بچوں سے کہا گیا کہ "برسات" پر ایک مضمون لکھکر لاؤ اور مضمون لکھنے سے پہلے اپنے مضمون کے لئے اچھا سا عنوان تجویز کرو۔ جو عنوانات بچوں نے تجویز کئے ان میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔ برسات کا لطف ۔ ۲۔ برسات کی بہاریں۔
۳۔ برسات کی خوشیاں۔ ۴۔ برسات کی سیر
۵۔ ہماری برسات ۔ ۶۔ برکھا رُت ۔

اب بچوں کے مضامین ملاحظہ فرمائیے۔ جو مضامین وہ لکھکر لائے تھے ان کے اچھے حصوں پر نشان لگا دئے گئے تھے۔ ان حصوں کو انہوں نے الگ نقل کر لیا۔

احسن محسن۔ ۱۱سال

"اہاہا! ذرا دیکھنا یہ آسمان پر کیسے رنگ برنگ کے بادل ہیں دیکھو کہیں کالے ہیں تو کہیں لال۔ یہ جب برسینگے تو جل تھل ایک کر دینگے اور تمام جنگل ہرا بھرا ہو جائے گا۔ اے لو بوندیں آگئیں۔"

عبد العزیز۔ ۱۱سال:۔

"اب ذرا جانوروں کی خوشی کا حال سنئے، مینڈک ٹرا رہے ہیں۔ لمبے لمبے کیچوے پھرتے نظر آتے ہیں۔ کوئل کوکتی ہے، چڑیاں چہکتی ہیں مور چنگھاڑتے ہیں پپیہے پیو پیو کرتے ہیں۔"

عبد الجبار۔ ۱۴سال:۔

"جدھر دیکھو پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ ان دنوں سیلاب بہت آتے ہیں۔ سینکڑوں آدمی گھر سے بے گھر ہو جاتے ہیں۔ چاروں طرف بادل ہی بادل نظر آتے ہیں۔ کبھی بجلی چمکتی ہے۔ کبھی ستارے نکل آتے ہیں۔ کبھی ننھی ننھی بوندیں پڑنے لگتی ہیں۔"

ہاشم علی۔ ۱۱سال:۔

"برسات کے موسم میں جدھر نظر اٹھاؤ سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔ اگر آپ کسی جنگل میں جاکر دیکھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے سبز چادر بچھا دی ہے۔"

رشید احمد۔ ۱۱سال:۔

"جدھر دیکھو پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ ابھی دھوپ نکلی ابھی ابر ہو گیا لو وہ بجلی چمکی، گھٹا چاروں طرف پھیل گئی اور مینہ برسنے لگا۔"

اسد علی۔ ۱۲سال:۔

"برسات کا موسم ہے آسمان پر کالی گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ لوگ سیر کو جا رہے ہیں۔ کوئل کوک رہی ہے۔ چڑیاں چہچہا رہی ہیں، بادل گرج رہے ہیں عجیب لطف آ رہا ہے۔ میاں مینڈک ٹرا رہے ہیں۔ باغ میں کیا بہار آ رہی ہے۔ سڑکوں پر عجیب تماشا ہے!"

عبید اللہ۔ ۹سال:۔

"برسات کا موسم بھی کیسا خوشگوار ہوتا ہے۔ گرمی کے بعد برسات آتی ہے ہر وقت بادل سر پر منڈلاتے رہتے ہیں، گھٹائیں گھر گھر کر آتی ہیں۔

ہر طرف سبزہ نظر آتا ہے۔ پھول کھل رہے ہیں باغوں میں ہر سبز گھاس کیا بھلی معلوم ہوتی ہے۔ جس کو دیکھ کر دل میں تراوٹ اور آنکھوں میں ٹھنڈک آتی ہے۔ باغوں میں مور ناچتے ہیں اور کوئل کوکتی ہے۔ درخت ہوا سے جھومتے ہیں"۔

قدسیہ صدیق - ۹ سال :-

"برسات کا موسم بھی کیا سہانا ہوتا ہے گرمی کے بعد یہ موسم شروع ہوتا ہے۔ سب لوگ گرمی سے گھبرائے ہوتے ہیں جب برسات آتی ہے تو سب کی طبیعت خوش ہوتی ہے جب آسمان پر کالی کالی گھٹائیں چھاتی ہیں اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔ کیا بہار ہوتی ہے کبھی کبھی ننھی ننھی بوندیں پڑتی ہیں کبھی موسلادھار بارش ہوتی ہے کھیت باغ اور پھلواریاں ہرے سبز ہو جاتے ہیں تو کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ ندی نالے دریا سب بھر جاتے ہیں۔ جسوقت زور شور کی بارش ہوتی ہے تو سڑک پر ندی کی طرح پانی بہتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب کا گھر دریا کے کنارے ہے۔ برسات میں لڑکیاں جھولے ڈالتی ہیں اور برسات کے گیت گا گا کر جھولا جھولتی ہیں۔ برسات کا موسم بہت ہی بہار کا موسم ہوتا ہے"۔

ان مضمونوں میں آپ کو بعض چیزیں اور محاورے ایسے ملیں گے جو بچوں کی استعداد سے باہر ہیں، مثلاً کوئل کی کوک۔ پپیہے کا شور اور مور کا چنگھاڑنا وغیرہ۔ لیکن چونکہ ان کے منتخب سبق "برسات" میں ان چیزوں کا ذکر تھا جیسے

کرتے ہیں پپیہے پیہو پیہو　　اور مور چنگھاڑتے ہیں ہر سو
کوئل کی ہے کوک جی لبھاتی　　گویا کہ ہے دل میں بیٹھی جاتی

اور اسکے علاوہ دوسری کتابوں سے بھی بچوں نے برسات کے متعلق جتنی نظمیں اور مضمون پڑھے تھے ان سب میں برکھا رت کی دلچسپیوں اور دلفریبیوں کو اسی انداز میں بیان کیا گیا تھا مثلاً ایک بچہ نے کسی کتاب سے ایک نظم نقل کی، کے چند شعر ملاحظہ ہوں:-

بندوں نے ہر سو مچائی ہے دھوم　　کہ آئے ہیں بادل سیاہ جھوم جھوم
جو پریاں اپنے پھیلا کے ناچے ہیں مور　　تو مینڈک نے پانی میں ڈالا ہے شور
پپیہوں کی پی پی وہ کوئل کی کوک　　کلیجہ کے انسان کے نکلے ہے ہوک

اسلئے مضمون لکھنے سے پہلے ان چیزوں پر مختصر سی گفتگو جماعت میں ہو گئی تھی اور یہ صحیح ہے کہ ان سب باتوں کا بچوں پر بہت اثر ہوا لیکن سب سے زیادہ متاثر کن ان کا برساتی ماحول تھا۔

ان بچوں میں شاید ہر بچہ کا یہ پہلا مضمون تھا جو اس نے لکھا۔ اسلئے کہ تیسری جماعت تک اس قسم کا کام بہت کم ہوتا ہے۔ ان مضامین سے آپ کو کچھ نہ کچھ اندازہ ضرور ہوگیا ہوگا کہ بچوں نے اپنے کام یا "مقصد" میں دلچسپی لی یا نہیں اور انہوں نے اسے دلجمعی، محنت اور شوق سے سرانجام دیا تھا یا نہیں۔ اسی طرح سے اردو کے علاوہ جغرافیہ، معلومات وغیرہ میں بھی ایسے ہی کام ہو سکتا ہے اور ہمارے مدرسہ میں "برسات پراجیکٹ" کے سلسلہ میں اردو، دینیات، معلومات عامہ، جغرافیہ اور ڈرائنگ کا بہت سا کام اسی طریقہ سے ہوا۔ مثلاً معلومات عامہ کے سلسلہ میں دوسری جماعت میں، قوس و قزح، بادل، بارش، گرج اور آسمانی بجلی وغیرہ کے سبق ہوئے اس کے علاوہ اس جماعت کے بچوں نے اخبارات پڑھکر "ہندوستان میں اس سال سیلاب کہاں کہاں آئے" کے عنوان سے ایک رپورٹ مرتب کی اور جغرافیہ کا بھی بہت سا کام کیا۔ مثلاً آسام، بہار، یوپی اور پنجاب وغیرہ میں سیلاب آئے۔ یہ صوبے کہاں کہاں واقع ہیں کن کن دریاؤں کی وجہ سے نقصان پہنچا۔ یہ دریا کہاں سے نکلتے ہیں کہاں گرتے ہیں۔ ان کی اہمیت کیا ہے۔ ان کے کنارے کون کون سے مشہور شہر آباد ہیں۔ کن کن شہروں کو نقصان پہنچا۔ ان شہروں کے نام اور جائے وقوع کیا ہے۔ حفظان صحت کے سلسلہ میں برساتی و بائی کیڑوں مثلاً مکھی اور مچھر اور ان سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

حالات جامعہ

ماڈل اسکول فریدآباد دہلی کی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن نے اپنے سالانہ جلسہ میں مقامی ماڈل اسکولوں کے ساتھ جامعہ کے ابتدائی مدرسوں کو بھی تقریری اور کھیل کے مقابلہ میں شریک ہونے کی دعوت دی تھی۔ جامعہ نگر نے اپنے قرب سے فائدہ اٹھاکر اس دعوت کو لبیک کہا اور فٹ بال کی ایک ٹیم وہاں بھیجی۔ کھیل کے مقابلہ میں حسب توقع یہ پیچھے رہ گئے، لیکن اس خوبی کے صلہ میں کہ باوجود کم عمری کے مقابلہ اچھا کیا۔ ایسوسی ایشن نے انھیں ایک خاص کپ کا مستحق سمجھا۔

احمد کمال (جماعت ششم) اور صہیب مطلبی (جماعت ششم) نے تقریر میں حصہ لیا۔ اول الذکر نے کھدر پر اور مؤخر الذکر نے "جامعہ نگر کا ایک دن" پر فی البدیہ تقریریں کیں اور دونوں نے انعام میں تمغے حاصل کئے۔

جامعہ کے خاص کرم فرما جناب میر مطلبی صاحب نے بچوں کو اپنے ہاں خورد و نوش کی دعوت بھی دی۔

ڈاکٹر عبد الرؤف بی اے جامعہ، پی ایچ ڈی برلن صحافی تجربے کے لئے یورپ گئے ہوئے تھے۔ آپ چند سال رہکر واپس آئے ہیں۔ اور آج کل دہلی ہی میں مقیم ہیں۔ فروری کے پہلے ہفتہ میں طلبائے کالج کی انجمن "انجمن اتحاد" کی درخواست پر آپ نے تعلیمی مرکز ۱ میں ایک مختصر تقریر کی۔ تقریر کا عنوان "موجودہ جرمنی" تھا۔ کسی قدر پچھلی تاریخ بتلانے کے بعد آپ نے مختصر موجودہ جرمنی کے حالات سنائے۔ طبیعت کچھ ناساز تھی اسلئے تفصیل سے گریز کرنا پڑا۔ لیکن اس کمی کو جادو کی لالٹین نے اچھی طرح پورا کردیا۔ جلسہ میں جامعہ کی برادری کے علاوہ دہلی کے دوسرے کالجوں کو بھی خاص طور پر دعوت دیگئی تھی۔

تقریر کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا اور علالت کے باوجود ڈاکٹر عبد الرؤف صاحب کو بہت کچھ بولنا پڑا۔ ان سوالات میں بچوں نے بھی حصہ لیا۔ ایک بچے کے اس سوال کے جواب میں کہ جرمنی میں ہندوستانیوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے؟ مقرر نے کہا "بہت برا، لیکن شاید ہم اس سے بھی زیادہ برے سلوک کے مستحق ہیں۔ غنیمت ہے کہ وہ ہمارے اوپر رحم کرتے ہیں"۔

مدرسہ ثانوی کے طلبا کی انجمن "بزم ادب" کی معمولی کاروائیاں حسب معمول ہورہی ہیں۔ پچھلے دنوں ایک غیر معمولی جلسہ میں مولوی مقبول الحق صاحب جامعی کو جو ایک عرصہ تک افغانستان میں مقیم رہے ہیں دعوت دیگئی تھی۔ آپ نے افغانستان کے دور انقلاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ بزم کی درخواست پر وہاں کے حالات بیان کئے۔ جمہور کی بغاوت، امیر امان اللہ خاں کی دست برداری، بچہ سقہ کی سفاکی، نادر خاں کی آمد اور تخت نشینی، دور نادری کی خوبیاں اور خامیاں۔ نادر شاہ کی شہادت اور شاہ ظاہر خاں کا عہد۔ ان کی تقریر کے ذیلی عنوانات تھے۔

تقریر کافی طویل ہوگئی تھی لیکن کچھ اس درجہ دلچسپ تھی کہ سامعین برابر شوق سے سنتے رہے۔ اس میں کالج کے طلبا اور بعض اساتذہ بھی شریک ہوئے

تقریر کے بعد طلبا نے مقرر موصوف سے افغانستان کی تعلیمی، مذہبی اور فوجی حالات کے متعلق بہت سے سوالات کئے۔ مقبول الحق صاحب نے ہر سوال کا اطمینان بخش جواب دیا۔

بزم ادب مدرسے کے موجودہ کابینہ سے جو ستمبر میں منتخب ہوا تھا عام اراکین نے اس شکایت پر کہ وہ اپنے فرائض کے ادا کرنے میں پوری کوشش نہیں کرتے عدم اعتماد کا اظہار کیا۔ اراکین کابینہ نے اپنی خدمات سے استعفے دیدیا۔ ۵ فروری کو دوسرا انتخاب عمل میں آیا جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے:-

۱۔ نائب صدر:-	ثروت خاں	ثانوی سوم
۲۔ ناظم:-	عبدالغفار	" اول
۳۔ نائب ناظم:-	عبدالسلیم	" دوم
۴۔ مہتمم:-	محمود حسین	" "
۵۔ نائب مہتمم:-	حفیظ اللہ	" اول
اراکین:-	۱۔ سبط حسنین	" دوم
	۲۔ عبدالحی خاں	" "
	۳۔ خالد بخش	" "

عیدالفطر کے موقعہ پر تو موسم سرما کی تعطیلات کی وجہ سے اکثر طلباء اپنے گھروں پر تھے۔ سوائے ایران، بحرین، جاوا، سماٹرا کے طلباء کے جو بعد مسافت کی وجہ سے نہیں جا سکے تھے لیکن عیدالضحیٰ کے موقعہ پر تقریباً تمام طلباء اور اساتذہ یہیں تھے۔ جامعہ نگر والوں نے عید کی نماز شیر شاہ سوری کی تاریخی مسجد میں ادا کی اور قرول باغ والوں نے شہر کی عیدگاہ میں۔ نماز کے بعد قرول باغ کے طلبہ اور اساتذہ جامعہ کے ایک بلڈنگ میں جمع ہو کر ایک دوسرے سے ملاقی ہوئے۔ عید کے دوسرے روز تعلیمی مرکز نمبر ا کی طرف سے تمام جامعہ کو دعوت دی گئی تھی، کھانے کا پرتکلف اہتمام تھا۔ لیکن یہ دعوت محض خورد و نوش ہی تک محدود نہیں تھی۔ تعلیمی مرکز نے عید کو بھی اپنا "پروجکٹ" بنایا تھا اس سلسلہ میں انہوں نے لکھنے پڑھنے کا بہت سا کام کر کے ایک انوکھا نمونہ پیش کیا۔ اس موقعہ پر مقامی سرپرستوں سے بھی شرکت کی درخواست کی گئی تھی۔ بڑی خوشی ہے کہ انہوں نے بڑی تعداد میں شریک ہو کر طلباء اور اساتذہ کی ہمت افزائی فرمائی۔

ایک اندوہناک حادثہ

محمد یوسف صاحب تاباںؔ جامعہ کے مخلص خادم اور ہماری برادری کے ایک ممتاز فرد تھے اور کئی سال سے نائب محاسب جامعہ کی اہم خدمت انجام دے رہے تھے۔ انتہائی حزن و ملال کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ وہ نہ صرف ہم سے جُدا ہو گئے، بلکہ اس دنیائے فانی ہی سے کوچ کر گئے۔

مرحوم کئی ماہ سے دق کے عارضہ میں مبتلا تھے اور تیمارداری کی سہولت کی خاطر اپنے خسر صاحب کے پاس "اگری کلچر انسٹی ٹیوٹ دہلی" چلے گئے تھے۔ جہاں روز بروز خراب ہوتی گئی اور بالآخر موت کے بے رحم ہاتھوں نے موصوف کو عالم شباب میں آلیا اور عین اس دن جب لوگ عید کی خوشیاں منا رہے تھے، ہمارا یہ مخلص بھائی اور جامعہ کا خادم ہمیشہ کے لئے ہم سے چھن گیا۔ جامعہ میں عید کی وجہ سے سب لوگ منتشر تھے لیکن پھر بھی خاصی تعداد میں جمع ہو کر پوسا کالج کی بستی پہنچے۔ نماز جنازہ اور تدفین میں شریک ہوئے۔

مرحوم بہت سی صفات حسنہ کے مالک تھے آپ کی جوان موت پر جامعہ کی ساری برادری اندوہگیں ہے۔ خدا کی مرضی یہی تھی، رب کریم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان و متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جامعہ کے اساتذہ طلباء اور تمام کارکن مرحوم کی یک سالہ بچی اور بیوہ کے غم میں شریک ہیں اور اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

اِنّا لِلّٰہ و انّا الیہ راجعون

نقل کارروائی مجلس انتظامیہ جامعہ ملیہ

مجلس منتظمہ انجمن تعلیم ملی کا ایک جلسہ ۹ر دسمبر ۳۶ء کو دو بجے دفتر شیخ الجامعہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں منعقد ہوا تھا۔ جس میں گذشتہ جلسہ کی روئداد منظور ہونے کے بعد مندرجہ ذیل امور طے پائے:۔

۱۔ لالہ پیارے لال اینڈ سنز موٹر انجینئرز دہلی نے جامعہ کو ایک لاری عطا فرمائی ہے جس کا انجن فارگو کارخانہ کا ہے۔ (Body) باڈی بھی انہوں نے اپنے ہی کارخانہ میں تیار کرادی ہے۔ لاری میں پچیس طلبہ بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ عطیہ اگست ۳۶ء میں موصول ہوا تھا اس کے متعلق قرار پایا کہ

مجلس منتظمہ کا یہ جلسہ اشرفی دیوی تعلیمی ٹرسٹ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے لالہ پیارے لال صاحب آنجہانی کی یاد میں ایک فارگو لاری جامعہ ملیہ کو عنایت فرمائی ہے۔ جس سے جامعہ کے تعلیمی کام میں بہت آسانی پیدا ہوئی اور لالہ رگھو نندن سرن صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کا دل سے شکرگذار ہے کہ ان کی توجہ اور وساطت سے یہ گرانقدر عطیہ جامعہ کو ملا۔

۲۔ سکرٹری صاحب حاجی محمد رفیع الدین وقف اسٹیٹ کمیٹی دہلی کا مراسلہ مورخہ ۱۸ر نومبر اور شیخ الجامعہ صاحب جامعہ کا جواب مورخہ ۲۱ر نومبر پڑھ کر سنائے گئے۔ قرار پایا کہ مجلس منتظمہ امنائے وقف کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے منشاء وصیت کے مطابق جامعہ کی امداد شروع فرمادی اور امنا سے درخواست کرتی ہے کہ یکم نومبر ۳۶ء سے پہلے کی جو رقم جامعہ کو ملنی چاہئے اس کی ادائگی کا حکم نافذ فرماکر ممنونیت کا موقعہ مرحمت فرمائیںگے۔ مجلس منتظمہ نہایت خوشی سے وقف اسٹیٹ مذکور کے ایک نمائندہ کو اپنی تعلیم دینیات کی مجلس کا رکن مقرر کرتی ہے اور امنائے وقف سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے منتخبہ نمائندے کے نام سے جلد مطلع فرمائیں۔

۳۔ ناظم صاحب مطبخ کی تجویز اور سفارش پیش ہوئی کہ منشی محمد خاں صاحب کی تنخواہ یکم مارچ ۳۶ء سے پچیس کی بجائے تیس روپے ماہوار کردی جائے۔ قرار پایا کہ منظور ہے۔

۴۔ ناظم صاحب مطبخ کا جواب بابت استفسار مجلس منتظمہ (تجویز نمبر ۷ منعقدہ ۵ر فروری ۳۶ء) پیش ہوا کہ مہمان کے کھانے کے دام کم کئے جاسکتے ہیں یا نہیں۔ قرار پایا کہ ناظم صاحب کی سفارش کے مطابق فی وقت تین آنہ کی موجودہ شرح قائم رکھی جائے۔

۵۔ مجلس طعام مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر کی تجویز (جلسہ منعقدہ ۱۹ر نومبر ۳۶ء) پیش ہوئی کہ اس سال موسم سرما کی تعطیلات میں کھانے کی مجرائی ۲۰ر دسمبر ۳۶ء سے ۳۱ دسمبر ۳۶ء تک کی رمضان شریف کے خاص پروگرام کے مصارف کی وجہ سے بند کی جائے۔ قرار پایا کہ مجرائی کا قاعدہ حسب سابق برقرار رہے البتہ مبلغ ۱۲ فی طالب علم مصارف صیام کے سلسلہ میں مزید وصول کئے جائیں۔

۶۔ لاری کے بیمہ کرانے کے متعلق حافظ فیاض احمد صاحب کی تحریر پڑھی گئی۔ قرار پایا کہ بیمہ کرانا مناسب ہے۔ لالہ رگھو نندن سرن صاحب سے مشورہ کرنے کے بعد بیمہ کرا لیا جائے۔

۷۔ عبدالخالق صاحب مدرس تعلیمی مرکز کی درخواست پیش ہوئی۔ قرار پایا کہ انھیں ۲۰ر اپریل ۳۵ء سے مستقل سمجھنا چاہئے اور ۲۰ر اپریل ۳۶ء سے حسب گریڈ مقررہ دو روپے سالانہ کا اضافہ ملنا چاہئے۔

۸۔ محمد عاقل صاحب کمپونڈر کی درخواستیں بابت مستقلی و ترقی تنخواہ پیش ہوئیں۔ قرار پایا کہ محمد عاقل صاحب کا تقرر گریڈ ۱۲۔۱۔۱۵ میں مستقل کردیا جائے۔

۹۔ نذیر حسین احمد صاحب کے دفتر جامعہ سے تعلیمی مرکز کی ملازمت پر منتقل کیا جانا منظور کیا جاتا ہے۔

۱۰۔ محمد یوسف صاحب تاباں کے دفتر محاسبی جامعہ سے مہتمم دفتر و محاسب مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر تبدیل کیے جانے اور ان کے گریڈ کے متعلق محاسب صاحب جامعہ کی تحریر سنائی گئی۔ قرار پایا کہ ان کو مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر کا مہتمم دفتر و محاسب ۲۰ تا ۳۰ کے گریڈ میں کیا جائے۔ موجودہ یافت ۲۵ ہو۔

۱۱۔ منشی اچھیبر سنگھ صاحب کے صدر دفتر جامعہ سے دفتر محاسبی جامعہ نگر میں تبدیلی کی اطلاع پیش ہوئی۔ قرار پایا کہ منظور ہے۔

۱۲۔ مسجل صاحب جامعہ کی تجویز پیش ہو کر قرار پایا کہ تعلیمی مرکز ۱ کیلئے بھی محرروں کے گریڈ وہی ہوں جو صدر دفتر کے لئے منظور کئے جا چکے ہیں۔

۱۳۔ حسب ذیل تقررات کی منظوری دی گئی جن کی سفارش مجلس تعلیمی نے کی ہے:۔

۱۔ عبدالغفور صاحب بی اے (جامعہ) از یکم اگست ۳۶ء بمشاہرہ ۳۰ ماہوار بطور مدرس مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر۔

۲۔ ایاس احمد صاحب مجیبی۔ از یکم اگست ۳۶ء بمشاہرہ ۱۵ پرسنل مددگار شیخ الجامعہ۔

۳۔ عبدالسلام صاحب خسرو از ۸ اگست ۳۶ء بمشاہرہ ۱۵ بطور محرر دفتر جامعہ۔

۴۔ صغیر احمد صاحب صدیقی از یکم ستمبر ۳۶ء بمشاہرہ ۱۵ بطور محرر مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر۔

۵۔ محمد فرید صاحب لاری ڈرائیور از ۸ اگست ۳۶ء بمشاہرہ ۱۵ مقرر۔

۶۔ سید عروج الحسن صاحب از ۹ اگست ۳۶ء بمشاہرہ ۱۵ بطور مدرس تعلیمی مرکز ۱۔

۷۔ قاری محمد خضر صاحب از ۱۳ ستمبر ۳۶ء مدرس مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر بمشاہرہ ۱۰ اور طعام۔

۸۔ رشید احمد صاحب نعمانی از ۱۲ اکتوبر ۳۶ء مدرس تعلیمی مرکز بمشاہرہ ۲۵ ماہوار۔

۹۔ احمد حسن صاحب قریشی ایم اے۔ بی ٹی از یکم نومبر ۳۶ء مدرس مدرسہ ابتدائی۔ بمشاہرہ ۵۰ ماہوار۔

۱۰۔ اویا ما صاحب آرٹسٹ از ۷ نومبر ۳۶ء (صرف تانوتی جماعتوں کی ڈرائنگ کے لئے۔ ۱۵ ماہوار الاونس۔

۱۴۔ مندرجہ ذیل تقررات کی مستقلی کا فیصلہ ہوا:۔

۱۔ محمد سرور صاحب پروفیسر۔ از ۱۸ اکتوبر ۳۵ء۔

۲۔ اکبر علی صاحب نگراں مدرسہ از یکم اکتوبر ۳۵ء۔

۳۔ عبدالجلیل صاحب مدرس از ۸ نومبر ۳۶ء۔

۴۔ محمد عاقل صاحب مدرس از ۳ دسمبر ۳۶ء

۱۵۔ محمد یونس صاحب محرر کے متعلق مسجل صاحب کا نوٹ پڑھکر سنایا گیا۔ قرار پایا کہ ان کو ۲۰ سے ۴۰ کا گریڈ دیا جائے اور موجودہ یافت ۲۰ ہو۔

۱۶۔ مندرجہ ذیل اساتذہ و انتظامی اسٹاف کی تنخواہوں میں حسب ذیل اضافے گریڈ کے مطابق منظور کئے گئے۔

۱۔ عبدالغفار صاحب۔	اڑھائی روپے	از یکم اپریل ۳۶ء
۲۔ سید احمد علی صاحب۔	دو روپے	"
۳۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب "	"	"
۴۔ عبدالواحد صاحب سندھی "	"	"
۵۔ سید مجتبیٰ حسین صاحب زیدی "	"	"
۶۔ سید حسام الدین صاحب	"	۱۹ ستمبر "
۷۔ حفیظ الدین صاحب	"	۲۰ نومبر ۳۵ء
اور مزید "	"	" ۳۶ء
۸۔ نذیر حسین احمد صاحب	اڑھائی روپے	از یکم اگست ۳۶ء
۹۔ رحمت اللہ ملازم کتب خانہ	ایک روپیہ	"

۱۷۔ مراسلہ نگراں صاحب تعلیمی مرکز بابت ترقی تنخواہ شیخ الجامعہ

کی اس سفارش کے ساتھ پیش ہوا کہ جن اساتذہ کو [illegible] تنخواہ ملتی ہے انہیں تنخواہ وقت پر پوری ادا کر دیا کرے۔ قرار پایا کہ تنخواہوں کی ادائگی کے متعلق مجلس منتظمہ اپنی سابق تجویز میں ترمیم کا موقعہ نہیں دیکھتی

۱۸۔ درخواست عبدالسلام صاحب خسرو معہ سفارش جناب شیخ الجامعہ صاحب پیش ہوئی کہ مجھے پوری تنخواہ دیجائے۔ طے پایا کہ تجویز ۱۷ منعقدہ بالا کے مطابق عملدرآمد ہو۔

۱۹۔ رشید مرزا و مجید مرزا متعلمان جامعہ کے کاغذات بابت بقایا فیس پیش ہوئے۔ قرار پایا کہ بقایا رقم معاف کر دیجائے جس کی میزان مبلغ ۲۷ روپے ساڑھے بارہ آنے ہوتی ہے۔

۲۰۔ تعلیمی مرکز ۱ کے سامان کھیل کا ایک بل مبلغ [illegible] کا پیش ہوا کیونکہ منظور شدہ رقم سے زیادہ کا تھا۔ شیخ الجامعہ کی کیفیت بیان کرنے پر کہ بجٹ نہ بننے کی وجہ سے صدر مدرس کو صحیح اندازہ کرنے میں بڑی دشواریاں ہوتی ہیں اسلئے یہ بل منظور کیا جائے اور بجٹ جلد از جلد تیار کرایا جائے۔ قرار پایا کہ بل ادا کر دیا جائے۔

۲۱۔ ناظم نے جدید اراضیات کی خریداری کے متعلق حسب ذیل یادداشت پیش کی:-

(۱) ہرکیش ولد روپا کی اراضی [illegible] بیگہ بعوض ایک ہزار پانسو ترانوے روپے دو آنے معہ خرچہ

(ب) مسماۃ اصغری کی اراضی [illegible] بعوض ساٹھ بہتر روپے گیارہ آنے معہ خرچہ

(ج) رام سروپ کی اراضی [illegible] بیگہ بعوض دو ہزار چھ سو چونسٹھ روپے دس آنے معہ خرچہ

(د) خیراتی ولد تھو کی اراضی [illegible] بعوض ایک ہزار پانسو پینتیس روپے معہ خرچہ

(ہ) پورن کی اراضی [illegible]
حیدر و نیاد ر وغیرہ [illegible] } جملہ [illegible] بعوض
ایک ہزار پانسو ساٹھ روپے معہ خرچہ

قرار پایا کہ خریداری منظور ہے۔

اس کے بعد جلسہ ½ ۵ بجے برخاست ہوا

حافظ فیاض احمد رجسٹرار
جامعہ ملیہ اسلامیہ
برائے معتمد

تصریح

تجاویز ۱۷ و ۱۸ کے سلسلہ میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کے سمجھنے میں بعض اصحاب یقیناً کچھ دقت محسوس کرتے ہوں گے اس کے واضح کرنے کیلئے ذیل کے الفاظ کافی ہوں گے۔

جامعہ کی مالی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے جامعہ کے اساتذہ نے شروع سے اپنی تنخواہوں میں کافی کمی رکھی ہے لیکن اسکے باوجود دیگر ضروریات کے لیے جب روپیہ کی دقت بدستور قائم رہی تو یہ مسئلہ مجلس منتظمہ منعقدہ ۱۹ فروری ۱۹۳۳ء میں پیش ہوا۔ چنانچہ اسمیں قرار پایا کہ:-

۱۔ سب سے پہلے ان ملازموں کی پوری پوری تنخواہیں دیجائیں جو [illegible] یا اس سے کم تنخواہ پاتے ہیں۔ ۲۔ جو لوگ [illegible] سے زیادہ تنخواہ پاتے ہیں مگر [illegible] سے زیادہ نہیں انھیں ¾ انکی تنخواہ کا ادا کیا جائے۔ ۳۔ [illegible] سے زیادہ لیکن [illegible] سے زیادہ نہ پانے والوں کو ان کی تنخواہ کا ⅔ ادا کیا جائے۔ ۴۔ [illegible] سے زیادہ تنخواہ پانے والوں کو ہر مہینے میں نصف تنخواہ ادا کیجائے اگر تنخواہوں کے لئے اتنا روپیہ فراہم نہ ہو سکے تو ادائگی میں اسی نسبت سے تخفیف کی جائے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو تنخواہوں کا بقیہ ادا کیا جائے مگر اس طرح کہ جس کا بقیہ زیادہ ہو پہلے اس کا بقایا ادا ہو تاکہ سب ایک سطح پر آجائیں۔ اس کے بعد سب کو ایک نسبت سے ادائگی ہو۔ گویا اس حساب سے ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب شیخ الجامعہ کو صرف [illegible] ملتے ہیں جنکی تنخواہ [illegible] ہے۔ اس سے زیادہ ان کے متعلق لکھنا غیر ضروری ہے۔

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

طلبائے جامعہ کے توسط سے سرپرست صاحبان کی خدمت میں ہم نے درخواست کی تھی کہ وہ بھی اس حلقہ میں شریک ہو جائیں اور کوئی چھوٹی سی چھوٹی رقم جامعہ کی امداد کے لئے مخصوص فرمادیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری آواز صدا بصحرا ثابت نہیں ہوئی اور ہمارے کرم فرماؤں نے ہماری اس درخواست کو بھی شرف قبول بخشنا شروع کردیا ہے بعض حضرات نے تو ہماری توقع سے بہت زیادہ مستقلاً عنایت فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جن محسنوں کے کرمت نامے ہمیں موصول ہو چکے ہیں ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:-

سید عبدالحفیظ صاحب مونگیر — فضل الٰہی خاں صاحب۔ بستی دانشمندان (جالندھر)

ابوسعید صاحب (سہارنپور) — نورالحسن خاں صاحب چمپارن (بہار)

ہر جگہ کچھ نہ کچھ مقامی ضروریات ہوتی ہیں اور ان ضرورتوں کا حق بہر حال ہیں دوسروں سے پہلے اس سے حاشا وکلا ہم یہ ہرگز نہیں چاہتے کہ ان ضرورتوں کو پورا نہ کیا جائے۔ لیکن ہاں یہ ضرور ہے کہ جامعہ کا بھی ایک حق ہے اسی لئے ہم چھوٹی چھوٹی رقموں سے بھی خوش ہو جاتے ہیں کہ کم سے کم ہمارا تعلق تو قائم ہو جاتا ہے۔

طلبائے جامعہ کے سرپرستوں سے جو حقیقت میں جامعہ کے سرپرست ہیں ہمیں واثق امید ہے کہ وہ اپنے اس قومی ادارہ کی بقا و ترقی کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور فرمائیںگے۔

جامعہ کو ان حضرات سے اس لئے اور زیادہ توقعات ہیں کہ وہ جامعہ کے حسن و قبح کو دوسروں سے زیادہ جانتے ہیں اور اس کے کام سے اوروں کی نسبت زیادہ واقف ہیں۔

ذیل میں ہم مقبول احمد صاحب مہتمم یوپی (اضلاع مشرقی) کی مختصری روئداد درج کر رہے ہیں۔ کام تو ہر جگہ کچھ نہ کچھ ہو رہا ہے لیکن پچھلے دو مہینے صوبائی اسمبلی کے انتخابات کی ہنگامہ خیزی کی وجہ سے ہماری تحریک کی رفتار بہت دھیمی ہوگئی تھی۔ اسی لئے بنگال، بہار اور بمبئی وغیرہ سے کوئی قابل ذکر روئداد وصول نہیں ہوئی۔ اب لوگ انتخابات کی تگ و دو سے فارغ ہوگئے ہیں۔ امید ہے کہ دردمندان ملت اب اپنے اس تعمیری کام کی طرف اطمینان کے ساتھ توجہ فرمائیںگے۔

"توسیع حلقہ ہمدردان کے سلسلہ میں گورکھپور کا دورہ کیا گیا۔

گورکھپور میں سید جواد علی شاہ صاحب عرف میاں صاحب کے قومی و مذہبی کارنامے گورکھپور ہی میں نمایاں نہیں بلکہ ہر تعلیمی اور اسلامی ادارہ سے انھیں ہمدردی ہے اور ہمیشہ جامعہ کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ جامعہ کے تعمیر فنڈ کے لئے بھی میاں صاحب سے درخواست کی گئی ہے۔ میاں صاحب کے منیجر جناب فاروق صاحب مشہور اہل قلم بزرگ ہیں اور مولینا محمد علی رحمۃ اللہ کی رفاقت میں کام کر چکے ہیں انہیں کی سعی سے پپرائچ شوگر مل کی امداد جاری ہے۔ امید ہے کہ کپتان گنج مل سے جناب موصوف امداد دلانے کی سعی فرمائیںگے۔

سید محمد اشفاق صاحب منیجر شوگر مل کی علم دوستی اور خدا پرستی کا ہمیشہ اظہار ہوتا ہے اور ہمیں کبھی شوگر مل سے ناکام نہیں آتا۔ مسعود صاحب انصاری چیف کیمسٹ خود جامعہ کے ہیں۔ ان کی محبت، مہمان نوازی اور کوششوں کا ذکر خود اپنی ہی شکر گذاری ہوگی۔ حامد عمر صاحب منیجر فارم پیپرا گنج بھی ہمیشہ کرم فرماتے ہیں۔

سید جمشید علی صاحب سیاں صاحب (سید جواد علی شاہ) کے بھائی بھی ہمیشہ جامعہ کا خیال رکھتے ہیں اور اظہار محبت فرماتے ہیں۔

حاجی مولوی نثار احمد صاحب سے نیاز حاصل نہیں ہوا کیونکہ وہ لکھنؤ تشریف لے گئے تھے۔ ان کی صاحبزادی کے انتقال سے دلی صدمہ ہوا۔ حاجی صاحب بھی جامعہ کا خاص خیال رکھتے ہیں اور کیمپیر گنج سے امداد کی سعی فرماتے ہیں۔

قارئین ہمدرد جامعہ کے لئے یہ خبر بہت زیادہ خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی کہ ہمارے پاس اکثر حضرات کے ہمت افزائی اور تعریف کے خطوط برابر آ رہے ہیں۔ ہم انشاءاللہ جلد کوشش کریں گے کہ ان خطوط کے اقتباس قارئین کی خدمت میں پیش کریں۔ البتہ یہاں اس وقت ایک گذارش پیش کرنا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ نئے خریدار صاحبان اس کا خاص طور پر خیال فرمائیں گے۔ بعض حضرات رسالہ کا اجرا بصورت وی پی چاہتے ہیں۔ ہم نے اس وقت رسالہ کا چندہ صرف ۱۸ سالانہ رکھا ہے۔ اگر ہم وی پی روانہ کرتے ہیں تو خریدار کو صرفہ وی پی وغیرہ کی وجہ سے چھ آنے مزید دینا پڑتے ہیں۔ خط و کتابت کے مصارف اس کے علاوہ۔ چونکہ یہ چھ آنے کا صرفہ خواہ مخواہ کا ایک بار خریدار کی جیب پر پڑتا ہے۔ اس لئے ہم وی پی روانہ کرنے سے معذور ہیں۔ بہتر ہو کہ خریدار صاحب ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر روانہ فرما دیں۔ اس صورت میں دو آنہ سے زیادہ صرفہ نہ ہوگا۔ قارئین کرام ہمدرد جامعہ نوٹ فرمالیں۔

جدید خریداران ہمدرد جامعہ

۱۔ سید عبدالمتین صاحب۔ زبٹ۔ ضلع گیا۔

۲۔ ملک امیر عالم صاحب۔ اعوان۔ مدیر ترجمان سرحد۔ پشاور

۳۔ احمد علی صاحب صادق۔ ایم اے۔ بی ٹی۔ ایل ایل بی۔ انگلش پروفیسر اسلامیہ کالج۔ پشاور

۴۔ محمد عبدالعزیز صاحب فطرت۔ عزیز منزل۔ راولپنڈی

۵۔ جناب سکریٹری صاحب مجلس بازید پور۔ ضلع گیا۔

۶۔ افتخار حسین صاحب مدنی منیجر فریدی پریس سنبھلی دروازہ۔ مراد آباد

۷۔ مولوی جمیل احمد صاحب۔ متعلم جامعہ دہلی

۸۔ سید جمیل الدین صاحب۔ نور محل۔ بھوپال

۹۔ سید شاہ محمد اقبال صاحب۔ اقبال منزل لودی کٹرہ۔ پٹنہ سٹی

۱۰۔ حافظ عبدالسمیع صاحب (رامپور ڈیریا گورکھی) کیسریا۔ چمپارن۔

۱۱۔ جناب مرزا حامد بیگ صاحب بی اے علیگ۔ محمد علی روڈ۔ بمبئی

۱۲۔ جناب اے۔ اے حکیم صاحب۔ سورتی محلہ نینک اسٹریٹ۔ بمبئی ۹

۱۳۔ محمد معین صاحب اے ایس ایم۔ مقام و ڈاکخانہ ٹیندارک۔ ضلع پٹنہ۔

۱۴۔ محمد فرید الدین صاحب بمقام کرا۔ ڈاکخانہ مور۔ ضلع پٹنہ

۱۵۔ ایس ایم اختر وارثی صاحب مختار۔ مقام و ڈاکخانہ جموئی۔ ضلع مونگیر

۱۶۔ حکیم محمد یعقوب صاحب مقام شیخوپورہ۔ ٹیندارک۔ ضلع پٹنہ

۱۷۔ نظر احمد صاحب۔ لوکو۔ داناپور۔ ای۔ آئی۔ آر۔ ڈاکخانہ کھگول ضلع پٹنہ۔

۱۸۔ ایس ایم۔ ایس جی اے صاحب۔ گارڈ۔ داناپور ای آئی آر ڈاکخانہ کھگول ضلع پٹنہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم ان بزرگوں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ جنوری ۱۹۳۶ء میں حلقہ ہمدردان جامعہ میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ		نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ	
۱	۴۰۰۸	حاجی حافظ محمد ذکریا برادرس	کلکتہ	۱۹	۴۰۲۶	حاجی حافظ محمد ذکریا صاحب	جونپور
۲	۴۰۰۹	حاجی عبدالرحمٰن اینڈ کو	بنارس	۲۰	۴۰۲۷	محمد علم الہدیٰ صاحب اسسٹنٹ ماسٹر	״
۳	۴۰۱۰	شیو پرشاد گپت صاحب	״	۲۱	۴۰۲۸	حاجی حافظ ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب	پرتاب گڑھ
۴	۴۰۱۱	حاجی عبدالعزیز حافظ عبدالغنی صاحبان	״	۲۲	۴۰۲۹	ڈاکٹر امیر الدین احمد صاحب	״
۵	۴۰۱۲	چندر بال جوہری صاحب	״	۲۳	۴۰۳۰	محمد نذیر صاحب اسپیشل منیجر	״
۶	۴۰۱۳	مسز آر۔ پی۔ ٹیلنگ	״	۲۴	۴۰۳۱	سید دلدار حسن صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	״
۷	۴۰۱۴	محمد ابوقاسم صاحب	״	۲۵	۴۰۳۲	ڈاکٹر عبدالعظیم صاحب	پھلواری شریف
۸	۴۰۱۵	مولانا عبدالمجید صاحب بی اے۔ ایل ایل بی وکیل	״	۲۶	۴۰۳۳	نظام الدین قریشی صاحب	احمد آباد
۹	۴۰۱۶	حاجی سید ولایت حسین صاحب	״	۲۷	۴۰۳۴	مولوی بدرالحسن صاحب	دہلی
۱۰	۴۰۱۷	حاجی تاج محمد کمپنی	״	۲۸	۴۰۳۵	محمد طیب صاحب	״
۱۱	۴۰۱۸	حاجی شمس الحق صاحب	״	۲۹	۴۰۳۶	عبدالقدیر صاحب	״
۱۲	۴۰۱۹	شیخ عبدالغنی صاحب تاجر تمباکو	״	۳۰	۴۰۳۷	جلیل احمد صاحب قدوائی	نئی دہلی
۱۳	۴۰۲۰	حکیم محمد یٰسین صاحب	״	۳۱	۴۰۳۸	رشید احمد صاحب رزاقی	״
۱۴	۴۰۲۱	آغا حفیظ الدین صاحب	״	۳۲	۴۰۳۹	اے۔ ایس محمود صاحب	״
۱۵	۴۰۲۲	مولوی عبدالستار صاحب نعمانی	״	۳۳	۴۰۴۰	مولوی محمد ابراہیم صاحب	״
۱۶	۴۰۲۳	حافظ محبوب علی صاحب	جونپور	۳۴	۴۰۴۱	ایس محمود الحسن صاحب	״
۱۷	۴۰۲۴	محمد ابراہیم صاحب	״	۳۵	۴۰۴۲	انیس الحق صاحب ضیا	کلکتہ
۱۸	۴۰۲۵	محمد ابوالبقا صاحب	״	۳۶	۴۰۴۳	عبدالرؤف صاحب	״

نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ	نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ
۳۷	۴۰۴۴	محمد انوار حسین صاحب — کلکتہ	۴۷	۴۰۵۴	حکیم ابوالحسن صاحب — انڈھوس
۳۸	۴۰۴۵	مدحت کامل صاحب قدوائی — گورکھپور	۴۸	۴۰۵۵	ڈاکٹر نورالحق صاحب — موڑ تالاب
۳۹	۴۰۴۶	سید شمس الحسن صاحب — پپرائچ	۴۹	۴۰۵۶	مولوی علی حسن صاحب — گریک
۴۰	۴۰۴۷	زین العابدین صاحب — "	۵۰	۴۰۵۷	مولوی محمد اشرف علی صاحب — مرچای گنج
۴۱	۴۰۴۸	عنایت اللہ صاحب — سیالکوٹ	۵۱	۴۰۵۸	مولوی محمد حسنین صاحب — میجرا
۴۲	۴۰۴۹	محمد ظہور الحق صاحب — نظر محمد آباد	۵۲	۴۰۵۹	ڈاکٹر منظر احسان صاحب — سیلاؤ
۴۳	۴۰۵۰	مولوی مطیع الرحمٰن صاحب — بہار شریف	۵۳	۴۰۶۰	محمد خلیل الرحمٰن صاحب — بیلوا
۴۴	۴۰۵۱	مولوی سید حبیب النبی صاحب — "	۵۴	۴۰۶۱	شاہ ابوسعید صاحب — بہیٹ
۴۵	۴۰۵۲	ابوالفضل احمد صاحب — "	۵۵	۴۰۶۲	میسرز غلام حسین قادر بھائی کاغذی — ڈبھوئی
۴۶	۴۰۵۳	ڈاکٹر محمد گوہر علی صاحب — انڈھوس	۵۶	۴۰۶۳	سید محمد نبی صاحب — شاہجہانپور

دفتری اطلاعات

۱۔ بعض والدین بچوں کے لئے گرم یا سرد کپڑے تیار کرانے کیلئے یا کوئی اور سامان خریدنے کیلئے تحریر فرماتے ہیں جنکی تعمیل حتی الوسع بہت جلد کیجاتی ہے۔ بشرطیکہ طالب علم کے حساب میں روپیہ موجود ہو۔ اقامت گاہ کے اتالیق یعنی بورڈنگ ہاؤس کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس ایسے موقعوں کے لئے کچھ رقم جامعہ کی طرف سے جمع رہتی ہے جس سے وہ بچوں کی ضروریات فراہم کرکے دفتر محاسبی میں بل دیدیتے ہیں۔ دفتر میں بلوں کی جانچ پڑتال اور موشگافی کی وجہ سے کبھی کبھی بہت دیر ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ رقم طالب علم کے حساب سے اتالیق کو ادا ہوکر اس کے کھاتہ میں درج کی جاتی ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ طالب علم کو چیزیں (گرم کپڑے وغیرہ) مل جانے کے دو دو ماہ بعد اس کا بل سرپرستوں کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ اس عرصہ میں سرپرست اسی خیال میں رہتے ہیں کہ ان کا بچہ سردی میں اکڑ رہا ہے اور سخت تکلیف میں ہے۔ لہذا ان سے التماس ہے کہ اگر ان کے بچوں کے حساب میں روپیہ موجود ہے تو انھیں پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ صرف اس طالب علم کی ضروریات فراہم کرنے میں دیر ہوتی ہے جن کے ذمہ بہت ہی غیر معمولی رقم واجب الادا ہو۔ ورنہ جامعہ میں بچوں کی غور و پرداخت بالکل اسی طرح کیجاتی ہے جیساکہ اپنے بچوں کی ہونی چاہئے اور انھیں تکلیف و پریشانی میں مبتلا نہیں کیا جاتا لیکن والدین کو یہ ضرور ملحوظ رکھنا چاہئے کہ ان کے بچہ کے ذمہ بقایا نہ ہونے پائے۔ بلکہ ہمیشہ روپیہ فاضل رہے۔ ورنہ بعض اوقات عدم تعمیل کا بھی امکان ہے۔

۲۔ ہر جواب طلب امر کے لئے جوابی پوسٹ کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ ہمراہ آنا چاہئے۔

مستقل امداد و عطیات

جنوری ۱۹۳۷ء

ذیل کی رقومات جن میں بعض ہمیں اپنے مہتممین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں اور بعض براہ راست درج رجسٹر ہو چکی ہیں۔ حوالہ رسید اور رقومات کی صحت کا لحاظ رکھا گیا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشنے دفتر آپ کا ممنون ہوگا اور آئندہ پرچہ میں تصحیح کر دی جائے گی۔ (مرتب)

دہلی

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۲۲۳۵	مولوی عبدالصمد صاحب۔ عربک کالج	عگار	۱۴	۲۲۴۸	محمد رفیع صاحب ولد شیخ محمد صدیق صاحب کٹرہ قطب الدین	۴ر
۲	۲۲۳۶	حاجی محمد عمر صاحب ٹھیکیدار گھنٹہ گھر قرولباغ	عہ ر	۱۵	۲۲۴۹	فضل الحق صاحب قریشی بلڈنگ ڈپارٹمنٹ میونسپلٹی	۴ر
۳	۲۲۳۷	حافظ شہاب الدین صاحب نورے خیمہ والے	۲ر	۱۶	۲۲۵۰	شیخ محمد تقی صاحب۔ برٹش بوٹ ہاؤس چاندنی چوک	عہ ر
۴	۲۲۳۸	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب۔ کٹرہ بڑیاں	عہ	۱۷	۲۲۵۱	عبدالحق صاحب متولی معرفت منشی عبدالوہاب صاحب	
۵	۲۲۳۹	چوہدری الٰہی بخش صاحب امین منزل قرولباغ	۸ر			مسجد حاجی علی جان۔ نئی سڑک	صہ ر
۶	۲۲۴۰	لیڈی ڈاکٹر پروفیسر ایف ڈی محمود صاحب طبیہ کالج	عہ	۱۸	۲۲۵۲	حاجی عبدالمغنی صاحب فضل الحق صاحب جفت فروش بلیماران	عمار
۷	۲۲۴۱	خواجہ احمد اللہ صاحب مشن کوٹھی دریا گنج	۴ر	۱۹	۲۲۵۳	خواجہ سرور حسن صاحب بیرسٹر ایٹ لا یونیورسٹی لاہال	عگار
۸	۲۲۴۲	مولانا اصغر علی صاحب مسلم ہائی اسکول فتحپوری	۸ر	۲۰	۲۲۵۴	محمد تقی صاحب اینڈ سنز۔ چاندنی چوک	۴ر
۹	۲۲۴۳	مرزا فیاض بیگ صاحب دوکاندار سبزی منڈی	۴ر	۲۱	۲۲۵۵	حامد علی صاحب۔ گلی چابکسواران	۴ر
۱۰	۲۲۴۴	حافظ عبدالحکیم صاحب و حبیب الرحمن صاحب "	۴ر	۲۲	۲۲۵۶	بابو رحمت اللہ صاحب۔ چتلی قبر	عگار
۱۱	۲۲۴۵	رفیع اللہ خاں صاحب۔ بازار فتحپوری	۸ر	۲۳	۲۲۵۷	رازق الخیری صاحب۔ دفتر رسالہ عصمت	۸ر
۱۲	۲۲۴۶	محمد ادریس صاحب ہاشمی اینڈ کو۔ کٹرہ قطب الدین	عہ ر	۲۴	۲۲۵۸	مرزا محمد سلیمان صاحب۔ مالیواڑہ نئی سڑک	عہ ر
۱۳	۲۲۴۷	حافظ رحمت الٰہی صاحب و محمد بلال صاحب "	۸ر	۲۵	۲۲۵۹	محمد صدیق صاحب شال مرچنٹ حویلی اعظم خاں	۸ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۲۶	۲۲۴۶۰ اے	عبدالحمید صاحب حمیدیہ پریس۔ کوچہ چیلان	عاـر
۲۷	۲۲۴۶۱ ،،	حافظ نور محمد صاحب ۔ صدر بازار	۴ر
۲۸	۲۲۴۶۲ ،،	حاجی چھوٹے میاں صاحب۔ گندہ نالہ	۸ر
۲۹	۲۲۴۶۳ ،،	ممتاز الدین صاحب سوداگر۔ صدر بازار	عہ ر
۳۰	۲۲۴۶۴ ،،	مرزا شوکت اللہ بیگ صاحب ٹھیکیدار جامع مسجد	۸ر
۳۱	۲۲۴۶۵ ،،	معظم الحق صاحب۔ گلی مفتی والان	عاـر
۳۲	۲۲۴۶۶ ،،	سید محمد صاحب کلاہ ساز پھاٹک حبش خاں چتلی قبر	عاـر
۳۳	۲۲۴۶۷ ،،	مقبول احمد صاحب صاحب۔ مرچنٹ باغیچی اچھاجی	عہ ر
۳۴	۲۲۴۶۸ ،،	حافظ محمد محفوظ الٰہی صاحب۔ باڑہ ہندو راؤ	۴ر
۳۵	۲۲۴۶۹ ،،	حاجی عبدالرحیم صاحب پیش امام ،،	۸ر
۳۶	۲۲۴۷۰ ،،	محمد احمد صاحب و فیروز الدین کلکتہ والے باغیچی چتلی	عـہ ر
۳۷	۲۲۴۷۱ ،،	عبدالحی صاحب معرفت حاجی عبدالرحیم صاحب ،،	۸ر
۳۸	۲۲۴۷۲ ،،	شمس العارفین صاحب۔ چاندنی چوک	۴ر
۳۹	۲۲۴۷۳ ،،	عبدالرحیم صاحب ولد حاجی محبوب الٰہی صاحب کڑہ قطب الدین	۴ر
۴۰	۲۲۴۷۴ ،،	انیس الحق صاحب ۔ اندرون کلاں محل	عہ ر
۴۱	۲۲۴۷۵ ،،	شیخ محمد رفیع صاحب دوائی والے بلیماران	۴ر
۴۲	۲۲۴۷۶ ،،	حاجی رشید احمد صاحب کشمیری گیٹ	عاـر
۴۳	۲۲۴۷۷ ،،	حکیم محمد کبیر الدین احمد صاحب دفتر المسیح۔ قرولباغ	عہ ر
۴۴	۲۲۴۷۸ ،،	منشی شمس الدین صاحب ۔ محلہ ڈوروالان	۴ر
۴۵	۲۲۴۷۹ ،،	محمد حسین خادم صاحب مسلم ہوٹل اسٹیشن کلاں	۸ر
۴۶	۲۲۴۸۰ ،،	چودھری رحیم بخش صاحب رسی والے پھاٹک حبش خاں	عہ
۴۷	۲۲۴۸۱ ،،	مولانا محبوب الٰہی صاحب۔ مدرسہ فتحپوری	عہ ر
۴۸	۲۲۴۸۲ ،،	محمد سعید صاحب و عبدالمجید صاحب دوکان	۱۲ر
		حاجی رفیع الدین صاحب۔ چاندنی چوک	
۴۹	۲۲۴۸۳ اے	محمد عاقل صاحب دوکان حاجی رفیع الدین چاندنی چوک	۲ر
۵۰	۲۲۴۸۴ ،،	محمد مقبول خانصاحب ،، ،،	۴ر
۵۱	۲۲۴۸۵ ،،	شیخ محمد ادریس صاحب ،، ،،	۲ر
۵۲	۲۲۴۸۶ ،،	ڈاکٹر ناصر عباس صاحب فتحپوری	عہ ر
۵۳	۲۲۴۸۷ ،،	علاؤ الدین صاحب۔ باڑہ ہندو راؤ	۸ر
۵۴	۲۲۴۸۸ ،،	محمد شفیع صاحب ۔ صدر بازار	۸ر
۵۵	۲۲۴۸۹ ،،	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب۔ لال کنواں ہمدرد دواخانہ	صہ ر
۵۶	۲۲۴۹۰ ،،	حاجی عباد اللہ خانصاحب۔ فروٹ مرچنٹ سبزی منڈی	عاـر
۵۷	۲۲۴۹۱ ،،	منشی حفیظ احمد صاحب معرفت عباد اللہ خانصاحب ،،	۴ر
۵۸	۲۲۴۹۲ ،،	منشی غفران الدین صاحب ،، ،،	۴ر
۵۹	۲۲۴۹۳ ،،	عبدالرزاق صاحب و حاجی ننھے صاحب کبوالان	عہ ر
۶۰	۲۲۴۹۴ ،،	اللہ بخش صاحب، محمد سعید صاحب و محمد شریف صاحب	
		کوچہ قابل عطار	سے ر
۶۱	۲۲۴۹۵ ،،	محمد شفیع صاحب و محمد خلیل صاحب اینڈ کو۔ صدر بازار	۸ر
۶۲	۲۲۴۹۶ ،،	نذیر خاں صاحب فروٹ مرچنٹ سبزی منڈی	عاـر
۶۳	۲۲۴۹۷ ،،	عبدالعلیم صاحب منٹو روڈ کوارٹرز ۳	۴ر
۶۴	۲۲۴۹۸ ،،	صلاح الدین صاحب منٹو روڈ کوارٹر ۳۴۴	۸ر
۶۵	۲۲۴۹۹ ،،	صدیق حسن صاحب۔ ہیولاک سکوائر کوارٹر ۸۴	عہ ر
۶۶	۲۲۵۰۰ ،،	اے حکیم بٹ صاحب۔ وائسرائے ہاؤس ریڈنگ روڈ	۸ر
۶۷	۲۷۰۱ ،،	ایس محمد یوسف صاحب ریڈنگ روڈ کوارٹر	۸ر
۶۸	۲۷۰۲ ،،	بیگم صاحبہ محمد یعقوب صاحب ،، ،،	۸ر
۶۹	۲۷۰۳ ،،	سید حفیظ الدین صاحب ۔ پھاٹک قرولباغ	۸ر
۷۰	۲۷۰۴ ،،	شمس الدین صاحب ،، ،،	۸ر
۷۱	۲۷۰۵ ،،	منیجر صاحب دردمند دواخانہ باڑہ ہندو راؤ	۸ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۷۲	۲۷۰۶ے	حافظ محمد جلیل صاحب ٹی وی والے پل بنگش	۴ر	۹۶	۲۷۳۰ے	سید محمد احمد صاحب تحصیلدار میونسپل بورڈ آفس	عہ ر
۷۳	۲۷۰۷ "	عتیق احمد صاحب انصاری قرولباغ	للعہ ر	۹۷	۲۷۳۱ "	محمد عارف صاحب شیشے والے صدر بازار	للعہ ر
۷۴	۲۷۰۸ "	سید مقصود صاحب بی اے - کوچہ پنڈت	للعہ ر	۹۸	۲۷۳۲ "	حکیم احمد حسن خانصاحب - چتلی قبر	۲ر
۷۵	۲۷۰۹ "	حکیم محمد ظہیر علی صاحب سہسوانی - کوچہ چیلاں	۸ر	۹۹	۲۷۳۳ "	سید سفیر الدین صاحب "	۴ر
۷۶	۲۷۱۰ "	شیخ جمیل الرحمن صاحب دکان میاں جان محمد صدر بازار	ے ر	۱۰۰	۲۷۳۴ "	ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب مسلم ہائی سکول فتحپوری	۱۲ر
۷۷	۲۷۱۱ "	غلام السبطین صاحب منیجر دواخانہ - لال کنواں	للعہ ر	۱۰۱	۲۷۳۵ "	محمد رفیق صاحب سوداگر سوت والے صدر بازار	۴ر
۷۸	۲۷۱۲ "	میر محمد حسین صاحب دکان خدا بخش سرکیوالان	عہ ر	۱۰۲	۲۷۳۶ "	میاں محمد رفیق صاحب سوداگر چرم "	للعہ ر
۷۹	۲۷۱۳ "	آغا محمد امین صاحب - فیض منزل قرولباغ	عہ ر	۱۰۳	۲۷۳۷ "	سید نصیر الدین صاحب شمسی کالج چوڑیوالان	عہ ر
۸۰	۲۷۱۴ "	محمد ابراہیم صاحب - سوئیوالان مورچی گیٹ	۴ر	۱۰۴	۲۷۳۸ "	کپتان حبیب الرحمن صاحب کوچہ چیلان	صہ ر
۸۱	۲۷۱۵ "	محمد سلیم خانصاحب محلہ دوروالان "	۴ر	۱۰۵	۲۷۳۹ "	مولوی عظیم صاحب عظیم منزل - ایڈورڈ پارک	عصہ ر
۸۲	۲۷۱۶ "	سید احمد صاحب ٹی این آفس گلی کلیان سنگھ نالہ	۴ر	۱۰۶	۲۷۴۰ "	مرزا محمد سلیمان صاحب جوہری طیوارہ نئی سڑک	عہ ر
۸۳	۲۷۱۷ "	محبوب احمد صاحب انصاری " "	۴ر	۱۰۷	۲۷۴۱ "	طاہر علی صاحب رابرٹ روڈ کوٹھی نمبر ۹	عہ ر
۸۴	۲۷۱۸ "	پروفیسر عبد الرحمن صاحب گلی راجان کلاں "	عہ ر	۱۰۸	۲۷۴۲ "	سید غلام حسنین صاحب اسمبلی ڈیپارٹمنٹ	للعہ ر
۸۵	۲۷۱۹ "	آغا محمد اشرف صاحب ایم اے چھوٹا بازار "	عہ ر	۱۰۹	۲۷۴۳ "	رفیق احمد صاحب ڈاکرز لین - نئی دہلی	عہ ر
۸۶	۲۷۲۰ "	کالے خانصاحب فروٹ مرچنٹ - فتحپوری	۸ر	۱۱۰	۲۷۴۴ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب - پہاڑ گنج	۴ر
۸۷	۲۷۲۱ "	احمد اسلام خانصاحب - کلاتھ ملز دہلی	صہ ر	۱۱۱	۲۷۴۵ "	ملک آفتاب احمد صاحب نوابگنج چمن منزل	عہ ر
۸۸	۲۷۲۲ "	بابو تلوکی ناتھ صاحب " "	عہ ر	۱۱۲	۲۷۴۶ "	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی "	عہ ر
۸۹	۲۷۲۳ "	شیخ انیس الرحمن صاحب دکان حاجی رفیع الدین صدر بازار	۴ر	۱۱۳	۲۷۴۷ "	بیگم عبد المتین صاحب احمد منزل قرولباغ	للعہ ر
۹۰	۲۷۲۴ "	حاجی محبوب بخش حاجی رفیع الدین اینڈ والے "	صہ ر	۱۱۴	۲۷۴۸ "	عبد الرزاق صاحب ترا بہرام خاں	۲ر
۹۱	۲۷۲۵ "	محمد صدیق صدیق کراچی والے "	للعہ ر	۱۱۵	۲۷۴۹ "	ڈی ایم ملک صاحب تاجران گٹ عیدگاہ روڈ	عنہ
۹۲	۲۷۲۶ "	شیخ محمد یوسف صاحب "	۴ر	۱۱۶	۲۷۵۰ "	ملک غلام محمد صاحب عرف ڈی ایم ملک "	عنہ
۹۳	۲۷۲۷ "	صوفی محمد ضمیر حسن صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول فتحپوری	عہ ر	۱۱۷	۲۹۵۱ "	مرغوب احمد صاحب توفیقی حسینی والان قرولباغ	للعہ ر
۹۴	۲۷۲۸ "	عبد الرزاق صاحب ایم اے " " "	عہ ر	۱۱۸	۲۹۵۲ "	حافظ محمد محفوظ الٰہی صاحب - باڑہ ہندوراؤ	۴ر
۹۵	۲۷۲۹ "	فضل الحق صاحب قریشی پرنسپل بورڈ آفس	۴ر	۱۱۹	۲۹۵۳ "	محمد ایوب صاحب کارخانہ تختی گلی بیت والی	۴ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۲۰	۲۹۵۴ اے	مولوی حکیم حبیب اللہ صاحب۔ بارہ ہندوراؤ	۴؍
۱۲۱	،، ۲۹۵۵	برکات احمد صاحب منیجر سلطانی دواخانہ ،،	۴؍
۱۲۲	،، ۲۹۵۶	حکیم محمد احسن صاحب انصاری یونانی شفاخانہ: بنیر بیبی	چ؍
۱۲۳	،، ۲۹۵۷	منشی ناظر حسین صاحب۔ ،،	۸؍
۱۲۴	،، ۲۹۵۸	ایم انعام الحق صاحب فروٹ مرچنٹ ،،	۱۲؍
۱۲۵	،، ۲۹۵۹	حافظ عبد الحکیم حبیب الرحمٰن صاحبان ،،	۴؍
۱۲۶	،، ۲۹۶۰	مرزا فیاض بیگ صاحب دوکاندار ،،	۴؍
۱۲۷	،، ۲۹۶۱	کاملین صاحب کارخانہ لیس۔ متصل برف خانہ	صہ؍
۱۲۸	،، ۲۹۶۲	عبد الحق سراج الحق صاحبان گوٹے والے۔ فتحپوری	عہ۸؍
۱۲۹	،، ۲۹۶۳	شمس العارفین صاحب گلاس مرچنٹ ،،	عہ؍
۱۳۰	،، ۲۹۶۴	محمد ادریس محمد ابراہیم صاحبان کیپ مرچنٹ۔ چاندنی چوک	ے؍
۱۳۱	،، ۲۹۶۵	عبد الرزاق محمد اسحٰق صاحبان۔ کوچۂ خانچند	عہ؍
۱۳۲	،، ۲۹۶۶	محمود علی صاحب علوی ہیلی روڈ کوٹھی ۱۰ نئی دہلی	چ؍
۱۳۳	،، ۲۹۶۷	خان بہادر سلیمان صاحب انجنیر ہیلی روڈ ۱۰ ،،	صہ؍
۱۳۴	،، ۲۹۶۸	سلیم الزماں صاحب صدیقی۔ طبیہ کالج	چ؍
۱۳۵	،، ۲۹۶۹	ٹیلی سلیم الزماں صاحب صدیقی ،،	عہ؍
۱۳۶	،، ۲۹۷۰	منشی حشمت اللہ صاحب چھتہ لال میاں۔ گلی ہاتا والی	عہ؍
۱۳۷	،، ۲۹۷۱	تعظیم الحق صاحب۔ مفتی والان	عہ؍
۱۳۸	،، ۲۹۷۲	حکیم شریف الدین خانصاحب۔ چتلی قبر	۴؍
۱۳۹	،، ۲۹۷۳	احمد حسن خانصاحب معرفت آغا برادرس۔ نئی سڑک	عہ؍
۱۴۰	،، ۲۹۷۴	حکیم محمد کبیر الدین احمد صاحب دفتر المسیح۔ قرولباغ	عہ؍
۱۴۱	،، ۲۹۷۵	رفیع اللہ خانصاحب شاہجہانپوری۔ فتحپوری	۸؍
۱۴۲	،، ۲۹۷۶	سید عبد الحی صاحب۔ بی اے۔ کوچہ پنڈت	عہ۸؍
۱۴۳	،، ۲۹۷۷	سید نصرت علی صاحب۔ چتلا دروازہ	عہ؍

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید		رقم موصولہ
۱۴۴	۲۹۷۸ اے	سید محمد شفیع صاحب۔ چھالیہ فروش۔ چتلی قبر	۲؍
۱۴۵	،، ۲۹۷۹	حافظ سبحان علی صاحب لانڈری ورکس ،،	۸؍
۱۴۶	،، ۲۹۸۰	عبد الصمد صاحب بی اے۔ کیپٹل فارمیسی۔ چاندنی چوک	۸؍
۱۴۷	،، ۲۹۸۱	مفتی محمد کمال الدین صاحب۔ کوچہ پنچہ بنداں	عہ؍
۱۴۸	،، ۲۹۸۲	محمد یوسف صاحب۔ بارہ دری شیر افگن	۴؍
۱۴۹	،، ۲۹۸۳	حافظ سراج احمد صاحب تفسیر حقانی۔ بلیماران	عہ؍
۱۵۰	،، ۲۹۸۴	ناصر حسین صاحب دوکان فرنیچر۔ سوئیگیٹ	۲؍
۱۵۱	،، ۲۹۸۵	حاجی چھوٹے میاں صاحب۔ گندہ نالہ	۸
۱۵۲	،، ۲۹۸۶	سید محمد صاحب کلاہ ساز۔ پھاٹک افغاناں چتلی قبر	چ؍
۱۵۳	،، ۲۶۸۱	لیاقت اللہ خانصاحب۔ گورنمنٹ آف انڈیا۔ نئی دہلی	۸؍
۱۵۴	،، ۲۶۸۲	محمد شریف صاحب قریشی ،، ،،	۸؍
۱۵۵	،، ۲۶۸۳	شمعون احمد صاحب ،، ،،	عہ؍
۱۵۶	،، ۱۶۸۴	شیخ محمد حشمت علی صاحب ،، ،،	۴؍
۱۵۷	،، ۲۶۸۵	محمد افضل صاحب ،، ،،	۸؍
۱۵۸	،، ۲۶۸۶	محمد اسلم صاحب ،، ،،	۸؍
۱۵۹	،، ۲۶۸۷	محمد خلیل صاحب ،، ،،	عہ
۱۶۰	،، ۲۶۸۸	اکرام اللہ خانصاحب ،، ،،	۸
۱۶۱	،، ۲۶۸۹	غلام حسن صاحب ،، ،،	۸؍
۱۶۲	،، ۲۶۹۰	عبد الرحمٰن صاحب ،، ،،	۴؍
۱۶۳	،، ۱۶۹۱	میاں محمد صاحب ،، ،،	عہ؍
۱۶۴	،، ۲۶۹۲	احسان الحق صاحب ،، ،،	۴؍
۱۶۵	،، ۲۶۹۳	حامد علی صاحب ،، ،،	۴؍
۱۶۶	،، ۲۶۹۴	غالب علی شاہ صاحب ،، ،،	للعہ؍
۱۶۷	،، ۲۶۹۵	منشی محمد عبد اللطیف صاحب ،، ،،	عہ

(رقم موصولہ، دائیں فہرست کے مقابل)			

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۶۸	۲۶۹۶ ے	محمد اسلام صاحب گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی	عمر
۱۶۹	۲۶۹۷ ؍؍	چودھری غلام احمد صاحب پرویز ؍؍ ؍؍	عمر
۱۷۰	۲۶۹۸ ؍؍	خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب ؍؍ ؍؍	عمر
۱۷۱	۲۶۹۹ ؍؍	مفتی افتخار احمد صاحب ؍؍ ؍؍	عمر
۱۷۲	۲۷۰۰ ؍؍	سید باقر حسین صاحب ؍؍ ؍؍	ہجر
۱۷۳	۳۱۵۱ ؍؍	حافظ محمد حنیف صاحب ؍؍ ؍؍	عمر
۱۷۴	۳۱۵۲ ؍؍	مولوی عبدالرب صاحب ؍؍ ؍؍	عمر
۱۷۵	۳۱۵۳ ؍؍	خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب ؍؍ ؍؍	ہے ر
۱۷۶	۳۱۵۴ ؍؍	فتح محمد صاحب شیفتہ ؍؍ ؍؍	عمر
۱۷۷	۳۱۵۵ ؍؍	ایم طفیل محمد صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر
۱۷۸	۳۱۵۶ ؍؍	خواجہ غلام یٰسین صاحب ؍؍ ؍؍	عمر
۱۷۹	۳۱۵۷ ؍؍	عبدالواحد صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر
۱۸۰	۳۱۵۸ ؍؍	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب ؍؍ ؍؍	عمر
۱۸۱	۳۱۵۹ ؍؍	سید حامد علی صاحب ؍؍ ؍؍	عمر
۱۸۲	۳۱۶۰ ؍؍	محمد اشرف صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر
۱۸۳	۳۱۶۱ ؍؍	مرزا جی اے بیگ صاحب ؍؍ ؍؍	[illegible]
۱۸۴	۳۱۶۲ ؍؍	مولوی عبدالرحمٰن صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر
۱۸۵	۳۱۶۳ ؍؍	محمد فاضل صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر
۱۸۶	۳۱۶۴ ؍؍	عبدالحق صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر
۱۸۷	۳۱۶۵ ؍؍	بیگم صاحبہ محمد غوث صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر
۱۸۸	۳۱۶۶ ؍؍	محمد اسماعیل صاحب ؍؍ ؍؍	عمر
۱۸۹	۳۱۶۷ ؍؍	ملک علم الدین صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر
۱۹۰	۳۱۶۸ ؍؍	محمد غیور صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر
۱۹۱	۳۱۶۹ ؍؍	منشی کریم بخش صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۹۲	۳۱۷۰ ے	صوفی غلام قادر صاحب گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی	۸ر
۱۹۳	۳۱۷۱ ؍؍	مقبول احمد صاحب انصاری ؍؍ ؍؍	۸ر
۱۹۴	۳۱۷۲ ؍؍	محمد حسن ڈار صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر
۱۹۵	۳۱۷۳ ؍؍	آغا علی مصطفیٰ صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر
۱۹۶	۳۱۷۴ ؍؍	سید محمد ذاکر صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر
۱۹۷	۳۱۷۵ ؍؍	منشی حبیب الرحمٰن صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر
۱۹۸	۳۱۷۶ ؍؍	رشید علی خان صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر
۱۹۹	۳۱۷۷ ؍؍	تنویر علی صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر
۲۰۰	۳۱۷۸ ؍؍	طفیل محمد صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر
۲۰۱	۳۱۷۹ ؍؍	سردار محمد خان صاحب ؍؍ ؍؍	۸ر
۲۰۲	۳۱۸۰ ؍؍	حکیم علی صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر
۲۰۳	۳۱۸۱ ؍؍	خورشید الدولہ صاحب ؍؍ ؍؍	عمر
۲۰۴	۳۱۸۲ ؍؍	بشیر احمد صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر
۲۰۵	۳۱۸۳ ؍؍	معراج الدین احمد صاحب ؍؍ ؍؍	۴ر
۲۰۶	۳۱۰ ؍؍	خواجہ محمد عبدالمجید بی اے ٹیاپا محل وقف وزیر النساء	ہے ر
۲۰۷	۲۲۶ ؍؍	محمد یحییٰ صاحب سوٹ والے۔ صدر بازار	ہے
۲۰۸	۲۲۷ ؍؍	رشید احمد زاقی صاحب ایسوسی ایٹیڈ پریس نئی دہلی	عمر

یوپی۔

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۳۰۵	رسالدار میجر نذیر علی خان صاحب آنریری مجسٹریٹ قائم گنج	عصہ
۲	۳۱۵	ڈاکٹر ایس سعید الظفر خان صاحب ڈیہرہ دون	ماصم
۳	۳۲۴	اے۔ ایم خواجہ صاحب الٰہ آباد	صر
۴	۳۲۵	محمود الرحمٰن صاحب قدوائی ایم ایس سی گورکھپور	ہے ر
۵	۳۲۶	چودھری محمد وسیم صاحب بار ایٹ لاء لکھنؤ	صر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۶	۱۳۸۴ اے	سید محمد اشرف احمد صاحب۔ بار ایٹ لا۔ میرٹھ	ے ر	۳۰	۱۴۵۲ اے	سید بشیر الدین صاحب علیگڈھ	عہ ر
۷	۱۳۸۵ ،،	جمیل احمد خانصاحب وکیل ،،	۸ر	۳۱	۱۴۵۳ ،،	دوست محمد خانصاحب ،،	۴ر
۸	۱۳۸۶ ،،	ارشاد علی خانصاحب ،،	ع ر	۳۲	۱۴۵۴ ،،	محمد انور صاحب صمدانی ،،	۴ر
۹	۱۳۸۷ ،،	ڈاکٹر امتیاز احمد خانصاحب ،،	عہ ر	۳۳	۱۴۵۵ ،،	دلشاد محمد خانصاحب ،،	۸ر
۱۰	۱۳۸۸ ،،	مولوی حامد جان خانصاحب ،،	۸ر	۳۴	۱۴۵۶ ،،	رضوان احمد صاحب ادہمی ،،	۸ر
۱۱	۱۳۸۹ ،،	علی احمد صاحب ،،	۸ر	۳۵	۱۴۵۷ ،،	سید تجمل حسین صاحب ،،	عہ ر
۱۲	۱۳۹۰ ،،	قاضی عبدالسلیم بخش صاحب ،،	۸ر	۳۶	۱۴۵۸ ،،	خان بہادر حبیب اللہ خانصاحب ،،	عہ ر
۱۳	۱۳۹۱ ،،	محمد مرتضیٰ صاحب ،،	۸ر	۳۷	۱۴۵۹ ،،	عمر الدین صاحب ،،	ے ر
۱۴	۱۳۹۲ ،،	رضی الدین صاحب ،،	۸ر	۳۸	۱۴۶۰ ،،	محمد احسن صاحب ،،	عہ ر
۱۵	۱۳۹۳ ،،	حافظ رحیم بخش صاحب ،،	۸ر	۳۹	۱۴۶۱ ،،	غضنفر علی خانصاحب ،،	۴ر
۱۶	۱۳۹۴ ،،	حافظ فہیم الدین صاحب صدیقی ،،	۸ر	۴۰	۱۴۶۲ ،،	قاضی محمد یونس صاحب ،،	۸ر
۱۷	۱۳۹۵ ،،	اظہار حسین صاحب ،،	۸ر	۴۱	۱۹۲۹ ،،	حاجی محمد ذکریا صاحب جونپور	ے ر
۱۸	۱۳۹۶ ،،	حامد علی صاحب ،،	۴ر	۴۲	۱۹۲۱ ،،	مولوی ابوالبقا صاحب مختار ،،	عہ ر
۱۹	۱۳۹۷ ،،	میر قاسم علی صاحب ،،	۴ر	۴۳	۱۹۲۲ ،،	مولوی محمد علم الہدیٰ صاحب ،،	عہ ر
۲۰	۱۳۹۸ ،،	مولوی غیور احمد صاحب صدیقی ،،	۸ر	۴۴	۱۹۲۵ ،،	محمد ابراہیم صاحب ،،	عہ ر
۲۱	۱۳۹۹ ،،	مقصود علی صاحب ،،	۸ر	۴۵	۱۹۲۶ ،،	حاجی حافظ ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب پرتاپگڈھ	عـہ ر
۲۲	۱۴۰۰ ،،	مولوی ابوالفضل صاحب ہاشمی ،،	۸ر	۴۶	۱۹۲۷ ،،	بابو چندر ہنال صاحب جوہری بنارس	عـہ ر
۲۳	۱۴۴۵ ،،	رشید احمد صاحب صدیقی علیگڈھ	ع ر	۴۷	۱۹۲۸ ،،	حاجی سید ولایت حسین صاحب ،،	صہ ر
۲۴	۱۴۴۶ ،،	بیگم صاحبہ رشید احمد صاحب صدیقی ،،	عہ ر	۴۸	۱۹۲۹ ،،	شیو پرشاد صاحب گپت ،،	عـہ ر
۲۵	۱۴۴۷ ،،	سید رفیع احمد صاحب انوری ،،	۴ر	۴۹	۱۹۴۰ ،،	حاجی شمس الحق صاحب ،،	سے
۲۶	۱۴۴۸ ،،	سراج الحسن صاحب ،،	۴ر	۵۰	۱۹۴۱ ،،	حاجی عبدالرحمٰن صاحب اینڈ کو ،،	للعہ ر
۲۷	۱۴۴۹ ،،	معصوم علی صاحب ،،	۴ر	۵۱	۱۹۴۲ ،،	حاجی تاج محمد کمپنی ،،	صہ ر
۲۸	۱۴۵۰ ،،	محمد اختر صاحب انصاری ،،	۴ر	۵۲	۱۹۴۳ ،،	مولوی عبدالستار صاحب نعمانی وکیل ،،	سے
۲۹	۱۴۵۱ ،،	سید شبیر علی صاحب ،،	عہ ر	۵۳	۱۹۴۴ ،،	حاجی عبدالعزیز حافظ عبدالغنی صاحبان ،،	عـہ ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۵۴	۱۹۴۵ لے	آغا حفیظ الدین صاحب	بنارس	عہ/
۵۵	۱۹۴۶ //	مسز آر۔ پی۔ ٹیلنگ	//	عـہ/
۵۶	۱۹۴۷ //	شیخ عبدالغنی صاحب تاجر تماکو	//	عا/
۵۷	۱۹۴۸ //	محمد ابوالقاسم صاحب	//	ے/
۵۸	۱۹۴۹ //	حکیم محمد یسین صاحب	//	عا/
۵۹	۱۹۵۰ //	مولانا عبدالمجید صاحب بی اے۔ ایل ایل بی	//	صہ/
۶۰	۱۹۵۱ //	شیخ نصیر محمد صاحب	لکھنؤ	عہ/
۶۱	۱۹۵۲ //	مولوی عبدالمنان صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل	//	ے/
۶۲	۱۹۵۳ //	منشی محمد خلیل صاحب	//	ے/
۶۳	۱۹۵۴ //	شیخ نصیر محمد صاحب	//	عہ/
۶۴	۱۹۵۵ //	عزیز الکریم صاحب انصاری	//	عـہ/
۶۵	۱۹۵۶ //	منیجر صاحب سپرا ایج شوگر ملز لمیٹڈ سپرا ایج		ماصہ
۶۶	۱۹۵۹ //	حامد عمر صاحب	//	عـہ/
۶۷	۱۹۶۰ //	محمد ظہور الحق صاحب	//	ے/
۶۸	۱۹۶۱ //	زین العابدین صاحب	//	ے/
۶۹	۱۹۶۲ //	مسعود صاحب انصاری	//	عـہ/
۷۰	۱۹۶۴ //	عنایت اللہ صاحب	//	صہ/
۷۱	۱۹۶۵ //	بابو شمس الحسن صاحب	//	[illegible]
۷۲	۱۹۶۶ //	سید محمد بسم اللہ صاحب	//	عا/
۷۳	۱۹۶۷ //	محمد معین عباسی صاحب	گورکھپور	عا/
۷۴	۱۹۶۸ //	سید رشید علی صاحب رئیس	//	عـہ/
۷۵	۱۹۶۹ //	خان بہادر محمد ذکی صاحب ایڈوکیٹ	//	عـہ/
۷۶	۱۹۷۰ //	عبدالرحمن صاحب ادہمی بی اے ایل ایل بی	//	ے/
۷۷	۱۹۷۱ //	چودھری محمد اطہر صاحب		ے/
			ستر کہ	صاسعـہ/

بہار

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۱	۲۵۵	سید محمد رشید صاحب	بانکی پور	عا/
۲	۳۲۰	محمود حسن صاحب ریٹائرڈ سب جج	پٹنہ	ے/
۳	۳۲۱	حکیم احمد شعیب صاحب	شیرگھاٹی	ے
۴	۹۲۲ لے	مولوی سید محمد ایاس صاحب	جہاں آباد	ے/
۵	۹۲۳ //	سید عبدالحق صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ	موتیہاری	ے/
۶	۹۲۴ //	مولوی عتیق اللہ صاحب	گیا	ے/
۷	۹۲۵ //	محمد وحید صاحب	چھپرہ	عـہ/
۸	۹۲۶ //	حاجی محمد عبدالشکور صاحب	گیا	عـہ
۹	۹۲۷ //	حاجی ڈاکٹر محمد وحید صاحب	//	ے/
۱۰	۱۷۷۴ //	ابوالفتح محمد عثمان صاحب وکیل	بہار شریف	عـہ/
۱۱	۱۷۷۵ //	ڈاکٹر ابوالخیر صاحب	گیا	عا/
۱۲	۱۷۷۶ //	مولوی نصیر عالم صاحب وکیل	//	عا/
۱۳	۱۷۷۷ //	شاہ قسیم الدین صاحب وکیل	//	عا/
۱۴	۱۷۷۸ //	ایس۔ ایم قمرالدین صاحب	//	عہ/
۱۵	۱۷۷۹ //	مولوی منظور احسن صاحب	//	عہ/
۱۶	۱۷۸۰ //	مالک ایسٹرن اسٹورس	//	عہ/
۱۷	۱۷۸۱ //	سید انعام الحق صاحب	ارول	عـہ/
۱۸	۱۷۸۲ //	مولوی لیاقت حسین صاحب	گیا	عہ/
۱۹	۱۷۸۳ //	سید محمد احسن صاحب	نوادہ	عہ/
۲۰	۱۷۸۴ //	مولوی امین الحق صاحب	//	عا/
۲۱	۱۷۸۶ //	ڈاکٹر حاجی محمد حبیب صاحب	//	عہ/
۲۲	۱۷۸۷ //	مولوی محمد نسیم صاحب کاکو	گیا	عا/
۲۳	۱۷۸۸ //	مولوی محمد تسلیم صاحب	بہار شریف	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید	ہمدرد جامعہ جناب	مقام	رقم موصولہ
۲۴	۱۷۰۹ اے	ایس۔ ایم عثمان صاحب	بہار شریف	۱۴ر
۲۵	۱۷۹۰ ؍	مولوی عبد الرحیم صاحب وکیل	؍؍	عہ ر
۲۶	۱۷۹۱ ؍	مولوی محمد سرفراز صاحب صدیقی ؍؍	؍؍	عہ ر
۲۷	۱۷۹۳ ؍	مولوی شیخ محمد صاحب ؍؍	؍؍	ع
۲۸	۱۷۹۴ ؍	مولوی سید محمد خلیل صاحب شعیبی	؍؍	لعہ ر
۲۹	۱۷۹۵ ؍	مولوی قاضی کبیر الدین صاحب	؍؍	عہ ر
۳۰	۱۷۹۶ ؍	سید محمد اسعد صاحب تحصیلدار	راجگیر	عہ ر
۳۱	۱۷۹۷ ؍	سہیل عظیمی صاحب	پٹنہ	۸ر
۳۲	۱۷۹۸ ؍	مولوی سید عطا کریم صاحب سب رجسٹرار	شیخ پورہ	للعہ ر
۳۳	۱۷۹۹ ؍	ڈاکٹر نذیر الحسن صاحب	داناپور	عہ ر
۳۴	۱۸۰۰ ؍	سید شاہ عنایت اللہ صاحب	منیر شریف	لعہ ر
۳۵	۱۸۰۰ ؍	مولوی حفیظ الرحمٰن صاحب	؍؍	علہ ر
۳۶	۱۸۰۱ ؍	ڈاکٹر محمد گوہر علی صاحب	اندھوں	عہ ر
۳۷	۱۸۰۲ ؍	مولوی خلیل الرحمٰن صاحب	بیلوا	عہ ر
۳۸	۱۸۰۳ ؍	حکیم ابو الحسن صاحب	اندھوس	عہ ر
۳۹	۱۸۰۵ ؍	مولوی محمد اشرف صاحب	مرجائی گنج	عہ ر
۴۰	۱۸۰۶ ؍	ڈاکٹر مولوی نور الحق صاحب	مؤرانالاب	عہ ر
۴۱	۱۸۰۷ ؍	مولوی ابو الفضل احمد صاحب	بہار شریف	عہ ر
۴۲	۱۸۰۸ ؍	مولوی حکیم سید حسن صاحب	؍؍	۲ر
۴۳	۱۸۱۰ ؍	مولوی محمد حسنین صاحب	بیجرا	للعہ ر
۴۴	۱۸۱۱ ؍	مولوی محمد عقیل صاحب وکیل	بہار شریف	عہ ر
۴۵	۱۸۱۲ ؍	مولوی مطیع الرحمٰن صاحب سب انسپکٹر	؍؍	لعہ ر
				۱۰۱ ما ۱۲

بمبئی

نمبر شمار	حوالہ رسید	ہمدرد جامعہ جناب	مقام	رقم موصولہ
۱	۲۰۷	محمد مرتضیٰ صاحب	کراچی	ے ر
۲	۲۹۷	ڈاکٹر خواجہ عبد الحمید صاحب مالک او کا سا کمپنی بمبئی		ما ر
۳	۳۱۴	نظام الدین صاحب قریشی	احمد آباد	عہ ر
۴	۳۳۸	ڈاکٹر اے سعید صاحب	کراچی	ما ر
۵	۳۳۹	غلام علی صاحب چاگلا	؍؍	عـہ
۶	۳۴۰	مسرز چائنا اینڈ گلاس ویر کمپنی	احمد آباد	عـہ ر
۷	۳۴۲	مسرز غلام حسین قادر بھائی کاغذی	ڈبھوئی	عـہ ر
۸	۱۲۷۶ اے	سید فضل شاہ صاحب	بمبئی	عہ ر
۹	۱۲۷۷ ؍	ایم اے باسط صاحب	؍؍	لعہ ر
۱۰	۱۲۷۸ ؍	خواجہ احمد عباس صاحب	؍؍	عہ ر
۱۱	۱۲۷۹ ؍	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب گور	؍؍	عہ ر
۱۲	۱۲۸۰ ؍	محمد ابراہیم علی صاحب قزلباش	؍؍	لعہ ر
۱۳	۱۲۸۱ ؍	محمد اسحٰق محمد شبیر صاحبان	؍؍	۴ر
۱۴	۱۲۸۲ ؍	قاضی عبد اللطیف صاحب	؍؍	۴ر
۱۵	۱۲۸۳ ؍	محمد شبیر و علی محمد صاحبان	؍؍	عہ ر
۱۶	۱۲۸۴ ؍	قاضی باپو صاحب عیسلائی	؍؍	۴ر
۱۷	۱۲۸۵ ؍	حبیب رحیم صاحب پربھیا	؍؍	عہ ر
۱۸	۱۲۸۶ ؍	حسن علی صاحب راجکوٹی	؍؍	۱۴ر
۱۹	۱۲۸۷ ؍	حاجی نور محمد صاحب	؍؍	عـہ
۲۰	۱۲۸۸ ؍	شیخ حسین عبد الکریم صاحب	؍؍	۴ر
۲۱	۱۲۸۹ ؍	ابراہیم عمادی صاحب	؍؍	۴ر
۲۲	۱۲۹۰ ؍	ایس۔ ایم ابراہیم صاحب	؍؍	عہ ر
۲۳	۱۲۹۱ ؍	حکیم فضل رحیم صاحب	؍؍	عہ ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصول
۲۴	ا؎ ۱۲۹۲	چودھری چراغ الدین صاحب اینڈ برادرس	بمبئی	ع
۲۵	۱۲۹۳	فقیر محمد صاحب قیصر	،	۴ر
۲۶	۱۲۹۴	قاضی عبدالرؤف صاحب چلمائی	،	۸ر
۲۷	۱۲۹۵	حکیم عبدالرحمٰن صاحب	،	۴ر
۲۸	۱۲۹۶	رحیم اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر	،	عہ ر
۲۹	۱۲۹۷	فقیہ عباس صاحب آرائی	،	۴ر
۳۰	۱۲۹۸	شیخ عبدالکریم صاحب	،	عہ ر
۳۱	۱۲۹۹	محمد یحییٰ صاحب تاجر عطر	،	۴ر
۳۲	۱۳۰۰	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب	،	ع ر
۳۳	۲۲۵۱	چودھری صاحب معرفت دی دائز برادرس	،	عصر
۳۴	۲۲۵۲	شیخ احمد صاحب سنگے	،	۴ر
۳۵	۲۲۵۳	عبدالحمید صاحب کاتب	،	۴ر
۳۶	۲۲۵۴	محمود حسین صاحب مقری	،	۸ر
۳۷	۲۲۵۵	غلام حسین یونس صاحب	،	۴ر
۳۸	۲۲۵۶	حاجی اسمٰعیل حاجی احمد صاحبان	،	ع ر
۳۹	۲۲۵۷	سید فضل شاہ صاحب	،	عہر
۴۰	۲۲۵۸	قاضی عبدالرؤف صاحب چلمائی	،	۴ر
۴۱	۲۲۵۹	ضیل الرحمٰن صاحب سرپوردھنی	شرپوردھن	۴ر
۴۲	۲۲۶۰	محمد اسحٰق محمد بشیر صاحبان	بمبئی	۴ر
۴۳	۲۲۶۱	محمد یسین خانصاحب کاتب	،	۸ر
				مالعہ

بنگال

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصول
۱	ا؎ ۳۰۹	حاجی محمد ذکریا اینڈ برادرس	کلکتہ	ے ر
۲	ا؎ ۲۲۰۷	حاجی فقیر محمد وزیر محمد صاحبان	کلکتہ	ما ر
۳	۲۲۰۸	ایس ایم فیاض اینڈ کمپنی	،	عا ر
۴	۲۲۱۰	مولوی محمد مبین صاحب	،	عـہ
۵	۲۲۱۱	ملا احمد اسحٰق صاحب	،	عـہ
۶	۲۲۱۲	حافظ مقبول احمد صاحب	،	عـہ
۷	۲۲۱۳	مولوی عبدالعزیز صاحب انصاری	،	صر
۸	۲۲۱۴	حاجی امداد بخش محمد یوسف صاحبان	،	عہ
۹	۲۲۱۵	شمس الحق صاحب	،	سہر
۱۰	۲۲۱۶	نصیر الدین احمد صاحب	،	۲ر
۱۱	۲۲۱۷	مولوی محمد سعید صاحب	،	صر
۱۲	۲۲۱۹	مولوی عبدالوہاب صاحب	،	للعہ
۱۳	۲۲۲۰	عبدالرؤف صاحب	،	۸ر
۱۴	۲۲۲۱	محمد انوار حسین صاحب	،	۴ر
۱۵	۲۲۲۲	حاجی انیس الرحمٰن صاحب	،	عا ر
۱۶	۲۲۲۳	انیس الحق صاحب ضیا		۱۰ر
				ما ۱۹۶

سی پی

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصول
۱	۳۰۲	خلیل احمد خانصاحب	امراوتی	سے ر
۲	۳۲۷	فیض بخش صاحب مالگذار	سکتاپور	سے ر
۳	دوچیز نمبر ۳۴۲	محمد جمال الدین صاحب	ناگپور	ے ر
۴	" "	اہلیہ صاحبہ محمد جمال الدین صاحب	"	عہ ر
۵	" "	محمد ضیاء الدین صاحب	"	۴ر
۶	" "	محمد قمر الدین صاحب	"	۴ر
				عہ

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
		پنجاب و سرحد	
۱	۳۰۴	محمد عبدالعزیز صاحب فطرت ۔ راولپنڈی	سے ر
۲	۳۱۱	ایم زاہد تبین صاحب پشاور	صہ ر
۳	۳۴۵	خواجہ عبدالمجید صاحب ڈپٹی کمشنر کرنال	عہ ر
			مہ سے
		حیدرآباد دکن	
۱	۳۰۳	مولوی مصطفےٰ بیگ صاحب حیدرآباد	صہ ر
۲	۳۰۹	اے کے مشتاق احمد صاحب سکندرآباد	عہ ر
۳	۳۲۲	ایم قمرالاسلام صاحب زبیری گلبرگہ شریف	صہ ر
			عہ ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
		سنٹرل انڈیا	
۱	۲۹۳	چودھری محمد اطہر صاحب جوڈیشل آفیسر درجہ اول سیہور	ے ر
۲	۳۰۱	حافظ مشتاق احمد صاحب ۔ بھوپال	سے ر
	۳۱۷	عالی مرتبت مشیر الملک عالیقدر علی حید عباسی صاحب بہادر بھوپال	عہ ر
			سے ر

مستقل آمدنی کی صوبہ وار تقسیم

جنوری سنہ ۱۹۳۷ء

نام صوبہ	روپیہ	آنہ	پائی
یو۔پی	۵۳۶	۴	۰
بمبئی	۲۸۹	۸	۰
دہلی	۲۵۹	۱۴	۰
بنگال	۱۶۶	۱۲	۰
بہار	۱۰۱	۲	۰
پنجاب و سرحد	۲۴	۰	۰
حیدرآباد دکن	۲۰	۰	۰
سی۔پی	۱۳	۸	۰
سنٹرل انڈیا	۶	۰	۰
میزان کل	۱۴۲۱	۰	۰

عطیات ماہ دسمبر ۳۶ء و ماہ جنوری ۳۷ء

نمبر شمار	رسید نمبر	ہمدرد جامعہ	رقم موصولہ	نمبر شمار	رسید نمبر	ہمدرد جامعہ	رقم موصولہ
۱	۲۲۲	عالم برادرس — رنگون	للعہ	۲۱	۱۴۰ اے	حاجی نور محمد غنی حاجی علی صاحب — کارنجہ	سعہ
۲	۲۲۳	ریاض الدین صاحب میڈیکل کالج۔ لاہور	صہ	۲۲	۱۲۵۹ ر	خلیل الرحمن صاحب کرومے — شرپور چمن	۴ر
۳	۲۲۴	عاصی خاں صاحب — چنیر	عہ	۲۳	۱۴۱۱ ر	محمد عاصم صاحب — مراد آباد	عہ
۴	۲۲۷	حافظ محمد ولی صاحب سنک مرچنٹ — دہلی	ے	۲۴	۲۲۰۶ ر	از عیدگاہ کلکتہ — کلکتہ	۱۵۲ ماصہ
۵	۲۲۸	حاجی عبد الرحیم صاحب اورسیر — "	عہ	۲۵	۲۴۲۳ ر	حاجی نورالدین صاحب باڑہ ہندوراؤ۔ دہلی	عام
۶	۲۲۹	غلام قادر صاحب عالم — رنگون	صہ	۲۶	۳۰۵	منیجر صاحب یونیورسل وڈوہائل انجینئرز — دہلی	صہ
۷	۲۳۳	حافظ فضل محمد صاحب اکاؤنٹنٹ — میرٹھ	عہ	۲۷	۲۹۰	محمد مصطفےٰ خانصاحب — لکھنؤ	ما
۸	۲۳۹	شاہد حسن صاحب مہتمم پولیس — احمد نگر	للعہ	۲۸	۲۹۲	احمد علی صاحب صادق ایم اے بی ٹی۔ ایل ایل بی — پشاور	عہ
۹	۲۴۱	یوسف حاجی احمد صاحب — رنگون	عہ				
۱۰	۲۴۲	سید احمد حسین صاحب — کھنڈوہ	عہ	۲۹	۳۰۰	الیس محمد دین صاحب — کلکتہ	ما
۱۱	۲۴۷	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب — ساہیوال	صہ	۳۰	۳۲۹	خان بہادر مولوی نذیر احمد صاحب — وزیر آباد	عہ
۱۲	۲۴۸	رئیس جہاں بیگم صاحبہ — سہارنپور	للعہ	۳۱	۳۴۱	محمد ولی اللہ خانصاحب — پشاور چھاؤنی	عہ
۱۳	۲۵۰	سید عباس علی صاحب جنرل مرچنٹ — اجمیر	للعہ	۳۲	۳۴۷	خواجہ عبد المجید صاحب ڈپٹی کمشنر — کرنال	ماعہ
۱۴	۲۵۳	محمد رشید خانصاحب بی اے فرولباغ — دہلی	ے	۳۳	۳۴۸	احمد اسلام خانصاحب — دہلی	[illegible]
۱۵	۲۵۴	چودھری نصیر الدین صاحب — فورٹ عباس	عہ	۳۴	۳۴۹	حکیم نظام الدین صاحب — اجمیر	للعہ
۱۶	۲۶۵	اے ایچ محمد صدیق صاحب اینڈ کو — کلکتہ	عہ	۳۵	۳۵۱	صاحبزادہ ڈاکٹر سید الظفر خانصاحب — دہرہ دون	ما
۱۷	۲۶۶	سید محمد علی اظہر صاحب اورسیر — ونیا	صہ	۳۶	۳۵۲	غلام محمد صاحب — نئی دہلی	ما
۱۸	۲۷۵	الیس۔ ایم جعفری صاحب بی اے بی ٹی علیگ لینڈ گھن	صہ	۳۷	۳۵۳	میسرز جی، ایم ملک اینڈ ایم، الیس قریشی — "	ما
۱۹	۲۸۲	بابو نذیر احمد صاحب پنشنر سرویر — چاندپور	عہ	۳۸	۳۵۴	حاجی محمد یحیٰی صاحب سوت والے — دہلی	عہ
۲۰	۱۴۳ اے	حاجی طیب صاحب غنی شاہ محمد صاحب — کارنجہ	صہ	۳۹	۳۵۵	حاجی محمد احمد صاحب شملہ	للعہ

نمبر شمار	نمبر رسید	ہمدرد جامعہ	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر رسید	ہمدرد جامعہ	رقم موصولہ
۴۰	۳۵۶	حاجی شمس الحق صاحب حضاب ولٹ ۔ دہلی	[illegible]	۴۶	۱۹۴۳ اے	محمد خلیل صاحب رئیس اعظم جونپور	عصہ
۴۱	۱۷۸۵ اے	حافظ صاحب مولوی چودھری نظیر عالم صاحب نوادہ	عا ر	۴۷	۱۹۵۶ ،،	سید جواد علی شاہ صاحب ،، گورکھپور	صہ
۴۲	۱۷۹۲ ،،	مولوی عبد الرب صاحب وکیل ۔ بہار شریف	عہ	۴۸	۱۹۵۸ ،،	سید محمد اشفاق صاحب پپراہچ	صہ
۴۳	۱۸۰۴ ،،	ابو نسیم معز الدین صاحب سیبت	۸ ر	۴۹	۱۹۶۴ ،،	سید حبیب الحسن صاحب ٹھیکیدار ،،	عا ر
۴۴	۱۸۰۹ ،،	مولوی حکیم محمد ضمیر عالم صاحب ۔ بہار شریف	۴ ر	۵۰	۲۲۰۹ ،،	پیر محمد خانصاحب چیف آفیسر افغانستان غزنی	عہ ر
۴۵	۱۹۳۲ ،،	مولوی نذیر احمد خانصاحب ۔ بی اے ایل ایل بی وکیل ۔ جونپور	عہ	۵۱	ودیعہ نمبر ۲۳	حاجی ولی محمد حسین صاحب رنگون	عہ
						میزان	۱۲۸۹ [illegible] ۱۳ ر

انتخاب پر مبارکباد

حلقۂ ہمدردان جامعہ کے متعدد اراکین نے صوبجاتی اسمبلی کے گذشتہ انتخابات میں حصہ لیا تھا جن میں بیشتر نے کامیابی حاصل کی۔ ہم اپنے ان تمام ہمدردوں کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ان حضرات میں سے ایک صاحب مدتوں استاد کی حیثیت سے اور دوسرے طالب علم کی حیثیت سے جامعہ میں رہ چکے ہیں۔ یعنی ڈاکٹر خواجہ عبد الحمید صاحب ایم اے ۔ پی ایچ ڈی برلن (سول ایجنٹ اور کاسمو کمپنی و منیجنگ ڈائرکٹر سپلا کمپنی بمبئی) اور جناب موسیٰ قلعدار صاحب رئیس بمبئی۔

ہمیں تعجب ہے کہ خواجہ صاحب نے نو وارد ہونے کے باوجود بمبئی کے ایوان اعلیٰ میں ایسی نمایاں کامیابی حاصل کرلی۔ دوسری طرف موسیٰ قلعدار صاحب کا اس نو عمری میں یہ امتیاز حاصل کرلینا بھی قابل داد ہے

دفتری اطلاعات

حسابات کی ماہانہ کیفیت جو سرپرستوں کو بھیجی جاتی ہے اس میں صرف اسی مہینہ کی آمد و خرچ کا حساب درج ہوتا ہے اور اسکے متعلق صاف اور واضح الفاظ میں ہر بل پر نوٹ بھی چھپا ہوا ہوتا ہے لیکن اسکے باوجود ہر ماہ متعدد خطوط والدین کے پاس سے استفسارات کے آتے ہیں کہ ہماری فلاں رقم درج نہیں ہے مثلاً کسی صاحب نے اگر مہینہ کی آخری تاریخوں میں رقم ارسال فرمائی اور وہ دفتر میں اگلے مہینہ کی ابتدائی تاریخوں میں وصول ہوئی تو طالب علم کے حساب میں وہ اس ماہ میں درج ہوگی جسمیں اسکے سرپرست نے بھیجی تھی۔ لہذا مہینہ کے اختتام پر جو حساب بھیجا گیا ہے اسمیں اسکا اندراج دیکھنے کی کوشش نہ فرمایئے بلکہ دفتر سے جو رسید روپیہ وصولی کی بھیجی گئی ہو اسکو دیکھئے

(مطبوعہ جامعہ پریس دہلی)

مرتب اور ناشر و طابع شفیق الرحمٰن بی اے (جامعہ)

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ۔ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمدردِ جامعہ

جلد ۱	بابتہ ماہ اپریل ۱۹۳۷ء مطابق صفر ۱۳۵۶ھ	نمبر ۲

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عمر

قیمت فی پرچہ ۲ر

حکومت برطانیہ کی طرف سے جو مصنوعی تحفظ آپ کو ملا ہوا تھا وہ اب روز بروز کمزور ہوتا جائیگا۔ آپ اب برطانیہ کی امداد پر اپاہج بن کر اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر بھروسہ نہیں کرسکتے۔ برطانیہ کی گردن میں اب آپ کے مردہ بوجھ کو کھینچنے کی قوت باقی نہیں رہی ہے۔ گذشتہ نصف صدی میں اس میں شک نہیں مسلمانوں کی سیاست برطانیہ کی شہنشاہی بساط کے ایک مُہرہ کی سی رہی ہے برطانیہ کے مدبروں نے ان کے جذبات کی ترجمانی کی، اُن کی تمناؤں اور حوصلوں اور اُن کے مطالبات کی تشکیل کی۔ اور گراموفون کے ریکارڈوں کو بھر بھر کر جو چاہا اُن سے کہلوایا۔ لیکن مستقبل کی سیاست میں برطانیہ کا کام کاٹھ کے مہروں اور بے جان مشینوں سے نہیں چل سکتا۔ اسے باشعور اور منظم اتحادیوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے زور بازو سے اس کیلئے سینہ سپر اور پشت پناہ بن سکیں۔ اس لئے اگر آپ برطانیہ کے چشم و کرم کے جویا ہیں تب، اور نہیں ہیں تب، دونوں صورتوں میں اپنی تنظیم کرنے اور اپنی آرزوؤں اور تمناؤں کی تشکیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ آپ کا کوئی ساتھی نہیں ہے۔

نئے ماحول اور نئی فضا نے جو مسائل آپ کے سامنے رکھے ہیں اُن میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ نئے سیاسی اقتدار میں مسلمانوں کی شرکت کس طرح کرائی جائے۔ کہ اُن کے تمدن، اُن کی زبان، اُن کی معاشی حالت، اُن کی تعلیم و ترقی پر اس کا کوئی بُرا اثر نہ پڑے بلکہ وہ بھی دوسروں کے دوش بدوش اس نئے انتقال اختیارات اور اُس کی وجہ سے جو مواقع اور امکانات پیدا ہوں گے اُن سے پوری طرح مستفید ہو سکیں۔ یہ بات ہمارے سوچنے اور غور کرنے اور برابر غور کرتے اور سوچتے رہنے کی ہے۔ تاکہ ہم اپنے لئے ایک معقول اور مناسب لائحہ عمل بنا سکیں۔ اور نئے ماحول سے مطابقت پیدا کرکے اپنی بقا اور تحفظ کا انتظام کرسکیں۔

مسلمانوں کے سامنے دو راستے ہیں جنہیں وہ اختیار کرسکتے ہیں۔ ایک راستہ ماضی و حال کو زندہ اور قائم رکھنے کا ہے اور دوسرا استقبل کے پیدا کرنے کا ہے۔ ایک مدافعت کا ہے۔ دوسرا فتح و تسخیر کا۔ ایک میں وقتی فائدہ اور خود غرضی ہے۔ دوسرے میں آئندہ کا نفع اور عام بہبودی۔ ایک میں موجودہ با اقتدار لوگوں کی حمایت ہے۔ دوسرے میں آئندہ کے حکمرانوں کی قسمت سے وابستگی۔ ایک میں قیام ہے۔ دوسرے میں ترقی +

شذرات

ہندوستان کے مسلمانوں میں مآل اندیشی کی صفت تقریباً غائب نظر آتی ہے۔ توکل اور راضی برضا کی جیسی غلط تعبیر انہوں نے کی ہے۔ ویسی ایک زوال پذیر قوم تو شاید کرسکتی ہے۔ لیکن کوئی ترقی پسند قوم کبھی مستقبل کی طرف سے اِس قدر غافل اور لاپرواہ نہیں ہوسکتی۔ ہم نے ناگوار امکانات کو "اندیشہ ہائے دور و دراز" کہہ کر بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ چاہے اولاد کی تعلیم و تربیت کا سوال ہو یا بیماری اور بڑھاپے کے لئے روپیہ پس انداز کرنے کا ہم لوگ آئندہ کی ضرورتوں کی طرف مطلقاً توجہ کرنا نہیں چاہتے۔ اور اس میں ہمارے پڑھے لکھے اور جاہل دونوں برابر کے شریک نظر آتے ہیں۔ بغیر کوشش اور تدبیر کے خدا پر شاکر ہیں سلطنت اور حکومت گئی۔ ریاست اور زمینداری گئی۔ علمی پیشوں میں سروری اور سرداری گئی۔ ساہوکار کے ہاتھوں باپ، دادا کی عزت و آبرو خاک میں ملی۔ لیکن یہاں ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ وہی مدہوشی اور بدمستی جو محمد شاہ رنگیلے اور جانِ عالم پیا کا شعار تھی، ہمارا بھی طرۂ امتیاز ہے۔

ہندوستان میں اِس وقت نہایت خاموشی کے ساتھ آہستہ آہستہ ایک انقلاب ہو رہا ہے۔ اور اپنی اس خاموشی کی وجہ سے یہ انقلاب پچھلے تمام انقلابوں سے زیادہ مسلمانوں کے لئے مہلک اور خطرناک ہے۔ اِس انقلاب میں کوئی کھلی ہوئی خونریزی قتل و غارت گری، فتنہ و شورش، لوٹ مار، اور پکڑ دھکڑ نظر نہیں آتی۔ اور اُن کے نظر نہ آنے کی وجہ سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ملک میں امن و سکون اور قیام و استحکام ہے۔ اور ہم پچھلے زمانہ کے معمول کے مطابق اپنی زندگی کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارے لئے نئے حالات پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں اس لئے ہم اُن سے مطابقت کی کوئی شعوری کوشش کرنا نہیں چاہتے۔ اور جنہیں کچھ خفیف سا احساس ہے انہوں نے توکل اور راضی برضا کے سہل راستہ کو اختیار کر رکھا ہے۔ اور کہتے ہیں ؎

ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا۔

لیکن جو "ہو رہے گا" وہ ممکن ہے ایسا ہو جو ہمیں بعد میں پسند نہ آئے۔ اور پھر پچھتانے سے کام نہ چلے۔ ابھی تو وقت اور موقع ہے۔ تیر کمان سے بالکل نہیں نکلا ہے۔ لیکن اگر غفلت کا یہی عالم رہا تو پھر بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے۔

ہندوستان کے جدید دستور کے خلاف جو پروپگنڈا کیا گیا ہے وہ اِس کی خامیوں کا جہاں تک تعلق ہے۔ بالکل بجا اور درست ہے لیکن اِس کے ساتھ ساتھ ہمیں اِس حقیقت کو ہرگز ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ اس کی وجہ سے سنہ ۱۹۱۹ء کی اصلاحات کی طرح، بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ، ایسی نئی قوتیں رہا ہوں گی جو تمام خس و خاشاک کو اپنے سیلاب میں بہاتی اور کمزور موانع کو پاؤں تلے روندتی اور کچلتی آگے بڑھتی چلی جائیں گی۔ اگر آپ اپنا تحفظ چاہتے ہیں تو آپ کو اٹھنا پڑے گا۔ اور اپنی حفاظت کی تدبیریں سوچنا پڑیں گی

عید اضحیٰ

جامعہ کے تعلیمی مرکز ۱ (واقع قرول باغ) میں اس سال چار پروجکٹ پہلے منائے جا چکے ہیں۔ نباتات کا جلسہ، پرندوں کا جلسہ برسات کا جلسہ، عید کا جلسہ۔ ان میں سے تین کا ذکر ہمدرد جامعہ میں کیا جا چکا ہے۔ آج ہم چاہتے ہیں کہ تازہ پروجکٹ یعنی عید کے جلسہ کی تفصیل آپ کو سنائیں، طلبا نے یہ طے کیا کہ عید قرباں کے موقعہ پر ہم جلسہ منعقد کریں۔ اور حسب معمول اس میں جامعہ کی ساری برادری اور اپنے سرپرستوں کو دعوت دیں۔ لیکن غیر معمولی بات یہ ہو کہ عید کی رعایت سے روکھے سوکھے مضمونوں اور تقریروں کے علاوہ پر تکلف دسترخوان بھی چنا جائے۔ طلبا نے تو یہ طے کر لیا۔ استاد کو یہ فکر ہوئی کہ اس سلسلہ میں پڑھائی کیسے ہو، سب نے مل کر سوچا، مشورہ کیا۔ اور ایک پروگرام تیار کر لیا۔

سب سے پہلے تو عید قربان کی تاریخ کے سلسلہ میں اسلامیات کے استاد نے یہ بتلایا کہ خدا کے ایک برگزیدہ بندے نے جو اس کا رسول بھی تھا کس طرح خدا کی خوشنودی کی خاطر قربانی اور ایثار کا بے نظیر نمونہ پیش کیا تھا۔ اور کس طرح اب ہر سال عید اور حج کی صورت میں اس عظیم الشان قربانی کی یادگار منائی جاتی ہے۔ اس اجمال کی تفصیل ذہن نشین کرا کے استاد نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ اس سلسلہ میں اردو کے مختلف رسالوں اور کتابوں میں مضامین پڑھیں تاکہ حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل علیہما السلام در مکہ مکرمہ، عید اور حج کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل ہو۔

اسلامیات کے نصاب کا ایک حصہ تو اس طرح پورا ہو گیا تھا۔ لیکن نصاب کی کتاب "اچھی باتیں" (یہ کتاب قرآن کی اخلاقی آیات اور احادیث کا ایک چھوٹا سا مگر بہت کار آمد مترجم مجموعہ ہے) ہنوز باقی تھی۔ حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے ذکر اور اُن کی اطاعت گذاری و وفا کیشی کی سچی داستان کے ساتھ احکام و اوامر قرآنی کا سلسلہ جس آسانی سے جوڑا جا سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اُستاد کے ایک اشارہ نے طلبا میں اس کتاب کے پڑھنے اور یاد کرنے کا شوق پیدا کر دیا۔ اردو کے کام کی تحریک اسلامیات کے سلسلہ میں خود بخود ہو گئی تھی۔ اُستاد نے اُسی جذبہ سے فائدہ اُٹھا کر اتنا اور اضافہ کر دیا کہ جن مضامین کو تم پڑھو۔ اُس کے "اچھے حصّوں" کو کاپی پر نقل بھی کر لو۔ اور ایک کام یہ کرو کہ جن لوگوں کے مضامین ہوں اُن کی زندگی کے حالات بھی خوب سوچ سمجھ کر پڑھو۔ اور پھر اُن پر علیحدہ علیحدہ مضمون لکھ ڈالو۔ یہ کام اول تو خود ہی دلچسپ تھا لیکن اس بات نے اُن میں اور شوق پیدا کر دیا۔ کہ اِن مضمون نگاروں میں وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کے دین کی خدمت کے سلسلہ میں زبان، ادب کو ترقی دیتے ہیں۔ اور قوم و وطن کی فلاح و کامیابی کی خاطر اپنے تن، من، دھن کی پرواہ نہیں کرتے یہ بھی ایک قسم کی قربانی ہے۔ اور خدا کے ہاں اِس کا بھی اجر ملیگا۔ بشرطیکہ اِن کاموں کی اصل بنیاد خدا کی رضامندی رہی ہو۔ اس ضمن میں طلبا نے ملک و قوم کے اکابرین و مشاہیر کے متعلق بہت کچھ پڑھا اور لکھا۔

ڈرائنگ کے اُستاد نے دیکھا کہ سب لوگوں نے اپنے لئے راہ نکال لی ہے۔ اور مجھے بھی کچھ کرنا ہے۔ اُنہوں نے طلبار کو جمع کیا۔ باتوں ہی باتوں میں یہ تجویز پیش کی کہ ہم لوگ عید کارڈ تیار کریں۔ ہر شخص نیا نمونہ اور نیا ڈیزائن بنائے۔ اور مختلف رنگوں سے اس کی خوبصورتی بڑھائے۔ جو کارڈ اچھے ہوں گے۔ وہ جلسہ کی نمائش گاہ میں دیواروں پر آویزاں کئے جائیں گے۔

خوش خطی کے اُستاد صاحب نے فوراً یہ مشورہ پیش فرمادیا کہ عید کارڈ کے ان نمونوں میں آپ معمولی اشعار درج نہ کریں بلکہ "اچھی باتیں" میں سے اچھی اچھی حدیثیں اور خاص خاص آیتیں لکھیں۔ اور یہ بھی کہہ دیا کہ حدیثوں اور آیتوں کے علاوہ اردو مضامین کی چیدہ چیدہ عبارتیں بھی اشعار کی جگہ لکھی جاسکتی ہیں۔ یہ ایک بالکل نئی چیز ہوگی اور اس سے آپ کے عید کارڈوں کی شان دوبالا ہوجائیگی۔ اکابرین و مشاہیر کے حالات میں بہت سے شہروں اور بستیوں کا ذکر آیا۔ جغرافیہ کے اُستاد نے اس سلسلہ میں طلبار سے اپنا کام بھی کرالیا۔ اور ان شہروں کے حالات طلبا کو بتادیئے۔ جب شہروں کا ذکر آیا تو دریا اور پہاڑ بھگکر کہاں جاتے۔ اس طرح طبعی جغرافیہ کا بھی ایک حصہ بچوں نے پڑھ لیا۔

عید کے پروجکٹ میں بظاہر حساب کے اُستاد کے لئے زیادہ دشواری نظر آتی تھی لیکن جب طلبار کی حساب کی کاپیاں دیکھیں تو معلوم ہوا کہ شاید سب سے زیادہ کام اسی سلسلہ میں کیا گیا ہے۔ ششم کے طلبار کی کاپی میں پہلا سوال یہ تھا۔

ایک پاؤ دودھ آٹھ پیالیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔ تو بتاؤ چار سو پیالیوں کے لئے کتنا دودھ لینا ہوگا۔

دوسرا سوال تھا:۔

آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہوتی ہے آدھ پاؤ شکر تو چار سو آدمیوں کے لئے کتنی چاہیئے۔

اسی طرح تیسرا:۔

۴۰ پیالیاں بنتی ہیں ایک پاؤ چائے میں، تو چار سو پیالیوں کے لئے کتنی چائے چاہیئے۔

چوتھا:۔

پہلے، دوسرے اور تیسرے سوالوں میں شکر، دودھ اور چائے کی قیمت معلوم کرو جب کہ دودھ پانچ روپے من، شکر نو روپے من، اور چائے ساڑھے سات روپے من ہے۔

دعوت میں چائے، کباب، شاہی ٹکڑے، مٹھائی، پھل وغیرہ کتنی چیزیں تھیں۔ اُن کے اجزار کا علیحدہ علیحدہ اور یکجا حساب کے سلسلہ میں اُستاد نے ہر جزو میں متعدد سوالات تیار کئے۔

دسترخوان کے تمام اجزار کا واقعی خرچ معلوم کرنے کے لئے طلبا نے اپنا تمام نصاب پورا کرڈالا۔ آپ کو تعجب ہونا چاہیئے کہ بچوں نے حساب جیسے خشک مضمون کو جو بدقسمتی سے اب سلمانوں میں اور بھی بدنام ہوگیا ہے۔ ایسی ہی دلچسپی اور خوشی کے ساتھ پڑھا اور سیکھا جیسے وہ کہانیاں پڑھتے ہیں۔ اس لئے وہاں بحث تمامتر مشاہدات و واقعات سے تھی، اور طلبار اس فکر میں تھے کہ اپنی دعوت کے خرچ کا صحیح صحیح حساب لگائیں۔

یہ تمام حساب اشیاء کے تازہ ترین نرخوں کے اعتبار سے لگایا گیا تھا، آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ ان حالات کی وجہ سے اس مضمون میں کیسی جان پڑگئی ہوگی۔

عید کے دوسرے دن تعلیمی مرکز کا ہال تصویروں، رنگ برنگ کے عید کارڈوں سے سجا ہوا تھا۔ اردو ادب کے مشہور مصنفین، نامور شعراء، قومی رہنما، اور ملکی اکابرین کی تصویریں، اور اُن میں سے بیشتر کی دستی تحریریں خوبصورتی کے ساتھ دیواروں پر آویزاں تھیں۔ اُن سے زیادہ کشش اُن عید کارڈوں میں تھی جو طالب علموں نے خود بنائے تھے، ارباب صورت کے لئے رنگ آمیزی دِلآویز تھی تو ارباب معنی کے لئے اُن کی عبارتیں۔ چند عبارتیں یہ ہیں۔

۱۔ تم میں سب سے بڑا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ (انوار احمد، ششم)

۲۔ ذلت کو پی جانا اخلاقی پستی کی آخری حد ہے۔ (محمود احمد)

۳۔ جب ہم کوئی کام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں، تو طاقت آپ ہی آپ آجاتی ہے۔ (احمد دین)

۴۔ پاکیزہ خیالی قدرتی حُسن کو کتنا دلفریب بنا دیتی ہے۔ (حسن احمد)

بعض طالب علموں نے عید کارڈوں میں اپنے کچھ عہد لکھے تھے۔

۱۔ میں اللہ کی راہ میں اپنی جان کو قربان کردونگا۔ (سید مطیع اللہ)

۲۔ میں ہمیشہ اپنے ملک و قوم کا خادم بن کر رہونگا۔ (احمد دین)

۳۔ میں ہمیشہ پنج وقتہ نماز پڑھونگا۔ (حسن احمد)

۴۔ میں ہمیشہ سچ بولونگا۔ اور محتاجوں کی مدد کیا کرونگا (جواں بخت)

میزوں پر گلدستوں کے علاوہ طالب علموں کے مضامین بھی چھوٹی چھوٹی خوش نما کتابوں کی صورت میں رکھے ہوئے تھے۔ لوگ آتے تھے اور اُنہیں بڑے شوق سے دیکھتے تھے۔

ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ کھانا کھانے کا سارا انتظام جو تقریباً چار سو مہمانوں کے لئے کیا گیا تھا وہ اوّل سے لیکر آخر تک انہی طلباء کے ہاتھوں انجام پایا۔ جیسیں ان نوعمر طالب علموں نے بڑی پختہ کاری کا ثبوت دیا۔ اور اس خصوصیت کی وجہ سے تعلیمی مرکز کا یہ جلسہ پچھلے تمام جلسوں سے بازی لے گیا۔ ماکولات و مشروبات کے علاوہ یہ تمام کام طلباء نے عید سے پہلے مکمل کرلئے تھے۔ اس تیاری کے زمانہ میں طلبا کو اپنے کاموں کو پورا کرنے اور جلسہ کو کامیاب بنانے کا کچھ ایسا شوق پیدا ہوگیا تھا کہ چھٹی کے بعد گھر سے بھاگ بھاگ کر مدرسہ آتے تھے۔ تعلیمی مرکز نمبر ۱ شروع سال سے غیر مقیم طلبہ (ڈے اسکالر) (وہ طلبا جو دار الاقامہ میں نہیں رہتے ہیں۔ بلکہ اپنے گھروں پر رہتے ہیں) کے لئے مخصوص کردیا گیا ہے۔ اور مدرسہ کے لئے اب یہ سہولت باقی نہیں رہی ہے کہ وہ طلباء کو اقامتی ہونے کی حیثیت سے مدرسہ کے علاوہ وقت میں بھی کام میں لگائے رکھے۔ لیکن ان کاموں میں کسی جبر کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی بچوں کو کام کے کرنے پر خود اصرار ہوتا ہے۔ اور وہ استاد کو مجبور کرتے ہیں، گذشتہ سال تک غیر مقیم طلبہ کی شخصیت اس مدرسہ

میں کچھ پیچھے ہی سی تھی۔ اِس لئے نہیں کہ خدانخواستہ مدرسین اقامتی طلبار کے مقابلہ میں اُن پر توجہ کم کرتے تھے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ اساتذہ کو قدرتاً اقامتی طالب علموں سے کام لینے اور نگرانی کرنے کے زیادہ مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ اِس لئے ہر طلبہ میں اقامتی طالب علم ہی نمایاں اور ممتاز نظر آتے تھے لیکن اقامتی طلبار کے جامعہ نگر منتقل ہوجانے سے اِس مدرسہ میں صرف دوسرا عنصر باقی رہ گیا ہے۔ اور اب استادوں کی ساری کوششیں انہی پر صرف ہورہی ہیں۔ اور یہ طلبار روز بروز ابھر رہے ہیں۔ اور اُن کے جوہر کھل رہے ہیں۔ اگر بچوں کے شوق و ذوق کا یہی عالم رہا تو بہت ممکن ہے کہ وہ اس دوڑ میں اقامتی طالب علموں سے بھی بازی لے جائیں ؎

دینی خطبات کا سلسلہ

جامعہ کے شعبہ دینیات کی طرف سے اس سال دینی خطبات کا جو پروگرام ترتیب دیا گیا تھا اُس میں ذیل کی پانچ تقریریں رکھی گئی تھیں۔

۱:۔ مقصد قرآن۔ — مولنا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور۔
۲:۔ امثال القرآن۔ — مولنا نجم الدین صاحب سابق پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور
۳:۔ اسلام میں دولت کی تقسیم۔ — مولنا غلام مرشد صاحب آنریری پروفیسر اشاعت اسلام کالج لاہور
۴:۔ اسلام اور موجودہ مدنی مسائل۔ — مولنا ابوالبرکات حکیم عبدالروف صاحب داناپوری
۵:۔ حدیث — مولنا میر ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔

بحمداللہ اِن میں سے چار جلسے کامیابی کے ساتھ ختم ہوئے اب صرف آخری جلسہ حدیث باقی ہے۔ جو اپریل کے وسط میں منعقد ہوگا۔

شعبۂ دینیات اِن قیمتی خطبات کی اشاعت کا انتظام کر رہا ہے۔ اور انشاراللہ بہت جلد وہ حضرات بھی جو اِن خطبات کو سُن نہیں سکے ہیں۔ پڑھ کر استفادہ کرسکیں گے۔

آیندہ سال کا پروگرام زیرِ تجویز ہے۔ اور خیال یہ ہے کہ ہمارا دوسرا سال اِس سے زیادہ بہتر ثابت ہوگا۔

جیسا کہ ہمدرد جامعہ کی دوسری اشاعت میں عرض کیا گیا تھا کہ یہ "سلسلہ خطبات" شعبہ دینیات کے اصل پروگرام کی محض ایک شاخ ہے یہ پہلا سال تھا، اِس لئے زیادہ ہمت نہیں کرسکے لیکن آنے والے سال میں خدا کے احسان سے توقع ہے کہ یہ شعبہ دوسرے ارادوں کو بھی عملی جامہ پہنا سکے گا ؎

مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر کے چند بچے

(جناب عبدالغفور صاحب استاد مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر)

۱۵ راگست سنہ ۳۲ء کو جب جامعہ نگر میں مدرسہ ابتدائی کا افتتاح ہوا۔ تو حسب معمول ملک کے مختلف حصوں سے بچّے آنا شروع ہوئے۔ مدرسہ کا خوف، اپنے عزیز ترین ماحول سے جدائی، اور ایک اجنبی ماحول میں یکایک رہنے کا اتفاق ہونا بچّے کی زندگی میں کیا بڑوں کی زندگی میں ایک انقلابی دور ہوتا ہے۔ شروع میں عام طور پر بچّوں کے ساتھ سرپرست آتے ہیں، اس لئے ایک دو دن تک بچے کچھ مطمئن سے رہتے ہیں۔ اور تعجب کے ساتھ مختلف چیزوں اور اپنے نئے ساتھیوں پر نظر ڈالتے ہیں۔ مگر جب وہ رخصت ہوتے ہیں تو ان کو اپنی پچھلی زندگی اور گھر کا خیال آنا شروع ہوتا ہے جس کی وجہ سے ایک عرصہ تک اُن کو اور ان کے اساتذہ کو بڑی پریشانی ہوتی ہے۔ اس پہلے ہفتہ میں جتنا جھوٹ چھوٹے بچّوں کی خاطر اساتذہ اور خصوصاً نگرانِ مدرسہ کو بولنا پڑتا ہے شاید ہی سال بھر میں اس کی نوبت آتی ہو۔ نگران مدرسہ کبھی فون پر رامپور سے نبو اور ببو میاں کے باغ سے سنگترے منگواتے ہیں۔ کبھی احمد آباد سے بسکٹ منگواتے ہیں۔ کبھی ابا جان کو تار کے ذریعہ بلواتے ہیں۔ غرض جتنی فرمائشیں ہوتی ہیں سب کی سب پوری کی جاتی ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی فرمائش پوری نہیں ہوئی تو سلیم میاں جیسے منچلے فوراً کہہ اٹھتے ہیں۔ "ہیڈ ماسٹر صاحب بڑے بے ایمان ہیں۔ بہت جھوٹے ہیں۔ پہلے درجہ کے دغاباز ہیں۔ بڑے دھوکے باز ہیں۔ وغیرہ وغیرہ"

میں جس دار الاقامہ کا ذکر کر رہا ہوں۔ یہ سب سے چھوٹے بچّوں کا گھر ہے۔ اس میں ہر سال سب سے زیادہ ننھے بچّے داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ خاص طور پر دلچسپ ہوتے ہیں۔ میں مختصراً بعض بچّوں کے حالات پیش کرتا ہوں۔ جو اپنے عادات و خصائل کے لحاظ سے بہت کچھ مختلف اور دلچسپ ہیں۔ سب سے پہلے ہم اس دار الاقامہ کے سب سے چھوٹے بچے سلیم میاں کو لیتے ہیں۔ جو اپنے ساتھیوں میں کیا پورے مدرسہ میں ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی عمر ۵ سال سے کچھ زیادہ ہوگی۔ تندرستی خاصی ہے۔ کبھی نچلا نہیں بیٹھتا۔ ہر وقت کسی نہ کسی بہانے سے اِدھر اُدھر پھرتا ہے۔ کم عمری کی وجہ سے لڑکوں کے ساتھ کھیلتا تو نہیں۔ مگر سب کو خوش ضرور رکھتا ہے۔ ہر وہ حرکت جس سے اس کے ساتھی خوش ہوں کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ جب کبھی درجہ میں کوئی تندرست بچہ کمزور بچہ کی چیز چھینتا ہے۔ یا اسے مارتا ہے تو یہ بیساختہ اس کی خبر لیتا ہے۔ اور کہتا ہے تم میرے دوست کو کیوں مارتے ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ غصہ ہونے پر اسے خود مار بیٹھے۔

درجہ میں بھی سلیم میاں کی حالت عجیب رہتی ہے۔ ابتدا میں عام طور پر بچّے درجہ میں سہمے سے رہتے ہیں۔ مگر سلیم میاں بہت جلد کھلے۔ شروع میں بجائے پڑھنا لکھنا اور گنتی سکھانے کے میں نے درجہ کے ساتھ کہانی، ہٹھو کھیلنا۔ تصویریں بنانا،

گھبرانا شروع کیا۔ جب اور بچے رفتہ رفتہ پڑھنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اور مجھ سے اور نئے ماحول سے واقفیت پیدا ہو گئی تو نما سٹے درجہ کو پڑھنا شروع کر دیا۔ سلیم میاں ابتدا ہی سے پڑھنے سے گھبراتے ہیں۔ اور اگر پڑھتے بھی ہیں۔ تو پورے جملے یا (Sentences) کو پڑھتے ہیں۔ اور پڑھتے بھی صرف اس لئے ہیں کہ استاد خوش ہو جائے۔ ڈرائنگ کے لئے رنگ، پنسل اور کاغذ ملے۔ اچھی سی کہانی یا لطیفہ سننے میں آئے۔ لطیفہ سننے کا اس بچہ کو بہت شوق ہے۔ اور تعجب کی بات ہو کہ یہ لطیفہ کے ان پہلوؤں کو بھی سمجھتا ہے۔ جس کی طرف اس عمر کے بچوں کا خیال بھی نہیں جاتا۔ حالانکہ بظاہر بچہ بہت لا پروا معلوم ہوتا ہے۔ مفرد الفاظ سے گھبراہٹ شروع میں زیادہ تھی۔ اب کم ہو رہی ہے۔ ابتدا میں جب میں کسی لفظ کے شناخت کے لئے کہتا تھا۔ تو یہ پورا جملہ بلکہ پوری کہانی سناتا تھا۔ اور جب میں اصرار کرتا تو جھنجلا کر کہتا تھا "ماسٹر صاحب کیوں خواہ مخواہ پریشان کرتے ہو۔ پورا سبق سنو مجھے یاد ہے"۔

اتفاق سے اس بچہ کو ہندسوں کی شناخت پہلے ہی تھی۔ جب میں کوئی ہندسہ کسی کمزور لڑکے سے پوچھتا تھا تو یہ فوراً بتا دیتا۔ جب میں اسکو خاموش کرتا تو جواب ملتا کہ یہ تو میرا دوست ہے۔ میں اس کو ضرور بتا دوں گا۔ تعجب ہے ابتک اس بچہ میں بڑے چھوٹے کا کوئی احساس پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے جو کچھ جی میں آتا ہے کہدیتا ہے۔ اس مدد کے سلسلہ میں ان کی دوستی سیف الرحمٰن سے ہوئی۔ چونکہ یہ بچہ بھی بہت چھوٹا ہے۔ اور شرارتیں کرتا رہتا ہے اس لئے ان دونوں کی دوستی بڑی گہری ہوئی۔ یہ اس کو تلو (ٹلو) کہتا ہے۔ اور جب کبھی طبعزاد کہانی سناتا ہے تو اس میں ضرور تلو کو ہیرو بنا دیتا ہے اور ماسٹر صاحب بچارے کو بری طرح پیٹتا ہے۔

سلیم میاں کی طبعزاد کہانی ملاحظہ ہو۔

"ایک تھے تلو ایک تھے پلو اور ایک تھے ماسٹر صاحب یہ تینوں جنے ایک دن شکار کو گئے۔ تلو نے ماری ایک ہرن۔ تلو کو ملی بوٹی (بوٹی)، پلو کو ملی بوٹی اور ماسٹر صاحب کو ملا چھیچھڑا۔ ایک جگہ پر کسی کا گھر جل رہا تھا۔ تو تلو نے ڈالی بوٹی (بوٹی)، تو ان کی بھن گئی بوٹی۔ پلو نے ڈالی بوٹی تو ان کی بھن گئی بوٹی۔ ماسٹر صاحب نے ڈالا چھیچھڑا تو ان کا جل گیا چھیچھڑا۔ ایک جگہ پر گئے۔ وہاں پہ ایک نہر تھی۔ تلو نے پانی خوب پیا، پلو نے پانی خوب پیا۔ جب ماسٹر صاحب نے منہ لگایا تو ان کا پاؤں پھسل گیا۔ ٹلو نے پکڑ ہی ٹانگ، پلو نے پکڑی ٹانگ۔ تب ماسٹر صاحب نکل آئے ایک جگہ پر گئے وہاں پر گھوڑے، موٹریں، سائیکلیں بک رہی تھیں۔ تلو کو موٹر، پلو ملا گھوڑا، ماسٹر صاحب کو ملی بگھی۔ ٹلو کی موٹر کہتی پوں پوں۔ پلو کا گھوڑا کہتا ہیں ہیں۔ ماسٹر صاحب کی بگھی کہتی چرخ چوں، چرخ چوں، چرخ چوں"۔ کہانی سنانے کے بعد آپ قہقہے لگاتے ہیں۔

۲۔ سلیم میاں اور ٹلو کی دوستی درجہ میں بے نظمی پیدا کرنے لگی۔ ٹلو میاں زیادہ شوخ نہیں ہیں۔ ان میں بھولا پن زیادہ ہے، جہاں کہانی شروع کی اور وہ سنبھل گئے۔ پڑھنے کے لئے بھی ذرا سی ترغیب سے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مگر سلیم میاں آسانی سے اس طرف مائل نہیں ہوتے۔ لیکن چونکہ اس بچہ کو ڈرائنگ کا شوق ہے اس لئے جہاں تختہ پر تصویر کھینچ جاتی ہے یہ متوجہ ہوتے ہیں۔ اور آٹھ دس منٹ کے لئے پڑھتے ہیں۔ مگر جب مخصوص جملے دہراتے دہراتے اکتا جاتا ہے تو ٹلو سے کہتا ہے "چلو تلو وہ صبح کا ترانہ سناؤ"۔ ٹلو مسکرا دیتا ہے۔

اور ہاتھ اٹھاکر پوچھتا ہے۔ جو میرا دوست بنے وہ میرا ہاتھ پکڑلے سب بچے ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ سب کو ملکر کورس میں ترانہ سنانے کے لئے کہتا ہے۔ سب سے پہلے یہ خود مصرع طرح اٹھاتے ہیں" اے دُنیا کی شان کے مالک جسم کے مالک، جان کے مالک" اور پھر سارا درجہ کورس میں جتنے شعر یاد ہوتے ہیں سنا دیتا ہے۔ تلو ویسے تو لاپروا بچہ ہے۔ مگر سعید سے بہت محظوظ ہوتے ہیں۔ یہ لطیفہ کو بڑے غور سے سنتا اور اپنے مخصوص انداز میں بیان کرتا ہے۔ لطیفہ سناتے وقت ہمیشہ دلچسپ حصہ پر جلد از جلد پہونچنے کی کوشش کرتا ہے، اور پُرلطف جگہ بیان کرنے سے پہلے ہنس پڑتا ہے۔ بیان کرتے وقت اس کا چہرہ کہانی کے پورے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ سب سے پہلے آنکھیں بیچ جاتی ہیں۔ رُخساروں میں گڑھے پڑ جاتے ہیں۔ ایک لمحے کے لئے ٹھیر جاتا ہے گردن ذرا اوپر کو کر لیتا ہے۔ اور پھر خوب ہنستا ہے اس لئے عام طور پر وہ کہانی میں پورے طور پر الفاظ کو ادا نہیں کرسکتا۔ مگر اس کا چہرہ کہانی کے کیفیات کو اس قدر صاف ظاہر کر دیتا ہے کہ سب بچے محظوظ ہوتے ہیں۔

۴ - ان کے ساتھ ایک اور بچہ سلیمان مشہور ہے۔ مگر طبیعت میں ان تینوں کے برخلاف۔ عمر تو ان کی زیادہ نہیں مگر طبیعت میں سنجیدگی حد سے زیادہ ہے۔ یہ بھی کہانی سناتا ہے۔ اور اچھی سناتا ہے۔ مگر ان کی کہانی کو بڑے لڑکے زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ان کی زبان تو اچھی ہے مگر لب و لہجہ نہایت سنجیدہ۔ بیان بھی کسی قدر طویل ہوتا ہے۔ ہمیشہ کہانی میں اپنی طرف سے اضافہ کرتے رہتے ہیں اور بہت برمحل۔ جو کچھ اضافہ کرتے ہیں پوری کہانی کے دوران میں اسے نباہتے ہیں۔ کسی واقعہ کو بیان کرتے کرتے ایک خاص مقام پر لے جاکر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور نیا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔ مگر پھر اس کو جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے شروع کر دیتے ہیں۔ اور ایک ماہر فن داستان گو کی طرح اُسے ختم کرتے ہیں۔ مگر بچوں میں اتنی لمبی داستان سننے کی تاب کہاں۔ وہ تو بہت جلد نتیجہ چاہتے ہیں۔ اس لئے تھوڑی دیر تو وہ متوجہ رہتے ہیں۔ مگر پھر فوراً اُکتا کہتے ہیں۔ یہ کہانی بہت لمبی ہے ہم نہیں سنتے۔

سلیمان بھی سلیم کی نقل میں طنزاً کہانی کہتے ہیں۔ مگر جہاں سلیم کی کہانی میں استاد کی ہجو ہوتی ہے۔ وہاں پر ان کی کہانی میں ہمیشہ مدح ہوتی ہے۔ سلیم درجہ میں باغی ہے اور یہ صاحب نظم و نسق ہمیشہ مانیٹر بننے کی خواہش کرتے ہیں اور اسکے لئے استاد کی بات مانتے ہیں۔ درجہ میں لڑکوں کی شکایت بھی کرتے ہیں۔ اس لئے لڑکے اسے بڑے میاں اور مولوی صاحب کہتے ہیں۔ درجہ میں یہ مانیٹر تھے ہی کچھ عرصہ بعد دارالاقامہ کی مانیٹری کی خواہش ظاہر کی اور جب بچوں نے مانیٹر نہیں بنایا تو منتخب شدہ مانیٹروں سے ان کی ان بن رہنے لگی۔ بات بات پر شکایت کرنے لگے اس لئے عام طور پر بچے اس سے ناراض ہو گئے۔ اس ناراضگی کا اثر درجہ تک پہونچا۔ چنانچہ بچوں کی خواہش پر معزول کر دیئے گئے اس کے بعد پھر یہ کسی کی بات پر بھی توجہ نہیں کرتے تھے اور درجہ میں شرارت بھی کرنے لگے۔ لیکن اس کا ایک سبب یہ بھی ہے۔ کہ صحت اچھی ہوگئی اور گھر سے جو قبض کی شکایت لے کر آئے تھے وہ جاتی رہی جسمانی تبدیلیوں کے متعلق میں دارالاقامہ کی عام زندگی کے سلسلہ میں کسی دوسرے موقع پر تفصیل بتاؤنگا یہ بھی بہت دلچسپ ہے۔

سلیمان کی مانیٹری سے الگ ہونے پر محمد شہنشاہ اس کی جگہ منتخب ہو گئے۔ اس بچہ کی طبیعت میں سلامت روی ہے

کسی قاعدے کے خلاف ورزی نہیں کرتا۔ دارالاقامہ کے تمام معمولات کا بہت پابند ہے۔ چہرہ ہمیشہ شگفتہ رہتا ہے۔ صفائی پسند بھی ہے۔ پورے دارالاقامہ کی صفائی کا خیال رکھتا ہے۔ کبھی معمولی بات پر شکایت نہیں کرتا۔ اس کا لب ولہجہ بہت صاف اور شائستہ ہے۔ ڈرائنگ سے بھی دلچسپی رکھتا ہے۔ کہانی سننے کا بھی شوق ہے۔ مگر خود کم سناتا ہے۔ ان میں سلیمان کی سی سنجیدگی تو نہیں ہے۔ مگر ویسے بچہ بہت باادب ہے ان کے کام پر پورے درجہ کو بھروسہ رہتا ہے۔ کبھی سلیمان کی طرح مانیٹری کی شیخی نہیں کرتے۔ البتہ استاد کے سامنے اپنی کارگذاری کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اس کی داد چاہتے ہیں۔

۵۔ شاہ ابوتراب اس درجہ میں ایک بڑا لڑکا ہے۔ جو اپنی عمر کے لحاظ سے درجہ سوم میں پڑھنے کے قابل ہے۔ مگر ابتدائی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی اول میں داخل ہونا پڑا۔ ان کی بچپن میں چند عادتیں کچھ خراب ہو گئیں۔ جس کی وجہ سے ان کے ساتھیوں کو بڑی شکایت رہتی ہے۔ سب سے بری بات یہ ہے کہ اس بچہ میں دوستداری نہیں۔ معمولی بات پر اپنے ساتھیوں کو ٹھوکتا ہے۔ کھیل کا اسے شوق ہے۔ مگر ہمیشہ خودغرضی سے کھیلتا ہے۔ خود گیند لے کر دوڑ پڑتا ہے جب میں نے بڑوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے کہا تو اس نے بہت پس وپیش کیا اب اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ میدان میں کھیلتا ہے۔ اور وہاں ٹھونکنے کا کوئی ۔۔۔ موقع نہیں چیزوں کو توڑنے اور خراب کرنے کی ایسی عادت ہے کہ خدا کی پناہ۔ درجہ میں ساتھی نالاں رہتے ہیں اور کہتے ہیں۔ "ماسٹر صاحب ابوتراب کو دوسری میں بھیج دو" بڑا ہونے کے باوجود جب اسے بچوں نے مانیٹر نہیں بنایا تو اسکو بہت افسوس ہوا۔ مجھ سے کہنے لگے "ماسٹر صاحب مجھے مانیٹر بنادیجئے میں اچھا انتظام کروں گا۔ درجہ کا سامان حفاظت سے رکھونگا" میں نے کہا یہ بات تو درجہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس دن سے اس نے درجہ کو خوش کرنے کی کوشش شروع کی۔ سامان کو محفوظ رکھنے میں مانیٹروں کی مدد بھی کرنے لگا۔ ایک مرتبہ میری عدم موجودگی میں نبو میاں کی شرارت سے تختہ سیاہ سینڈ پر سے گرنے لگا۔ اس نے فوراً لپک کر سنبھال لیا۔ اور آس پاس کے چھوٹے بچوں کو اس کی زد سے بچالیا۔ اس بات کی پورے درجہ نے میرے سامنے تعریف کی اور انتخاب کے موقع پر مانیٹر منتخب کردیا۔ مانیٹر ہونے کے ساتھ اس نے پڑھائی پر خوب توجہ دی اور بہت جلد ترقی کی۔ یہ حالت دیکھکر میں نے بچوں سے کہا۔ ابوتراب تم میں بڑا ہے۔ پڑھنے میں بھی اچھا ہے۔ تم لوگ اس کی عزت کرو۔ اور پڑھنے میں اس سے مدد لو۔ اس وقت سے بچوں کے ساتھ ان کا رویہ بہت کچھ بدل گیا ہے۔ اور درجہ کی چیزیں بھی محفوظ ہونے لگیں۔ مانیٹر ہونے کے بعد پہلی ششماہی میں درجہ اول کا کورس ختم کردیا۔ اور دوم میں بھیج دیا گیا۔

۶۔ سلیم میاں کے ساتھیوں میں ایک منو صاحب بھی ہیں۔ یہ بہت سنجیدہ ہیں۔ باتیں تو زیادہ نہیں بناتے۔ مگر اپنے چال چلن میں بڑوں کا سا رویہ رکھتے ہیں عام بچوں کی طبیعت کے خلاف ان میں دیر تک یکسوئی کے ساتھ کام کرنے کی عادت ہے۔ طاقت تو چنداں نہیں۔ مگر بچہ ہمت والا ہے۔ اس لئے ابوتراب جیسے لڑکے بھی مارنے یا دھمکانے کی جرأت نہیں کرسکتے۔ ان کے دوستوں کا حلقہ بہت محدود ہے طبیعت میں شوخی ضرور ہے۔ مگر اس کا اظہار استاد کی عدم

موجودگی میں ہوتا ہے۔ پہلے گالیوں میں بہت مشّاق تھے۔ مگر اس وقت بھی جان پہچان کے لوگوں کو گالیاں دیا کرتے تھے یہ بات بھی نہیں رہی۔ ماحول کی وجہ سے لب ولہجہ بہت کچھ سدھر گیا ہے۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ ان کو ڈرائنگ سے کوئی دلچسپی نہیں۔ البتہ کہانی سننے کا بہت شوق ہے جب کوئی کہانی سناتا ہے تو یہ خاموشی کے ساتھ منہ کھولے ہوئے سنتے رہتے ہیں۔ کہانی کے دوران میں اگر کوئی گڑبڑ کرے تو آپ بگڑ جاتے ہیں۔

۹۔ فاضل شاہ صوبہ سرحد کا رہنے والا ایک بچہ ہے جو ان تمام بچوں سے مختلف ہو۔ اُن کی معلومات کا ذخیرہ اچھا ہے۔ درجہ میں ہمیشہ سوال کرتے رہتے ہیں۔ جب تک اسے مطمئن نہ کیا جائے وہ برابر سوال پر سوال کرتے جاتے ہیں۔ ویسے یہ بہت کم سخن اور دیر آشنا بچہ ہے۔ مگر جب کسی سے واقفیت ہو جاتی ہے تو پھر بہت صفائی کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں۔ چہرہ ہمیشہ شگفتہ رہتا ہے۔ بڑوں کے ساتھ بھی ان کو بات کرنے کا شوق ہے۔ مگر اس میں تصنع یا شیخی کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ اگرچہ اس کی زبان پشتو ہے۔ مگر چھوٹے بچوں میں رہنے سے زبان بہت صاف ہوگئی ہے۔ یہ بھی عام پٹھان بچوں کی طرح حا سے ہندی ادا نہیں کرسکتے۔ اس لئے عام طور پر بچے ان کی باتوں سے بہت محظوظ ہوتے ہیں۔ پڑھنے میں یہ بچہ غیر معمولی طور پر اچھا ہے۔ طبیعت میں بڑوں کی طرح یکسوئی پائی جاتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ کام جم کر کرتا ہے۔ یہ بات بھی نہیں ہے کہ جسمانی طور پر کمزور ہو۔ اور اس لئے کوئی شرارت کرنے کی ہمت نہ ہو۔ بچپن کی تربیت بہت اچھی ہے۔ طبیعت میں بڑوں کی طرح مستقل مزاجی ہے۔ ایک دن کے لئے بھی اس نے گھر کی پرواہ نہ کی۔ حالانکہ بچہ بہت خوشحال گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ بیمار ہونے پر عام طور پر بچے شفاخانہ سے ڈرتے اور گھبراتے ہیں مگر یہ کبھی پرواہ نہیں کرتے تھے پشتو مادری زبان ہے۔ مگر کابل میں رہنے سے فارسی بھی جانتے ہیں۔ کچھ عرصہ انگریز دایہ کی نگرانی میں رہے۔ اس لئے تھوڑی سی انگریزی بھی جانتے ہیں۔ جب کبھی میں درجہ میں یا دوسرے بچوں کے سامنے پشتو میں بات چیت کرتا ہوں تو یہ شرماتے ہیں اور ہمیشہ اُردو میں جواب دیا کرتے ہیں۔ مگر تخلیہ میں خالص پشتو بولتے ہیں

۸۔ ان بچوں میں ایک چھوٹا دُبلا پتلا بچہ حامد ہے ان کو پڑھانے میں استاد کو بالکل دقت نہیں ہوتی۔ صحت ابتدا سے کمزور رہائی ہے۔ اس لئے کوئی جسمانی شرارت تو کرتے نہیں۔ آتے ہی درجہ میں بیٹھ جاتے ہیں۔ استاد کے کہنے پر کتاب کھول لیتے ہیں۔ اور جب تک عبدالرحمٰن یا محمد ابراہیم کا غلط تلفظ نہیں سنتے پڑھتے رہتے ہیں۔ چونکہ پڑھنے میں تیز ہیں اس لئے ذرا سی توجہ سے سبق یاد کرتے ہیں اور پھر محمد ابراہیم اور عبدالرحمٰن کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ عبدالرحمٰن ایک افریقی بچہ ہے۔ اس کا تلفظ سلیم کے برعکس ہوتا ہے۔ یہ دوم کو ڈوم۔ کبوتر کو کبوٹر اور کوّا کو کوّا آپڑھتے ہیں۔ اس لئے حامد صاحب ان کے تلفظ سے بہت محظوظ ہوتے ہیں۔ اور چپکے چپکے دیر تک ہنستے رہتے ہیں۔ عبدالرحمٰن کے تلفظ کا بھی یہی حال ہے وہ حلوے کو ہوّا دودھ کو دوھ، دلیہ کو ڈلیہ، سورج کو جو رج پڑھتا ہے۔ حامد میاں ان سے بہت لطف اندوز ہوتے ہیں۔ تعجب کی بات ہو کہ اس غلط تلفظ کا ایک بچہ کو احساس ہے اور دوسرے کو بالکل نہیں۔ عبدالرحمٰن صرف اس وجہ سے پڑھنے میں کمزور ہیں کہ وہ ہمیشہ ڈرتا ہے کہ کہیں غلط لفظ منہ سے نہ نکل جائے حالانکہ وہ الفاظ کو اچھی طرح پہچان لیتے ہیں۔ ابراہیم ان کے برعکس

خوب ہنستے ہیں۔ اس کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ بے وجہ بھی ہر ایک بات پر ہنستے ہیں۔ اور ان کی ہنسی بیوقوفی کے درجہ تک پہنچ گئی ہے۔

ان کی پارٹی میں ضیاء الدین ایک اور دلچسپ بچہ ہے درجہ میں یہ کبھی بھی یکسوئی کے ساتھ کام نہیں کرتے۔ استاد کے توجہ دلانے پر تھوڑی دیر تک کام کرتے ہیں پھر فوراً چھوڑ دیتے ہیں اور کبھی مونچھوں پر تاؤ دیتے ہیں۔ کبھی رجسٹر حاضری میں اپنے ساتھیوں کے نام ڈھونڈتے ہیں کبھی پوائنٹر سے کھیلتے ہیں۔ کبھی اس درجہ کے فریق اعلیٰ کی کتابوں میں تصویریں ڈھونڈتے ہیں۔ ہاں بعض اوقات درجہ میں بالکل سست بھی نظر آتے ہیں آنکھوں میں پانی ہوتا ہے۔ جمائی پر جمائی لیتے ہیں۔ میں مختلف طرح سے پڑھنے کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں مگر اس کوشش کا چنداں اثر نہیں ہوتا۔ شروع میں مجھے خیال تھا کہ یہ بچہ طبعاً لاپرواہ ہے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان کو قبض کی شکایت ہے۔ بچہ طبعاً کند ذہن نہیں ہے۔ بلکہ جب پڑھنے کے لئے آمادہ ہوتا ہے تو بہت جلد اپنا سبق یاد کرلیتا ہے تعجب کی بات ہے کہ ڈرائنگ سے ان کو بالکل دلچسپی نہیں۔ مگر اپنے عملی کاموں میں بہت حصہ لیتے ہیں۔ آج کل ان کے ساتھی نوسنے کی بستی بنا رہے ہیں۔ اور اس میں یہ سب سے زیادہ سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔

ان سب بچوں کے مختصر حالات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ لوگ کس قدر اپنی عادات و خصائل اور قابلیت میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس لئے کسی طرح سے بھی ان کو ایک طریقہ سے پڑھانا مناسب نہیں۔ جہانتک ممکن ہو ہر ایک بچہ کی طرف انفرادی توجہ دینے کی ضرورت ہے اس کی وجہ سے درجہ میں اصلی ضبط بھی قائم رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کم و بیش اپنی اپنی جگہ پر ترقی بھی کرسکتا ہے بالعموم خیال میں پڑھانے کے مختلف طریقوں کو آزمانے سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ بچے سے انفرادی طور پر واقفیت حاصل کرلی جائے۔ اور ان کی ضرورتوں اور میلانات کو سمجھکر ان کی مدد کی جائے۔ میں کسی موقع پر اپنے طریقہ کار کے متعلق کسی قدر وضاحت کے ساتھ عرض کروں گا۔

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی طلائی جوبلی

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی طلائی جوبلی آخر مارچ (۲۵-۲۸ سنہ ۱۹۳۶ء) میں علیگڈھ میں منائی جارہی ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب کے علاوہ دوسرے اساتذہ اور طلبا کانفرنس کی شرکت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کانفرنس کا ایک خاص شعبہ تعلیمی نمائش بھی ہے۔ جامعہ سے بھی متعدد چیزیں نمائش کے لئے گئی ہیں۔

شیخ الجامعہ صاحب کانفرنس میں ثانوی تعلیم کے شعبہ کے صدر رہیں۔ صاحب موصوف کا خطبۂ صدارت اور تعلیمی کانفرنس کی اہم کارروائیاں ہم آئندہ اشاعت میں ہدیۂ ناظرین کریں گے۔

شریر بچے

(جناب عبدالواحد صاحب سندھی استاد تعلیمی مرکز ملا جامعہ ملیہ)

عام طور پر بچوں کے ماں باپ یا سرپرست اس بات کے شاکی رہتے ہیں کہ ان کا بچہ بڑا شریر ہے۔ استادوں کو اس قسم کی شکایتوں سے آئے دن سابقہ پڑتا ہے۔ ماں باپ یا سرپرست بچہ کو جب کسی مدرسہ میں داخل کرتے ہیں تو ان کی گفتگو کا ماحصل یہ ہوتا ہے کہ "ننھے میاں بڑے شریر ہیں۔ گھر میں بھائی بہنوں سے لڑتے ہیں اور گھر کی چیزیں خراب کرتے رہتے ہیں۔"

داخلہ کے بعد تو اس قسم کی شکایتیں اکثر اوقات سننے میں آتی ہیں۔ "ماسٹر صاحب! ننھے میاں کسی کا کہنا نہیں مانتے کسی وقت اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ گھر بھر میں ادھم مچاتے ہیں۔ آپ کے نام سے بھی نہیں ڈرتے۔" یہ شکایتیں اس ملازم کی زبانی سنی جاتی ہیں جو ننھے میاں کو مدرسہ پہنچانے آتا ہے۔

بعض والدین اپنے بچوں کو ڈرانے دھمکانے کے لئے جہاں اور فرضی تصورات بچہ کے معصوم ذہن میں بٹھاتے ہیں وہاں استاد کا خوف بھی ہے۔ گویا ماں باپ یا سرپرستوں کے نزدیک استاد ان کے بچوں کے لئے ہوّے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یا پھر استاد کا تصور والدین اور سرپرستوں کے نزدیک ایسے آدمی کا ہوتا ہے جو جلاد سے کم نہ ہو۔ وہ نہ بچوں سے ہنس کر بولے نہ ان کے کھیل میں شریک ہو۔ بس تیوری چڑھائے ہمیشہ بچوں کو ڈانٹتا رہے۔

سب سے بڑی دقت یہ ہے کہ والدین اور استادوں کو اپنے بچوں کے متعلق تبادلۂ خیالات کرنے کے مواقع کم ملتے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ بعض والدین بچہ کی شرارت کو ایک بہت بڑی چیز خیال کرتے ہیں۔ لیکن ایک حقیقی استاد کے نزدیک یہ شرارت ہی اصلی جوہر ہے جو بچہ کی ترقی اور نشوونما کا سب سے بڑا سبب ہے اور یہ ایک مسلّمہ بات ہے جو بچہ بچپن میں جتنا زیادہ شریر ہوگا۔ اتنا ہی مستقبل میں اُبھرے گا۔

میں اپنے محدود تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ تعلیمی مرکز ملا کی پہلی جماعت میں وہی بچے لکھنے پڑھنے میں تیز اور ہوشیار نکلتے ہیں جو زیادہ شریر ہوتے ہیں۔ اور جو بچے سنجیدہ خاموش اور سیدھے سے ہوتے ہیں وہ اکثر کند ذہن اور ڈرپوک ہوتے ہیں۔

دو سال ہوئے بنگال کے دو بچے پہلی جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ دونوں بھائی تھے۔ ننھے بڑے شریر جماعت میں ایسی ایسی شرارتیں کرتے کہ میں دیکھ کر حیران ہو جایا کرتا تھا۔ لیکن جسمانی اور ذہنی لحاظ سے تمام جماعت میں اول تھے اور سالانہ امتحان میں وہ دونوں نہ صرف اپنی جماعت کی پڑھائی میں اوّل ہی رہے بلکہ اپنے ساتھیوں میں ہر دلعزیز بھی ہو گئے چنانچہ چھوٹے بچوں کے دار الاقامہ میں دو سال تک متواتر مختلف چیزوں کے مہتمم رہے۔

میرے خیال میں یہ دونوں بچے ایک دن قوم کے مفید رکن بنیں گے۔ دونوں میں ایک خاص قسم کی انتظامی قابلیت ہے۔ جو اکثر شریر بچوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ دونوں بچے یکے بعد دیگرے جماعت کے مانیٹر رہے۔ جب کوئی استاد جماعت میں نہ ہوتا تو یہ دونوں جماعت کا ایسا اچھا انتظام رکھتے کہ دیکھکر حیرت ہوتی تھی۔

اسی سال ایک دوسرا بچہ دہلی کا رہنے والا پہلی جماعت میں داخل ہوا جو درجہ میں بڑی سنجیدگی اور خاموشی کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ جماعت میں جس جگہ بٹھادیا وہیں گھنٹوں بیٹھا رہتا۔ اگر بچپن کے تقاضے کی بنا پر کبھی شرارت کو جی چاہا تو آنکھ بچا کر شرارت کرلی۔ لیکن اس شرارت میں کوئی بچپن نہ ہوتا تھا بس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی بڑے بوڑھے نے شرارت کی ہے۔

جسمانی لحاظ سے یہ بچہ بہت ہی کمزور تھا۔ ہفتہ میں دو تین دن خرابیِ صحت کی وجہ سے غیر حاضر رہتا تھا۔ ایک نوکر اس کے سامانِ نوشت خواند اور اشیائے خورد و نوش کو اٹھائے رہتا۔ اور بچہ گاڑی کی نگرانی کرتا جس میں وہ سوار ہوکر آتا تھا۔ اب وہ بچہ اپنے والد کے ساتھ دہلی سے باہر ہے۔ لیکن اس کی جسمانی اور ذہنی حالت قابل اطمینان نہیں ہے۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ مستقبل میں "مرزا پھویا" سے کم نہیں ہوگا۔

نہ معلوم والدین کو بچوں کی شرارتیں کیوں ناگوار خاطر ہوتی ہیں۔ حالانکہ ان معصوموں کی شرارتیں بڑی معصوم ہوتی ہیں۔ ان میں ایک خاص لطف آتا ہے جو صرف اس شخص کو حاصل ہوتا ہے۔ جو بچوں میں رہتا ہے اور بچوں کے کھیل میں شریک ہوتا ہے اور ان سے محبت اور پیار سے پیش آتا ہے۔

بچوں کے ساتھ رہ کر ان کا اعتماد حاصل کرلیتا ہے۔ اس کے نزدیک یہ شرارتیں بری چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ بچہ کی بہتری کے لئے خدا کی ایک رحمت ہے۔

بچے بڑے ہوشیار ہوتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ انکے استاد یا ماں باپ کس طرح کا سلوک کرتے ہیں۔ وہ اسی لحاظ سے اپنی شرارتوں کی نوعیت بدل دیتے ہیں۔ اگر آپ بچوں سے سختی سے پیش آئیں گے تو ان کی شرارتوں میں قدرے سختی ہوگی۔ اور اگر آپ بچوں سے محبت، پیار اور نرمی کا برتاؤ کریں گے تو ان کی شرارتوں میں ایک خاص قسم کا بھولاپن اور معصومیت نظر آئے گی جو آپ کے لئے ناگوار خاطر ہونے کی بجائے دلچسپی کا باعث ہوگی۔

اس سال پہلی جماعت میں ایک بچہ داخل ہوا ہے۔ جس کو اس کی شرارتوں کی وجہ سے مجسمہ شرارت کہیں تو بجا اور درست ہوگا۔ اس بچہ سے ذرا دیر بھی نچلا نہیں بیٹھا جاتا ہے بلا کا ذہین۔ اس کی عادت ہے کہ سبق پڑھنے میں جب وہ سمجھتا ہے کہ اب استاد بات ختم کرنے کو ہے تو جھٹ کوئی نہ کوئی شرارت کردیتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں یہ شرارت پڑھائی میں مزاحم ہوتی ہے۔ لیکن بچہ کے نشو و نما اور ذہنی ترقی کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس شرارت کی نوعیت بدلنے کے لئے جب سے میں نے محبت اور پیار کے برتاؤ کو اختیار کیا ہے تو اس کی شرارتوں کا رُخ فوراً بدل گیا اور برابر بدلتا جارہا ہے اس کی شرارتوں میں خیر کوئی کمی تو ہوئی نہیں اور نہ میں اس کا خواہاں ہوں۔ البتہ اب اس کی شرارتیں منظم ہوگئی ہیں۔ اب وہ با موقع شرارتیں کرتا ہے۔ جس کا لطف نہ صرف استاد ہی کو حاصل ہوتا ہے

بلکہ ان ننھے ننھے ساتھیوں کو بھی آتا ہے جو خود اس جیسے بھولے بھالے ہیں ۔

ایسے موقعوں پر اساتذہ اور والدین کو ہوشیار رہنا چاہئے کہ کہیں وہ ایسے بھولے بھالے بچوں کو شرارت کی وجہ سے کھلونا نہ بنا دیں ۔ اگر ایسا کیا گیا تو یہ چیز بچہ کے لئے بڑی خطرناک ثابت ہوگی ۔ یہ بات یقینی ہے کہ ایسا بچہ اپنی پوری توجہ انہیں شرارتوں کی طرف کرے گا جس کی بنا پر وہ کھلونا سمجھا جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو ہردلعزیز بنانے کے لئے ایسا ضرور کرے گا ۔ اس طرح سے بہت ممکن ہے کہ وہ آگے چلکر محض مسخرا بن جائے ۔

والدین اور اساتذہ کا مشترکہ فرض ہے کہ بچہ کی شرارتوں کو اس طرح پر منظم کریں کہ اس کی آنے والی زندگی میں زیادہ سے زیادہ مفید ہوں ۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بچوں کی شرارتوں کے منظم کرنے کا کیا قاعدہ ہونا چاہئے ۔ میرا تجربہ ہے کہ اگر موقع محل دیکھکر بچے کو محبت اور پیار سے سمجھایا جائے تو وہ نقصان دہ شرارتوں سے باز آجاتا ہے ۔ جب نقصان دہ شرارتوں سے باز آنے کے بعد معصوم شرارتوں کا زمانہ شروع ہوتا ہے اس وقت بس اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی بھولی بھالی شرارتوں کی وجہ سے لوگ اس کو اپنے لئے کھلونا نہ بنالیں ۔

اساتذہ اور والدین کا بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق سب سے اہم فرض یہ ہے کہ قدرت کے دئے ہوئے عطیات کو ضائع نہ ہونے دیں ۔ بلکہ اس سے کوئی مفید چیز پیدا کریں ۔ ظاہر ہے کہ قدرت نے شرارت بچہ کو اس لئے نہیں دی کہ وہ بچہ کی تخریب کے درپے ہے ۔ واقعہ یہ ہے ۔ قدرت نے اس میں ایک قابل ترین جوہر پیدا کیا ہے ۔ جس کو جلا دیکر بچہ کے مستقبل کو روشن بنایا جاسکتا ہے

اگر آپ بچہ کی شرارتوں کو دبانے کی کوشش کریں گے تو اس کے نتائج بہت خراب ہوں گے ۔ ممکن ہے کہ مار پیٹ کر بچہ کی معصومانہ شرارتوں کو تو آپ کم کرادیں ۔ لیکن یہ معلوم رہنا چاہئے کہ اس سے کیا کیا نتائج پیدا ہوں گے آپ بچہ کا اعتبار کھودیں گے ۔ بچہ میں جھوٹ مکاری اور ریاکاری کی عادتیں پیدا ہو جائیں گی ۔ سب سے بڑی چیز جو بچہ میں پیدا ہوگی ۔ وہ بزدلی ہے ۔ بہت ممکن ہے کہ رفتہ رفتہ یہ بری عادتیں اسکی معصوم طبیعت میں جڑ پکڑ جائیں اور اس کی زندگی خراب ہو جائے ۔

اس لئے والدین اور استادوں کو اس معاملہ میں حکمت عملی اور ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہئے ۔ ایسا نہو کہ ہماری ذرا سی سستی کاہلی اور غفلت ایک معصوم انسان کے مستقبل کو برباد کردے ۔ جس کے لئے نہ صرف قوم کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا بلکہ خدا کے سامنے بھی ۔

حالاتِ جامعہ

دلی رنج والم کے ساتھ یہ اطلاع سپردِ قلم کی جاتی ہے کہ جامعہ کے ایک محسن اور ملت کے قدیم دردمند کنور عبدالوہاب خاں صاحب ایک عرصہ تک علیل رہ کر رہ گذارِ عالمِ جاودانی ہوئے۔ اِنّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون ؂

جامعہ میں جب یہ اطلاع پہنچی تو تعزیت کا جلسہ منعقد ہوا۔ اور ایصالِ ثواب کیا گیا۔ مرحوم کو جامعہ کے ساتھ بہت قریبی اور قدیمی تعلق تھا۔ بانیانِ جامعہ کے آپ خاص رفیقوں میں تھے، اور جس طرح خلافت کی تحریک میں آپ نے اُن کا پورا ساتھ دیا اسی طرح جامعہ کی تاسیس وتعمیر میں اُن کے دوش بدوش حصّہ لیا۔ اور اپنے اس تاسیسی تعلق کی وجہ سے آپ ہمیشہ جامعہ پر مہربان رہے۔ اور اس کی امداد و اعانت سے کبھی گریز نہیں فرمایا۔ مرحوم نے پچھلے سال سے اپنے فرزند وحید میاں عبدالباقی خاں کے لئے جامعہ ہی کی تعلیم اور اُس کے ماحول کو پسند فرمایا تھا۔ اور اکثر دہلی تشریف لاکر ارکانِ جامعہ کی ہمت افزائی فرماتے رہتے تھے۔

خدا مرحوم کی قبر پر اپنی رحمت کے پھول برسائے۔ اور اُس کو حکیم اجمل، محمد علی اور ڈاکٹر انصاری کی روحوں کے ساتھ اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

جامعہ کا ہر شخص اِس صدمہ سے مُتاثر ہے جناب بیگم عبدالوہاب صاحب اور میاں عبدالباقی سلمۂ اور اُن کی بچی کے ساتھ پوری جامعہ اُن کے غم میں شریک ہے۔ اللہ سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

شیخ الجامعہ جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب مدظلہٗ، آنکھ کے نہایت کامیاب علاج کے بعد بمبئی سے تشریف لے آئے ہیں اب آنکھ میں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اور نہ بصارت پر کوئی صدمہ، الحمدللہ علیٰ احسانہ ؂

۱۵ مارچ سے آپ نے اپنے دفتری معمولات کو باقاعدہ شروع کر دیا ہے۔

برما کے ہمدردانِ جامعہ کے صلاح و مشورہ سے طے پایا ہے کہ مارچ کی آخری تاریخوں میں رنگون تشریف لے جائیں۔ ناظم حلقہ ہمدردان بھی آپ کے ہمراہ ہوگا ؂

مسٹر ووڈ جنہیں گورنمنٹ ہند نے ہندوستان میں ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے متعلق مشورہ کے لئے انگلستان سے بُلایا تھا خواہش ظاہر فرمائی تھی کہ میں جامعہ ملیہ کے مدرسوں اور اُن کے طریق کار کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ اور مسٹر جے۔ آئی پارکنسن ایجوکیشنل کمشنر آف انڈیا اور مسٹر فیلڈن جو آل انڈیا ریڈیو کے کنٹرولر ہیں۔ ۳ مارچ کو جامعہ قرولباغ میں تشریف لائے۔ اور ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کی معیت میں انہوں نے جامعہ کے مختلف شعبوں خصوصاً ابتدائی درجوں کو ملاحظہ فرمایا۔ اگلے روز ۴ مارچ کو شام کے وقت جامعہ نگر

اوکھلا میں تشریف لے جاکر مدرسہ ابتدائی کو دیکھا۔ جامعہ کے کام سے وہ بیحد خوش ہوئے۔ اور انہوں نے اِسے ہندوستان میں ایک نیا تعلیمی تجربہ قرار دیا ہمیں افسوس ہے کہ اُن کے پاس کافی وقت نہیں تھا۔ اور وہ تفصیلی نظر سے سب چیزوں کو نہ دیکھ سکے تاہم اُن کی تشریف آوری اور نہایت بہت افزا کلمات کے بیحد ممنون ہیں۔

اُنہوں نے جو رائے کتاب آرائے میں درج فرمائی ہے۔ اُس کی نقل ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

"مجھے جامعہ ملیہ کا ابتدائی مدرسہ اس لئے بہت پسند آیا کہ یہاں بچے ضرورت سے زیادہ متین اور سنجیدہ نہیں ہیں آپ کسی دوسرے مدرسہ میں جائیے بچّوں کو خاموش نہیں پائیں گے۔ چھوٹے بچوں کے مدرسہ میں سکوت اور خاموشی کے کیا معنیٰ؟ بچّے زندہ دل ہوتے ہیں۔ اور مدرسہ میں بھی اُن کو خوش و خرم رہنا چاہئیے"

مقصود علی صاحب ایروڈرم آفیسر الہ آباد جنکی خدمات اسی مہینہ کراچی کے ایروڈرم میں تبدیل کردی گئی ہے۔ ہندوستان کے اُن چند لوگوں میں ہیں جو فنِ پرواز کے متعلق خاص تجربہ اور علم رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنی تعلیمی منازل کو یورپ میں رہ کر پورا کیا ہے مارچ کے پہلے ہفتہ میں موصوف دہلی آئے تھے۔ اپنے قدیم دوستوں (پروفیسر محمد مجیب اور شیخ الجامعہ صاحب) سے ملنے کے لئے جامعہ بھی آئے مدرسۂ ثانوی کے طالب علموں کے اصرار سے مجبور ہوکر آپ نے ہوائی جہاز کے عنوان پر ایک تقریر کی۔ جہاز کی تاریخ، تدریجی ترقی، اس کی قسمیں، اور مشینیں غرض کہ عام معلومات کے لئے انہوں نے بہت کچھ بتلایا۔ مقرر کے ذاتی تجربات اور عینی مشاہدہ کی بناپر اس تقریر کی اہمیت بڑھ گئی تھی۔ اور پھر میجک لال ٹین نے اس کو طالب علموں کے لئے اور بھی دلچسپ اور مفید بنادیا تھا

دینی خطبات کی تیسری تقریر فروری میں ہوئی، جناب مولنا غلام مرشد صاحب پروفیسر اشاعت اسلام کالج لاہور دہلی تشریف لے آئے تھے۔ اور اپنا عالمانہ مقالہ "اسلام میں دولت کی تقسیم" پڑھکر سنایا۔

مولنائے موصوف نے اپنی علمی قابلیت اور موجودہ مسائل کو سمجھنے کی غیرمعمولی صلاحیت کے لئے محتاج تعارف نہیں ہیں آپنے اس مسئلہ پر جس عمدگی سے بحث کی وہ آپ کی دقت نظر اور اصابت رائے پر دال ہے۔

مقالہ کے ختم ہونے پر صاحب صدر جناب مولنا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے مخصوص انداز میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ جس سے حاضرین جلسہ نہایت محظوظ ہوئے۔

دینی خطبات کی چوتھی تقریر ۲۰ مارچ ۱۹۴۳ء کی شام کو ہوئی، ابوالبرکات حکیم عبدالرؤف صاحب داناپوری نے "اسلام اور موجودہ مدنی مسائل" کے عنوان پر ایک نہایت مبسوط مقالہ پڑھا۔

مولنا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر امارت شرعیہ صوبہ بہار نے صدارت فرمائی جلسہ تقریباً ۲ گھنٹہ تک جاری رہا۔

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب مدظلہٗ اور مولانا احمد سعید صاحب کے علاوہ مولانا عبدالقادر صاحب قصوری، مولانا بشیر احمد صاحب مولانا حفظ الرحمٰن صاحب، ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز مولانا حامد الانصاری صاحب غازی بھی جلسہ میں شریک تھے۔

مولوی مسعود علی صاحب ندوی مارچ میں دہلی تشریف لائے تھے، آپ کا قیام شہر میں تھا۔ لیکن از رہ محبت وکرم زیادہ وقت آپنے کارکنانِ جامعہ کے ساتھ گذارا۔ جامعہ نگر کی نئی بستی کو دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے، جناب ممدوح کو فنِ تعمیر سے جو دلچسپی ہے۔ اس لحاظ سے آپ کی رائے نہایت وقیع ہے۔ ہماری تو آرزو تھی کہ جامعہ کی تعمیر مولوی صاحب موصوف کی نگرانی میں انجام پائے لیکن دارالمصنفین کے اہتمام وانصرام کی ساری عمارت آپ کے دم سے قائم ہے۔ وہاں سے ایک دن کے لئے نکلنے کی بھی گنجائش نہیں۔ اِس لئے ہماری یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔

جامعہ کے قدیم طلباء کو مادرِ علمی کے ساتھ جو محبت اور شیفتگی ہے۔ وہ انہیں ہمیشہ جامعہ کی بہتری کی مساعی کے لئے بے چین رکھتی ہے اور اِس طرح دور رہ کر بھی وہ ہم سے قریب رہتے ہیں لیکن محض اِس روحانی قرب پر بس نہیں کرتے بلکہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ کوئی موقعہ ملے اور وہ دہلی پہنچیں، اِس سال جامعہ میں کوئی تقریب نہیں ہوئی تو اس مہینہ کنونشن کے بہانے کچھ نہ کچھ لوگ آہی گئے۔ جناب معین الدین صاحب حارث بی۔ اے مدیر اجمل بمبئی کے علاوہ جو اپنی برادری میں سب سے پہلے جامعہ پہنچے۔ پشاور سے جناب عبدالکریم صاحب بی۔ اے جامعہ اور مولوی احسان اللہ صاحب بی۔ اے جامعہ لاہور سے، مولوی محمد سرور صاحب بی اے جامعہ و فاضل مصر، لکھنؤ سے، ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب احراری، ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (پروفیسر عربی لکھنؤ یونیورسٹی) بھی آئے۔ اور جامعہ کے ساتھ اپنے گہرے تعلق اور محبت کا ثبوت دیا۔

طلباء قدیم کے علاوہ بہت سے ہمدردانِ جامعہ بھی کنونشن کے سلسلہ میں دہلی تشریف لائے تھے جن میں سے بیشتر کو اپنی سیاسی مصروفیتوں کی وجہ سے جامعہ آنے کی مہلت نہیں مل سکی۔ لیکن پھر بھی ملک نصر اللہ خاں عزیز مدیر زمیندار۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب ایم۔ ایل۔ سی (یو۔ پی)، میر عبدالقیوم صاحب وکیل لائلپور، جناب جمیل الرحمٰن صاحب قدوائی، مولوی عبداللطیف صاحب بجنوری۔ مولوی عبدالحی صاحب وکیل، شیخ خلیق الرحمٰن صاحب نے جامعہ میں قدم رنجہ فرما کر ہمیں ممنون فرمایا۔

آل انڈیا کنونشن میں معزز مہمانوں کی خدمت کے لئے جامعہ سے بھی طالب علموں کی ایک جماعت نے شرکت کی ہمیں مسرت ہے کہ منتظمین اُن کے کام سے مطمئن اور مہمان خوش رہے۔ بحمد اللہ انہوں نے وہاں جامعی امتیاز کو قائم رکھا جن طلبہ نے اِس سلسلہ میں کام کیا یہ ہیں۔

۱- برکت علی	متعلم سندی	۲- محمد عمر	ثانوی ششم
۳- محمد عرفان	ثانوی ششم	۴- محمد اسمٰعیل خاں	ثانوی پنجم
۵- عبداللطیف اعظمی	درجۂ خاص	۶- احمد خاں	ثانوی سوم
۷- عبدالعزیز خاں	ثانوی سوم	۸- آزاد رسول	"
۹- محمود حسین	ثانوی دوم	۱۰- محمد قاسم	ثانوی دوم
۱۱- محمد یٰسین	"	۱۲- حفیظ اللہ	ثانوی اوّل

مولٰنا شوکت علی صاحب مدظلہٗ دہلی کے قیام میں ہماری خوش نصیبی سے قرولباغ ہی میں اور جامعہ سے بالکل قریب (شانتی نواس) میں رہتے ہیں۔ آجکل یہیں تشریف رکھتے ہیں۔ اسمبلی کی عام مصروفیات کے علاوہ مسلمانوں کی موجودہ سیاسیات کے سلسلہ میں اس درجہ مصروف ہیں کہ ایک لمحہ کی فرصت نہیں ملتی۔ اخبار خلافت کے دوبارہ اجراء میں بھی اسی لئے دیر ہو رہی ہے لیکن اپریل میں اخبار جاری ہوجائیگا

مولٰنا محمد علی مرحوم کو دہلی سے جو تعلق تھا۔ اسی بنا پر محترمہ بیگم صاحبہ مرحوم کی وفات کے بعد بھی دہلی کو نہ چھوڑ سکیں۔ اب آپ کا مستقل قیام قرولباغ (شانتی نواس) ہی میں ہے۔ قیام دہلی کی ایک وجہ اپنے دختر زادہ عزیزی طارق علی (نبیرہ مولٰنا شوکت علی صاحب) کی نگرانی بھی ہے۔ جو جامعہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ کو جامعہ کی خدمت میں کبھی تامل نہیں ہوتا۔ ہمیشہ کارکنان جامعہ کی ہمت افزائی فرماتی رہتی ہیں۔ مولٰنا مرحوم کے اہم کاغذات وکتب خانہ تو پہلے ہی مرحمت فرما چکی ہیں۔ کچھ کاغذات باقی رہ گئے تھے۔ اُن کو بھی جامعہ کے لئے انتخاب (Sorts) کرا رہی ہیں۔

طلبائے کالج اور ثانوی مدرسہ کی انجمنوں کے معمولی جلسے حسب معمول اس مہینہ بھی ہوتے رہے۔ بزم ادب کی نئی وزارت اپنا کام کر رہی ہے۔ اگرچہ زیادہ جوش نہیں معلوم ہوتا۔ اُن کا رسالہ "گلشن" بھی باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ انجمن اتحاد کا ماہنامہ جوہر طلبا کی بعض غیر معمولی مصروفیتوں کی وجہ سے اس مہینہ شائع نہیں ہوا۔ اُن کے ہاں ایک جلسہ میں اس موضوع پر گرما گرم بحث رہی کہ "آیا کانگریس کو عہدے قبول کرنے چاہئیں یا نہیں"

تحریک حلقہ ہمدردانِ جامعہ

گذشتہ سال حلقہ ہمدردان نے ۱۷ ہزار کی رقم جامعہ کی نذر کی تھی اور سالِ رواں کے متعلق ناظم حلقہ نے جامعہ کو یہ یقین دلایا تھا کہ اِس دفعہ انشاء اللہ العزیز ہمدردانِ جامعہ چوبیس ہزار کی رقم خطیر جامعہ کو پیش کرسکیگا۔ اگست سے فروری تک جو رقم وصول ہوئی ہے۔اُس کی میزان نوہزار چھ سو سولہ روپے ہے۔ اِس طرح چودہ ہزار آٹھ سو چوراسی کی رقم باقی رہتی ہے۔ جب کہ ہمارے پاس صرف چار مہینے باقی ہیں۔

اگر انتخابات کی ہنگامہ خیز جد و جہد ہمدردانِ جامعہ اور خادمان ملت کی توجہ کو اپنی طرف نہ کھینچ لیتی تو ہمیں یقین تھا کہ مجوزہ رقم کا بیشتر حصہ اب تک وصول ہوجاتا۔ اب اِن چار ماہ کے اندر یعنی آخر جولائی تک باقی پندرہ ہزار روپیہ وصول کرنا ہے۔

اِس سلسلہ میں ہمدردانِ جامعہ کے علاوہ جامعہ کے قدیم طلباء، طلباء جامعہ کے سرپرست اور تمام ہمدردان اور بہی خواہان جامعہ سے توقع ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے صوبہ میں جامعہ کے لئے مجوزہ رقم وصول کرنیکی کوشش فرمائیں گے۔

ختم جولائی تک جو رقوم ہمیں جمع کرنی ہیں۔ وہ صوبہ وار درج ذیل ہیں۔

صوبہ یو۔پی	پندرہ سو۔
صوبہ دہلی	آٹھ سو۔
ریاست حیدرآباد	تین ہزار
صوبہ بنگال	ڈھائی ہزار
صوبہ بمبئی	بارہ سو
ممالک متوسط	ایک ہزار
صوبہ پنجاب و سرحد	ایک ہزار
صوبہ مدراس	ڈیڑھ ہزار
صوبہ برما	بارہ سو۔
صوبہ بہار	ایک ہزار
دیگر	ایک سو چوراسی
میزان	**چودہ ہزار آٹھ سو چوراسی** ۱۴۸۸۴

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اُن بزرگوں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ فروری ۱۹۳۶ء میں حلقۂ ہمدردان جامعہ میں شریک ہوئے ہیں

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب		نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	
۱	۴۰۶۴	فضل الٰہی خاں صاحب	بستی دانشمندان	۲۱	۴۰۸۴	ابوسعید بزمی صاحب۔ ایم۔ اے	بجنور
۲	۴۰۶۵	عبدالحفیظ صاحب	گوپال گنج رینج	۲۲	۴۰۸۵	قاضی حامد علی صاحب	علیگڈھ
۳	۴۰۶۶	میاں محمد اسحٰق صاحب	دہلی	۲۳	۴۰۸۶	مولوی نذر حسین صاحب	دہلی
۴	۴۰۶۷	الائنز اینڈ اسٹنٹ گارڈر لائف انشورنس کمپنی	〃	۲۴	۴۰۸۷	محمد اسمٰعیل صاحب	نئی دہلی
۵	۴۰۶۸	مسرز سید شاہد علی اینڈ برادرس	〃	۲۵	۴۰۸۸	رقیہ جہاں بیگم صاحبہ	دہلی
۶	۴۰۶۹	عبدالرزاق صاحب	نئی دہلی	۲۶	۴۰۸۹	میمونہ بیگم صاحبہ	〃
۷	۴۰۷۰	عبدالغفار صاحب	〃	۲۷	۴۰۹۰	محمد قاسم علی صاحب	〃
۸	۴۰۷۱	بیگم صاحبہ حشمت علی صاحب	〃	۲۸	۴۰۹۱	محمد معین الدین صاحب۔ اے۔ ایس۔ ایم	پنڈارک
۹	۴۰۷۲	حمیرہ صاحبہ حشمت علی صاحب	〃	۲۹	۴۰۹۲	ایم حبیب الحسن صاحب	کلکتہ
۱۰	۴۰۷۳	نورالحسن خانصاحب	کونڈوا	۳۰	۴۰۹۳	ایم، عبدالاحد صاحب عثمانی ندوی	〃
۱۱	۴۰۷۴	جے۔ آر خاں صاحب	ماٹونگا	۳۱	۴۰۹۴	مولوی مقبول احمد صاحب انصاری	〃
۱۲	۴۰۷۵	عبدالحمید نعمانی صاحب	بمبئی	۳۲	۴۰۹۵	الطاف احمد صاحب چودھری	〃
۱۳	۴۰۷۶	نور مصطفےٰ صاحب	نئی دہلی	۳۳	۴۰۹۶	شیخ نسیم صاحب انصاری	〃
۱۴	۴۰۷۷	محمد یار خاں صاحب	دہلی	۳۴	۴۰۹۷	جعفر علی خانصاحب	〃
۱۵	۴۰۷۸	رضی الدین صاحب	میرٹھ	۳۵	۴۰۹۸	ایس۔ ایم تجمل صاحب	〃
۱۶	۴۰۷۹	میر قاسم علی صاحب	〃	۳۶	۴۰۹۹	اکرم شاہ صاحب	〃
۱۷	۴۰۸۰	مسز مولوی نصیر الدین صاحب	علیگڈھ	۳۷	۴۱۰۰	ایس۔ ایم معین الدین صاحب۔ قادری	〃
۱۸	۴۰۸۱	مولانا محمد عقیل صاحب	〃	۳۸	۴۱۰۱	عبدالقدیر صاحب	〃
۱۹	۴۰۸۲	ابوالیث صاحب ندوی	بجنور	۳۹	۴۱۰۲	محمد افضل بھٹی صاحب	لاہور
۲۰	۴۰۸۳	فدا محمد صاحب	〃	۴۰	۴۱۰۳	الہ دین صاحب ٹھیکیدار	〃

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب		نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	
۴۱	۴۱۰۴	محمد سرور صاحب ۔ بی ۔ اے ۔ جامعہ	لاہور	۶۵	۴۱۲۸	محمد حسین صاحب قریشی	لاہور
۴۲	۴۱۰۵	محمد علی صاحب جامعی	〃	۶۶	۴۱۲۹	عذرا بیگم صاحبہ	〃
۴۳	۴۱۰۶	محمد صادق صاحب ہوشیارپوری	〃	۶۷	۴۱۳۰	مولانا عبدالمجید صاحب عتیقی	〃
۴۴	۴۱۰۷	لاہور بوٹ ہاؤس	〃	۶۸	۴۱۳۱	سید محمد شاہ صاحب	چک جھمرہ
۴۵	۴۱۰۸	محمد احسان صاحب	〃	۶۹	۴۱۳۲	میاں حاجی محمد اسمٰعیل صاحب	〃
۴۶	۴۱۰۹	ملک حسن علی صاحب ۔ بی ۔ اے ۔ جامعہ	〃	۷۰	۴۱۳۳	ملک عبدالرحمٰن صاحب	〃
۴۷	۴۱۱۰	محمد شفیع صاحب	〃	۷۱	۴۱۳۴	عبدالعزیز صاحب	〃
۴۸	۴۱۱۱	سلامت اللہ صاحب	〃	۷۲	۴۱۳۵	حاجی امان اللہ میاں فضل الدین صاحبان گورا	〃
۴۹	۴۱۱۲	جنگ بہادر سنگھ صاحب	〃	۷۳	۴۱۳۶	سکرٹری صاحب امداد فنڈ کمیٹی	لائل پور
۵۰	۴۱۱۳	ملک محمد اسلم صاحب ۔ جامعی بیرسٹرایٹ لا	〃	۷۴	۴۱۳۷	خواجہ غلام حسن صاحب ۔ ایم ۔ ایل ۔ اے	〃
۵۱	۴۱۱۴	ڈاکٹر محمد یوسف صاحب	〃	۷۵	۴۱۳۸	چودھری رحمت علی صاحب ناگرہ	〃
۵۲	۴۱۱۵	پروفیسر منیر الدین صاحب	〃	۷۶	۴۱۳۹	چودھری عنایت اللہ خاں صاحب	〃
۵۳	۴۱۱۶	میر غلام رسول صاحب	〃	۷۷	۴۱۴۰	میر عبدالقیوم صاحب جامعی	〃
۵۴	۴۱۱۷	مولانا محمد یوسف خاں صاحب سلیم چشتی ۔ بی ۔ اے ۔	〃	۷۸	۴۱۴۱	چودھری منظور احمد صاحب	〃
۵۵	۴۱۱۸	محمد عبدالقوی لقمان صاحب	〃	۷۹	۴۱۴۲	ملک فیض اللہ خانصاحب	〃
۵۶	۴۱۱۹	عنایت اللہ صاحب	〃	۸۰	۴۱۴۳	ڈاکٹر غلام رسول صاحب چیما	〃
۵۷	۴۱۲۰	ایک مسلمان	〃	۸۱	۴۱۴۴	میاں عنایت اللہ صاحب	〃
۵۸	۴۱۲۱	خواجہ غلام محمد صاحب	〃	۸۲	۴۱۴۵	شیخ محمد عمر صاحب	〃
۵۹	۴۱۲۲	مولانا محمد حنیف صاحب ندوی	〃	۸۳	۴۱۴۶	چودھری الٰہی بخش صاحب	〃
۶۰	۴۱۲۳	چودھری جلال الدین صاحب اکبر ۔ بی ۔ اے	〃	۸۴	۴۱۴۷	شیخ محمد بشیر صاحب	〃
۶۱	۴۱۲۴	چودھری غلام محمد صاحب	〃	۸۵	۴۱۴۸	محمد رمضان خاں سرور صاحب	〃
۶۲	۴۱۲۵	خدا بخش صاحب	〃	۸۶	۴۱۴۹	چودھری نجیب اللہ خانصاحب	〃
۶۳	۴۱۲۶	مرتضیٰ احمد خاں صاحب	〃	۸۷	۴۱۵۰	چودھری محمد جلال خانصاحب	〃
۶۴	۴۱۲۷	خواجہ عبدالوحید صاحب	〃	۸۸	۴۱۵۱	محبوب الرحمٰن صاحب	〃

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب		نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	
۸۹	۴۱۵۲	سید محبوب شاہ صاحب	لائل پور	۱۱۳	۴۱۷۶	کیپٹن غلام محمد صاحب	بہاولپور
۹۰	۴۱۵۳	چودھری فضل محمد صاحب	؍	۱۱۴	۴۱۷۷	محمد صادق صاحب	؍
۹۱	۴۱۵۴	محمد علی صاحب باجوہ	؍	۱۱۵	۴۱۷۸	محمد افضل صاحب	؍
۹۲	۴۱۵۵	محمد اکبر صاحب	؍	۱۱۶	۴۱۷۹	سید غلام محی الدین صاحب ہمدانی	؍
۹۳	۴۱۵۶	خان شیر محمد خانصاحب	؍	۱۱۷	۴۱۸۰	غلام محمد صاحب	؍
۹۴	۴۱۵۷	سید دیوان علی شاہ بخاری صاحب	؍	۱۱۸	۴۱۸۱	محمد عظیم الدین علوی صاحب	؍
۹۵	۴۱۵۸	رانا فیروز الدین خاں صاحب	؍	۱۱۹	۴۱۸۲	بابن خاں ولد مہتاب خاں صاحب کونذری	
۹۶	۴۱۵۹	میاں برکت اللہ صاحب	؍	۱۲۰	۴۱۸۳	میاجملا صاحب	؍
۹۷	۴۱۶۰	میاں فتح اللہ صاحب	؍	۱۲۱	۴۱۸۴	بابنا وسرام صاحب	؍
۹۸	۴۱۶۱	حاجی محمد یار خانصاحب	بہاولپور	۱۲۲	۴۱۸۵	بھگوان راؤجی بہار کر صاحب	؍
۹۹	۴۱۶۲	خان بہادر مولوی ضیاء الدین صاحب	؍	۱۲۳	۴۱۸۶	مہرام تھادریا صاحب	؍
۱۰۰	۴۱۶۳	محمد عبد الحمید صاحب	؍	۱۲۴	۴۱۸۷	لالو ولد رام سنگھ صاحب	؍
۱۰۱	۴۱۶۴	محمد عبد الرحمٰن خالد صاحب	؍	۱۲۵	۴۱۸۸	ہیم جی سگھا صاحب	؍
۱۰۲	۴۱۶۵	قمر الدین صاحب	؍	۱۲۶	۴۱۸۹	رامو ولد دھنو صاحب	؍
۱۰۳	۴۱۶۶	میجر شمس الدین صاحب	؍	۱۲۷	۴۱۹۰	کھیما امر سنگھ صاحب	؍
۱۰۴	۴۱۶۷	کرنل مقبول حسن صاحب قریشی	؍	۱۲۸	۴۱۹۱	محمد مستان خاں صاحب	کانگ لی
۱۰۵	۴۱۶۸	بقا محمد خانصاحب	؍	۱۲۹	۴۱۹۲	مولوی حافظ نور اللہ صاحب	کلکتہ
۱۰۶	۴۱۶۹	خواجہ عبد الغفور صاحب	؍	۱۳۰	۴۱۹۳	مولوی احمد دین صاحب	؍
۱۰۷	۴۱۷۰	مولوی عبد اللہ صاحب	؍	۱۳۱	۴۱۹۴	رحیم الدین احمد صاحب	؍
۱۰۸	۴۱۷۱	خان بہادر شاہ نواز خاں صاحب	؍	۱۳۲	۴۱۹۵	عبد الجبار صاحب	؍
۱۰۹	۴۱۷۲	حافظ مشتاق احمد صاحب	؍	۱۳۳	۴۱۹۶	سید محمد ولی حیدر صاحب	؍
۱۱۰	۴۱۷۳	حکیم ظہور احمد صاحب	؍	۱۳۴	۴۱۹۷	خواجہ محمد شفیع صاحب	؍
۱۱۱	۴۱۷۴	بندہ حاجی احمد صاحب	؍	۱۳۵	۴۱۹۸	خواجہ سراج الدین صاحب	؍
۱۱۲	۴۱۷۵	محمد عبد المجید صاحب رحمانی	؍	۱۳۶	۴۱۹۹	قاضی محمد لشبیر صاحب	؍

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب		نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	
۱۳۷	۴۲۰۰	مولوی بشیر حسن صاحب	کلکتہ	۱۴۱	۴۲۰۴	زید۔ ایچ خانصاحب	نئی دہلی
۱۳۸	۴۲۰۱	خواجہ محمد شبیر صاحب	"	۱۴۲	۴۲۰۵	میاں محمد صاحب	سورت
۱۳۹	۴۲۰۲	محمد منظور الٰہی صاحب	"	۱۴۳	۴۲۰۶	عبدالغفار صاحب	اکیاب
۱۴۰	۴۲۰۳	ایس۔ اے حیات صاحب	نئی دہلی				

مستقل امداد وعطیات

فروری ۱۹۳۷ء

ذیل کی رقومات جنمیں بعض ہمیں اپنے مہتممین اور سُفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں اور بعض براہ راست درج رجسٹر ہو چکی ہیں۔ حوالہ رسید اور رقومات کی صحت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر آپ کا ممنون ہوگا۔ اور آئندہ پرچہ میں تصحیح کر دیجائیگی۔ (مرتب)

۱۔ دہلی

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۲۹۸۷ لے	بابو رحمت اللہ صاحب گلی کلو خواص	عار	۱۶	۳۱۰۲ لے	سکرٹری صاحب برلا ملز سبزی منڈی	عے ر
۲	۲۹۸۸ ٫	خواجہ احمد اللہ صاحب مشن کوٹھی دریا گنج	ہہر	۱۷	۳۱۰۳ ٫	چودھری الٰہی بخش صاحب امین منزل قرولباغ	۸ر
۳	۲۹۸۹ ٫	منشی علی احمد خانصاحب جمعیۃ العلما گلی ماماولی	عہر	۱۸	۳۱۰۴ ٫	حکیم ذکی احمد صاحب جید پریس بلیماران	عہر
۴	۲۹۹۰ ٫	انوار الحق ایس ایم عرفان صاحبان کوچہ خانچند	۸ر	۱۹	۳۱۰۵ ٫	سراج الدین صاحب صدر بازار سرائے فطنیہ	۴ر
۵	۲۹۹۱ ٫	عبد الحق صاحب متولی معرفت منشی عبد الوہاب صاحب چوک چاندنی	صہ ر	۲۰	۳۱۰۶ ٫	حاجی عبد الحمید صاحب موتی والے صدر بازار	۴ر
۶	۲۹۹۲ ٫	حاجی عبد الغنی فضل الحق صاحبان جنت فروش بلیماران	عار	۲۱	۳۱۰۷ ٫	شیخ محمد رفیع صاحب دوائی والے بلیماران	۴ر
۷	۲۹۹۳ ٫	حاجی نذیر الدین احمد صاحب ٹھیکیدار عقب کلاں مسجد	سے ر	۲۲	۳۱۰۸ ٫	شیخ محمد تقی صاحب برٹش بوٹ ہاؤس بلیماران	عہر
۸	۲۹۹۴ ٫	سرفراز الحق صاحب مسجد کالے خاں	۴ر	۲۳	۳۱۰۹ ٫	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب کڑہ بڑیاں	عہر
۹	۲۹۹۵ ٫	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب چتلی قبر	عہر	۲۴	۳۱۱۰ ٫	قدیر الدین احمد صاحب وکیل بلیماران	عہر
۱۰	۲۹۹۶ ٫	سید معین الدین صاحب چوڑی والان	عہر	۲۵	۳۱۱۱ ٫	بدر الدجیٰ صاحب ویسٹرن سٹور کشمیری گیٹ	۸ر
۱۱	۲۹۹۷ ٫	لیڈی صاحبہ ڈاکٹر ایف ڈی محمود طبیہ کالج	عہر	۲۶	۳۱۱۲ ٫	میاں محمد اسحٰق صاحب منیجر فرم ایس ایم عبد الغنی	عہر
۱۲	۲۹۹۸ ٫	عبد الحامد صاحب خوشنویس کیپٹل پریس صدر بازار	عہر	۲۷	۳۱۱۳ ٫	محمد اسمٰعیل صاحب صدر بازار	عہر
۱۳	۲۹۹۹ ٫	حکیم نذیر الدین احمد صاحب طبیہ کالج	۴ر	۲۸	۳۱۱۴ ٫	عبد المغنی صاحب ولد عبد الغنی صاحب تیلی واڑہ	۸ر
۱۴	۳۰۰۰ ٫	محمد احمد صاحب چانولا صابن فیکٹری باڑہ ہندو راؤ	عہر	۲۹	۳۱۱۵ ٫	حاجی بشیر احمد صاحب جنت فروش چاوڑی بازار	۸ر
۱۵	۳۱۰۱ ٫	محمد تقی صاحب اللہ والے سینیر سپورٹس کمپنی موید روڈ	ہہر	۳۰	۳۱۱۶ ٫	ایم ملک صدیق اینڈ برادرس کوچہ خانچند	عہر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۳۱	۳۱۱۷ لمے	محمد ادریس بارڈی اینڈ کو کٹرہ قطب الدین	عہ	۵۵	۳۱۴۱ لمے	حاجی رشید احمد صاحب کشمیری دروازہ	عار
۳۲	۳۱۱۸ ،	قطار رحمت الٰہی محمد بلال صاحبان۔ " "	۴ر	۵۶	۳۱۴۲ ،	مرزا غلام قطب الدین احمد خانصاحب۔ لال دروازہ	عہ
۳۳	۳۱۱۹ ،	عبدالرحیم صاحب۔ ولد حاجی محبوب الٰہی صاحب " "	۴ر	۵۷	۳۱۴۳ ،	رازق الخیری صاحب۔ دفتر رسالہ عصمت	۸ر
۳۴	۳۱۲۰ ،	محمد رفیع صاحب ولد شیخ محمد صدیق صاحب " "	۴ر	۵۸	۳۱۴۴ ،	ڈاکٹر محمد احمد صاحب سرجن فتحپوری	عہ
۳۵	۳۱۲۱ ،	محمد حسین خادم صاحب اسٹیشن دہلی	۸ر	۵۹	۳۱۴۵ ،	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان چوک چاندنی	۸ر
۳۶	۳۱۲۲ ،	ڈاکٹر ناصر عباس صاحب فتحپوری	عہ	۶۰	۳۱۴۶ ،	ممتاز الدین صاحب سوداگر صدر بازار	عہ
۳۷	۳۱۲۳ ،	شمس العارفین صاحب دوائی والے فتحپوری	۴ر	۶۱	۳۱۴۷ ،	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب ہمدرد دواخانہ	صہ
۳۸	۳۱۲۴ ،	محمد یوسف صاحب امپائر واچ کمپنی بلیماران	عہ	۶۲	۳۱۴۸ ،	میاں اللہ بخش محمد سعید صاحبان کوچہ قابل عطار	ے ر
۳۹	۳۱۲۵ ،	محمد اقبال حسین صاحب۔ میونسپل بورڈ	عہ	۶۳	۳۱۴۹ ،	زرین خانصاحب۔ فروٹ مرچنٹ سبزی منڈی	عار
۴۰	۳۱۲۶ ،	عبدالمجید خانصاحب۔ مفتی والان	عہ	۶۴	۳۱۵۰ ،	محمد سعید صاحب امام جی والے معرفت محمد احمد صاحب چانو	عہ
۴۱	۳۱۲۷ ،	نظام الرحمٰن صاحب تاجر کتب دریبہ کلاں	عار	۶۵	۳۲۰۱ ،	محمد احمد صاحب چانو لاصابن فیکٹری باڑہ ہندو راؤ	۴ر
۴۲	۳۱۲۸ ،	منشی بشیر بیگ صاحب محلہ گڑھیا کوچہ چیلان	۲ر	۶۶	۳۲۰۲ ،	شمس الدین صاحب مٹر کھور دالی قرولباغ	۸ر
۴۳	۳۱۲۹ ،	حکیم عنایت اللہ صاحب۔ کوچہ تارا چند	۸ر	۶۷	۳۲۰۳ ،	سید حفیظ الدین صاحب " " "	۸ر
۴۴	۳۱۳۰ ،	کلو صاحب۔ تانبے والے دکان حاجی رفیع الدین چوک چاندنی	۴ر	۶۸	۳۲۰۴ ،	آغا محمد امین صاحب فیض منزل قرول باغ	عہ
۴۵	۳۱۳۱ ،	منشی سید اوصاف علی صاحب۔ محلہ گڑھیا	عہ	۶۹	۳۲۰۵ ،	مقبول الحق صاحب انصاری سلطان منزل قرولباغ	عا
۴۶	۳۱۳۲ ،	مرزا شوکت اللہ صاحب ٹھیکیدار چوک جامع مسجد	۸ر	۷۰	۳۲۰۶ ،	غلام نبی صاحب وائسرائے ہاؤس ریڈنگ روڈ	عار
۴۷	۳۱۳۳ ،	وحید الدین احمد صاحب وکیل۔ بلیماران	عہ	۷۱	۳۲۰۷ ،	اے حکیم بٹ صاحب۔ " " کوارٹر ۳۶	۸ر
۴۸	۳۱۳۴ ،	منشی شمس الدین صاحب۔ محلہ ڈوروالان	۴ر	۷۲	۳۲۰۸ ،	ایس۔ محمد یوسف صاحب ریڈنگ روڈ کوارٹر ۵	۸ر
۴۹	۳۱۳۵ ،	میر محمد حسین صاحب۔ نمر فرنیچر ہاؤس موریدروازہ	صہ	۷۳	۳۲۰۹ ،	بیگم صاحبہ محمد یعقوب صاحب " " "	۸ر
۵۰	۳۱۳۶ ،	مقبول احمد صاحب صابن مرچنٹ باغیچی اچھوجی	عار	۷۴	۳۲۱۰ ،	احسان الحق صاحب ۱۱ پارک لین	عہ
۵۱	۳۱۳۷ ،	شیخ جمال الدین صاحب چوک جامع مسجد	۴ر	۷۵	۳۲۱۱ ،	صدیق حسن صاحب ہولاک اسکوائر کوارٹر ۳	عہ
۵۲	۳۱۳۸ ،	مولوی سجاد حسین صاحب مدرسہ عربیہ فتحپوری	۴ر	۷۶	۳۲۱۲ ،	سید غلام حسنین صاحب اسمبلی ڈیپارٹمنٹ	عار
۵۳	۳۱۳۹ ،	مولوی سعید احمد صاحب نسیم بلڈنگ قرولباغ	عہ	۷۷	۳۲۱۳ ،	احسن حامد علی صاحب مکتبہ جامعہ قرولباغ	عہ
۵۴	۳۱۴۰ ،	مولوی عبدالصمد صاحب۔ عربک کالج	عار	۷۸	۳۲۱۴ ،	حاجی عباد اللہ خانصاحب۔ فروٹ مرچنٹ سبزی منڈی	عار

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۷۹	۳۲۱۵ لے	منشی حفیظ احمد صاحب معرفت حاجی عبداللہ صاحب	۴ر	۱۰۳	۳۲۴۰ لے	محمد اسمٰعیل صاحب ۔ حمیدیہ پریس	عہ
۸۰	، ۳۲۱۶	محمد یار خانصاحب فروٹ مرچنٹ سبزمنڈی	۸ر	۱۰۴	، ۳۲۴۱	ڈی ۔ ایم ۔ ملک صاحب ۔ تاجران تحت عیدگاہ روڈ	عہ۲
۸۱	، ۳۲۱۷	میاں محمد رفیق صاحب سوداگر چرم صدر بازار	عار	۱۰۵	، ۳۲۴۲	ملک غلام محمد صاحب معرفت ڈی ایم ملک صاحب	عہ۱
۸۲	، ۳۲۱۸	منشی ناظر حسن صاحب ۔ سبزمنڈی	۸ر	۱۰۶	، ۳۲۴۳	منشی اختر حسین صاحب ۔ محلہ نیاریان	۸ر
۸۳	، ۳۲۱۹	حکیم محمد احسن صاحب انصاری یونانی شفاخانہ سبزمنڈی	عہ	۱۰۷	، ۳۲۴۴	حاجی محبوب بخش حاجی رفیع الدین صاحبان صدر بازار	صہ
۸۴	، ۳۲۲۰	احمد اسلام خانصاحب کلاتھ ملز	صہ	۱۰۸	، ۳۲۴۵	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب دکان حاجی رفیع الدین صاحب	۴ر
۸۵	، ۳۲۲۱	بابو تلوکی ناتھ صاحب ”	عہ	۱۰۹	، ۳۲۴۶	شیخ انیس الرحمٰن صاحب ” ” ” ”	۴ر
۸۶	، ۳۲۲۲	محمد شفیع صاحب پروپرائٹر مرچنٹ پریس صدر بازار	۸ر	۱۱۰	، ۳۲۴۷	محمد عارف صاحب شیشے والے ۔ صدر بازار	عہ
۸۷	، ۳۲۲۳	طاہر علی صاحب رابرٹ روڈ کوٹھی ۹	عہ	۱۱۱	، ۳۲۴۸	مولوی سید عبدالغنی صاحب رئیس شملہ کوچہ پنڈت	سے
۸۸	، ۳۲۲۴	شمس العارفین صاحب گلاس مرچنٹ فتحپوری	عہ	۱۱۲	، ۳۲۴۹	غلام السبطین صاحب زاد دواخانہ لال کنواں	عار
۸۹	، ۳۲۲۵	عبدالعلیم صاحب ۔ ٹیگور روڈ کوارٹر نمبر ۲۰	۴ر	۱۱۳	، ۳۲۵۰	حکیم محمد کبیرالدین احمد صاحب دفتر المسیح قرولباغ	عہ
۹۰	، ۳۲۲۶	عبدالرزاق صاحب ۔ ایم ۔ اے فتحپوری مسلم ہائی سکول	عہ	۱۱۴	، ۳۲۵۱	حکیم نذیر الدین احمد صاحب پروفیسر طبیہ کالج	۴ر
۹۱	، ۳۲۲۷	صوفی محمد صغیر حسن صاحب ہیڈ ماسٹر ” ” ”	عہ	۱۱۵	، ۳۲۵۲	مرغوب احمد صاحب توفیقی ۔ صدر بازار	عار
۹۲	، ۳۲۲۸	مولانا اصغر علی صاحب ” ” ”	۸ر	۱۱۶	، ۳۲۵۳	حکیم محمد فرید احمد صاحب عباسی ۔ طبیہ کالج	عہ
۹۳	، ۳۲۲۹	حسین نظامی صاحب درگاہ حضرت نظام الدین اولیا	للعہ	۱۱۷	، ۳۲۵۴	بیگم عبدالمتین صاحب احمد منزل قرولباغ	عار
۹۴	، ۳۲۳۰	ملک آفتاب احمد صاحب ۔ نواب گنج چمن منزل	عہ	۱۱۸	، ۳۲۵۵	سلیم الزماں صاحب صدیقی ریسرچ انسٹیٹیوٹ طبیہ کالج	عہ
۹۵	، ۳۲۳۲	بابو محمد یعقوب صاحب انسپکٹر ورکس متصل برف خانہ	سے	۱۱۹	، ۳۲۵۶	ٹیلی سلیم الزماں صاحب صدیقی ”	۸ر
۹۶	، ۳۲۳۳	سید نصیرالدین صاحب شمسی کانچ چوڑی والاں	عہ	۱۲۰	، ۳۲۵۷	محمد ابراہیم صاحب گلی سوئیوالان	۴ر
۹۷	، ۳۲۳۴	عبدالخالق صاحب چوڑی والے ۔ بلیماران	عہ	۱۲۱	، ۳۲۵۸	محمد سلیم خانصاحب محلہ ڈوروالان	۴ر
۹۸	، ۳۲۳۵	عزیزالدین صاحب ۔ دواخانہ یونانی	۸ر	۱۲۲	، ۳۲۵۹	منشی شمس الدین ”	۴ر
۹۹	، ۳۲۳۶	رفیق احمد صاحب ڈاکٹر لین	عہ	۱۲۳	، ۳۲۶۰	محمد سعید احمد گلی کلیان سنگھ	۴ر
۱۰۰	، ۳۲۳۷	محمود علی صاحب علوی سپرنٹنڈنٹ نظامس پیلس	عار	۱۲۴	، ۳۲۶۱	محبوب احمد صاحب انصاری گلی کلیان سنگھ	۴ر
۱۰۱	، ۳۲۳۸	خان بہادر سلیمان صاحب انجینیر ہیلی روڈ نمبر ۱	صہ	۱۲۵	، ۳۲۶۲	حاجی چھوٹے میاں صاحب بازار گندہ نالہ	۸ر
۱۰۲	، ۳۲۳۹	صلاح الدین صاحب میر درد روڈ نمبر ۲۳۷	۸ر	۱۲۶	، ۳۲۶۳	پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب گلی راجان کلاں	عہ

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۲۷	۳۳۶۴	حاجی محمد بخش صاحب بازار کشمیری گیٹ	عہ۴ر	۱۵۱	۳۳۸۸	حاجی عبدالغنی فضل الحق صاحبان بلیماران	؏ر
۱۲۸	۳۳۶۵	بیرخاں صاحب ڈیوی اینڈ کو " "	۸ر	۱۵۲	۳۳۸۹	ڈاکٹر ناصر عباس صاحب فتحپوری	عمر
۱۲۹	۳۳۶۶	احمد حسن خانصاحب معرفت آغا برادرس نئی سڑک	عہ ر	۱۵۳	۳۳۹۰	محمد شفیع الدین صاحب نیر کوچہ تاراچند	؏ر
۱۳۰	۳۳۶۷	لیڈی صاحبہ ڈاکٹر اے ڈی محمود صاحب طبیہ کالج	عہر	۱۵۴	۳۳۹۱	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب چتلی قبر	عہر
۱۳۱	۳۳۶۸	عبدالحق سراج الحق صاحبان فتحپوری	عہ۸ر	۱۵۵	۳۳۹۲	سید محمد صاحب کلاہ ساز چتلی قبر	عہر
۱۳۲	۳۳۶۹	شیخ عبدالحمید صاحب ولد شیخ عبدالغفور صاحب کوچہ تاراچند	۱۲ار	۱۵۶	۳۳۹۳	محمد غالب صاحب منیجر ڈاکٹر انصاری مرحوم دریاگنج	؏ر
۱۳۳	۳۳۷۰	محمد اقبال حسین صاحب میونسپل بورڈ	عمر	۱۵۷	۳۳۹۴	منشی حشمت اللہ صاحب پھاٹک تعلیاں گلی ماتاوالی	عہر
۱۳۴	۳۳۷۱	خواجہ احمد اللہ صاحب مشن کوٹھی دریاگنج	۴ر	۱۵۸	۳۳۹۵	منشی سید اوصاف علی صاحب محلہ گڑھیا	عہر
۱۳۵	۳۳۷۲	سرفراز الحق صاحب مسجد کالے خاں	۴ر	۱۵۹	۳۳۹۶	محمد اسمٰعیل صاحب نارتھ ویسٹرن سٹور صدر بازار	عمر
۱۳۶	۳۳۷۳	منشی بشیر بیگ صاحب محلہ گڑھیا	۲ر	۱۶۰	۳۳۹۷	میاں محمد اسحٰق صاحب - صدر بازار	عمر
۱۳۷	۳۳۷۴	حکیم محمد ظہیر علی صاحب سہسوانی کوچہ چیلان	۸ر	۱۶۱	۳۳۹۸	ڈاکٹر مسعید احمد صاحب بریلوی نواب گنج	عہر
۱۳۸	۳۳۷۵	سید محمد شفیع صاحب چھالیہ فروش چتلی قبر	۲ر	۱۶۲	۳۳۹۹	عبدالحق صاحب معرفت منشی عبدالوہاب صاحب چاندنی چوک	صر
۱۳۹	۳۳۷۶	سید سلیم الدین صاحب بزاز "	۴ر	۱۶۳	۳۴۰۰	حاجی بشیر احمد صاحب چاوڑی بازار	۸ر
۱۴۰	۳۳۷۷	حکیم احمد حسن خاں صاحب "	۲ر	۱۶۴	۳۵۰۱	رازق الخیری صاحب دفتر رسالہ عصمت	۸ر
۱۴۱	۳۳۷۸	حکیم شریف الدین خانصاحب بقائی دواخانہ	۴ر	۱۶۵	۳۵۰۲	سردار علی صاحب - چوک جامع مسجد	۸ر
۱۴۲	۳۳۷۹	عبدالحمید صاحب حمیدیہ پریس کوچہ چیلان	؏ر	۱۶۶	۳۵۰۳	عبدالرزاق محمد اسحٰق صاحبان کوچہ خانچند	عہر
۱۴۳	۳۳۸۰	محمد ابراہیم صاحب فتحپوری مسلم ہائی سکول	عمر	۱۶۷	۳۵۰۴	انوار الحق - ایس - ایم عرفان صاحبان "	عہر
۱۴۴	۳۳۸۱	رفیع اللہ خانصاحب شاہجہاں پوری فتحپوری	۸ر	۱۶۸	۳۵۰۵	بابو رحمت اللہ صاحب گلی کلو خواص	؏ر
۱۴۵	۳۳۸۲	کالے خاں صاحب فرد ٹ مرچنٹ "	۸ر	۱۶۹	۳۵۰۶	مرزا اسلیمان صاحب جوہری نئی سڑک	عمر
۱۴۶	۳۳۸۳	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب کٹڑہ پڑیاں	عہر	۱۷۰	۳۵۰۷	مولوی عبدالصمد صاحب - عربک کالج	؏ر
۱۴۷	۳۳۸۴	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان صدر بازار	۸ر	۱۷۱	۳۵۰۸	محمد صدیق صاحب کراچی والے۔ صدر بازار	عکر
۱۴۸	۳۳۸۵	حکیم عزیز الرحمٰن صاحب متصل بڑی مسجد	۸ر	۱۷۲	۳۵۰۹	برکات احمد صاحب منیجر سلطانی دواخانہ باڑہ ہندوراؤ	۴ر
۱۴۹	۳۳۸۶	عبدالرزاق، حاجی ننھے صاحبان سرکیوالان	عمر	۱۷۳	۳۵۱۰	حکیم ذکی احمد صاحب جید پریس - بلیماران	عہر
۱۵۰	۳۳۸۷	حامد علی صاحب معرفت محمد علی صاحب محلہ چابک سواران	۴ر	۱۷۴	۳۵۱۱	محمد تقی صاحب اینڈ سنز - چاندنی چوک	۴ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۷۵	۳۵۱۲ لہ	عزیز الرحمٰن ولی اللہ صاحبان کٹرہ قطب الدین	ے ر	۱۹۹	۱۳۱۰۷ لہ	محمد شفیع صاحب گورنمنٹ آف انڈیا	عمر
۱۷۶	۳۵۱۳ ۰	محمد رفیع صاحب ولد شیخ محمد صدیق صاحب	۴ر	۲۰۰	۳۱۸۸ ۰	ایم طفیل محمد صاحب " "	۸ر
۱۷۷	۳۵۱۴ ۰	محمد ادریس صاحب بارڈی اینڈ کوکٹرہ قطب الدین	عمر	۲۰۱	۳۱۸۹ ۰	خواجہ غلام یسین صاحب " "	عمر
۱۷۸	۳۵۱۵ ۰	حافظ رحمت الٰہی محمد بلال صاحبان " "	۴ر	۲۰۲	۳۱۹۰ ۰	عبدالواحد صاحب " "	۴ر
۱۷۹	۳۵۱۶ ۰	ضیاء الدین صاحب ورق والے پھاٹک حبش خاں	۶ر	۲۰۳	۳۱۹۱ ۰	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب " "	عمر
۱۸۰	۳۵۱۷ ۰	محمد رفیق صاحب سوداگر سوت والے صدر بازار	۴ر	۲۰۴	۳۱۹۲ ۰	سید حامد علی صاحب " "	عمر
۱۸۱	۳۵۱۸ ۰	وحید الدین احمد صاحب وکیل بلیماران	عمر	۲۰۵	۳۱۹۳ ۰	محمد اشرف صاحب " "	۸ر
۱۸۲	۳۵۱۹ ۰	عبدالرزاق صاحب تراہا بہرام خاں	۲ر	۲۰۶	۳۱۹۴ ۰	مرزا جی۔ اے بیگ صاحب " "	عمر
۱۸۳	۳۶۰	الائنس اینڈ سٹنگارڈ لائف انشورنس بنک منشی ذکاء اللہ روڈ	ف ر	۲۰۷	۳۱۹۵ ۰	مولوی عبدالرحمٰن صاحب " "	۸ر
۱۸۴	۳۶۲	عبدالرزاق صاحب ریلوے بورڈ ڈپارٹمنٹ	عا ر	۲۰۸	۳۱۹۶ ۰	محمد فاضل صاحب " "	۸ر
۱۸۵	۳۶۴	محمد عبدالغفار خانصاحب " "	۸ر	۲۰۹	۳۱۹۷ ۰	عبدالحق صاحب " "	۴ر
۱۸۶	۳۶۵	سید شاہد علی صاحب اینڈ برادرس صدر بازار نواب گنج	صر	۲۱۰	۳۱۹۸ ۰	بیگم صاحبہ محمد غفور صاحب " "	۴ر
۱۸۷	۳۸۴	نور مصطفےٰ صاحب ڈرافسمین ریلوے بورڈ ڈپارٹمنٹ	عا ر	۲۱۱	۳۱۹۹ ۰	ملک علم الدین صاحب " "	۸ر
۱۸۸	۳۸۸	خواجہ محمد عبدالمجید صاحب بی۔ اے۔ شیا محل	سے ر	۲۱۲	۳۲۰۰ ۰	محمد غفور صاحب " "	۸ر
۱۸۹	۴۰۳	مولوی نذیر حسین صاحب سوداگر چرم صدر بازار	ف ر	۲۱۳	۳۶۵۱ ۰	منشی کریم بخش صاحب " "	۸ر
۱۹۰	۴۰۴	محمد اسمٰعیل صاحب وائرلیس آپریٹر۔ قرولباغ	۸ر	۲۱۴	۳۶۵۲ ۰	صوفی غلام قادر صاحب " "	۸ر
۱۹۱	۴۰۵	محمد قاسم علی صاحب محلہ کشن گنج	ار	۲۱۵	۳۶۵۳ ۰	آغا علی مصطفےٰ صاحب " "	۴ر
۱۹۲	۴۰۶	رقیہ جہاں بیگم صاحبہ معرفت محمد قاسم علی صاحب	۲ر	۲۱۶	۳۶۵۴ ۰	سید محمد ذاکر صاحب " "	۴ر
۱۹۳	۴۰۷	میمونہ بیگم صاحبہ " " " "	ار	۲۱۷	۳۶۵۵ ۰	مولوی حبیب الرحمٰن صاحب " "	۴ر
۱۹۴	۴۱۶	رشید احمد صاحب رزاقی ایسوشیئٹڈ پریس آف انڈیا	عمر	۲۱۸	۳۶۵۶ ۰	بختیار علی خانصاحب گورنمنٹ آفس	عمر
۱۹۵	۴۱۷	محمود الحسن صاحب اسمٰعیل ڈپارٹمنٹ "	سے ر	۲۱۹	۳۶۵۷ ۰	شمعون احمد صاحب " "	عمر
۱۹۶	۳۱۸۴ لہ	مولوی عبدالرب صاحب گورنمنٹ آف انڈیا	عمر	۲۲۰	۳۶۵۸ ۰	لیاقت اللہ خان صاحب " "	۸ر
۱۹۷	۳۱۸۵ ۰	خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب "	سے ر	۲۲۱	۳۶۵۹ ۰	محمد شریف صاحب قریشی " "	۸ر
۱۹۸	۳۱۸۶ ۰	فتح محمد صاحب شیفتہ "	عمر	۲۲۲	۳۶۶۰ ۰	شیخ محمد حشمت علی صاحب " "	۸ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۲۲۳	۳۶۶۱ ؁	بیگم صاحبہ شیخ محمد حشمت علی صاحب گورنمنٹ آفس		ہر
۲۲۴	۳۶۶۲	حمیرہ صاحبہ	" "	ہر
۲۲۵	۳۶۶۳	خانصاحب عبد العلی صاحب	" "	عہر
۲۲۶	۳۶۶۴	اکرام اللہ خانصاحب	" "	۸ر
۲۲۷	۳۶۶۵	غلام حسن صاحب	" "	عہر
۲۲۸	۳۶۶۶	اے۔ ایس۔ محمود صاحب	" "	عہر
۲۲۹	۳۶۶۷	مولوی محمد ابراہیم صاحب	" "	ہر
۲۳۰	۳۶۶۸	چودھری محمد سرور صاحب	" "	عہر
۲۳۱	۳۶۶۹	محمد نصر اللہ صاحب	" "	عہر
۲۳۲	۳۶۷۰	محمد عبد الغنی صاحب شہید	" "	عاؔر
۲۳۳	۳۶۷۱	صدر العلی صاحب	" "	۸ر
۲۳۴	۳۶۷۲	غلام محمد صاحب	" "	عہر
۲۳۵	۳۶۷۳	عبد الرحمٰن صاحب	" "	ہر
۲۳۶	۳۶۷۴	معصوم علی صاحب	" "	۸ر
۲۳۷	۳۶۷۵	میاں محمد صاحب	" "	عہر
۲۳۸	۳۶۷۶	احسان الحق صاحب	" "	ہر
۲۳۹	۳۶۷۷	حامد علی صاحب	" "	ہر
۲۴۰	۴۱۵	سید ضمیر الحسن صاحب برنی	" "	عہر
۲۴۱	۳۷۹	عبد السلام صاحب	" "	عہر
		میزان		للعہ ۱۲ر

یو، پی:-

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۱	۳۶۱	شمس العارفین صاحب	آگرہ	ثہ
۲	۳۶۴	نواب جلیل القدر صاحب	انچولی	سہ

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۳	۳۸۷	ملک عبد المجید صاحب	مارہرہ	پے
۴	۳۹۳	سید نصیر الدین حیدر صاحب ڈپٹی کلکٹر	الموڑہ	سے ر
۵	۴۰۸	قاضی حامد علی صاحب	علیگڈھ	سے ر
۶	۴۰۹	حبیب احمد علی صاحب نائب تحصیلدار	بسولی	عہر
۷	۴۲۷	سبطین احمد صاحب	بدایوں	ہر
۸	۴۲۸	چودھری راحت حسین صاحب	"	۲ر
۹	۴۲۹	مولوی تسلیم الدین صاحب شرقی	"	ہر
۱۰	۴۳۰	محمد عالم صاحب قریشی	"	۲ر
۱۱	۴۳۱	سید عبد الواحد شاہ صاحب	"	۲ر
۱۲	۴۳۲	مولوی معین الدین صاحب	"	ہر
۱۳	۱۴۶۳ ؁	محمد شاغل صاحب	علیگڈھ	عہر
۱۴	۱۴۶۴	فہیم الدین صاحب	"	۸ر
۱۵	۱۴۶۵	محمد فاتح فرخ صاحب	سیوہارہ	عاؔر
۱۶	۱۴۶۶	شیخ محمد مہدی صاحب وکیل	مراد آباد	عہر
۱۷	۱۴۶۷	ڈاکٹر مشکور احمد صاحب	"	عہر
۱۸	۱۴۶۸	شمیم الصباح بیگم صاحبہ	رامپور	سے ر
۱۹	۱۴۶۹	آفتاب احمد صاحب منصف	نگینہ	سے ر
۲۰	۱۴۷۰	مولوی حکیم خلیل الرحمٰن صاحب	"	عہر
۲۱	۱۴۷۱	ابو سعید صاحب بزمی۔ ایم۔ اے	بجنور	عہر
۲۲	۱۴۷۲	محمد علی صاحب	نجیب آباد	عہر
۲۳	۱۴۷۳	حاجی محب اللہ خانصاحب	"	للعہ
۲۴	۱۴۷۴	مبارک حسین صاحب	علیگڈھ	۸ر
۲۵	۱۴۷۵	محمد اختر صاحب انصاری	"	ہر
۲۶	۱۴۷۷	سراج الحسن صاحب	"	ہر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم حوالہ
۲۷	۱۴۷۸ اے	معصوم علی صاحب	علیگڈھ	۴ر
۲۸	″ ۱۴۷۹	سید رفیع علی صاحب انوری	″	۴ر
۲۹	″ ۱۴۸۰	قاضی محمد یونس صاحب	″	۸ر
۳۰	″ ۱۴۸۱	خلیل الرب صاحب	″	عمہ ر
۳۱	″ ۱۴۸۲	مولوی محمد عقیل صاحب	″	۴ر
۳۲	″ ۱۴۸۳	خواجہ غلام السیدین صاحب	″	لعہ ر
۳۳	″ ۱۴۸۴	خان بہادر حبیب اللہ خانصاحب	″	عہ ر
۳۴	″ ۱۴۸۶	مہر عالم صاحب	″	۸ر
۳۵	″ ۱۴۸۷	اختر حسن صاحب	″	عہ ر
۳۶	″ ۱۴۸۸	ڈاکٹر مشکور احمد صاحب	مراد آباد	عہ ر
		میزان		۱۰۲ مالعہ ۱۲ر

پنجاب و سرحد

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم حوالہ
۱	۳۸۲	ایم. زاہد حسین صاحب	پشاور	صر
۲	۳۲۵۱ اے	حاجی احمد صاحب	بھاولپور	سےر
۳	″ ۳۲۵۳	قمر الدین صاحب	″	عہ ر
۴	″ ۳۲۵۴	حکیم ظہور احمد صاحب	″	ےر
۵	″ ۳۲۵۵	حافظ مشتاق احمد صاحب	″	۶ر
۶	″ ۳۲۵۶	محمد عبدالمجید رحمانی صاحب	″	ےر
۷	″ ۳۲۵۷	محمد عبدالرحمٰن خالد صاحب	″	۶ر
۸	″ ۳۲۵۸	کپتن غلام محمد صاحب	″	ےر
۹	″ ۳۲۶۳	خان بہادر شیخ شاہ نواز خانصاحب	″	صر
۱۰	″ ۳۲۶۵	مولوی ضیاء الدین صاحب. ایم اے، ایل ایل بی	″	صعہ
۱۱	″ ۳۲۶۶	میجر شمس الدین صاحب بالقابہ	″	صعہ ر
۱۲	۳۲۶۸ اے	خواجہ عبدالغفور صاحب	بھاولپور	سعہ ر
۱۳	″ ۳۲۶۹	مولانا محمد عبداللہ صاحب	″	عہ ر
۱۴	″ ۳۲۷۰	میاں برکت اللہ صاحب	لائلپور	سعہ ر
۱۵	″ ۳۲۷۱	میاں فتح اللہ صاحب	″	سعہ ر
۱۶	″ ۳۲۷۲	میر عبدالقیوم صاحب جامعی وکیل	″	سعہ ر
۱۷	″ ۳۲۷۳	ڈاکٹر غلام رسول صاحب جامعی	″	سعہ ر
۱۸	″ ۳۲۷۴	میاں عنایت اللہ صاحب	″	سعہ ر
۱۹	″ ۳۲۷۵	ملک فیض اللہ خاں صاحب	″	صر
۲۰	″ ۳۲۷۶	خان شیر محمد خانصاحب وکیل	″	صر
۲۱	″ ۳۲۷۷	شیخ محمد عمر صاحب ریڈر سشن جج	″	صر
۲۲	″ ۳۲۷۸	چودھری الٰہی بخش صاحب	″	سعہ ر
۲۳	″ ۳۲۷۹	حاجی امان اللہ میاں فضل الدین صاحبان گوجرانوالہ	″	سعہ ر
۲۴	″ ۳۲۸۰	صوفی ریاض حسین صاحب. بی اے. بی. ٹی	″	عہ ر
۲۵	″ ۳۲۸۱	ملک عبدالرحمٰن صاحب	″	ےر
۲۶	″ ۳۲۸۳	میاں حاجی محمد اسمٰعیل صاحب	″	سعہ ر
۲۷	″ ۳۲۸۴	ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب	″	ےر
۲۸	″ ۳۲۸۵	سید محمد شاہ صاحب	″	ےر
۲۹	″ ۳۲۸۶	حکیم محمد شفیع صاحب	سیالکوٹ	عہ ر
۳۰	″ ۳۲۸۷	محمد علی صاحب جامعی	لاہور	سعہ ر
۳۱	″ ۳۲۸۸	لاہور بوٹ ہاؤس	″	صر
۳۲	″ ۳۲۹۸	منیر الدین صاحب	″	عہ ر
۳۳	″ ۳۲۹۰	شاہ سلامت اللہ صاحب	″	۶ر
۳۴	″ ۳۲۹۱	ڈاکٹر عبدالحق صاحب	″	صر
۳۵	″ ۳۲۹۳	ملک حسن علی صاحب جامعی	″	عہ ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم حوالہ
۳۶	۳۲۹۴	عنایت اللہ صاحب	لاہور	صر
۳۷	〃 ۳۲۹۶	ڈاکٹر محمد یوسف صاحب	〃	عـہ/
۳۸	〃 ۳۲۹۷	جنگ بہادر سنگھ صاحب بی۔ اے۔ بجا	〃	عـہ/
۳۹	〃 ۳۲۹۸	اللہ دین صاحب ٹھیکیدار	〃	۲ر
۴۰	〃 ۳۲۹۹	عذرا بیگم صاحبہ	〃	عمر
۴۱	〃 ۳۳۰۰	محمد سرور صاحب جامعی	〃	عمر
		میزان		۴۳۷ سامعہ

بنگال

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم حوالہ
۱	۲۲۲۶	حاجی انیس الرحمن صاحب	کلکتہ	عاہ/
۲	〃 ۲۲۲۷	مولوی عبدالعزیز صاحب انصاری	〃	صر
۳	〃 ۲۲۲۸	شیخ نسیم صاحب انصاری	〃	۴ر
۴	〃 ۲۲۲۹	جعفر علی خاں صاحب	〃	۴ر
۵	〃 ۲۲۳۰	مقبول احمد صاحب انصاری	〃	۸ر
۶	〃 ۲۲۳۱	الطاف احمد صاحب چودھری	〃	۸ر
۷	〃 ۲۲۳۲	ایس۔ ایم تجملی صاحب	〃	۴ر
۸	〃 ۲۲۳۳	اکرم شاہ صاحب	〃	۴ر
۹	〃 ۲۲۳۴	نصیر الدین احمد صاحب	〃	۲ر
۱۰	〃 ۲۲۳۵	مولوی محمد سعید صاحب	〃	صر
۱۱	〃 ۲۲۳۶	مولوی عبدالوہاب صاحب	〃	للعہ
۱۲	〃 ۲۲۳۷	مولوی محمد مبین صاحب	〃	عـہ
۱۳	〃 ۲۲۳۸	سید سعید الزماں صاحب	〃	عمر
۱۴	〃 ۲۲۳۹	بیگم صاحبہ سید سعید الزماں صاحب	〃	عمر
۱۵	〃 ۲۲۴۰	مولوی نور الرحمن صاحب	〃	عمر
۱۶	۲۲۴۱	حاجی محمد یوسف صاحب	کلکتہ	عـہ/
۱۷	〃 ۲۲۴۲	ایس۔ ایم قیامن اینڈ کمپنی	〃	عاہ/
۱۸	〃 ۲۲۴۳	مولوی محمد حبیب الحسن صاحب	〃	عمر
۱۹	〃 ۲۲۴۴	مولوی عبدالاحد صاحب عثمانی ندوی	〃	عمر
۲۰	〃 ۲۲۴۵	مولوی انوار حسن صاحب	〃	۴ر
۲۱	〃 ۲۲۴۶	سید محمد مبین الدین صاحب	〃	۴ر
۲۲	〃 ۲۲۴۷	مولوی عبدالقدیر صاحب	〃	۴ر
۲۳	〃 ۲۲۴۸	مولوی حافظ نور اللہ صاحب	〃	عمر
۲۴	〃 ۲۲۴۹	مولوی بشیر حسن صاحب	〃	۱۲ر
۲۵	〃 ۲۲۵۰	مولوی رحیم الدین احمد صاحب	〃	عمر
۲۶	〃 ۲۲۵۱	مولوی عبدالجبار صاحب	〃	عمر
۲۷	〃 ۲۲۵۲	خواجہ محمد بشیر احمد صاحب	〃	۸ر
۲۸	〃 ۲۲۵۳	مولوی محمد منظور الٰہی صاحب	〃	۸ر
۲۹	〃 ۲۲۵۴	مولوی سید محمد ولی حیدر صاحب	〃	عمر
۳۰	〃 ۲۲۵۵	مولوی قاضی محمد بشیر صاحب	〃	عمر
۳۱	〃 ۲۲۵۶	مولوی خواجہ محمد شفیع صاحب	〃	عمر
۳۲	〃 ۲۲۵۷	مولوی سراج الدین صاحب	〃	عمر
۳۳	〃 ۲۲۵۸	مولوی احمد دین صاحب	〃	عـہ/
		میزان		معـہ ۱۰

سی۔ پی

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم حوالہ
۱	۳۷۰	آغا عبدالجبار خاں صاحب	جبلپور	عاہ/
۲	۳۷۱	ایس امتیاز حسین صاحب	〃	عاہ/
۳	۳۷۲	مقبول الکریم صاحب	〃	عمر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصول
۴	۳۷۶	اے۔ اے خانم صاحبہ	دریاپور	سے ر
۵	۴۲۵	منشی الٰہی بخش صاحب مالگذار	سکتاپور	صر
۶	۴۲۵	میاں بخش صاحب مالگذار	"	عہ
۷	۱۵۱ الف	خانصاحب عبدالرحمٰن خانصاحب کھام گاؤں		عمر
۸	" ۱۵۲	مرزا حفیظ اللہ صاحب	کالی	عـــہ
۹	" ۱۵۳	انند کاشیا نائک صاحب	کونڈری	صر
۱۰	" ۱۵۴	محمد مستان خانصاحب	کانگلی	عہ
۱۱	" ۱۵۵	کشن بہاؤ ڈو صاحب سونار	کونڈری	عمر
۱۲	" ۱۵۶	ستیلا والو صاحب سونار	"	عمر
۱۳	" ۱۵۷	کھیا امر سنگھ صاحب	"	عمر
۱۴	" ۱۵۸	رامو ولد دھنو صاحب	"	عمر
۱۵	" ۱۵۹	ہیم جی سنگھا صاحب	"	عمر
۱۶	" ۱۶۰	لالو رام سنگھ صاحب	"	عمر
۱۷	" ۱۶۱	دیوبا چمنا بھی سا صاحب	"	عمر
۱۸	" ۱۶۲	ہیرام بھاؤ دریا صاحب	"	عمر
۱۹	" ۱۶۳	بھگوان راؤ جی صاحب بھارکر	"	عمر
۲۰	" ۱۶۴	بابنا دسرام صاحب	"	عمر
۲۱	" ۱۶۵	جہریار املا صاحب	"	عمر
۲۲	" ۱۶۶	منیا جبلا صاحب	"	عمر
۲۳	" ۱۶۷	لوبنا لوکا صاحب	"	عمر
۲۴	" ۱۶۸	گنپت راجی صاحب تیلی	"	عمر
۲۵	" ۱۶۹	دھرباجیولیا صاحب	"	عمر
۲۶	" ۱۷۰	پانڈو پونجاجی صاحب کھنڈاریا	"	عمر
۲۷	" ۱۷۱	بابن خاں ولد مہتاب خانصاحب	"	عمر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصول
۲۸	۱۷۲ الف	دیوراؤ بھاگاجی صاحب	کونڈری	عمر
۲۹	" ۱۷۳	ڈگرو گنو صاحب	"	عہ
		بہار		صـــہ
۱	۳۷۵	سید محمد رشید صاحب	بانکی پور	عہ
۲	۳۸۱	سید سعید الدین احمد صاحب	بہار شریف	سے
۳	۳۸۶	سید شاہ محمد اقبال صاحب	پٹنہ	سے
۴	۳۹۰	نور الحسن خانصاحب	کنڈوا	عـــہ
		حیدر آباد دکن		صـــہ
۱	۳۸۳	نواب ناظر یار جنگ بہادر ڈاکٹر ناظر حسن صاحب	حیدر آباد دکن	صر
۲	۳۸۹	مولوی مصطفےٰ بیگ صاحب	"	صر
۳	۳۹۲	ایم قمر الاسلام صاحب زبیری	گلبرگہ شریف	صر
		بمبئی		صـــہ
۱	۳۶۶	ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید صاحب مالک کاساکمپنی	بمبئی	تما
۲	۴۲۶	میاں محمد صاحب	سورت	صر
		سنٹرل انڈیا		ماصر
۱	۳۶۹	لفٹننٹ خواجہ علاؤ الدین صاحب	بھوپال	صر
۲	۴۱۰	عالیمرتبت شیر الملک عالیقدر علی حیدر صاحب نبی بہادر	"	عمر
		مدراس		سے ر
۱	۳۶۸	نواب غلام احمد صاحب کلامی	بنگلور	عـــہ
		راجپوتانہ		
۱	۳۷۷	غازی عبدالجبار صاحب	بیاور	صر
		برما		
۱	۴۰۱	عبدالغفار صاحب	اکیاب	صر

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدردِ جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدردِ جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۳۷۹	عبدالسلام صاحب نئی دہلی	عہ/	۱۵	۲۲۶۰ الف	مولوی محمد حفیظ خاں صاحب کلکتہ	للعہ/
۲	۳۹۱	حکیم وکیل احمد صاحب حیدرآباد دکن	صہ/	۱۶	۲۲۶۱ ،	مولوی محمد شفیع صاحب ،	؎/
۳	۳۹۴	رضوان احمد خان صاحب قانون گو بلاری	عے/	۱۷	۲۲۶۲ ،	محمد گل صاحب ،	عہ/
۴	۳۹۹	سید اسد علی صاحب انوری بہرائچ	عسے/	۱۸	۳۲۳۱ ،	ملک آفتاب احمد صاحب دہلی	عہ/
۵	۴۰۰	مولوی عبدالغنی صاحب دہلی	۲/	۱۹	۳۲۵۲ ،	اللہ نواز خاں صاحب بہاولپور	ے/
۶	۴۰۲	محمد یعقوب صاحب صوابی	صہ/	۲۰	۳۲۵۹ ،	پیرزادہ عبدالرشید صاحب ،	صہ/
۷	۴۱۸	مغنی الدین صاحب شمسی دہلی	صہ/	۲۱	۳۲۶۰ ،	محمد اقبال صدیقی صاحب ،	عہ/
۸	۴۱۹	ابوالخیر صاحب صدیقی حیدرآباد دکن	عے/	۲۲	۳۲۶۱ ،	پیرزادہ محمد سلیم صاحب ،	عہ/
۹	۴۲۰	والدہ صاحبہ تصدق مصطفیٰ صاحب شروانی کانپور	عسہ/	۲۳	۳۲۶۲ ،	ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ،	عہ/
۱۰	۱۴۷۶ الف	سراج الحسن صاحب علیگڑھ	۲/	۲۴	۳۲۶۴ ،	پروفیسر حافظ صادق علی صاحب ،	للعہ/
۱۱	۱۴۸۵ ،	حکیم مولوی ظہیر الدین صاحب ،	عہ/	۲۵	۳۲۶۷ ،	خان فیض اللہ خان صاحب ،	صہ/
۱۲	۲۲۲۴ ،	قاسم صاحب سردار کلکتہ	صہ/	۲۶	۳۲۸۲ ،	اعجاز احمد صاحب چک جھمرہ	عہ/
۱۳	۲۲۲۵ ،	مولوی محمد امین صاحب ،	؎/	۲۷	۳۲۹۲ ،	حکیم مولانا سید علی احمد صاحب نیر واسطی لاہور	صہ/
۱۴	۲۲۵۹ ،	محمد سعید صاحب ،	عہ/	۲۸	۳۲۹۵ ،	شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نظامی ،	عسہ/
						میزان	۱۳۷ عہ/ ۵ پ

جامعۂ ملیہ کا مشہور علمی ماہنامہ

جامعہ

زیر ادارت ڈاکٹر سید عابد حسین ایم اے پی ایچ ڈی

جلد ۳۶	مارچ ۱۹۳۶ء	نمبر ۳

فہرست مضامین

قیمت سالانہ صہ　　فی پرچہ آٹھ آنے

پروفیسر محمد مجیب بی اے (آکسن) پرنٹر و پبلشر نے محبوب المطابع برقی پریس میں چھپوا کر شائع کیا۔

(مطبوعہ جامعہ پریس دہلی)

(مرتب اور ناشر و طابع شفیق الرحمٰن بی۔ اے (جامعہ)

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ۔ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹۳۸

(مطبوعہ جامعہ پریس دہلی)

مرتب اور ناشر و طابع شفیق الرحمٰن بی۔ اے (جامعہ)

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ۔ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمدردِ جامعہ

نمبر ۸	بابتہ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ربیع الاول سنہ ۱۳۵۶ھ صلعم	جلد ۱

فہرست مضامین

خطبۂ صدارت

جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب (شیخ الجامعہ)

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی پنجاہ سالہ جوبلی کے موقعہ پر شعبۂ ثانوی تعلیم کے صدر کی حیثیت سے ۲۹ر مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو اسٹریچی ہال علیگڈھ میں ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب نے ذیل کا خطبہ دیا تھا۔

حضرات!

شکریہ اس تاریخی تعلیمی انجمن کے محترم کارکنوں کی خدمت میں اُس کی پنجاہ سالہ جوبلی پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اِس ذرہ نوازی پر جو مجھے اس شعبہ کی صدارت کے لئے بلا کر فرمائی گئی ہے۔ دلی شکریہ۔ اپنی بے بضاعتی کے علم کے باوجود اپنی طلبی پر اس لئے خوش ہوں کہ شاید اس سے اس اہم تعلیمی تجربہ میں جو میرے ساتھی جامعہ ملیہ میں کر رہے ہیں۔ اُن کی اور میری ہمت افزائی مقصود ہے، اور شاید اس میں یہ احساس بھی مضمر ہے کہ مسلمانانِ ہند کے تعلیمی نظام میں اس کانفرس کے نزدیک صرف ایک خاص قسم کی تعلیم گاہوں کے لئے ہی جگہ نہیں بلکہ اس کی تکمیل ابھی بہت سے دوسرے تعلیمی تجربوں اور کوششوں کی محتاج ہے۔

پچاس سالہ تعلیم پر تبصرہ اس کانفرنس کو اپنا تعلیمی کام شروع کئے آج پچاس سال ہوئے لیکن محض پچاس سال کا گزر جانا کوئی خوشی کی بات نہیں۔ وقت تو جوں توں بیتتا ہی ہے، زمانہ شاد و ناشاد کٹتا ہی ہے۔ اس کے گزر جانے پر نہ خوشی کا موقع ہے نہ رنج کا۔ ہاں خوشی اس پر ہو سکتی ہے کہ جو کام لے کر اٹھے تھے وہ اچھا تھا اور جہاں تک بن پڑا کیا بھی۔ رنج اس پر ہو سکتا ہے کہ جو پیش نظر تھا اس میں خامیاں تھیں یا اس کے پورا کرنے میں کوتاہیاں ہوئیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم دیانت سے اپنے ماضی کا جائزہ لیں تو شاید خوشی اور افسوس دونوں ہی کے مواقع ملیں گے۔ مگر یہ ٹھیک نہ ہوگا کہ اس وقت کو جب کہ ہم اپنے کام پر ایک مدت کے گزر جانے کی وجہ سے خاص طور پر متوجہ ہوگئے ہیں۔ یوں ہنس کر یا رو کر گزار دیں۔ بہتر یہ ہے کہ ہم اپنے کام کا جائزہ لیں۔ اپنی کامیابیوں اور ناکامیوں دونوں سے سبق حاصل کریں اور نصف صدی کے تجربے کی روشنی میں آگے چلنے کی راہ ڈھونڈیں، یعنی اپنے پچاس سال کے تعلیمی کام پر ایک تنقیدی نظر ڈالیں۔

اُصولِ تنقید کسی تعلیمی کوشش پر تنقیدی نظر ڈالنے کیلئے ضروری ہے کہ تعلیم کی صحیح ماہیت پیش نظر ہو۔ آپ کی کانفرنس کا نام اور اُس کے کاموں کی تاریخ بتاتی ہے کہ آپ صحیح طور پر تعلیم کو ایک جماعتی کام سمجھتے ہیں فرد کی تمام قوتوں کی پوری پوری نشو و نما جماعت ہی میں ممکن ہے خصوصاً ذہنی زندگی، کہ حیاتِ انسانی کی خصوصیت ہے۔ بلا جماعت کے ممکن ہی نہیں۔ ہر جماعت اپنے وجود کو قائم رکھنے اپنے ماضی کی تحصیلات کو محفوظ کرنے، اور اُن میں حسب ضرورت تبدیلی اور اضافہ کرنے کا اہتمام اپنی تعلیمی کوششوں

شذرات

ہمارا سیاسی شعور اور قومی بیداری ابھی اُس ابتدائی منزل میں ہے جہاں پُرشور تحریکوں کے مقابلہ میں سنجیدہ کاموں کی کچھ اہمیت نہیں سمجھی جاتی۔ باوجود اس علم کے کہ دنیا کی تمام فلک بوس عمارتیں حقیر سی بنیاد سے شروع ہوتی ہیں۔ ہمارے دل میں تعمیر قوم کی حقیقی بنیاد کی کوئی وقعت پیدا نہیں ہوتی ہے۔ سنہ ۲۰ء سنہ ۲۱ء کے طوفان خیزیوں میں جامعہ کی بنیاد پر لوگ ہنسا کرتے تھے۔

جامعہ کی بنا محمد علیؒ کے جوش ایمانی کا کرشمہ تھا۔ بنیاد رکھنا بڑی جرأت گہری نظر اور اعلیٰ دماغ کا کام ہے۔ لیکن کام محض تاسیس پر ختم نہیں ہو جاتا۔ سب سے دشوار منزل وہ ہے جب زمانہ کی مخالفت کے طوفان میں ثابت قدمی، مضبوطی، اور ہمت کے ساتھ اس کی تعمیر جاری رکھی جاتی ہے۔ کوئی کہتا ہے یہ عمارت بن ہی نہیں سکتی۔ اس کی بنیاد کج ہے۔ کوئی کہتا ہے اب اس کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی۔ بڑے کہتے ہیں اسے چھوڑ دو بیکار ہے۔ چھوٹے کہتے ہیں اسے توڑ دو ناہموار ہے۔ یہ منزل امتحان کی منزل ہے۔ اگر ان مخالف آوازوں سے متاثر ہوکر بنانے والا مایوس ہو جائے تو "عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ" کا مقصد پورا ہو جاتا ہے لیکن اگر آدمی پتا مار کر پورے ضبط و صبر اور خاموشی کے ساتھ اپنی سی کئے جائے تو خزاں کے بعد بہار بھی آتی ہے۔

جامعہ کی حقیر بنیاد اُٹھانے والے محسنوں کے نام رہتی دنیا تک باقی رہیگا۔ اور ہماری تاریخ شیخ الہند، محمد علی، حکیم اجمل اور انصاری کو کبھی محو نہیں کرسکتی۔

حکیم صاحب مرحوم و مغفور کا سایہ اُٹھ جانے کے بعد جامعہ یتیم ہوگئی تھی، سوائے خدا کے اس کا کوئی سہارا نہ تھا۔ قوم کے نزدیک اس کی کوئی قیمت نہ تھی۔ انصاری کی نظر کی داد دیجئے کہ اُس نے اس دُرِ یتیم کی پیشانی پر ستارۂ بلندی کی چمک دیکھی اور آغوش میں لے لیا۔ پھر روپیہ، محنت، وقت کیا چیز تھی جو جامعہ پر نثار نہ تھی مرحوم کی سیاسی مصروفیتیں اتنا بھی دم نہیں لینے دیتی تھیں کہ وہ اپنی روزی کا سامان کرسکے۔ لیکن اس کے باوجود وہ ہر مصیبت میں ہمارا دستگیر، ہر مشکل میں ساتھی۔ ہر زخم کا مرہم۔ ہر درد کا درمان۔ اور ہر دکھ کی دوا تھا۔ جامعہ کے استحکام اور عمارت کی تعمیر کے لئے موصوف نے جو کوششیں اور کامیاب کوششیں کیں۔ اُس کا ذکر ایک مستقل باب چاہتا ہے۔ مرحوم کی جدوجہد کا ایک ظاہری ثبوت تو جامعہ نگر کی وہ عمارت ہے جس کے صدر دروازہ کے عین مقابل وہ آسودہ ہے۔

آج مرحوم کو رخصت ہوئے ایک سال ہوگیا۔ اس کی محبت اور شفقت ہم بھول نہیں سکتے۔ لیکن ہماری قوم اپنے محسنوں کو عموماً یاد نہیں رکھا کرتی۔ بہت ممکن ہے ہم انصاری کو بھول جائیں لیکن یقین رکھیے۔ جب ہم اُسے بھول جائیں گے تو یہ وہ وقت ہوگا۔ جب ہم اپنے آپ کو بھی بھول چکے ہوں گے ÷

ہی سے کرتی ہے۔ اپنی آنے والی نسلوں کی ذہنی نشو ونما کا کام اپنے موجودہ تمدن کی چیزوں سے لیتی ہے۔ نوخیز دماغ اِن چیزوں سے دوچار ہوتے ہیں۔ تو اُن کی خفتہ ذہنی قوتیں بیدار ہوتی ہیں اور تربیت پاتی ہیں۔ اور یوں تربیت پاکر اُس متاعِ تمدنی میں اضافہ کرنے اور اُسے بدلنے کی صلاحیت بھی اپنے اندر پیدا کرتی ہیں۔ تعلیم نام ہی اس کا ہے کہ متعلم کے کل قوائے جسمانی و ذہنی کی تربیت کرکے اُن میں ہم آہنگی پیدا کی جائے اور اُسے تمدنی زندگی کے کل شعبوں کا محرم بناکر اس میں اپنی استعداد کے مطابق حصّہ لینے کے لئے تیار کیا جائے۔ لہٰذا تعلیمی نظام کی تشکیل اُسی وقت ممکن ہے کہ جماعت کے سامنے کوئی تمدنی نصب العین موجود ہو۔

تنقید کی دو راہیں

جماعت کے تمدنی مطمحِ نظر اور اُس کے تعلیمی نظام میں جب یہ چولی دامن کا ساتھ ہے تو پھر تعلیم پر تنقید کی دو راہیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ دیکھنا کہ آیا تعلیم اس تمدنی مطمحِ نظر کے مطابق ہے یا نہیں اور اُس کی صحیح خدمت کرکے اپنا مخصوص وظیفہ انجام دے رہی ہے یا نہیں۔ یا اگر وہ خدمت گذاری کا یہ فرض انجام دے رہی ہے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ خود مطمحِ نظر درست ہے یا نہیں۔ عارضی طور پر بعض وقتی حالات نے جماعت کا یہ نصب العین بنا دیا ہے یا یہی اُس کا مستقل منتہائے نظر ہے، وغیرہ وغیرہ۔ پہلی راہ گویا وسائل پر تنقید ہے اور دوسری مقاصد

ثانوی تعلیم کی اہمیت

میں تنقید کی یہ صورت اِس وجہ سے اور بھی اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ تعلیم کی تین رسمی تقسیموں یعنی ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ میں ثانوی تعلیم کا تعلق تمدنی زندگی اور اُس کے مقاصد سے بہت ہی گہرا ہے۔ اِس لئے کہ ابتدائی تعلیم تو بچّہ کو اس عمر میں دیجاتی ہے۔ جبکہ اُس کا شعور مقابلۃً بہت محدود ہوتا ہے، اور اُس کی ترکیب نفسی میں وحدت ہوتی ہے وہ تمدن کی تحلیل مختلف اجزا میں نہیں کر سکتا نہ اُس پر تنقیدی نظر ڈال سکتا ہے۔ وہ تو زیادہ تر اپنے ماحول کی زندگی سے غیر شعوری طور پر متاثر ہوتا ہے۔ اِس لئے اِس منزل میں معلم کا کام بہت کچھ یہ ہے کہ بچّہ کے لئے ایسا مفید تعلیمی ماحول مہیا کر دے جس میں اُس کی جسمانی اور ذہنی قوتیں مجموعی طور پر اُبھر سکیں۔ اِس راہ میں ایک حد تک معلم بچّے کو انگلی پکڑ کر چلاتا ہے۔ اور اگرچہ اچھے اُستاد کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ بچّہ جلد بغیر سہارے کے خود چلنے لگے۔ پھر بھی رستہ بتانے کی ذمہ داری بہت کچھ اُسی پر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بچّہ عمر کی اُس منزل پر پہنچ جاتا ہے جب وہ ہر چیز کو آپ جانچنا اور پرکھنا چاہتا ہے۔ جہاں ایک طرف اِس میں شعوری تنقید کا مادہ ابھر آتا ہے۔ اور دوسری طرف اُس کے قوائے ذہنی میں تفریق پیدا ہوتی ہے۔ وہ تمدنی شعبوں کے تنوع کو محسوس کرنے لگتا ہے، اُن کی کثرت کو دیکھ کر پریشان بھی ہوتا ہے۔ اور اُن میں وحدت کی تلاش بھی کرتا ہے۔ اِس منزل میں خصوصیت سے معلم کا کام بہت نازک ہے اب اُسے نوجوان متعلم کے سامنے الگ الگ ہر شعبۂ زندگی، مذہب، معاشرت، سیاست وغیرہ کی تفسیر کرنی ہے۔ اِن سب کا باہمی ربط سمجھانا ہے۔ اسے اُن میں حصّہ لینے کے لئے تیار کرنا ہے۔ مگر اس طرح نہیں کہ نوجوان کی آزادیٔ رائے کو دباکر اِسے تقلید پر مجبور کرکے۔ بلکہ اس طرح کہ اِسے تنقید کا پورا موقع دے، اِس کے سارے شک شبہے جہاں تک ہو سکے دور

سیاسی اقتدار کی ضرورت کچھ بہت واضح نہ تھی حکومت کی جو شکل بھی ہو ہو۔ بس وہ امن قائم رکھ سکے محکوموں کے معاملات باہمی میں انصاف کر سکے۔ نوکریاں دے، چند افراد کو مراتب بلند تک پہنچائے۔ کہ اس کا کام نکلے اور ہماری عزت بڑھے۔ مذہب، کہ صدیوں اس جماعت کی زندگی کا مرکز رہ چکا تھا، چھوٹتا تو کیسے ضرور قائم رکھا جائے۔ مگر اس طرح کہ دوسرے ارادوں میں بھی مانع نہ ہو، اور ترقی کی راہ میں حائل نہ ہونے پائے۔ معاملات پر کہ اہلِ دنیا سے متعلق ہیں اُس کی تعلیمات اور اُن کی حکمتوں کو زیادہ نہ اُبھارا جائے۔ جب جیاتے دوسرے زیادہ "ترقی یافتہ" اہلِ دنیا کے اسالیب عمل کو اختیار کر لیا جائے۔ البتہ عقائد و عبادات پر زبانی زور رہے اور عملاً رخصت، اور ہاں، احساس مذہبیت کے باب میں خود فریبی کے لئے مذہب کے اِن حصوں پر جو ماورائے عقل ہیں عقلی بحثیں اور فلسفہ و حکمت سے تطابق کی کوششیں بھی ہوتی رہیں تو مضائقہ نہیں ؛

اس نصب العین کے حصول کے لئے جو نظام تعلیم کارآمد ہو سکتا تھا۔ وہ وجود میں آگیا۔ بہت کچھ دوسروں کی مدد سے، کچھ کچھ اپنی کوشش سے۔ اس نظام تعلیم کے پیش نظر ظاہر ہے کہ یہی ہو سکتا تھا کہ نوجوان لکھنا پڑھنا سیکھ کر سرکاری ملازمت حاصل کر لیں، اپنا پیٹ پال لیں۔ معاشرت میں مغربی نمونوں کی بھلی بُری نقل اُتار سکیں، مذہب کے سرے سے منکر تو نہ ہوں مگر اس کی حیات بخش اور زندگی پرور قوت سے محروم رہیں۔ تو ہرج نہیں؛ سیاست کے جھگڑوں سے الگ تھلگ رہیں۔ شخصی مفاد کی خاطر قوم کا نام لینے کی ضرورت پڑے تو یہ ہنر زمانہ خود سکھا دیگا یعنی تعلیم عبارت تھی چند جزوی ہنرمندیوں سے۔ اطاعت شعاری کی چند عادتوں سے، انفرادی معاشی خوشحالی کے لئے مسابقت اور مقابلہ کے رجحانات سے۔

خالص اسلامی ادارے

ہم نے جو تعلیمی ادارے خاص مسلمانوں کے لئے بنائے اور اُن میں اپنی قوت اور وقت اور وسائل کا جو صرفِ کثیر نصف صدی سے زیادہ کیا اُن کو دیکھئے۔ کیا انہوں نے بھی اسی نصب العین کی خدمت انجام نہیں دی۔ اکبر مرحوم نے "تعلیم یافتہ" آدمی کی زندگی کا جو خلاصہ کیا ہے کہ بی۔ اے کیا، نوکر ہوئے۔ پنشن ملی اور مر گئے؛ کیا وہ ہمارے اِن ملی اداروں کے تعلیم یافتوں پر بھی صادق نہیں آتا؟ ہم کس معنی میں اُنہیں اسلامی ادارے بتاتے ہیں؟ کیا اسلام میں زندگی اسی پیٹ پالنے اور مر جانے کا نام ہے؟ کیا اسلام کے پیش نظر جماعت کا یہی تصور ہے کہ وہ الگ الگ افراد کا بس ایک اتفاقی اور افادی مجموعہ ہے؟ کیا اسلام کی مذہبیت ایسی رسمی اور خارجی چیز ہے جیسی کہ اِن مدرسوں کے عمل سے ظاہر ہوتی ہے؟ کیا اسلام کی سیاست ایسی ہی عافیت پسندی اور دریوزہ گری کی سیاست ہے؟ کیا شخصی مفاد کی خاطر اسلام اپنے ماحول اور اپنی جماعت کے مقاصد کی طرف سے ایسی ہی بے اعتنائی سکھاتا ہے جیسی کہ ہم نے اپنی تعلیمی کوششوں سے پیدا کی ہے؟ نہیں اور ہزار بار نہیں۔

ہماری قومی زندگی

مگر یہ رونا اپنے تعلیمی نظام کا نہیں۔ اپنی قومی زندگی کا رونا ہے۔ قومی انتشار و انحطاط نے قوم کے نصب العین ہی کو

کرے۔ اور جہاں یہ نہ ہوسکے اپنی راہ پر چلنے دے بشرطیکہ وہ دوسروں کی راہ میں حائل نہ ہو۔

اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کی باری آتی ہے جس میں نوجوان متعلم عام ذہنی تربیت کی منزل سے گزر کر خاص علوم و فنون میں مہارت حاصل کرتا ہے۔ اگر ثانوی تعلیم صحیح اور مکمل ہو تو۔ اعلیٰ تعلیم کا مسئلہ بہت سہل ہوجاتا ہے۔ یہاں بھی اسے ضرور معلم کی مدد درکار ہوتی ہے۔ مگر اب پیش قدمی اس کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور ذمہ داری بھی اُس کی اپنی ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ واضح ہوگیا ہوگا کہ ثانوی تعلیم کی منزل اس لحاظ سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ اُس میں تمدن کی تفسیر اور ترجمانی کا کام جو معلم کو ہر منزل میں کرنا پڑتا ہے خاص طور پر مشکل ہوجاتا ہے۔ یہاں معلم کا کام یہ ہے کہ تمدنی زندگی کو مختلف اجزا میں تحلیل کرسکے؛ نوجوان کی تنقیدی قوت کو بھی ابھارے مگر صحیح راہ سے بھٹکنے بھی نہ دے، اس کی انفرادیت کا احترام بھی کرے اور اسے جماعتی زندگی سے ربط دینے کی کوشش بھی۔ غرض یہ کہ یوں تو تعلیم کی ہر منزل میں ایک تمدنی نصب العین کا رکھنا ضروری ہے لیکن ثانوی منزل میں معلم کے لئے ناگزیر ہے۔ کہ وہ اس نصب العین کا واضح تصور اور اس سے دلی لگاؤ رکھتا ہو۔ اور اُس کی تفسیر و ترجمانی بخوبی کرسکے۔

پچھلے ۵۰ سال میں تعلیم کا نصب العین

نصب العین کے معین ہونے کے بعد ہی نصاب اور طریقہ تعلیم یعنی اُن وسائل و ذرائع کا تعین ممکن ہوتا ہے۔ جن سے وہ نصب العین حاصل کیا جاسکے چنانچہ میں اس وقت مسلمانوں کی موجودہ ثانوی تعلیم کے نصب العین نصاب اور طریقہ ہی پر اجمالی تبصرہ کرنا اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تینوں میں کس حد تک اصلاح کی ضرورت ہے۔ اس تبصرہ کو مجبوراً مسلمانوں کی جدید تعلیمی کوششوں تک محدود رکھونگا قدیم نظام تعلیم پر بھی اس نقطۂ نظر سے تنقید ایک ضروری کام ہے، لیکن اس کا یہ موقع نہیں۔

اکثر کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی جدید تعلیم، جو سرکاری محکمۂ تعلیم کی پابند اور مقلد ہے کوئی نصب العین نہیں رکھتی۔ مگر میرے خیال میں یہ صحیح نہیں۔ نصب العین کے وجود کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ معین الفاظ میں قلم بند ہو؛ تعلیم دینے والوں تعلیم کا انتظام کرنے والوں، تعلیم دلانے والوں کے ذہن میں اس کا ہونا اور ان کے عمل سے اس کا اظہار کافی ہے۔

ہاں تو یہ نصب العین کیا تھا؟ یہ نصب العین یہ تھا کہ اس ملک کے مسلمانوں میں اعلیٰ اور متوسط طبقہ کے افراد کی جتنی تعداد اپنا پیٹ پال لے، سرکاری نوکریاں پاپا کر آرام چین اور ہاں تھوڑی سی حکومت کے ساتھ زندگی کے دن کاٹنے کے قابل ہوجائے۔ اچھا ہے یہ چند افراد اپنی خوشحالی کا معیار جس قدر بڑھالیں اتنی ہی قوم خوشحال سمجھی جائے؛ اس راہ میں جو رکاوٹیں ہوں وہ ہر طرح کم کی جائیں؛ مستقبل کے مشتبہ منصوبوں سے حال کی یقینی بہرہ مندیوں میں ہرج نہ ہو۔ اور قومی آخرت کا تصور انفرادی دنیا کے عیش میں خلل نہ ڈالنے پائے۔ معاشرت بدل جائے۔ اپنی پرانی معاشرت بری ہے۔ اور بری اس لئے ہے کہ ایک با اقبال صاحب اقتدار قوم کی معاشرت سے مختلف ہے۔ سیاست سے بے تعلقی رکھی جائے۔ اس لئے کہ انفرادی ترقی و ترفع کے لئے اپنی جماعت کے

اتنا پست بنادیا تھا، پھر تعلیم اتنا دامن کیسے بچاتی۔ لیکن اس وقت کہ ہم اس نصب العین کو کچھ کچھ غلط سمجھنے لگے ہیں اگر اس تعلیمی نظام کو ہم نے نہ بدلا تو پھر خود نصب العین کو پست رکھنے کی ذمہ داری بھی تعلیم پر آئے گی۔ شکر ہے کہ آج پھر ہمیں اپنی حقیقت کا کچھ کچھ احساس ہوتا جاتا ہے ہم کچھ کچھ سمجھتے جاتے ہیں کہ قومی زندگی کا وہ انفرادی انتشاری تصور ہم نہیں اپنا سکتے جو اس دور انحطاط میں ہم پر مسلط ہوگیا تھا۔ کہ اس سے تو وجود ملت ہی کے مٹ جانے کا خدشہ ہے ہم پھر اپنی ملی ہستی کی خالص دینی اور اخلاقی اساس کو دیکھنے اور سمجھنے لگے ہیں۔ ہمیں اپنی ملت کے انسانی اور عالمی فرائض کا بھی کچھ کچھ دھیان پھر آنے لگا ہے۔ اور کانوں اور دلوں تک " شہداء علی الناس " کے مرتبہ اور ذمہ داریوں کی یاد دلانے والی آوازیں بار پانے لگی ہیں ہم دین کی خارجی رسمیت کی جگہ اس کی تخلیقی اور تنویری قوت کی طرف بھی آنکھیں اٹھانے لگے ہیں جو ساری زندگی پر حاوی ہو کر اُسے بامقصد اور بامعنی بناتی اور کل زندگی اور کل کائنات میں ہمیں ہماری حیثیت اور جگہ بتاتی ہے اور ایک ایسی دنیا جو نسل، وطن، اور دولت کی تفریقوں سے انسانیت کے لیے جہنم بن گئی ہے۔ پھر ہم سے اس حقیقی عدل و مساوات کی فرمانروائی کا پیام سننے اور اُس کا عملی تجربہ دیکھنے کے لئے بیتاب ہے جو ایک اُمّی نبی نے دُنیا کو سنایا۔ اور دکھایا تھا۔ کیا ملتِ اسلامی اس تقدیر، اس موقع اور اس ذمہ داری کو دو روٹیوں کے بدلے بیچ دیگی؟

آپ کی ذمہ داری اس سوال کا جواب آپ کے ذمہ ہے۔ اس لئے کہ قوم کے عام نصب العین کو بدلنے کا کام اس کے مدبروں اور مفکروں اس کے ادیبوں اور شاعروں، اس کے دینی خادموں اور سیاسی کارکنوں کا بھی ہے۔ اور اس کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کا بھی۔ اسی لئے مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم کے اس مرکز میں جہاں اکابر ملت اس خاص موقع پر مجتمع ہیں میں نے آپ کی توجہ اس طرف منعطف کرانے کی جرأت کی۔

آپ کا فرض اگر آپ اپنی حیاتِ قومی کی موجودہ حالت پر مطمئن نہیں ہیں تو آپ کا فرض ہے کہ قوم کو ان مضر خیالات اور مہلک ذہنی عادات سے نجات دلائیں جن سے آپ کا وجود خطرہ میں ہے۔ جوں جوں آپ قومی تخیل میں اس نئے۔ مگر در اصل پرانے نصب العین کو جاگزیں کرتے جائیں گے۔ آپ کا نظام تعلیم اس کے ساتھ ساتھ بدلنے پر مجبور ہوگا اور ایک نظام تعلیم کیا، حیاتِ ملی کے تمام گوشے جنہیں پست مقصدی نے اُجاڑ دیا ہے۔ نئی اُمنگوں اور نئے ولولوں، نئی کوششوں، اور نئی اُمیدوں، غرض ایک نئی زندگی کی بہار سے لہلہانے لگیں گے۔

کیا آپ موجودہ تعلیم سے مطمئن ہیں؟ اگر آپ اپنی قومی زندگی کی موجودہ پستی پر مطمئن ہیں تو میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ آپ کے ناتوی مدرسہ ہی کیا آپ کا سارا تعلیمی نظام بالکل ٹھیک ہے۔ اس میں ذرا تبدیلی نہ کیجئے۔ وہ معاشرت میں اندھی تقلید مذہب میں کھوکلی رسمیت، سیاست میں محکومیت پسندی کی پیدا کرنے، علم میں ذوقِ تحقیق سے اور فنون میں ذوقِ تخلیق سے نوجوانوں کو بے بہرہ رکھنے اور کمزور جسم اور بے نور دماغ اور بے سوز دل پیدا کرنے کے نہایت کامیاب کارخانے ہیں؛

تمدنی اشیار سے اپنے طلبہ کی ذہنی تربیت کا انتظام کرے؛ کوئی حکمیاتی، صنعتی صلاحیتوں کو سامنے رکھے؛ کوئی جمالیاتی تحقیقی میلانات کو۔ لیکن چونکہ سب صورتوں میں پورے یقین کے ساتھ یہ معلوم ہو جانا ضروری نہیں کہ طبیعت کا مستقل رجحان کیا ہے۔ اس لئے اِن ثانوی مدارس میں بھی شاید اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ مدرسوں کا مخصوص نصاب طالب علم کا سارا وقت نہ لے لے۔ بلکہ اس کے لئے دوسرے مشاغل کا بھی موقع ہوتا کہ دوسری صلاحیتیں بھی اگر ہوں تو بے استعمال سے پژمردہ نہ ہو جائیں۔ اور اگر کسی صلاحیت کے اندازے میں غلطی ہوئی ہے تو اُس کی تصحیح ہو سکے۔

امید کی کرن اگر یہ انتظام ہو جائے تو شاید ہم عام تعلیم اور پیشہ کی تعلیم کے تضاد اور بے سود بحثوں اور روٹی کمانے اور آدمی بنانے کی جُدا جُدا تعلیموں کے امکان پر لاحاصل طبع آزمائیوں سے بچ جائیں۔ اس لئے کہ جب ثانوی تعلیم کا یہ متنوع نظام اپنے طلبہ کی فطری صلاحیتوں کی رعایت شروع ہی سے رکھے گا تو گویا یہ ثانوی مدرسے دراصل عام طور پر تو اس پیشے ہی کے لئے طلبہ کو تیار کریں گے جن کے وہ اہل ہیں۔ تمدن کے اِس مخصوص شعبے کی مدد سے جس کے ساتھ اِسے طبعی مناسبت ہے۔ ہر طالب علم کی ذہنی نشو و نما کا سامان ہو گا۔ اور یوں ترتیب پاکر یہ تمدن کے دوسرے شعبوں سے بھی متمتع ہو سکے گا۔ شاید اِن تعلیم کا انتظام کرنے والوں سے، جو اِس وقت میرے تخیل کے سامنے ہیں یہ حقیقت پوشیدہ نہ ہوگی کہ ثانوی تعلیم تمدن کے کسی مخصوص جزو کی مدد سے ہی طلبہ کو کل تمدن کا محرم بنا سکتی ہے۔ اور پہلے پورا متمدن انسان بناکر مخصوص صلاحیتوں کی تہذیب نہیں ہوتی۔ بلکہ مخصوص صلاحیتوں کی تربیت کے ذریعہ ہی پورا متمدن انسان بنتا ہے۔

ذہنی تربیت کے لئے تو کہیں ادب و لسانیات سے کہیں فنونِ لطیفہ سے، کہیں صنعت و حکمیات سے مختلف مدرسے زیادہ کام لیں گے۔ لیکن غالباً ہماری ثانوی تعلیم کا یہ نیا نظام اپنے طلبہ کے اُفق اقدار کو معین کرنے اور وسعت دینے کے لئے، اُنہیں اپنے نصب العین سے آگاہ کرنے، انہیں اپنے ماضی کا رمز شناس بنانے، اور اُن میں مستقبل کے امانتدار ہونے کا احساس پیدا کرنے کے لئے تمام مدارس میں اپنے دین، اپنی تاریخ اور اپنی زبان کی تعلیم کا خاص انتظام رکھے گا اور اُنہیں خالی چندہ وصول کرنے یا اعتراضات ٹال سکنے کا وسیلہ نہ بنائیگا۔ وہ اُن چیزوں کے بہتر سے بہتر اسلوب ڈھونڈیگا اُن پر بہتر سے بہتر تعلیمی سامان فراہم کریگا۔ اور ان کی تعلیم کیلئے بہتر سے بہتر استاد تیار کرنے کا خاص اہتمام کریگا۔ اس لئے کہ ثانوی تعلیم کی منزل میں نوجوان اپنے جذبات کی تہذیب کے لئے شخصی مثال کا بہت ہی زیادہ محتاج ہوتا ہے۔ اور اخلاقی و مذہبی اقدار کی پہچان اور اُن سے لگاؤ کے لئے تو اکثر تاریخی اور اپنے ماحول کی شخصیتوں کا اثر ہی فیصلہ کن ثابت ہوتا ہے۔

نیا نظام شاید یہ نیا نظام اپنے استادوں کا اِس سے زیادہ احترام کریگا۔ جتنا کہ ہم آجکل کرتے ہیں۔ وہ شاید بہت دیکھ بھال کے بعد کسی کو اُستاد بننے دیگا۔ لیکن جس کو اُستاد بنائیگا اُسے قومی زندگی میں وہ بلند مرتبہ بھی دیگا جس کا کہ ہر اچھا استاد مستحق ہے۔ وہ اپنے نوجوانوں کو، کہ سب سے گراں بہا متاعِ ملّی ہیں، اُن استادوں کے سپرد کریگا تو اُن کی امانت پر بھروسا بھی کریگا۔ پھر اِن اُستادوں کے پاس قوم کے دِل کی

کتنی ہوگی۔ اُن کی شخصیت کے جادو سے اجاڑ دلوں سے حیاتِ تازہ کے چشمے ابلیں گے۔ اور متحیر و متلاشی نوجوانوں کی شبِ تاریکِ جستجو بے شمار ماہ نما تاروں سے جگمگا اُٹھے گی۔

شاید اِس نئے نظام میں، جس کا ذکر اِس وقت ایک خواب کے بیان سے زیادہ نہیں معلوم ہوتا۔ مگر جس کو سچ کر دکھانا بہت کچھ آپ کے میرے ہاتھ میں ہے، غالباً تعلیم کا خالص کتابی و نظری طریقہ بھی اِس طرح نہ چھایا رہیگا۔ جیسا کہ آج ہے۔ اور مدرسوں میں ہمارے بچے اور نوجوان صرف سُن سُن کر اور مقررہ کتابیں پڑھ پڑھ کر اپنے دماغوں کو غیر منہضم معلومات اور واقفیت سے نہ اٹا کریں گے۔ بلکہ کارگاہوں اور معملوں اور کتب خانوں میں اپنی جستجو، اپنے شوق اور اپنی محنت سے بے شک شفیق اور لائق اُستادوں کی نگرانی میں مگر اپنی آزادی اور ذمہ داری کے پورے احساس کے ساتھ، سچے اکتشاف کی لذت سے آشنا ہو سکیں گے۔

لیکن ذہنی تحصیل کے اِس انفرادی طریقہ کے باوجود شاید یہ مدرسے جماعتی احساس پیدا کرنے اور جماعتی تعاون کی عادت ڈالنے کے مواقع اور وسائل سے اِس طرح تہی دامن نہ ہونگے جس طرح ہمارے موجودہ مدارس ہیں۔ اور شاید سیرت کی تربیت کو معلومات کے حصول سے پیچھے رکھنے پر یہ مدرسے کسی حال میں راضی نہ ہوں گے۔ شاید جماعتی احساس اور جماعت کی خدمت کا ولولہ ان مدرسوں میں خالی زبانی تلقین کے ذریعہ پیدا نہ کیا جائیگا۔ بلکہ مدرسوں کی زندگی خود باہر کی جماعتی زندگی کا نمونہ ہوگی۔ اور اُس کے انتظام و انصرام کا بوجھ زیادہ تر خود طلبہ پر ہوگا ہمارے یہ نئے مدرسے نوجوانوں کی خود مختار آبادیاں ہوں گے جن میں نئی نسل اپنی جماعتی زندگی کی تشکیل کا عملی تجربہ حاصل کریگی۔ اور ایک آزاد قوم کے نوجوان آزادی کو قائم رکھنے اور برتنے اور ترقی دینے کے لئے تیار ہوں گے۔

ہمارے نئے مدرسے

ہمارے یہ نئے مدرسے شاید باہر کی دنیا سے ایسے بے خبر نہ ہوں گے جیسے کہ آج ہیں اور ثانوی تعلیم کے اداروں میں اُستادوں کو یہ فکر نہ ہوگی کہ اپنے طلبہ کو مدرسہ کے کانچ گھر میں چھوئی موئی کی طرح دنیا سے الگ تھلگ رکھیں۔ بلکہ یہ فکر رہا کریگی کہ ان نوجوانوں کے لئے قومی زندگی کے مختلف شعبوں میں کہاں کہاں خدمت کے مواقع پیدا کریں اور کس کس طرح انہیں حقیقی زندگی سے دوچار کرنے کی سبیل نکالیں۔ اِس لئے کہ اِن مدرسوں کے اُستاد اپنی زندگی کا مقصد ہی یہ سمجھیں گے کہ ایک طرف طلبہ کی فطری خصوصیات کا پاس رکھ کر اُن کے ذہن کی تربیت کریں اور دوسری طرف اِس تربیت یافتہ ذہن کو قومی نصب العین کا خادم بنائیں۔ اور اِس لئے تیار کریں کہ یہ اپنی جماعت کو انسانیت کی فلاح یعنی مرضی الٰہی کے پورا کرنے کا آلہ بنائیں۔

ہمارے یہ مدرسے بے شک اسلامی مدرسے ہونگے۔ اور اسلامی نصب العین ہی اِن کے سامنے ہوگا مگر اِس نصب العین کی کوئی تنگ اور غلط تعبیر اِن مدرسوں کو فرقہ پروری اور جماعتی خود غرضی کا مرکز نہ بنانے پائیگی اور بے جا تعصب ان کی نظر سے اِس نکتے کو نہ چھپا سکے گا۔ کہ اگر ہم مسلمان کی حیثیت سے حریت خواہ ہونے پر مجبور ہیں، اگر ہم دُنیا سے ہر قسم کی غلامی کو مٹانے پر مامور ہیں۔ اگر ہم انسانیت کی ایسی معاشی تنظیم چاہتے ہیں جس میں امیر و غریب کا فرق انسانوں کی اکثریت کو انسانیت کے شرف ہی سے محروم نہ کر دے۔ اگر ہم دولت کی شرافت کی جگہ تقوٰی کی شرافت کا قیام چاہتے ہیں، اگر ہم نسل و رنگ کے

تعصبات کو مٹانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ تو ان سب فرائض کو پورا کرنے کا موقع سب سے پہلے خود اپنے پیارے وطن میں ہے جس کی مٹی سے ہم بنے ہیں اور جس کی مٹی میں ہم پھر واپس جائیں گے چنانچہ ہمارے نئے مدرسوں کی تعلیم نوجوانوں کے دل میں جماعتی خدمت کی وہ لگن لگائیگی کہ جب تک اِن کے ارد گرد اِن کے اپنے گھر میں غلامی رہے گی، اور افلاس، فلاکت، مہنگی اور جہل و بیماریاں رہیں گی، اور بدکرداریاں، پست حوصلگیاں رہیں گی اور ریاویں یہ چین کی نیند نہ سوئیں گے۔ اور اپنے بس بھر اِن کو دور کرنے میں اپنا تن من دھن سب کھپائیں گے۔ یہ روٹی بھی کمائیں گے۔ اور نوکریاں بھی کریں گے، پر اِن کی نوکری خالی پیٹ کی چاکری نہ ہوگی۔ بلکہ اپنے دین کی اور اپنے وطن کی خدمت ہوگی جسسے اِن کے پیٹ کی آگ ہی نہ بجھے گی۔ دل اور روح کی کلی بھی کھلے گی یہ اپنے دینی نصب العین ہی کی وجہ سے اپنے دیس کی، کہ کبھی دنیا اسے جنت نشان کہتی تھی، پر جو آج بے شمار انسانوں کے لئے دوزخ سے کم نہیں، سیوا کریں گے۔ اور ایسا بنائیں گے کہ پھر اِس کے بھوکے بیمار، بے کس، بے اُمید، غلام باسیوں کے سامنے انہیں اپنے رحمٰن و رحیم، رزاق و کریم، حی و قیوم خدا کا نام لیتے وقت شرم سے سر نہ جھکانا پڑیگا۔ کہ انہیں بعض کی زیادتیوں اور بعض کی کوتاہیوں نے، بعض کے ظلم اور بعض کی غفلت نے آج اِس حال کو پہنچا دیا ہے کہ اِن کا وجود محدود نگاہوں کو اُس کی شانِ ربوبیت پر ایک دھبہ سا معلوم ہوتا ہے۔

اور یہی نہیں یہ اپنی اس بے غرض خدمت سے خود اپنے دیس والوں کو تنگ نظر وطنیت کے عذاب سے بچائیں گے اور اپنے وطن کو دنیا اور انسانیت کا خادم بنائیں گے۔ ہمارا وطن اپنی آبادی کے لئے دوسروں کی بربادی۔ اپنی ترقی کے لئے دوسروں کا تنزل، اپنی قوت کے لئے دوسروں کی کمزوری اور اپنی آزادی کے لئے دوسروں کی غلامی کے سامان کبھی نہ کریگا۔ بلکہ جس طرح ہمارا ہر فرد اس نئے نظام تعلیم کی مدد سے اپنی تمام مخصوص صلاحیتوں کو نشو و نما دیکر اپنی تربیت یافتہ شخصیت کو جماعتی خدمت کے لئے وقف کریگا۔ اسی طرح ہمارا وطن اپنی تمام مخصوص قوتوں کو ترقی دے کر دنیا اور انسانیت کی خدمت گزاری کا شرف حاصل کریگا۔

"شاید" آپ کہیں گے کہ یہ شخص ہمیں مستقبل کے یہ فرضی افسانے کیوں سنا رہا ہے۔ معاف کیجیے۔ اس لئے سُناتا ہوں کہ اسی طرف اُمید کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔ اور ہر جگہ "شاید" اس لئے لگاتا جاتا ہوں کہ اپنے آس پاس اِن اُمیدوں کے بر آنے کے خلاف بھی قرائن پاتا ہوں۔ لیکن ایک بات یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں اور وہ یہ کہ اگر مسلمانوں کو اس ملک میں ایک خود دار آزاد جماعت کی طرح زندہ رہنا ہے تو اِن کو اپنی قومی زندگی کے پچھلے پون سو سال پر سختی سے محاسبہ کرنا ہوگا۔ پچھلی مساعی کی تہہ میں جو نصب العین کارفرما تھا اس پر نظر ثانی کرنی ہوگی۔ اور اگر اس سے اعلیٰ تر نصب العین اُن کے ہاتھ آگیا، جیسا کہ میرے عقیدے میں ضرور آئیگا تو پھر اس نصب العین کے حصول کے لئے منجملہ اور چیزوں کے اپنا ایک خاص نظام تعلیم بھی مرتب کرنا ہوگا جو کسی دوسرے ناقص نظام کی ناقص تر نقل نہ ہوگا۔ بلکہ ہماری مخصوص تخلیق ہوگا! ہمیں ثانوی تعلیم کے نظام سے پہلے عام ابتدائی تعلیم کا نظام بنانا اور جاری کرنا ہوگا ایک خاص عمر پر بچوں کے رجحانات کی پڑتال کا انتظام کرنا ہوگا پھر ثانوی تعلیم کے لئے ایک ساتھ مختلف قسم کے، غالباً چار پانچ قسم کے مدارس قائم کرنے ہونگے۔ اِن مدرسوں میں علاوہ

اِس شعبۂ تمدن کے جوہر مدرسہ کا مخصوص ذریعۂ تعلیم ہوگا اپنے دین اپنی تاریخ اور اپنی زبان کی تعلیم کا نصاب معین کرنے اور اس کے استادوں کی تیاری میں خاص توجہ سے کام لینا ہوگا؛ ذہنی نشو ونما میں انفرادی طریقہ کے ساتھ مدارس کے اندر اور باہر جماعتی خدمت کے مواقع کثرت سے فراہم کرنے ہوں گے؛ کتابی تدریس کی جگہ عملی اکتشاف کو دینی ہوگی اور خالی واقفیت کی جگہ صحیح ذہنی تربیت اور خالی علم کی جگہ اچھی سیرت کو مرکز توجہ بنانا ہوگا۔ اور اپنے مدرسوں کو قومی زندگی کیساتھ ربط دینے کی تدبیریں نکالنی ہونگی۔

یاس واُمید میں نے دشوار کاموں کی ایک خاصی لمبی فہرست گنوادی۔ لیکن یہ صرف اُن کاموں کے نام ہیں۔ اُن کی تفسیر و توضیح بہت کچھ چھان بین اور تحقیق کی محتاج ہے۔ پہلے اِن میں سے ہر مقصد کا واضح تعین ضروری ہے اور پھر اس کے وسائل کی تلاش۔ اِن پر آپ کے بہترین دماغوں کی سالہا سال کی کوشش صرف ہوگی۔ یہ سب مشکل کام ہیں لیکن کرنے کے کام ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی قومی جماعت واقعی انہیں کرنا چاہے تو کرنے والے بھی مل سکتے ہیں میری آرزو ہے کہ یہ کانفرنس اپنے آئندہ لائحۂ عمل میں اِن تحقیقی کاموں کی انجام دہی کو شامل کرلے لیکن مجھے معلوم نہیں کہ ایسا ہو سکے گا یا نہیں۔ اگر نہ ہوسکا تو آج ہم تو اِس کانفرنس کے پچاس سالہ وجود پر خوشی منا رہے ہیں۔ ڈر ہے کہ آئندہ پچاس سال بعد خاکم بدہن اس کا ماتم کرنے والے بھی موجود نہ ہونگے قومی تعلیم کی موجودہ بے راہ روی شاید قوم کے وجود ہی کو ختم کردے۔ اور پھر یاد انہیں کی کی جاتی ہے جو مشکل کام اپنے سر لیتے ہیں۔ یا تو طوفان میں طوفان کا مقابلہ کرتے ہیں یا طوفان سے پہلے اِس کے مقابلے کی تیاری۔

اعتراف ہمارے پچھلے کام کرنے والوں نے بھی جو کام اٹھایا تھا۔ وہ اس وقت بہت سہل کام نہ تھا اور یاد جو دیکہ ہم رفتہ رفتہ ان پچھلے پچاس سال کے کام سے غیر مطمئن ہوتے جاتے ہیں اور اِس کا نصب العین آج ہمیں پست نظر آتا ہے لیکن جن لوگوں نے اس کام کو شروع کیا تھا اُن کے زمانہ کی بیچی کو یاد کیجئے۔ اور قومی زندگی کے شیرازے کے اِس انتشار کا خیال کیجئے جو اُن کی آنکھوں نے دیکھا تھا اور اُن کی ان کوششوں پر بھی جو آج ہمیں زیادہ نہیں جچتیں، قوم کی مخالفت اور حالات کی ناموافقت کا اندازہ لگائیے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ بونوں کی ایک جماعت میں یہ لوگ دیو تھے دیو، اِن کے کام پر تنقید مستقبل کی راہ تلاش کرنے کے لئے بیشک ضروری اور مفید ہے اور اس سے ہرگز جھجکنا نہ چاہیئے۔ مگر انکی شخصیتوں کی عظمت، اِن کے ارادوں کی مضبوطی، اُن کی نیتوں کا خلوص، دشمن سے بھی خراجِ تحسین وصول کئے بغیر نہیں رہتا اِن کے کاموں کی تنقید کیجئے۔ اور بن پڑے تو اِن سے بہتر کام کیجئے۔ مگر اِن کی ہمت اور عزم اور بے غرض خدمت کی یاد پر احسانمندی کے دو پھول ضرور چڑھاتے جائیے۔

آوازۂ خلیل ز بنیادِ کعبہ نیست
مشہور گشت زانکہ در آتش نکو نشست

تمنا کاش آج کے بدلے ہوئے حالات میں ہم بھی اِسی عزم و ہمت کا ثبوت دے سکیں اور اپنی قومی زندگی کے تحفظ و ترقی کے لئے ایک نئے نظامِ تعلیم کی داغ بیل ڈالنے کا کٹھن مگر ضروری کام شروع کردیں۔

حالاتِ جامعہ

وفد کلکتہ شیخ الجامعہ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے برما جانے کا ارادہ رنگون میں آتشزدگی کے حادثہ کے باعث فسخ کر دیا ہے لیکن دو ہفتہ کے لئے کلکتہ تشریف لے گئے ہیں۔ ناظم حلقہ مولوی شفیق الرحمٰن صاحب آپ کے ہمراہ ہیں۔ آج کل سید عابد حسین صاحب قائم مقام شیخ الجامعہ ہیں۔ اور مولنا خواجہ عبدالحی صاحب ناظم دینیات حلقہ ہمدرداں کی نظامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

کانفرنس میں شرکت مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی جلائی جوبلی میں جامعہ کے طلباء اور اساتذہ کی بھی ایک جماعت شرکت کے لئے علیگڈھ گئی تھی۔ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے کانفرنس کے شعبہ ثانوی تعلیم کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ اور پروفیسر محمد عاقل صاحب ایم۔ اے (علیگ) نے شعبہ معاشیات و اصلاح معاشرت کے جلسہ میں ایک مقالہ "ہندوستان کا مسئلہ آبادی" پڑھا۔

طلباء اپنی تعلیم کے سلسلہ میں جماعت میں جو کام کرتے اور چیزیں تیار کرتے ہیں وہ بھی خاصی تعداد میں کانفرنس کی تعلیمی نمائش میں بھیجی گئی تھیں، جہاں وہ غیر معمولی طور پر پسند کی گئیں جامعہ کی نمائش کے لئے ایک مستقل کمرہ مخصوص کر دیا گیا تھا۔ جس کیلئے ہم منتظمین نمائش کے شکر گذار ہیں۔ اِس نمائش کے سلسلہ میں تین درجن کے قریب جامعہ کو انعامات ملے۔ سب سے زیادہ اشیاء بھیجنے کے صلہ میں وہ ٹرافی کی بھی مستحق سمجھی گئی۔ بچوں کی تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے اہلِ علم حضرات نے اپنے تعریفی کلمات سے جامعہ کی بڑی حوصلہ افزائی فرمائی۔ صوبہ متحدہ کے ڈائرکٹر تعلیمات مسٹر ویر نے تو یہاں تک فرمایا کہ میرے دل میں طرزِ تعلیم کے متعلق جو آرزوئیں ہیں وہ جامعہ کی نمائش میں عملی طور پر موجود ہیں موصوف کو یہ معلوم ہو کر افسوس ہوا کہ جامعہ کا تعلق اُن کے صوبے یو۔ پی سے نہیں ہے۔

معزز مہمان میر سراج الدین صاحب سابق چیف جسٹس ریاست بھاولپور جامعہ کے خاص کرمفرماؤں میں ہیں ایجوکیشنل کانفرنس سے واپس ہوتے ہوئے آپ دہلی آئے اور جامعہ میں قیام فرمایا۔ وفد بہاولپور کی کامیابی میں میر صاحب موصوف کو بڑا دخل ہے۔ مولوی ضیاء الدین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بھاولپور بھی کثرت مشاغل کے باوجود علیگڈھ سے سیدھے جامعہ میں تشریف لائے اور کافی دیر تک جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خانصاحب سے جامعہ کے نصب العین اور اُس کے طریق کار پر بحث کرتے رہے موصوف کو جامعہ سے بڑی دلچسپی ہے اور اس کے بہت مداح ہیں

مولنا امین احسن صاحب اصلاحی صدر مدرس مدرستہ الاصلاح سرائے میر (اعظم گڈھ) کو مدتوں سے جامعہ دیکھنے کا اشتیاق تھا۔ خدا کا شکر کہ ایجوکیشنل کانفرنس اُنہیں چند دن کے لئے گوشہ سے نکال لائی اور اِس بہانے وہ دہلی آگئے، مولنا امین صاحب مولنا حمید الدین صاحب فراہی کے شاگرد رشید، اور دائرہ حمیدیہ کے روح رواں ہیں جامعہ کے کاموں کو بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں آپ کا کئی دن قیام رہا۔ طلباء اور اساتذہ سے مل کر اور جامعہ کا عینی مشاہدہ کر کے آپ مطمئن اور خوش واپس ہوئے؛

جلسہ میلاد النبیؐ

پچھلے ہفتہ جامعہ نگر اوکھلا میں مدرسہ ابتدائی کے بچوں نے میلاد النبیؐ کا جلسہ منعقد کیا تھا۔ اپنی قوم میں سے ایک اوسط عمر کے بزرگ عبدالحمید صاحب کو جو بارہ سال سے زیادہ کے نہ ہوں گے صدر بنایا تھا۔ عام مقررین بھی باستثنا ایک افریقی طالب علم (عمر چودہ سال)۔ جنہوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ اور اس کا ترجمہ سنایا تھا کوئی بھی صدر صاحب کی عمر سے زیادہ نہیں تھا۔ ان میں سب سے دلچسپ تقریریں تو اُن ننھے ننھے بچوں کی تھیں جو ابھی پورے فقرے بھی نہیں بول سکتے ہیں اور جن میں سے ایک صاحب نے اُستاد سے جماعت میں پوچھا تھا کہ صاحب ہمارے رسول زندہ ہیں یا مر گئے اور زندہ ہیں تو پھر ہمارے ہاں آتے کیوں نہیں!! ان معصومانہ تقریروں کے علاوہ چوتھی، پانچویں اور چھٹی جماعت کے لڑکوں نے بھی اپنی استعداد کے موافق اردو اور انگریزی میں قابل داد مضامین لکھے تھے۔ یاد رہے کہ یہ جلسہ بھی پروجکٹ کا جلسہ تھا۔ بچوں نے اس جلسہ کے ضمن میں اپنے نصاب کے تمام مضامین کا کام پورا کیا تھا۔ جسکی تفصیل ہم انشاء اللہ آئندہ درج کریں گے۔

اس جلسہ میں قرولباغ کے مقیم و غیر مقیم طلبا اور اساتذہ کی ایک بڑی تعداد کے علاوہ میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے آکسن (مدیر ہمایوں) بھی تشریف رکھتے تھے۔ جو بچوں کی بیباکی و آزادی، سادگی، سلیقہ اور محنت کی داد دیتے رہے۔

قومی ہفتہ

جلیانوالہ باغ کے حادثہ کی یاد میں جامعہ میں ہمیشہ ۱۳ اپریل کو چھٹی ہوا کرتی ہے لیکن یہ چھٹی بس مدرسہ جانے ہی کی ہوتی ہے یوں طلباء کو اس دن اتنا کام کرنا پڑتا ہے کہ شاید سال بھر میں کسی دن بھی نہیں کرتے! اس لئے کہ اس دن جامعہ کے تمام ملازمین (خدمتگاروں) کو چھٹی دیدیجاتی ہے۔ اور تمام کام طلباء کو خود کرنے ہوتے ہیں۔ بیرہ، بہشتی، مالی، باورچی حتیٰ کہ مہتر کا کام بھی خود کیا جاتا ہے اس سال قومی ہفتہ کے پروگرام میں ایک چیز کا اضافہ کرکے اس دن سے تعلیمی طور پر بھی فائدہ اٹھایا گیا۔ کالج، مدرسہ ثانوی اور ابتدائی کے طالب علموں نے مقررہ عنوانات پر تلاش و تحقیق اور محنت و جانفشانی کے ساتھ مضامین لکھے۔ ۱۲ اپریل کی شام کو تعلیمی مرکز میں ایک جلسہ ہوا، اسی میں یہ تمام مضامین سنائے گئے۔ اکثر مضامین مواد، زبان اور انداز بیان کے لحاظ سے بہت قابل ستائش تھے۔ جس کی صدر جلسہ جناب خواجہ عبدالحی صاحب نے اپنی تقریر میں داد دی کالج کے مضامین میں تو ہر موضوع پر نہایت سیر حاصل بحث کی گئی تھی۔

تعلیمی مرکز ۱ کے بچوں نے چند قومی نظمیں جو اس موقع کیلئے خاص طور پر یاد کی گئی تھیں، حاضرین کو سنائیں۔ علمی مضامین کی سنجیدگی سے طبیعت ذرا اکھڑاتی تو کوئی نہ کوئی بچہ سامعہ نوازی کیلئے اسٹیج پر آجاتا بعض نظمیں تو ایسے موثر انداز میں پڑھی گئیں کہ سارے ہال میں سناٹا چھا گیا تعلیمی مرکز ۱ کی ایک بچی قدسیہ نے بقول خود عورتوں کی نمایندگی کی اور اس نے جس شان، دبدبہ اور کڑک کے ساتھ اپنا مضمون سنایا وہ دنیائے ذکور کے نمایندوں میں ناپید تھی جلسہ ۸ بجے شروع ہوا اور نماز مغرب کے لئے تھوڑی دیر ملتوی رہ کر ۹ بجے تک جاری رہا

۱۳ اپریل کو کالج اور ثانوی مدرسہ کے دارالاقاموں میں کاموں کی تقسیم کی گئی۔ اور سب نے گرم جوشی اور مستعدی کے ساتھ اپنے اپنے کاموں کو پورا کیا اور ادنیٰ ادنیٰ خدمتوں کے انجام دینے کو کوئی عار نہیں سمجھا، رات کو محمود منزل میں حسب معمول جامعہ کی ساری برادری کی دعوت تھی، سب نے طلباء کے ہاتھ کے پکائے ہوئے کھانے کی تعریف کی ؛

تحریک حلقۂ ہمدردانِ جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے اُن کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ مارچ ۱۹۳۷ء میں حلقۂ ہمدردان میں شریک ہوئے ہیں

نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ جناب		نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ جناب	
۱	۴۲۰۷	قاضی امیر الدین قاضی احمد صاحب خطیب	بمبئی	۲۰	۴۲۲۶	نصرت حسین صاحب نصرت	آرہ
۲	۴۲۰۸	سید عبد القادر سید علی صاحب نظیر	تلوجہ	۲۱	۴۲۲۷	نیاز الدین احمد صاحب	،،
۳	۴۲۰۹	شیخ داؤد صاحب کردیکر	،،	۲۲	۴۲۲۸	نور الحق خاں صاحب	،،
۴	۴۲۱۰	مولوی محمد احمد صاحب	دہلی	۲۳	۴۲۲۹	عبد العزیز صاحب	،،
۵	۴۲۱۱	شمس العارفین صاحب	آگرہ	۲۴	۴۲۳۰	سید محمد سلیم صاحب	،،
۶	۴۲۱۲	مولوی احمد علی صاحب	جاورہ	۲۵	۴۲۳۱	عبد السلام صاحب	،،
۷	۴۲۱۳	محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی	بریلی	۲۶	۴۲۳۲	محمد سلیم رضا فردوسی صاحب	،،
۸	۴۲۱۴	محمد شریف صاحب	نئی دہلی	۲۷	۴۲۳۳	محمد ابراہیم صاحب	،،
۹	۴۲۱۵	ڈاکٹر صولت خاں صاحب	جھانسی	۲۸	۴۲۳۴	محمد صفی الرحمٰن صاحب وکیل	،،
۱۰	۴۲۱۶	محمد یوسف صاحب	پکسی	۲۹	۴۲۳۵	محمد محمود خاں صاحب	،،
۱۱	۴۲۱۷	سید انیس الرحمٰن صاحب	پٹنہ	۳۰	۴۲۳۶	محمد امیر صاحب	،،
۱۲	۴۲۱۸	مولوی سید شفاعت حسین صاحب زاہدی	بہار شریف	۳۱	۴۲۳۷	عبد المالک صاحب	،،
۱۳	۴۲۱۹	مولوی مبین الحق صاحب وکیل	،،	۳۲	۴۲۳۸	عبد الخالق صاحب	،،
۱۴	۴۲۲۰	مولوی سید عبد العزیز صاحب عزیز	،،	۳۳	۴۲۳۹	ڈاکٹر محمد سعید صاحب	،،
۱۵	۴۲۲۱	محمد اکرام الدین صاحب	،،	۳۴	۴۲۴۰	محمد طٰہٰ صاحب	،،
۱۶	۴۲۲۲	مولوی محمد محی الدین حنفی صاحب	،،	۳۵	۴۲۴۱	غلام فخر الدین صاحب وکیل	،،
۱۷	۴۲۲۳	مولوی محمد سعد الدین صاحب وکیل	،،	۳۶	۴۲۴۲	عبد الرؤف صاحب ایڈوکیٹ	،،
۱۸	۴۲۲۴	ڈاکٹر عبد الاحد صاحب	آرہ	۳۷	۴۲۴۳	عبد الحامد خاں صاحب	،،
۱۹	۴۲۲۵	محمد حنیف صاحب اسٹینوگرافر	،،	۳۸	۴۲۴۴	ظہیر الدین حیدر صاحب تیر	،،

نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ جناب	
۳۹	۴۲۴۵	محمد کرم علی صاحب	آرہ
۴۰	۴۲۴۶	محمد نثار علی صاحب وکیل	″
۴۱	۴۲۴۷	عطا کریم صاحب	شاہ پورپٹی
۴۲	۴۲۴۸	سید شمس الدین صاحب	″
۴۳	۴۲۴۹	عبدالمجید صاحب	مجید آباد
۴۴	۴۲۵۰	یوسف علی خانصاحب	جگدیسپور
۴۵	۴۲۵۱	عشرت حسین صاحب	ڈمرانوں
۴۶	۴۲۵۲	علیم الدین صاحب	ہرگانواں
۴۷	۴۲۵۳	سید اکبر صاحب	گل گاؤں
۴۸	۴۲۵۴	نور محمد صاحب	
۴۹	۴۲۵۵	غلام رسول صاحب اجارہ دار	مالہپورہ
۵۰	۴۲۵۶	سوناجی ہیجی صاحب	″
۵۱	۴۲۵۷	داؤ خاں صاحب جمعدار	ارنی
۵۲	۴۲۵۸	عبدالقادر صاحب	گھنوسرا
۵۳	۴۲۵۹	عظیم خانصاحب	کوسدنی
۵۴	۴۲۶۰	باباراؤ ولد دت راجی صاحب	ڈگرس
۵۵	۴۲۶۱	شیخ محی الدین صاحب	کوندری
۵۶	۴۲۶۲	نارائن مہادو آنذھ صاحب	″
۵۷	۴۲۶۳	نیاجی راجی تیلی صاحب	
۵۸	۴۲۶۴	مہادو توکارام صاحب	″
۵۹	۴۲۶۵	پانڈو ناگو آگوتی صاحب	″
۶۰	۴۲۶۶	گنیا بینڈجی صاحب	″
۶۱	۴۲۶۷	چندربھان صاحب	″
۶۲	۴۲۶۸	دھنیا رامچند صاحب	″
۶۳	۴۲۶۹	نارائن پیراجی صاحب	کوندری
۶۴	۴۲۷۰	مولوی محمد وزیر خانصاحب	کلکتہ
۶۵	۴۲۷۱	نذیر حسین صاحب	″
۶۶	۴۲۷۲	خلیل الرحمن صاحب	ہوڑا
۶۷	۴۲۷۳	مولانا شاہ خلیل الرحمن صاحب عارف بی اے۔	کلکتہ
۶۸	۴۲۷۴	محمد فضل حسین صاحب	″
۶۹	۴۲۷۵	مولوی جلال الدین احمد صاحب	″
۷۰	۴۲۷۶	محمد زین العابدین صاحب	″
۷۱	۴۲۷۷	حاجی برکت اللہ صاحب	نئی دہلی
۷۲	۴۲۷۸	اللہ مہربان صاحب انسپکٹر	
۷۳	۴۲۷۹	قاضی کمال الدین صاحب	ستہ ہ
۷۴	۴۲۸۰	شیخ جمیل طاہر صاحب	″
۷۵	۴۲۸۱	والدہ صاحبہ شیخ جمیل طاہر صاحب	″
۷۶	۴۲۸۲	محمد اکبر علی صاحب	″
۷۷	۴۲۸۳	پروفیسر وحید الرحمن صاحب	لکھنؤ
۷۸	۴۲۸۴	شیخ محمد عبداللہ صاحب	″
۷۹	۴۲۸۵	جنرل الدین احمد فاروقی صاحب وکیل	″
۸۰	۴۲۸۶	شیخ جلال الدین صاحب انصاری	″
۸۱	۴۲۸۷	قطب الدین ملا صاحب بی ایس سی ایل ایل بی	فتح گڈھ
۸۲	۴۲۸۸	حکیم محمد عبدالغنی صاحب صدیقی	فتحپور
۸۳	۴۲۸۹	محمد طیب صاحب	″
۸۴	۴۲۹۰	فتح احمد خانصاحب	متوڈی
۸۵	۴۲۹۱	خانصاحب سید امانت حسین صاحب	کلکتہ
۸۶	۴۲۹۲	تصدق حسین صاحب	دہلی

نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ جناب		نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ جناب	
۸۷	۴۲۹۳	سلطان احمد صاحب	دہلی	۱۰۴	۴۳۱۰	شیر علی اصغر علی صاحبان	کلکتہ
۸۸	۴۲۹۴	غلام محمد صاحب ٹھیکیدار	؍	۱۰۵	۴۳۱۱	قاضی سید اشرف علی صاحب اجارہ دار	نصیر آباد
۸۹	۴۲۹۵	محمد اختر خانصاحب	؍	۱۰۶	۴۳۱۲	یسین خان صاحب	ملکاپور
۹۰	۴۲۹۶	محمد اکمل خانصاحب	؍	۱۰۷	۴۳۱۳	اسمٰعیل صاحب	ماہولی
۹۱	۴۲۹۷	محمد مقیم خانصاحب بی۔ اے	؍	۱۰۸	۴۳۱۴	گووند سنگھ صاحب	لون بھل
۹۲	۴۲۹۸	سید مقبول حسن صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی	؍	۱۰۹	۴۳۱۵	عبدالصمد صاحب قریشی	دہلی
۹۳	۴۲۹۹	صوفی اصغر علی صاحب بی اے منشی فاضل	نئی دہلی	۱۱۰	۴۳۱۶	حکیم حبیب الرحمٰن صاحب	ڈھاکہ
۹۴	۴۳۰۰	غلام حامد انصاری صاحب	دہلی	۱۱۱	۴۳۱۷	حاکم علی صاحب	دہلی
۹۵	۴۳۰۱	شہاب الدین صاحب ٹھیکیدار	؍	۱۱۲	۴۳۱۸	چھوٹے خاں مستری صاحب	؍
۹۶	۴۳۰۲	فیاض الدین صاحب	؍	۱۱۳	۴۳۱۹	حافظ شیخ عبدالغنی صاحب بہادر	بہاولپور
۹۷	۴۳۰۳	بیگم صاحبہ خان بہادر مولوی ظفر حسن صاحب	؍	۱۱۴	۴۳۲۰	مسعود خانصاحب مالگذار	بلاسپور
۹۸	۴۳۰۴	کے۔ شوکت علی صاحب	؍	۱۱۵	۴۳۲۱	حکیم نثار احمد خانصاحب	کلکتہ
۹۹	۴۳۰۵	عابد حسن خانصاحب	؍	۱۱۶	۴۳۲۲	محمد رفیع صاحب	؍
۱۰۰	۴۳۰۶	رشید احمد خانصاحب	مالیر کوٹلا	۱۱۷	۴۳۲۳	حامد سعید صاحب	؍
۱۰۱	۴۳۰۷	شمس الحق صاحب	کلکتہ	۱۱۸	۴۳۲۴	سید عبدالغفار صاحب	بمبئی
۱۰۲	۴۳۰۸	مولوی سید محمد عاصم صاحب	؍	۱۱۹	۴۳۲۵	عبدالعزیز صاحب	؍
۱۰۳	۴۳۰۹	مسماۃ بی بی آمنہ خاتون صاحبہ	؍	۱۲۰	۴۳۲۶	مسرز سلطان احمد برادرز	سیالکوٹ

ختم

مستقل امداد و عطیات

ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء

ذیل کی رقومات جنمیں بعض ہمیں اپنے مہتممین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں اور بعض براہ راست درج رجسٹر ہو چکی ہیں۔ حوالہ رسید اور رقومات کی صحت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشیئے۔ دفتر آپ کا ممنون ہوگا۔ اور آئندہ پرچہ میں تصحیح کردیجائیگی۔ (مرتب)

۱۔ دہلی

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۲۶۰۱ اے	سراج الدین صاحب ابن مرحنٹ صدر بازار	۴ر	۲۰	۲۶۲۰ اے	حکیم عنایت اللہ صاحب کوچہ تاراچند	۸ر
۲	۲۶۰۲ "	حکیم عزیز الرحمن صاحب متصل بڑی مسجد	۸ر	۲۱	۲۶۲۱ "	عبدالواحد صاحب کوچہ میر عاشق	عمر
۳	۲۶۰۳ "	میاں محمد اسحق صاحب صدر بازار	عمر	۲۲	۲۶۲۲ "	محمد حسین خادم صاحب دہلی اسٹیشن	۸ر
۴	۲۶۰۴ "	مقبول احمد صاحب۔ باغیچی اچھے جی	عمر	۲۳	۲۶۲۳ "	ناصر حسین صاحب۔ موری گیٹ	۴ر
۵	۲۶۰۵ "	حکیم کبیر الدین صاحب۔ قرولباغ	عمر	۲۴	۲۶۲۴	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب کٹرہ [illegible]	عمر
۶	۲۶۰۶ "	مقبول الحق صاحب انصاری قرولباغ	عاَر	۲۵	۲۶۲۵ "	حاجی عبدالحمید صاحب۔ صدر بازار	۴ر
۷	۲۶۰۷ "	محمد ادریس صاحب بارڈی نیڈ کوکٹرہ قطب الدین	عمر	۲۶	۲۶۲۶ "	آفتاب الدین صاحب۔ فتحپوری	عمر
۸	۲۶۰۸ "	محمد رفیع صاحب " " "	۴ر	۲۷	۲۶۲۷ "	رفیع اللہ خانصاحب "	۸ر
۹	۲۶۰۹ "	عبدالرحیم صاحب " "	۸ر	۲۸	۲۶۲۸ "	شیخ محمد تقی صاحب۔ چاندنی چوک	عمر
۱۰	۲۶۱۰ "	سید محمد احمد صاحب تحصیلدار میونسپل کمیٹی	عمر	۲۹	۲۶۲۹ "	محمد تقی صاحب اینڈ سنز "	۴ر
۱۱	۲۶۱۱ "	ایم اے رسا صاحب اینڈ برادرس کوچہ خانچند	عاَر	۳۰	۲۶۳۰ "	سید نصرت علی صاحب۔ چیلا دروازہ	عمر
۱۲	۲۶۱۲ "	احمد حسن خانصاحب۔ نئی سڑک	عمر	۳۱	۲۶۳۱ "	سید محمد صاحب۔ کلاہ فروش چتلی قبر	عمر
۱۳	۲۶۱۳ "	ممتاز الدین صاحب۔ صدر بازار	عمر	۳۲	۲۶۳۲ "	حافظ سبحان علی صاحب۔ "	۸ر
۱۴	۲۶۱۴ "	محمد نظام الدین صاحب۔ چاندنی چوک	۸ر	۳۳	۲۶۳۳ "	محمد صدیق صاحب۔ حویلی اعظم خاں	۸ر
۱۵	۲۶۱۵ "	شیخ جمال الدین صاحب۔ جامع مسجد	۴ر	۳۴	۲۶۳۴ "	محمد تقی صاحب اللہ والے۔ موری دروازہ	۴ر
۱۶	۲۶۱۶ "	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب چتلی قبر	عمر	۳۵	۲۶۳۵ "	عبدالمغنی صاحب۔ شیش محل	۸ر
۱۷	۲۶۱۷ "	منشی بشیر بیگ صاحب۔ محلہ گڑھیا	۲ر	۳۶	۲۶۳۶ "	چودھری الہی بخش صاحب قرولباغ	۸ر
۱۸	۲۶۱۸ "	سرفراز الحق صاحب۔ مسجد کانیجاں	۴ر	۳۷	۲۶۳۷ "	حکیم نذیر الدین احمد صاحب طبیہ کالج	۴ر
۱۹	۲۶۱۹ "	رازق الخیری صاحب۔ کوچہ چیلاں	۸ر	۳۸	۲۶۳۸ "	محمد بشیر الدین صاحب۔ شیخان محلہ	۴ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۳۵	۳۴۳۶ لے	حاجی نورالدین صاحب گلی غفور رائیل	۸/	۱۵۹	۳۵۲۹ لے	چودہری الٰہی بخش صاحب فرولبلاغ	۸/
۱۳۶	۳۴۳۷ "	حکیم برکات احمد صاحب باڑہ ہندوراؤ	۴/	۱۶۰	۳۵۳۰ "	محمد بشیرالدین نصیرالدین صاحبان محلہ شیشان	عہ/
۱۳۷	۳۴۳۸ "	محمد ایوب صاحب گلی بیت والی	۴	۱۶۱	۳۵۳۱ "	محمد ایوب صاحب گلی بیت والی	۴/
۱۳۸	۳۴۳۹ "	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی نواب گنج	عہ/	۱۶۲	۳۵۳۲ "	علاء الدین صاحب باڑہ ہندوراؤ	۸/
۱۳۹	۳۴۴۰ "	محمد ظفر صاحب "	عہ/	۱۶۳	۳۵۳۳ "	حاجی عبدالرحیم خان صاحب "	۸/
۱۴۰	۳۴۴۱ "	حکیم ذکی احمد صاحب بلیماران	عہ/	۱۶۴	۳۵۳۴ "	عبدالحی صاحب	۸
۱۴۱	۳۴۴۲ "	مرزا اسلیمان صاحب جوہری نئی سڑک	ـہ	۱۶۵	۳۵۳۵	حاجی رشید احمد صاحب کشمیری گیٹ	عا/
۱۴۲	۳۴۴۳ "	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان چاندنی چوک	۸/	۱۶۶	۳۵۳۶ "	محمد حسین خادم صاحب دہلی اسٹیشن	۸/
۱۴۳	۳۴۴۴ "	ڈاکٹر صاحب الف ڈی محمود صاحب طبیہ کالج	عہ/	۱۶۷	۳۵۳۷ "	محمد جمیل صاحب قصاب پورہ	عا/
۱۴۴	۳۴۴۵ "	عبدالرزاق محمد اسحق صاحبان کوچہ خانچند	عہ/	۱۶۸	۳۵۳۸ "	ممتاز الدین صاحب صدر بازار	عہ/
۱۴۵	۳۴۴۶ "	حاجی عبدالمغنی فضل الحق صاحبان بلیماران	عا/	۱۶۹	۳۵۳۹ "	چودھری رحیم بخش صاحب پھاٹک حبش خاں	عہ/
۱۴۶	۳۴۴۷ "	عبدالحق صاحب چاندنی چوک	صہ/	۱۷۰	۳۵۴۰	ڈاکٹر محمد احمد صاحب فتحپوری	۸/
۱۴۷	۳۴۴۸ "	حکیم محمد ظہیر علی صاحب کوچہ چیلان	۸/	۱۷۱	۳۵۴۱ "	شیخ محمد تقی صاحب چاندنی چوک	عہ/
۱۴۸	۳۴۴۹ "	محمد شفیع الدین صاحب نیر۔ کوچہ تاراچند	عہ/	۱۷۲	۳۵۴۲ "	محمد عبدالرب صاحب کوچہ خانچند	عہ/
۱۴۹	۳۴۵۰ "	بابو رحمت اللہ صاحب گلی کلو خواص	عا/	۱۷۳	۳۵۴۳ "	حافظ محمد محفوظ الٰہی صاحب باڑہ ہندوراؤ	۴/
۱۵۰	۳۵۲۰ "	حافظ سبحان علی صاحب چتلی قبر	۸/	۱۷۴	۳۵۴۴ "	محمد اسحق صاحب سبزی منڈی	سے/
۱۵۱	۳۵۲۱ "	سید نصرت علی صاحب چتلا دروازہ	عہ/	۱۷۵	۳۵۴۵ "	منشی علی احمد خان صاحب چھتہ لال میاں	عہ/
۱۵۲	۳۵۲۲ "	مرزا فیاض بیگ صاحب سبزی منڈی	۴/	۱۷۶	۳۵۴۶ "	شیخ جمال الدین صاحب۔ جامع مسجد	۴/
۱۵۳	۳۵۲۳ "	حافظ عبدالحکیم حبیب الرحمن صاحبان "	۴/	۱۷۷	۳۵۴۷ "	شمس العارفین صاحب چاندنی چوک	۴/
۱۵۴	۳۵۲۴ "	عبدالمغنی صاحب شیش محل	۸/	۱۷۸	۳۵۴۸ "	میاں اللہ بخش محمد سعید صاحبان کوچہ قابل عطار	ے/
۱۵۵	۳۵۲۵ "	سراج الدین صاحب صدر بازار	۴/	۱۷۹	۳۵۴۹ "	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب ہمدرد دواخانہ	صہ/
۱۵۶	۳۵۲۶ "	حاجی عبدالحمید صاحب "	۴/	۱۸۰	۳۵۵۰ "	محمد شفیع صاحب صدر بازار	۸/
۱۵۷	۳۵۲۷ "	حافظ نور محمد صاحب "	۴/	۱۸۱	۴۴۴	جلیل احمد صاحب قدوائی جرنلسٹ نئی دہلی	للعہ/
۱۵۸	۳۵۲۸ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب پہاڑ گنج	۴/	۱۸۲	۴۴۹	میسرز شاہد علی اینڈ برادرس نواب گنج	صہ/

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۸۳	۴۶۶	محمد تقی صاحب چاندنی چوک	۴ر	۲۰۷	۳۴۶۳ اے	محمد غیور صاحب گورنمنٹ آف انڈیا آفس	۸ر
۱۸۴	۴۶۷	محمد تقی اللہ صاحب موری دروازہ	۴ر	۲۰۸	" ۳۴۶۴	منشی کریم بخش صاحب " " "	۸ر
۱۸۵	۴۷۰	منشی محمد نصیر صاحب قرولباغ	عہ ر	۲۰۹	" ۳۴۶۵	صوفی غلام قادر صاحب " " "	۸ر
۱۸۶	۴۷۱	ایس اے حیات صاحب نئی دہلی	۸ر	۲۱۰	" ۳۴۶۶	سید ضمیر الحسن صاحب برنی " " "	عہ ر
۱۸۷	۴۸۸	محمد عبد المجید صاحب بی اے ٹیا محل	ے ر	۲۱۱	" ۳۴۶۷	مقبول احمد انصاری صاحب " "	۸ر
۱۸۸	۵۱۵	رشید احمد صاحب زراقی نئی دہلی	عہ ر	۲۱۲	" ۳۴۶۸	محمد حسن ڈار صاحب " "	۸ر
۱۸۹	۵۲۸	عبد الصمد صاحب جامعہ ملیہ اسلامیہ	عہ ر	۲۱۳	" ۳۴۶۹	آغا علی مصطفےٰ صاحب " "	۴ر
۱۹۰	۵۲۹	مولوی بدر الحسن صاحب مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ	عہ ر	۲۱۴	" ۳۴۷۰	مولوی حبیب الرحمن صاحب " "	۴ر
۱۹۱	۴۰۰۲ اے	خواجہ شوکت علی صاحب نئی دہلی	۸ر	۲۱۵	" ۳۴۷۱	ڈاکٹر محمد ایوب صاحب بذریعہ محمد غیور صاحب "	ے عہ ر
۱۹۲	" ۴۰۰۳	" " " " "	۴ر	۲۱۶	" ۳۴۷۲	مولوی عبد الرب صاحب "	عہ ر
۱۹۳	" ۴۰۰۴	صوفی اصغر علی صاحب	عہ ر	۲۱۷	" ۳۴۷۳	خان بہادر حافظ عبد الحکیم صاحب "	ے ر
۱۹۴	" ۴۰۰۵	حامد حسین خانصاحب پہاڑ گنج	۴ر	۲۱۸	" ۳۴۷۴	فتح محمد صاحب شیفتہ "	عہ ر
۱۹۵	" ۳۴۵۱	بیگم صاحبہ حشمت علی صاحب گورنمنٹ آف انڈیا آفس	۴ر	۲۱۹	" ۳۴۷۵	محمد متین صاحب "	عہ ر
۱۹۶	" ۳۴۵۲	حمیرہ صاحبہ " " "	۴ر	۲۲۰	" ۳۴۷۶	ایم۔ طفیل محمد صاحب "	۸ر
۱۹۷	" ۳۴۵۳	محمد نصر اللہ صاحب " "	عہ ر	۲۲۱	" ۳۴۷۷	خواجہ غلام یٰسین صاحب "	عہ ر
۱۹۸	" ۳۴۵۴	محمد عبد الغنی صاحب شہید " "	عہ ر	۲۲۲	" ۳۴۷۸	عبد الواحد صاحب "	۴ر
۱۹۹	" ۳۴۵۵	صدر العلیٰ صاحب " "	۸ر	۲۲۳	" ۳۴۷۹	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب "	عہ ر
۲۰۰	" ۳۴۵۶	معصوم علی صاحب " "	۴ر	۲۲۴	" ۳۴۸۰	سید حامد علی صاحب "	عہ ر
۲۰۱	" ۳۴۵۷	میاں محمد صاحب " "	عہ ر	۲۲۵	" ۳۴۸۱	محمد اشرف صاحب "	۸ر
۲۰۲	" ۳۴۵۸	احسان الحق صاحب " "	۴ر	۲۲۶	" ۳۴۸۲	مرزا جی۔ اے بیگ صاحب "	عہ ر
۲۰۳	" ۳۴۵۹	حامد علی صاحب " "	۴ر	۲۲۷	" ۳۴۸۳	مولوی عبد الرحمن صاحب "	۸ر
۲۰۴	" ۳۴۶۰	اصغر علی شاہ صاحب " "	۸ر	۲۲۸	" ۳۴۸۴	محمد فاضل صاحب "	۸ر
۲۰۵	" ۳۴۶۱	بیگم صاحبہ محمد غیور صاحب " "	۴ر	۲۲۹	" ۳۴۸۵	عبد الحق صاحب "	۴
۲۰۶	" ۳۴۶۲	ملک علم الدین صاحب " "	۸ر	۲۳۰	" ۳۴۸۶	حاجی برکت اللہ صاحب "	۸ر

نمبرشمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبرشمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۲۳۰	۳۴۸۷ اے	ایم عبدالسلام صاحب گورنمنٹ آف انڈیا آفس	عمر	۲۵۴	۳۶۸۸ اے	شمعون احمد صاحب گورنمنٹ آف انڈیا آفس	عمر
۲۳۱	۳۴۸۸ 〃	سجاد علی خاں صاحب 〃 〃 〃	۴ر	۲۵۵	۳۶۸۹ 〃	محمد شریف صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۳۲	۳۴۸۹ 〃	نظیر الحسن صاحب 〃 〃 〃	عار	۲۵۶	۳۶۹۰ 〃	لیاقت اللہ خانصاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۳۳	۳۴۹۰ 〃	حافظ محمد حنیف صاحب 〃 〃 〃	عمر	۲۵۷	۳۶۹۱ 〃	محمد شریف صاحب قریشی 〃 〃 〃	۸ر
۲۳۴	۳۴۹۱ 〃	غالب علی شاہ صاحب 〃 〃 〃	للعہ ر	۲۵۸	۳۶۹۲ 〃	شیخ محمد حشمت علی صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۳۵	۳۴۹۲ 〃	مولینا محمد مختار صاحب 〃 〃 〃	عار	۲۵۹	۳۶۹۳ 〃	خانصاحب عبدالعلی صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۳۶	۳۴۹۳ 〃	مفتی محمد عبداللطیف صاحب 〃 〃	عمر	۲۶۰	۳۶۹۴ 〃	اکرام اللہ خانصاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۳۷	۳۴۹۴ 〃	محمد اسلام صاحب 〃 〃	عمر	۲۶۱	۳۶۹۵ 〃	غلام حسن صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۳۸	۳۴۹۵ 〃	چودھری غلام احمد صاحب پرویز 〃	عمر	۲۶۲	۳۶۹۶ 〃	چودھری محمد سرور صاحب 〃 〃 〃	عمر
۲۳۹	۳۴۹۶ 〃	خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب 〃	ـــر	۲۶۳	۳۶۹۷ 〃	اے۔ ایس محمود صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۴۰	۳۴۹۷ 〃	شیخ عبداللہ جانصاحب 〃	سے ر	۲۶۴	۳۶۹۸ 〃	مولوی محمد ابراہیم صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۴۱	۳۴۹۸ 〃	سید باقر حسین صاحب 〃	۲ر	۲۶۵	۳۶۹۹ 〃	عبدالرزاق صاحب 〃 〃 〃	عار
۲۴۲	۳۴۹۹ 〃	منشی کریم بخش صاحب 〃	عمر	۲۶۶	۳۷۰۰ 〃	محمد عبدالغفار خانصاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۴۳	۳۵۰۰ 〃	شیدا علی خانصاحب 〃	۴ر	۲۶۷	۳۷۰۱ 〃	محمود الحسن صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۴۴	۳۶۷۸ 〃	〃 〃 〃 〃	۴ر	۲۶۸	۳۷۰۲ 〃	تنویر علی صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۴۵	۳۶۷۹ 〃	تنویر علی صاحب 〃	۸ر	۲۶۹	۳۷۰۳ 〃	طفیل محمد صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۴۶	۳۶۸۰ 〃	طفیل محمد صاحب 〃	۴ر	۲۷۰	۳۷۰۴ 〃	سردار محمد خانصاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۴۷	۳۶۸۱ 〃	سردار محمد خانصاحب 〃	۱۲ر	۲۷۱	۳۷۰۵ 〃	ضیار الدین احمد صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۴۸	۳۶۸۲ 〃	احتشام الدین صاحب 〃	۸ر	۲۷۲	۳۷۰۶ 〃	خورشید الدولہ صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۴۹	۳۶۸۳ 〃	حکیم علی صاحب 〃	۴ر	۲۷۳	۳۷۰۷ 〃	بشیر احمد صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۵۰	۳۶۸۴ 〃	خورشید الدولہ صاحب 〃	۴ر	۲۷۴	۳۷۰۸ 〃	معراج الدین احمد صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۵۱	۳۶۸۵ 〃	بشیر احمد صاحب 〃	۴ر	۲۷۵	ڈوچر نمبر ۳۲۴	مولوی سعد الدین صاحب جامعہ ملیہ اسلامیہ	۸عہ ر
۲۵۲	۳۶۸۶ 〃	معراج الدین احمد صاحب 〃	۴ر	۲۷۶	〃 〃	حسام الدین احمد صاحب کتب خانہ جامعہ ملیہ	عمر
۲۵۳	۳۶۸۷ 〃	منشی کریم بخش صاحب 〃	عار	میزان کل			۲۹۲ للعہ ۲ر

یو۔پی۔

نمبرشمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۱	۴۳۴	محمد وسیم صاحب بیرسٹرایٹ لا	لکھنؤ	صر
۲	۴۵۵	فیضی یونس صاحبہ	متھرا	للعہ
۳	۴۵۸	والدہ صاحبہ عبد الحی خانصاحب سلمہٗ متعلم جامعہ	لکھمی پور	سے ر
۴	۴۶۲	شاہ ابوسعید صاحب رئیس	بہٹ	عہ ر
۵	۴۷۳	محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی	بریلی	سے
۶	۴۹۵	اے. ایم خواجہ صاحب بیرسٹرایٹ لا	الہ آباد	صر
۷	۵۱۱	حامد حسن صاحب صدیقی	اعظم گڈھ	ہمر
۸	۵۱۲	مولوی محمد عزیز صاحب	〃	عار
۹	۵۱۳	قاضی محمد جلال صاحب	〃	ہمر
۱۰	۵۱۶	قطب الدین ملا صاحب	فتحگڈھ	ے ر
۱۱	اے ۷۰۴	دلشاد محمد خانصاحب	علیگڈھ	ہم ر
۱۲	〃 ۷۰۶	مولٰنا ابوبکر محمد شیث صاحب	〃	عمر
۱۳	〃 ۷۰۷	مولوی انوار الہدیٰ صاحب ایڈوکیٹ	〃	عمر
۱۴	〃 ۷۰۸	سید فرید الحسن صاحب	مرادآباد	ہمر
۱۵	〃 ۷۰۹	عبد النعیم صاحب	〃	عمر
۱۶	〃 ۷۱۰	مولوی محمد مہدی صاحب. وکیل	〃	عمر
۱۷	〃 ۱۴۸۹	غلام ربانی صاحب صدیقی	علیگڈھ	۸ر
۱۸	〃 ۱۴۹۰	سلامت اللہ صاحب	〃	ہم ر
۱۹	〃 ۱۴۹۱	غضنفر علی خانصاحب	〃	ہم ر
۲۰	〃 ۱۴۹۲	سید بشیر علی صاحب	〃	عمر
۲۱	〃 ۱۴۹۳	رضوان احمد صاحب ادھمی	〃	عمر
۲۲	〃 ۱۴۹۴	ریاض الدین احمد صاحب	〃	عمر
۲۳	〃 ۱۴۹۵	عزیز الحسن صاحب درانی	〃	۶ر
۲۴	اے ۱۴۹۶	ملک مشتاق حسین صاحب	علیگڈھ	۸ر
۲۵	〃 ۱۴۹۷	عبد الحامد صاحب زبیری	〃	ہم ر
۲۶	〃 ۱۴۹۸	محمد اجمل خانصاحب	〃	عمر
۲۷	〃 ۱۴۹۹	انصار الحق صاحب. ہارونی	〃	عمر
۲۸	〃 ۱۵۰۰	محمد انور صمدانی صاحب	〃	ہم ر
۲۹	〃 ۱۵۰۱	مختار حامد علی صاحب	〃	عمر
۳۰	〃 ۱۵۰۲	بیگم صاحبہ نصیر الدین صاحب علوی	〃	عار
۳۱	〃 ۱۵۰۳	مولٰنا محمد عقیل صاحب	〃	۸ر
۳۲	〃 ۱۵۰۴	سید تجمل حسین صاحب	〃	عار
۳۳	〃 ۱۵۰۵	سید بشیر علی صاحب	〃	عمر
۳۴	〃 ۱۵۰۶	اختر حسین صاحب	〃	عمر
۳۵	〃 ۱۵۰۷	نعیم الدین صاحب	〃	عمر
۳۶	〃 ۱۵۰۸	حبیب الرحمٰن صاحب	〃	عار
۳۷	〃 ۱۵۰۹	فضل بھائی صاحب	〃	عمر
۳۸	〃 ۱۵۱۰	بیگم صاحبہ رشید احمد صاحب صدیقی	〃	عمر
۳۹	〃 ۱۵۱۱	رشید احمد صاحب صدیقی	〃	عمر
۴۰	〃 ۱۵۱۲	پروفیسر محمد حبیب صاحب	〃	عہ
۴۱	〃 ۱۵۱۳	عظمت الٰہی صاحب زبیری	〃	تے
۴۲	〃 ۱۵۱۴	عشرت حسین صاحب	〃	۴ر
۴۳	〃 ۱۵۱۵	ڈاکٹر اشفاق علی صاحب قریشی	〃	عمر
۴۴	〃 ۱۵۱۶	مرزا ابراہیم بیگ صاحب سرگذشت	〃	مے ر
۴۵	〃 ۱۵۱۷	خان بہادر حبیب اللہ خانصاحب	〃	عمر
۴۶	〃 ۱۵۱۸	غضنفر علی خانصاحب	〃	۴ر
۴۷	〃 ۱۵۱۹	ریاض الاسلام صاحب	〃	ہمر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۴۸	۱۵۲۰ لے	قاضی محمد یونس صاحب علیگڈھ	۸ر	۶۲	۱۵۴۵ لے	مرزا سجاد حسین صاحب آرٹسٹ علیگڈھ	۸ر
۴۹	۱۵۲۱ ”	محمد انس خانصاحب ایڈوکیٹ ”	۶ر	۶۳	۱۵۴۶ ”	سید آفتاب احمد صاحب ”	عہ
۵۰	۱۵۲۲ ”	اسداللہ صاحب ”	۵ر	۶۴	۱۵۴۷ ”	مولوی انوارالہدیٰ صاحب ”	عہ
۵۱	۱۵۲۳ ”	محمد فاتح فرخ صاحب سیوہارہ	للعہ	۶۵	۱۵۴۸ ”	شاہ محمد اویس صاحب ”	عہ
۵۲	۱۵۲۴ ”	رعایت خانصاحب علیگڈھ	۳ر	۶۶	۱۵۴۹ ”	خواجہ غلام السیدین صاحب ”	مے
۵۳	۱۵۲۵ ”	محمد شاغل صاحب ”	عہ	۷۷	۱۹۷۲ ”	نصیر محمد صاحب لکھنؤ	نہ
۵۴	۱۵۲۶ ”	خواجہ عبدالعلی صاحب ”	ے	۷۸	۱۹۷۳ ”	خان بہادر حافظ محی الدین صاحب ”	مے
۵۵	۱۵۲۷ ”	دوست محمد خانصاحب ”	۸ر	۷۹	۱۹۷۴ ”	چودھری شفیق الزماں صاحب ”	للعہ
۵۶	۱۵۲۸ ”	ضیاء الدین صاحب ”	عہ	۸۰	۱۹۷۵ ”	بشیر حسین صاحب قدوائی ”	عے
۵۷	۱۵۲۹ ”	محمد بشیر صاحب ”	۸ر	۸۱	۱۹۷۶ ”	اصغر حیدری صاحب ”	صہ
۵۸	۱۵۳۰ ”	مولنا ابوبکر محمد شیث صاحب ”	عہ	۸۲	۱۹۷۷ ”	شیخ سلطان احمد صاحب اینڈ سنز ”	چہ
۵۹	۱۵۳۱ ”	عطا محمد صاحب ترمذی ”	۸ر	۸۳	۱۹۷۸ ”	قاری محمد منیر صاحب ”	عہ
۶۰	۱۵۳۲ ”	سراج الحسن صاحب ”	۴ر	۸۴	۱۹۷۹ ”	نصیر احمد صاحب ”	۴ر
۶۱	۱۵۳۳ ”	معصوم علی صاحب ”	۴ر	۸۵	۱۹۸۰ ”	معنوی خانصاحب ”	للعہ
۶۲	۱۵۳۴ ”	محمد اختر صاحب انصاری ”	۴ر	۸۶	۱۹۸۱ ”	عزیز الکریم صاحب انصاری ”	۶ر
۶۳	۱۵۳۶ ”	محمد انور صاحب صمدانی ”	۴ر	۸۷	۱۹۸۲ ”	چودھری حیدر حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا ”	سے
۶۴	۱۵۳۷ ”	سراج الرحمٰن صاحب ”	۸ر	۸۸	۱۹۸۳ ”	بیگم صاحبہ ارتضیٰ کریم صاحب ”	عہ
۶۵	۱۵۳۸ ”	آل احمد صاحب سرور ”	عہ	۸۹	۱۹۸۴ ”	شمشیر خانصاحب ”	۴ر
۶۶	۱۵۳۹ ”	شبیر الحسن صاحب ”	عہ	۹۰	۱۹۸۵ ”	جنرل الدین احمد صاحب فاروقی وکیل ”	مے
۶۷	۱۵۴۰ ”	محمد اکرام احمد خانصاحب ”	عہ	۹۱	۱۹۸۶ ”	حکیم عبدالحبیب صاحب ”	۶ر
۶۸	۱۵۴۱ ”	شاہد احمد خانصاحب ”	۴ر	۹۲	۱۹۸۷ ”	مولوی ہارون احمد صاحب ایم اے ”	۶ر
۶۹	۱۵۴۲ ”	ملک مشتاق حسین صاحب ”	۴ر	۹۳	۱۹۸۸ ”	اشتیاق احمد صاحب عباسی بیرسٹرایٹ لا ”	صہ
۷۰	۱۵۴۳ ”	رکن عالم صاحب ”	عہ	۹۴	۱۹۹۰ ”	پروفیسر وحید الرحمٰن صاحب ”	عہ
۷۱	۱۵۴۴ ”	مسعود حسن صاحب صدیقی ”	۴ر	۹۵	۱۹۹۱ ”	منشی محمد اطہر صاحب ”	مے

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۹۶	۱۹۹۲ لے	منشی فضل احمد صاحب لکھنؤ	سے
۹۷	۱۹۹۳ "	منشی خان محمد صاحب "	سے
۹۸	۱۹۹۴ "	پنڈت شیو دیال صاحب "	سے
۹۹	۱۹۹۵ "	شیخ ریاست علی صاحب رئیس مسولی	ے
۱۰۰	۱۹۹۶ "	مولینا خلیق الرحمن صاحب قدوائی رئیس بڑاگاؤں	عہ۵
۱۰۱	۱۹۹۷ "	شیخ اشفاق الرحمن صاحب رئیس "	سعہ
۱۰۲	۱۹۹۸ "	محمد اسمٰعیل صاحب پارہ	ے
۱۰۳	۱۹۹۹ "	اہل خانہ امیر حسن صاحب بارہ بنکی	۸ر
۱۰۴	۲۰۰۰ "	اہل خانہ چودھری اظہر حسین صاحب "	عہ
۱۰۵	۲۷۵۱ "	مولوی امیر حسن صاحب "	ے
۱۰۶	۲۷۵۲ "	غنی محمد خانصاحب وارثی سترکھ	۸ر
۱۰۷	۲۷۵۳ "	قاضی نظام الدین احمد صاحب "	صعہ
۱۰۸	۲۷۵۵ "	بابو رگھوناتھ چٹرجی صاحب وکیل بارہ بنکی	ے
۱۰۹	۲۷۵۶ "	نصیر الرحمن صاحب قدوائی بڑاگاؤں	ے
۱۱۰	۲۷۵۷ "	مقصود کریم صاحب دیوہ شریف	۵
۱۱۱	۲۷۵۸ "	شیخ فضل الرحمن قدوائی بارہ بنکی	صہ
۱۱۲	۲۷۵۹ "	سید علی ظہیر صاحب بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ	سے
۱۱۳	۲۷۶۱ "	شیخ جلال الدین صاحب انصاری "	عہ
۱۱۴	۲۷۶۲ "	ڈاکٹر احمد حسن صاحب "	سے
۱۱۵	۲۷۶۳ "	خواجہ وصی الدین صاحب "	عہ
۱۱۶	۳۵۵۱ "	مولوی حکیم انتظار احمد صاحب مرادآباد	عہ
۱۱۷	۳۵۵۲ "	ڈاکٹر سید تہور حسین صاحب "	۴ر
۱۱۸	۳۴۰۹ "	سبطین احمد صاحب بدایوں	۸ر
۱۱۹	۳۴۱۰ "	افتخار احمد صاحب "	۲ر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۲۰	۳۴۱۱ لے	محمد عالم صاحب قریشی بدایوں	۲ر
۱۲۱	۳۴۱۲ "	ضیاء حسین صاحب "	۲ر
۱۲۲	۳۴۱۳ "	محمود حسن خانصاحب "	۲ر
۱۲۳	۳۰۱۴ "	چودھری راحت حسین صاحب "	۲ر
۱۲۴	۳۴۱۵ "	مولوی تسلیم الدین صاحب شرفی "	۴ر
۱۲۵	۳۴۱۶ "	نادر حسین صاحب "	۱ر
۱۲۶	۳۴۱۷ "	سید عبدالواحد شاہ صاحب "	۲ر
۱۲۷	۳۴۱۸ "	سید محمد عالم صاحب "	۳ر
۱۲۸	۳۴۰۵ "	حفظ الرحمن صاحب "	۱ر
۱۲۹	۳۴۲۰ "	محمد احمد صاحب "	۴ر
۱۳۰	۳۴۲۱ "	مولوی معین الدین صاحب "	۴ر
۱۳۱	۳۴۲۲	رضا احمد صاحب "	۴ر
۱۳۲	ودپر نمبر ۴۳۲	اقبال احمد سلمہٗ قائم گنج	عہ
		میزان اسامیاں ۴۹	۸ر
		بمبئی	
۱	۴۳۸	ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید صاحب مالک اوکاسا کمپنی بمبئی	۱۰ر
۲	۴۶۰	عبدالوہاب الہ دین صاحب ٹھیکیدار تسکارپور	معہ
۳	۵۱۷	ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید صاحب مالک اوکاسا کمپنی بمبئی	۱۰ر
۴	۲۸۶۲ لے	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب گور "	عہ۵
۵	۲۸۶۳ "	معین الدین حارث صاحب "	عہ
۶	۲۸۶۴ "	بیگم صاحبہ معین الدین صاحب حارث "	عہ
۷	۲۸۶۵ "	عثمان حسین خانصاحب "	عہ
۸	۲۸۶۶ "	ایم۔ اے باسط صاحب "	عہ
۹	۲۸۶۷ "	آصف اے اے فیضی صاحب "	صہ

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصول	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصول
۱۰	۲۸۶۸ ملے	عبدالحمید صاحب نعمانی بمبئی	سہر	۳۴	۲۸۹۲ لے	خواجہ احمد عباس صاحب بمبئی	عار
۱۱	۲۸۶۹ "	چودھری چراغ الدین صاحب "	عار	۳۵	۲۸۹۳ "	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	عار
۱۲	۲۸۷۰ "	حبیب رحیم صاحب پارپیا "	صہ	۳۶	۲۸۹۴ "	قاضی امیرالدین صاحب خطیب "	سہر
۱۳	۲۸۷۱ "	فقیہ محمد صاحب خطیب "	سے	۳۷	۲۸۹۵ "	شیخ داؤد صاحب کردیکر تلوجہ	سہر
۱۴	۲۸۷۲ "	محمد بشیر و علی محمد صاحبان "	عہ	۳۸	۲۸۹۶ "	سید عبدالقادر صاحب نذیر "	سہر
۱۵	۲۸۷۳ "	محمد ابراہیم علی صاحب قزلباش "	عار	۳۹	۲۸۹۷ "	قاضی عبدالرؤف صاحب چلمائی بمبئی	سہر
۱۶	۲۸۷۴ "	ابراہیم عمادی صاحب "	سہر	۴۰	۲۸۹۸ "	غلام حسین یونس صاحب "	سہر
۱۷	۲۸۷۵ "	قاضی عبداللطیف صاحب "	سہر	۴۱	۲۸۹۹ "	محمد اسحٰق محمد بشیر صاحبان "	سہر
۱۸	۲۸۷۶ "	حسن علی صاحب راجکوٹی "	سہر	۴۲	۲۹۰۰ "	عبدالحمید صاحب کاتب "	سہر
۱۹	۲۸۷۷ "	شیخ حسین ابن عبدالکریم صاحب "	سہر	۴۳	۲۹۰۱ "	چودھری صاحب بذریعہ دی وائز برادرس بمبئی	عہ
۲۰	۲۸۷۸ "	فقیر محمد صاحب قیصر "	سہر	۴۴	۲۹۰۲ "	خلیل الرحمٰن صاحب کردمے شرپوردھن	سہر
۲۱	۲۸۷۹ "	جے۔ آر خانصاحب مانونگا	عہ	۴۵	۲۹۰۳ "	حاجی اسمٰعیل حاجی احمد صاحب بمبئی	عار
۲۲	۲۸۸۰ "	ایس۔ ایم۔ ابراہیم صاحب بمبئی	عہ	۴۶	۲۹۰۴ "	عبدالسلام صاحب "	عہ
۲۳	۲۸۸۱ "	حکیم عبدالرحمٰن صاحب "	سہر	۴۷	۲۹۰۵ "	سید فضل شاہ صاحب "	عہ
۲۴	۲۸۸۲ "	رحیم اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر "	۸ر	۴۸	۲۹۰۶ "	معین الدین صاحب حارث "	عہ
۲۵	۲۸۸۳ "	قاضی بابو صاحب بھیسلائی "	سہر	۴۹	۲۹۰۷ "	بیگم صاحبہ معین الدین صاحب حارث "	عہ
۲۶	۲۸۸۴ "	شیخ احمد صاحب سنگے "	سہر	۵۰	۲۹۰۸ "	عثمان حسین خانصاحب "	عہ
۲۷	۲۸۸۵ "	مؤذن محمد یوسف صاحب "	سہر	۵۱	۲۹۰۹ "	ایم اے باسط صاحب "	عہ
۲۸	۲۸۸۶ "	قمرالدین محمد سعید صاحب ڈھاکم جنجیرہ	۸عہ	۵۲	۲۹۱۰ "	محمد بشیر و علی محمد صاحبان "	عہ
۲۹	۲۸۸۷ "	حافظ محمد یحییٰ صاحب بمبئی	سہر	۵۳	۲۹۱۱ "	قاضی عبداللطیف صاحب "	سہر
۳۰	۲۸۸۸ "	فقیہ عباس صاحب آرائی "	سہر	۵۴	۲۹۱۲ "	محمد ابراہیم علی صاحب قزلباش "	عار
۳۱	۲۸۸۹ "	محمود حسین صاحب مقری "	۸ر	۵۵	۲۹۱۳ "	حبیب رحیم صاحب پارپیا "	صہ
۳۲	۲۸۹۰ "	پیر محمد ابن جان محمد صاحب "	۸ر	۵۶	۲۹۱۴ "	حسن علی صاحب راجکوٹی "	سہر
۳۳	۲۸۹۱ "	رئیس احمد صاحب جعفری "	عہ	۵۷	۲۹۱۵ "	سید عبدالغفار صاحب "	سہر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۵۸	۲۹۱۶ لے	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب گورر	بمبئی	صہ/	۸۲	۲۹۴۰ لے	چودھری صاحب بذریعہ دی وائرلیس برادرس	بمبئی	عہ/
۵۹	۲۹۱۷ "	حکیم عبدالرحمٰن صاحب	"	۴/	۸۳	۲۹۴۱ "	عبدالعزیز عبدالغفور صاحب	"	عہ/
۶۰	۲۹۱۸ "	عبدالحمید صاحب نعمانی	"	۴/	۸۴	۲۹۴۲ "	خواجہ احمد عباس صاحب	"	عہ/
۶۱	۲۹۱۹ "	ابراہیم عمادی صاحب	"	۴/	۸۵	۲۹۴۳ "	قاضی عبدالرؤف صاحب چلمائی	"	۴/
۶۲	۲۹۲۰ "	قاضی باپو صاحب بھیلسائی	"	۴/	۸۶	۲۹۴۴ "	محمد لسین خانصاحب کاتب	"	۸/
۶۳	۲۹۲۱ "	شیخ احمد صاحب ۔ سنگے	"	۴/	۸۷	۲۹۴۵ "	عبدالکریم محمد حسین صاحب	"	عہ/ ۸
۶۴	۲۹۲۲ "	ایس ۔ اے ۔ بریلوی صاحب	"	۷/	۸۸	۲۹۴۶ "	عبدالسلام صاحب	"	عہ/
۶۵	۲۹۲۳ "	رحیم اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر	"	۸/	۹۸	۳۰۰۱ "	قاضی سید اشرف علی صاحب	نصیرآباد	۲۵ عـہ
۶۶	۲۹۲۴ "	فقیہ عباس صاحب ۔ آرائی	"	۴			میزان		۳۲۵ ما عـہ ۱۰/
۶۷	۲۹۲۵ "	ایس ۔ ایم ۔ ابراہیم صاحب	"	عہ/			**بنگال :۔**		
۶۸	۲۹۲۶ "	چودھری چراغ الدین صاحب	"	عا/	۱	۵۲۶	حکیم حبیب الرحمٰن صاحب	ڈھاکہ	۴/
۶۹	۲۹۲۷ "	مرزا اختر حسن صاحب وکیل	"	عہ/	۲	۲۲۶۳ لے	محمد اسحٰق صاحب	کلکتہ	۲۵ عـہ
۷۰	۲۹۲۸ "	محمود حسین صاحب مقری	"	۸/	۳	۲۲۶۴ "	محمد فضل حسین صاحب	"	۴/
۷۱	۲۹۲۹ "	عبدالحمید صاحب کردے	شرپور دھن	عہ/	۴	۲۲۶۵ "	مولوی محمد انوار حسن صاحب	"	۴/
۷۲	۲۹۳۰ "	قاضی امیر الدین صاحب خطیب	بمبئی	۴/	۵	۲۲۶۶ "	مولوی سید محمد مبین الدین صاحب	"	۴/
۷۳	۲۹۳۱ "	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب	"	عا/	۶	۲۲۶۷ "	مولوی محمد مبین صاحب	"	لـے/
۷۴	۲۹۳۲ "	حافظ محمد یحییٰ صاحب	"	۴/	۷	۲۲۶۸ "	قاضی محمد بشیر صاحب	"	عہ/
۷۵	۲۹۳۳ "	غلام حسین یونس صاحب	"	۴/	۸	۲۲۶۹ "	مولوی شیخ محمد سعید صاحب	"	صہ/
۷۶	۲۹۳۴ "	مؤذن محمد یوسف صاحب	"	۲/	۹	۲۲۷۰ "	مولوی عبدالعزیز صاحب انصاری	"	صہ/
۷۷	۲۹۳۵ "	شیخ داؤد صاحب کردیکر	تلوجہ	۴/	۱۰	۲۲۷۱ "	جعفر علی خانصاحب	"	۴/
۷۸	۲۹۳۶ "	سید عبدالقادر صاحب نذیر	"	۴/	۱۱	۲۲۷۲ "	شیخ نسیم انصاری صاحب	"	۴/
۷۹	۲۹۳۷ "	پیر محمد ابن جان محمد صاحب	بمبئی	۴/	۱۲	۲۲۷۳ "	جلال الدین احمد صاحب	"	۴/
۸۰	۲۹۳۸ "	محمد اسحٰق محمد بشیر صاحبان	"	۴/	۱۳	۲۲۷۴ "	الطاف احمد صاحب چودھری	"	۸/
۸۱	۲۹۳۹ "	عبدالحمید صاحب کاتب	"	۴/	۱۴	۲۲۷۶ "	مولوی نذیر حسین صاحب	"	عہ/

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم وصول	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم وصول
۱۵	۲۲۷۷ لے	مولوی محمد زین العابدین صاحب کلکتہ	۸ر	۳۹	۲۳۰۲ لے	ایس فضل الٰہی صاحب کلکتہ	مار
۱۶	۲۲۷۸ "	مولوی نصیر الدین صاحب "	۲ر	۴۰	۲۳۰۳ "	مولوی منظور الٰہی صاحب "	۸ر
۱۷	۲۲۸۰ "	مولوی عبد الاحد صاحب عثمانی ندوی "	۸ر	۴۱	۲۳۰۴ "	حامد سعید صاحب "	۴ر
۱۸	۲۲۸۱ "	ایس۔ ایم فیاض احمد صاحب اینڈ کمپنی "	عمر	۴۲	۲۳۰۵ "	محمد رفیع صاحب "	۸ر
۱۹	۲۲۹۲ "	خلیل الرحمن صاحب ہوڑا	۸ر				ما عـ ۱۶۲ عمر
۲۰	۲۲۸۳ "	حافظ نور اللہ صاحب کلکتہ	۸ر			**سی۔ پی**	
۲۱	۲۲۸۴ "	مولوی انیس الحق صاحب ضیار "	۱۰ر	۱	۵۱۰	مسٹر کے۔ ایم۔ اسحٰق صاحب آدرا	سےر
۲۲	۲۲۸۵ "	مولوی محمد شبیر حسن صاحب "	۱۲ر	۲	۱۷۴ لے	غلام رسول صاحب ماہپورہ	ےر
۲۳	۲۲۸۶ "	مولوی حبیب الحسن صاحب "	۸ر	۳	۱۷۵ "	داؤد خانصاحب ارنی	عمر
۲۴	۲۲۸۷ "	مولوی رحیم الدین صاحب "	عمر	۴	۱۷۶ "	عظیم خانصاحب کوسدنی	عمر
۲۵	۲۲۸۸ "	مولوی سید محمد ولی حیدر صاحب "	عمر	۵	۱۷۸ "	سوناجی بھی آنند صاحب ماہپورہ	عمر
۲۶	۲۲۸۹ "	مولوی عبد الجبار صاحب "	عمر	۶	۱۷۹ "	میناجی رامجی صاحب تیلی کونڈری	عمر
۲۷	۲۲۹۰ "	مولوی شاہ خلیل الرحمن صاحب فاضل بی اے "	۸ر	۷	۱۸۰ "	جے نارائن صاحب "	صر
۲۸	۲۲۹۱ "	مولوی عبد الوہاب صاحب "	للعمر	۸	۱۸۱ "	نارائن بیراجی صاحب "	عمر
۲۹	۲۲۹۲ "	مولوی محمد وزیر خانصاحب "	عمر	۹	۱۸۲ "	لچھما رام چند صاحب "	عمر
۳۰	۲۲۹۳ "	خواجہ محمد شفیع صاحب "	عمر	۱۰	۱۸۳ "	لچھما سیورام صاحب "	عمر
۳۱	۲۲۹۴ "	مولوی سراج الدین صاحب "	عمر	۱۱	۱۸۴ "	راج محمد صاحب "	عمر
۳۲	۲۲۹۵ "	مولوی عبد القدیر صاحب "	۴ر	۱۲	۱۸۵ "	سید چھوٹو ولد سید امام صاحب "	عمر
۳۳	۲۲۹۶ "	مولوی شمس الحق صاحب "	عمر	۱۳	۱۸۶ "	دیوراؤ بھاگاجی صاحب "	عمر
۳۴	۲۲۹۷ "	مولوی سید محمد عاصم صاحب "	عمر	۱۴	۱۸۷ "	دھینیا رامچند صاحب "	عمر
۳۵	۲۲۹۸ "	شیر علی اصغر علی صاحبان "	۸ر	۱۵	۱۸۸ "	چندر بھان صاحب "	عمر
۳۶	۲۲۹۹ "	محمد وزیر خانصاحب "	۸ر	۱۶	۱۸۹ "	شیخ محی الدین صاحب "	عمر
۳۷	۲۳۰۰ "	مسماۃ بی۔ بی آمنہ خاتون صاحبہ "	عمر	۱۷	۱۹۰ "	عبد القادر صاحب ایولے شہر	عمر
۳۸	۲۳۰۱ "	حکیم نثار احمد خانصاحب "	عمر	۱۸	۱۹۱ "	سید اکبر صاحب کل گاؤں	عمر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدردِ جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۹	۱۹۲ اے	سیٹھ نور محمد صاحب کل گاؤں	عہ/
۲۰	۱۹۳ "	بابا روٗ دت رامجی صاحب ڈگرس	عہ/
۲۱	۱۹۴ "	سیٹھ عبدالکریم صاحب پونڈل	عہ/ ۴
۲۲	۱۹۵ "	نارائن ولد مہادیو آنند صاحب کوندری	عہ/
۲۳	۱۹۶ "	ناگھور انگھو سیلکر صاحب "	عہ/
۲۴	۱۹۷ "	گانگو لمبا نانک صاحب "	عاہ/
۲۵	۱۹۸ "	گنیا بھیندجی صاحب "	عہ/
۲۶	۱۹۹ "	شاما بھیجی نانک صاحب "	عہ/
۲۷	۲۰۰ "	پانڈو ناگو آگوشی صاحب "	عہ/
۲۸	۳۰۰۲ "	اہلیہ صاحبہ قاضی بشارت علی صاحب مرحوم ملکاپور	صہ
۲۹	۳۰۰۳ "	شیخ امام صاحب کوندری	عہ/
۳۰	۳۰۰۴ "	سندیا وسرام صاحب "	عہ/
۳۱	۳۰۰۵ "	داوٗ گنڈ ایا ہوساجی صاحب "	عہ/
۳۲	۳۰۰۶ "	سیورام صاحب ہرکحن "	عہ/
۳۳	۳۰۰۷ "	مہادیو توکا رام صاحب "	عہ/
۳۴	۳۰۰۸ "	ناٹبیل صاحب "	صہ/
۳۵	۳۰۰۹ "	گوند سنگھ صاحب لون بھل	عہ/
۳۶	۳۰۱۰ "	خواجہ ضیاءالدین احمد صاحب وکیل ملکاپور	ہے/
۳۷	۳۰۱۱ "	یسین خانصاحب "	عہ/
۳۸	۳۰۱۲ "	سیٹھ آدم صاحب ناگپور	ہے/
۳۹	۳۰۱۳ "	نور محمد ولد جان محمد صاحب ہروہ	عہ/
۴۰	۳۰۱۴ "	صولت حسین صاحب تحصیلدار "	ہےعہ/
		میزان	۸۲۱ ہے ۴/

پنجاب و سرحد

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدردِ جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۴۵۰	محمد صادق صاحب ہوشیارپوری لاہور	صہ/
۲	۴۵۹	فضل الٰہی خانصاحب بستی دانشمنداں	عاہ/
۳	۴۶۹	مرتضیٰ احمد خانصاحب لاہور	ہے/
۴	۴۷۵	سید غلام محی الدین صاحب ہمدانی بہاولپور	ہے/
۵	۴۷۹	مولٰینا خدا بخش صاحب لاہور	ہے
۶	۴۸۲	میر سراج الدین صاحب سابق چیف جج بہاولپور	للعہ
۷	۴۸۴	حافظ شیخ عبدالغنی صاحب بہادر "	ہے/
۸	۴۸۶	ایک مخلص ہمدردِ جامعہ "	مار
۹	۴۸۹	محمد افضل صاحب بھٹی لاہور	عاہ/
۱۰	۵۰۲	زاہد حسین صاحب پشاور	صہ/
۱۱	۰۴۳۰۱	پروفیسر فیض احمد صاحب ایم اے سیالکوٹ	ہے
۱۲	۰۴۳۰۲	خان بہادر مولوی فیروزالدین صاحب "	للعہ
۱۳	۰۴۳۰۳	میاں قطب الدین گلاب دین صاحبان "	عہ/
۱۴	۰۴۳۰۴	عبدالعزیز صاحب "	عہ۴/
۱۵	۰۴۳۰۵	مولوی عبداللطیف صاحب "	صہ/
۱۶	۰۴۳۰۶	مولوی حکیم حاجی محمد شفیع صاحب "	عاہ/
۱۷	۰۴۳۰۷	مسترز سلطان احمد اینڈ برادرز "	عہ۸/
۱۸	۰۴۳۰۸	حاجی محمد علی صاحب...... "	ہے/
۱۹	۰۴۳۰۹	غلام نبی صاحب "	عہ/
۲۰	۰۴۳۱۰	ڈوڈھی اینڈ سنز "	سے/
۲۱	۰۴۳۱۱	میر الطاف علی صاحب "	۸/
۲۲	۰۴۳۱۲	ماسٹر اللہ دتا صاحب "	۸/
۲۳	۰۴۳۱۳	چودھری رحمت اللہ صاحب "	ہے/

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدردِ جامعہ جناب	رقم موصولہ
۲۴	۴۳۱۴	سیٹھ عبد الصمد صاحب سیالکوٹ	ے
۲۵	۴۳۱۵	چودھری دوست محمد صاحب بی اے 〃	عاِ
۲۶	۴۳۱۶	قاضی احمد الدین صاحب 〃	عہ
۲۷	۴۳۱۷	غلام رسول صاحب زار 〃	ے
۲۸	۴۳۲۰	ماسٹر اللہ دتا صاحب 〃	۴
۲۹	۴۳۲۱	میر الطاف علی صاحب 〃	۴
۳۰	۴۳۲۳	چودھری عبد الحکیم صاحب 〃	۶
۳۱	۱۸۵۱ اے	خان بہادر مولوی فیروز الدین صاحب 〃	للعہ
۳۲	۱۸۵۲ 〃	میاں قطب الدین گلاب دین صاحبان 〃	عہ
۳۳	۱۸۵۳ 〃	عبد العزیز صاحب 〃	عہ
۳۴	۱۸۵۴ 〃	عبد العزیز صاحب 〃	۸
			۲۳۸ [illegible]

بہار

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدردِ جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۴۵۴	سید محمد رشید صاحب بانکی پور	عاِ
۲	۴۶۱	ڈاکٹر منظور احمد صاحب منیر	صہ
۳	۴۶۳	محمد معین الدین صاحب نیڈارک	۴
۴	۴۶۴	عبد الحفیظ صاحب گوپال گنج رینج	عاِ
۵	۵۰۰	مولوی بدر الحسن صاحب مظفر پور	ے
۶	۵۲۵	محمد معین الدین صاحب نیڈارک	۴
			[illegible]

حیدر آباد دکن

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدردِ جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۴۳۷	اے۔ کے مشتاق صاحب سکندر آباد	صہ
۲	۴۷۴	اے۔ کے مشتاق صاحب 〃 〃	صہ
۳	۴۹۴	ایم۔ قمر الاسلام صاحب زبیری گلبرگہ شریف	صہ
			[illegible]

سنٹرل انڈیا

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدردِ جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۴۶۵	احمد علی صاحب ناظم دینیات جاورہ	عہ
۲	۴۷۶	عالیجناب مشیر الملک عالی قدر علی حیدر صاحب بہادر بھوپال	عہ
		میزان	عاِ

برما

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدردِ جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۵۰۸	اللہ مہربان صاحب انسپکٹر اسپیشل برانچ برما	صہ
		میزان	صہ

عطیات

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدردِ جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۴۵۱	شیخ اسمٰعیل صاحب کراچی	ے
۲	۴۵۶	ایم اے۔ قریشی صاحب میمیو	صہ
۳	۴۵۷	ماسٹر سید محمد ریاست علی صاحب دھرن گاؤں	[illegible]
۴	۴۶۸	نصیر الدین صاحب اجمیر شریف	[illegible]
۵	۴۷۲	مولوی عبد الغنی صاحب کاتب دہلی	۶
۶	۴۸۳	ہمدردان بہاولپور بہاولپور	[illegible]
۷	۴۸۷	معین الدین صاحب صدیقی کراچی	للعہ
۸	۴۹۲	معین الدین صاحب حارث بمبئی	صہ
۹	۵۰۹	ابن حسین عطار صاحب 〃	صہ
۱۰	۵۲۲	محمود علی صاحب قنوج	للعہ
۱۱	۱۷۷ اے	دیوراؤ صاحب پائیل کوسدنی	صہ
۱۲	۷۰۱ 〃	سید جرار حیدر صاحب علیگڈھ	۸
۱۳	۷۰۲ 〃	ناظم حسین صاحب بجنور	۲
۱۴	۷۰۳ 〃	بابو نسیم صاحب 〃	۲
۱۵	۷۰۵ 〃	اصغر بھٹی صاحب علیگڈھ	۴
۱۶	۱۵۳۵ 〃	سراج الحق صاحب 〃	۲
۱۷	۱۵۵۰ 〃	مولوی حکیم محمد ظہیر الدین صاحب 〃	عہ
۱۸	۱۹۸۹ 〃	مولوی عبد الاحد صاحب لکھنؤ	عہ
۱۹	۲۲۷۵	محمد امین صاحب کلکتہ	[illegible]
۲۰	۲۲۷۹ 〃	چندہ از عیدگاہ کلکتہ 〃	[illegible]
۲۱	۲۷۵۴ 〃	نواب علی صاحب بیرسٹر بارہ بنکی	صہ
۲۲	۲۷۶۰ 〃	والدہ صاحبہ چودھری خلیق الزماں صاحب لکھنؤ	صہ
۲۳	۴۰۰۱ 〃	مسعود احمد صاحب دہلی	صہ
		میزان	[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۳۰

(مطبوعہ جامعہ پریس دہلی)

مرتب اور ناشر و طابع شفیق الرحمن بی۔ اے (جامعہ)

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

فاستبقوا الخیرات

بنگال بازی لے گیا

ہم نے عرض کیا تھا، کہ بنگال کو سوا دو ہزار، حیدرآباد کو تین ہزار، مدراس کو ڈیڑھ ہزار، اور بہار کو ایک ہزار روپیہ جولائی تک ادا کرنا ہے، خدا کی قدرت بنگال نے اپریل کے اندر ہی پوری رقم ادا کردی،

مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا کی راہ میں جلدی کرتے ہیں،

اب رہا

مدراس، بہار، اور حیدرآباد،

ناظم
حلقہ ہمدردان جامعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمدردِ جامعہ

جلد | بابتہ ماہ جون ۱۹۳۷ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | نمبر ۹

فہرست مضامین

خیر مقدم

انجمن تعلیم ملی نے اپنے جلسہ منعقدہ ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء کو جناب عبدالمجید صاحب خواجہ بیرسٹر ایٹ لا کو بہ اتفاق رائے امیر جامعہ منتخب کیا ہے، ہم اس فیصلہ پر انجمن تعلیم ملی کو مبارک باد دیتے ہیں اور حلقہ ہمدردان جامعہ کی طرف سے جامعہ کے سابق شیخ اور قدیم سرپرست جناب خواجہ صاحب قبلہ کا پرتپاک خیر مقدم کرتے ہیں جامعہ سے دلچسپی رکھنے والے جانتے ہیں کہ جامعہ کی تاسیس اور جامعہ کے وجود کو قائم رکھنے میں خواجہ صاحب کا کتنا نمایاں حصہ ہے آپ نے ایسے نازک دور میں جامعہ کی سرپرستی فرمائی جب اس ادارہ کا وجود معرض خطر میں تھا یہی وجہ ہے کہ جامعہ کی فضا خواجہ صاحب کی محبت و عقیدت سے کبھی خالی نہیں رہی۔ اور اب اس انتخاب سے جامعہ میں ہر طرف مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ ہماری دعا ہے کہ قبلہ خواجہ صاحب کی سرپرستی کے سایہ میں جامعہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرے۔

نئے امیر جامعہ

جناب عبدالمجید خواجہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا الہ آباد
(امیر و شیخ الجامعہ)

مسلمانوں کی قدیم تعلیم کا نصب العین

جامعہ میں تصنیف وتالیف کا ایک خاص شعبہ ہے جس کا نام اردو اکادمی ہے، یہ شعبہ بچوں اور بڑوں کے لئے اب تک تقریباً سو کتابیں ترتیب دے چکا ہے جو مکتبہ جامعہ کے زیر انتظام شائع ہوکر ملک میں مقبول ہو چکی ہیں۔ اردو اکادمی نے چند سال سے علمی جلسوں کا اہتمام بھی شروع کیا ہے جن میں ملک کے مشاہیر کو مقالات پڑھنے کی دعوت دیجاتی ہے۔ قاضی عبدالغفار صاحب مدیر پیام۔ خواجہ غلام السیدین صاحب، پروفیسر منہاج الدین صاحب، ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب احراری، اور ضیاء الدین صاحب برنی وغیرہ متعدد اصحاب اس سلسلہ میں جامعہ تشریف لا چکے ہیں۔ گذشتہ مہینہ نواب صدر یار جنگ مولنا حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی نے قدم رنجہ فرمایا۔ اور مندرجہ بالا عنوان پر ایک قیمتی مقالہ پڑھا۔ ہمدرد جامعہ کی تنگ دامانی گلہائے بسیار" کے لئے کافی نہیں ہوسکتی اس لئے مقالہ کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے (مرتب)

"مسلمانوں کی قدیم تعلیم کے نصب العین" کو متعین کرنے کے واسطے سب سے اوّل ان اسباب اور اثرات سے بحث مناسب ہوگی جو اس نصب العین کے قائم ہونے میں موثر ہوئے یہ ظاہر ہے کہ قدیم مسلمانوں کے اخلاقی، علمی، تمدنی غرض زندگی کے تمام شعبوں کے سرچشمے دو ہی تھے:- (۱) کلام ربانی اور (۲) تعلیم رسالت۔ کلام ربانی قرآن مجید ہے۔ اور تعلیم رسالت حدیث شریف ہم کو بھی اپنا گوہر مقصود انہی دونوں سرچشموں میں تلاش کرنا چاہیے۔

تعلیم کلام ربانی:- اوّل یہ دیکھنا ہے کہ قرآن مجید میں علم وتعلیم کی بابت کیا ارشاد ہے قرآن پر غور کرنے سے انسان کے دل پر یہ نقش گہرا ہوجاتا ہے کہ جس قوت بلاغت سے توحید پاکیزگی اخلاق، اعمال صالحہ، حلال وحرام وغیرہ مہتم بالشان دینی مسائل کی تاکید وترغیب فرمائی گئی ہے۔ اُسی قوت سے علم کے متعلق بھی ترغیب وتاکید ہے۔ علم کے متعلق آیات قرآنی پر غور کرنے کے بعد صاف عیاں ہوجاتا ہے کہ علم کی فضیلت اور اس کی تحصیل دونوں اسلام کے مقدس مسئلے ہیں کلام ربانی میں علم کی فضیلت اور اس کی تحصیل کی تاکید مختلف پیرایوں اور اسلوبوں سے فرمائی گئی ہے۔

(اوّل) صریح طور پر علم کی فضیلت کا اظہار فرمایا ہے۔

مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی سب سے اول غار حرا میں نازل ہوئی وہ سورۃ اقرا، کی پہلی پانچ آیتیں ہیں۔

اِن آیتوں سے یہ واضح ہوا کہ اسلامی تعلیم میں سب سے اوّل اللہ تعالیٰ نے خالق اور معلّم کی شان میں ظہور فرمایا ہے۔ اور انسان پر اپنا سب سے بڑا احسان اور کرم یہ ظاہر فرمایا ہے کہ اُس نے انسان کو علم سکھایا اور وہ بھی قلم کے ذریعے سے اِس طرح لکھنے اور پڑھنے دونوں کی عظمت نمایاں ہوگئی۔

(۲) يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ اللہ اونچے کرتا ہے اُن کے جو ایمان
وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ رکھتے ہیں تم میں اور علم پڑھے درجے
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ خبر رکھتا ہے جو تم کرتے ہو۔
(سورۃ مجادلہ ع)

اور اس طرح اُن سے وہ نتائج اخذ کرو اور اُس مقصود تک پہنچو جو غایتہ اور مقصد اعلیٰ ہے علم و تعلیم کی یعنی معرفت ربانی اور علم الٰہی طبیعی اور فلسفی کی عقل کی جولانگاہ مادیت تک محدود ہے۔ قرآن مجید ہدایت فرماتا ہے کہ جو جزئیات تمہاری عقل کے سامنے ہیں اُن پر غور کرو، جزئیات سے کلیات بناؤ۔ اور اُس منزل تک پہنچ کر نہ ٹھیر جاؤ بلکہ فلسفہ طبیعات وغیرہ سے آگے بڑھو اور کلی کلیات تک پہنچو۔ صنعت سے صانع کا پتہ لگاؤ۔ دھوئیں اور بھاپ تک عقل کو محدود نہ رکھو بلکہ اُن کے پردے میں جمال حقیقی کا جلوہ دیکھنے کی کوشش کرو۔ اُس کے قرب کے لئے مجاہدہ کرو۔ اور فنا ہو کر بقا کا لازوال شرف حاصل کرو یہ ہے علم کی اعلیٰ و اشرف منزل۔

اشیاء عالم پر غور کرنا۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ آسمان اور زمین کے بنانے
وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ اور رات دن کے بدلنے میں
النَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي اور جہاز جو آدمیوں کے نفع
فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا کے سامان لے کر دریا میں چلتا
أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ ہے اور وہ جو اللہ نے اتارا آسمان
فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا سے پانی پھر جلایا اُس سے زمین
وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَ کو اُس کے مردہ ہونے کے بعد
تَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ اور بکھیرے اس میں سب قسم کے
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ جانور اور ہواؤں کے پھرنے
لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ میں اور بادلوں میں جو حکم کے تابع
(البقرہ۔ ع) ہے درمیان آسمان اور زمین کے
عقلمند آدمیوں کیلئے ضرور نشانیاں ہیں۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وہی ہے جس نے بنایا سورج چمکتا اور
وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ چاند روشن اور ٹھیرائیں اُس کی
لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ منزلیں تاکہ پہچانو گنتی برسوں کی
مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ اور حساب نہیں بنایا اللہ نے یہ سب مگر
يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ تدبیر سے کھولتا ہے نشانیاں اُن لوگوں کے
(یونس۔ ع) لئے جن کو سمجھ ہے۔

اِن آیتوں میں جو نشانیاں غور و فکر انسانی کے لئے پیش فرمائی ہیں اُن پر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی بہت سے علوم کی طرف ہدایت ہے۔ مثلاً ہیئت۔ طبیعات، نباتات، برقیات، رحلت، علم الالسنہ وغیرہ وغیرہ

تعلیمِ رسالت

کلام ربانی کے بعد تعلیم رسالت یعنی احادیث کا مرتبہ ہے۔ یہ دیکھئے کہ اُن میں علم کی بابت کیا کیا ارشادات ہیں۔ ذرا توجہ سے سُنیئے۔

فضیلتِ علم، علماء و طلباء۔

علم اسلام کی حیات اور دین کا ستون ہے۔

علم مومن کا دوست خالص ہے اور عقل اُس کی رہنما۔

علم زمین پر اللہ تعالیٰ کی قوت ہے جو اس سے الجھا ہلاک ہوا۔

جو دن مجھ پر ایسا گزرے کہ میں اُس دن اللہ تعالیٰ سے قرب کرنے والے علم میں کچھ ترقی نہ کروں تو اُس دن کے آفتاب کا طلوع ہونا میرے لئے مبارک نہ ہو۔

آدمیوں کا کوئی صدقہ اشاعت علم سے بڑھ کر نہیں۔

علم شریف کی عزت بڑھاتا ہے اور زرخرید غلام کو اتنا بلند کرتا ہے کہ بادشاہوں کی مجلسوں میں اُس کو بٹھاتا ہے۔

جس دل میں کچھ بھی علم نہ ہو اُس کی مثال ایسی ہے جیسا ویران مکان۔

علم حاصل کرو اور علم کے لئے تمکین و وقار سیکھو جس سے علم سیکھو۔ اس کا ادب کرو۔

حکمت کا کلمہ مومن کا گم شدہ مال ہے جہاں پاتا ہے کھینچ لیتا ہے۔

علم طلب کرو اگر چہ چین میں ہو۔ اس لئے کہ علم کی طلب فرض ہے۔ ہر مسلمان پر۔

علما زمین کی شمعیں ہیں۔ اور انبیا کے نائب اور میرے اور نبیوں کے وارث۔

عالم کی فضیلت عابد پر اتنی ہی جتنی میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ آدمی پر۔

علما کی ہم نشینی عبادت ہے۔

ایک قبیلے کا مرجانا ایک عالم کی موت کے مقابلہ میں آسان ہے۔

علما کی روشنائی شہیدوں کے خون سے تولی گئی تو اسی کا پلہ بھاری رہا۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں آدمیوں کے دو حلقے قائم تھے۔ ایک حلقے والے قرآن پڑھ رہے تھے اور دعا مانگ رہے تھے۔ دوسرے میں درس تدریس کا سلسلہ جاری تھا یہ دیکھ کر ارشاد ہوا:۔

انما بعثت معلما　میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

یہ فرما کر حلقۂ درس و تدریس میں نشست فرمائی ؎

گدایاں را ازیں معنی خبر نیست
کہ سلطانِ جہاں با ماست امروز۔

اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں یہاں تک چیونٹیاں اپنے سوراخ میں اور مچھلی دریا میں اپنے آدمیوں کو اچھی تعلیم دینے والے کے لئے دعا کرتی ہیں

فرشتے طالب علم کو خوش کرنے کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

طالب علم جاہلوں میں ایسا ہے جیسا مردوں میں زندہ

جس طالب علم کی موت طلب علم کی حالت میں آجائے تو اُس کی موت شہید کی موت ہے۔

طالب علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک راہِ خدا میں جہاد کرنے والے سے افضل ہے۔

بُرے علما کی نسبت ارشاد ہے۔

جس نے علم اس لئے حاصل کیا کہ اُس کے ذریعے سے اہل علم پر اپنی فضیلت جتائے یا احمقوں سے جھگڑے۔ یا لوگوں کے دل اپنی جانب مائل کرے تو وہ جہنم میں داخل ہوا۔

قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اُس عالم کو ہوگا جس کے علم نے اس کو نفع نہ دیا۔

کلام ربانی اور پیام رسالت کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے قدیم علما نے اُن سے نتائج اخذ کر کے علم کا نصب العین کیا قرار دیا اور قرآن و حدیث کی اس تعلیم پر عمل کیا گیا۔

قدیم عُلما

امام شافعی کا قول ہے کہ "علم وہ نہیں جو یاد ہو۔ علم وہ ہے جو فائدہ بخشے۔ فائدہ جب حاصل ہو کہ عالم باوقار و تمکین، منکسر مزاج۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور اُس کے سامنے سر جھکانے والا ہو"

دنیا کی طلب کم اور بقدر ضرورت ہو جو اس کی اور اس کے متعلقین کی ضرورت کے واسطے کافی ہو۔ اغراض دنیوی حاصل کرنے کی سیڑھی علم کو نہ بنائے۔ اس کے ذریعے سے مال و جاہ، شہرت، ملازمت، یا معاصرین پر فوقیت حاصل کرے۔

سفیان بن عینیہ کا قول ہے کہ مجھ کو قرآن کی فہم عطا فرمائی

گئی تھی، منصور خلیفہ کی تعمیل قبول کرکے میں نے اُس کو فنا کردیا۔

عالم کے اچھے اخلاق یہ ہیں۔ اپنے گناہوں پر ہمیشہ توبہ کرنا۔ اخلاص، یقین، پرہیزگاری، صبر و رضا، قناعت و زہد و توکل، دل کی پاکیزگی، حسنِ ظن، درگزر، شکرِ نعمت، مخلوقات پر شفقت۔ اللہ تعالیٰ اور آدمیوں سے حیا اِن تمام صفتوں کی جامع اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ جو رسول اللہ کی پیروی سے حاصل ہوتی ہے۔

کوشش اور محنت کی زیادتی پر ہمیشہ حریص رہے عبادت کا پابند ہو۔ خدمتِ علم میں مصروفیت۔ پڑھنے، پڑھانے، مطالعہ، غور و فکر، حفظ۔ تصنیف، بحث اور کتاب پر اُس کا مطلب لکھنے کے ذریعے سے رکھے۔

اپنی عمر کے کسی حصّے کو غیر مقصود میں صرف نہ کرے مگر بہ ضرورت مثلاً کھانے یا سونے یا آرام کرنے میں۔ اس لئے کہ مومن کی عمر بے بہا ہے۔ ایک دن بھی کھویا تو خسارے میں رہا۔

حضرت سعید بن جُبیرؒ کا قول ہے کہ انسان عالم جب ہی تک ہے کہ سیکھتا رہے۔ جب سیکھنا چھوڑا اور یہ سمجھ لیا کہ سیکھ چکا اور یہ سمجھ کر اپنے علم پر قانع ہوگیا وہ صد کا جاہل بن گیا۔

تصنیف و تالیف میں مصروف رہے۔ شرط یہ ہے کہ اُس کے لئے علم کی تکمیل کرے۔ اور تصنیف کی پوری قابلیت حاصل کرے۔ تصنیف کے ذریعہ سے فنون کی حقیقتوں کو اور علوم کی باریکیوں کو پائے گا۔ اس لئے کہ تصنیف کی ضرورت سے اُس کو تحقیقات۔ مطالعہ، اور کتابوں میں تلاش کی حاجت لاحق رہیگی۔

تصنیف میں عام نفع اور ضرورت کا لحاظ رکھے بیجا طوالت اور مخلِ مطلب اختصار دونوں سے بچے۔ جب تک پورا اطمینان نہ کرلے تصنیف کو شائع نہ کرے۔

درس گاہ کے پہنچنے تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے مجلس میں پہنچکر حاضرین کو سلام کرے اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھے اور دعا کرے۔ ممکن ہو تو قبلہ رخ بیٹھے نشست وقار سکون اور تواضع کے ساتھ ہو۔ خفیف حرکات سے احتراز رکھے۔ بھوک پیاس وغیرہ حالتوں میں درس نہ دے۔ تاکہ درس پر پوری توجہ کرسکے۔ درس کا آغاز کلام پاک کا کچھ حصّہ پڑھ کر کرے۔ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔

متعدد فنون پڑھانے کی صورت میں مراتبِ علم کا لحاظ رکھے مثلاً اوّل تفسیر پڑھائے۔ پھر حدیث۔ علیٰ ہذالقیاس۔

جس علم کی تعلیم کا اہل نہ ہو اُس کو ہرگز نہ پڑھائے۔ حدیث میں ارشاد ہے۔ جس کام کی قابلیت کسی کو نہ دی گئی ہو اُس کو طلب کرنا گویا دھوکے کا لباس پہننا ہے۔

امام ابو یوسفؒ کا قول ہے" لوگو! تحصیل علم کا مقصد اللہ تعالیٰ کو قرار دو۔ دیکھو میں جب کسی مجلس میں تواضع اور فروتنی کی نیت سے بیٹھا تو اُس سے بلند ہوکر اُٹھا اور جب کسی مجلس میں اِس نیت سے بیٹھا کہ سب سے اونچا ہوں تو اُس سے فضیحت کے ساتھ اٹھا۔ علم منجملہ عبادتوں کے ایک عبادت ہے۔ اور (اللہ تعالیٰ) کی نزدیکیوں میں سے ایک نزدیکی"۔

کہا گیا ہے کہ جب تک تم سب کچھ علم کو نہ دیدوگے وہ اپنا ایک حصّہ بھی تم کو نہ دیگا۔ امام شعبیؒ کا قول ہے کہ علم کے ایک مسئلے کی خاطر کوئی ملک شام کی انتہا سے یمن کی انتہا تک سفر کرے تو میرے نزدیک اس کی محنت ضائع نہ ہوگی۔

تھوڑی حلال روزی سب سے بڑا سبب اطمینانِ خاطر کا بن جاتی ہے۔ امام شافعیؒ کا قول ہے کہ سولہ برس سے میں نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا ہے۔

جب طبیعت محنت سے تھکے تو جسم و قلب کو اور نگاہ کو آرام دے۔ خوش فضا مقام کی سیر کرے۔ ریاضت کرے بعض علماء کی بابت بیان کیا گیا ہے کہ وہ طلبا کو خوش فضا مقامات میں لے جایا کرتے تھے۔

لہو ولعب سے بچنا، بری صحبت سے پرہیز سخت ضروری ہے۔ انسانی طبیعتیں برائیوں کو خفیہ طور پر قبول کر لیتی ہیں۔ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے جن سے اس کو علمی فائدہ پہنچے۔ یا جن کو علمی فائدہ پہنچائے۔ حدیث میں ارشاد ہے۔ عالم ہو یا طالب علم۔ ان دو کے سوا تیسرا مت ہو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

ب. استاد کے آداب طالب علم کے ذمہ

استاد کی فرمانبرداری کرے۔ اس کی رائے اور تدبیر سے باہر نہ ہو۔ یعنی مریض اور طبیب کا معاملہ رکھے۔

استاد کو ہمیشہ عزت و جلال کی نظر سے دیکھے امام شافعیؒ کا قول ہے کہ "میں امام مالک کے حضور میں کاغذ کو آہستہ موڑتا تھا تاکہ اس کی آواز ان کے کانوں تک نہ جائے"۔

خلیفۂ بغداد مہدی کی اولاد میں سے بعض افراد حضرت شریکؒ کے درس میں گئے۔ اور دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ گئے اور اس طرح بیٹھ جانے کے بعد حدیث پوچھی۔ انہوں نے کچھ توجہ نہ کی۔ مکرر سوال ہوا۔ اور مکرر بے توجہی۔ خلیفہ زادوں نے بگڑ کر کہا کہ تم اولادِ خلیفہ کی تذلیل کرتے ہو۔ فرمایا "نہیں! علم کی عزت کرتا ہوں"۔

استاد کی سختی پر تحمل کرے۔ سختی کی وجہ سے بددل نہ ہو، عقیدت میں فرق نہ ڈالے۔ اگلوں کا قول ہے "جس نے تحصیل علم میں ذلت نہیں اٹھائی وہ ساری عمر ذلیل رہا۔ اور جس نے اس پر صبر کیا۔ اس کو دنیا و آخرت دونوں کی عزت ملی۔ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے "طالب علمی میں میں نے ذلت برداشت کی۔ عالم ہو کر عزت حاصل کی"۔

استاد کی خلوت گاہ استاد کی خلوت گاہ میں بدون اجازت داخل نہ ہو۔ اگرچہ اس کے پاس اور آدمی بیٹھے ہوں۔ اجازت لینے کے لئے دروازہ ادب سے آہستہ ناخنوں سے کھٹکھٹائے۔ استاد کے پاس اچھی ہیئت اور جسم و لباس کی صفائی کے ساتھ اور خوشبو لگا کر جائے۔

اگر کسی کام میں مصروف پائے تو خاموشی کے ساتھ اس کے فارغ ہونے کا وہاں بیٹھ کر انتظار کرے۔

درس کے وقت کے آداب درس میں استاد کے سامنے ادب سے بیٹھے استاد کا کلام توجہ سے اس کی طرف نظر جما کر سنے۔ ہمہ تن گوش بن کر۔ دوسری جانب متوجہ نہ ہو۔ اثنائے درس میں فضول حرکتوں سے باز رہے۔ زیادہ کلام نہ کرے۔ چھینک وغیرہ فطری ضرورتوں میں اخفاء اور آہستگی کا پورا اہتمام رکھے کتاب کی تعظیم کرے۔ ہدایہ کے مصنف امام برہان الدینؒ نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک استاد نے دیکھا کہ ایک طالب علم نے کتاب پر دوات رکھ دی تھی۔ انہوں نے فارسی میں کہا۔ "برنیابی" تجھ کو علم کا پھل نہ ملے گا۔ کہا گیا ہے کہ دو حرفوں کا یاد کر لینا دو دفتروں کے حفظ کر لینے سے بہتر ہے اگر ابتدا میں سمجھنے کی کوشش نہ کریگا تو سست فہمی کی عادت پڑ جائیگی۔

بچوں کا بنک اور دکان

سالانہ رپورٹ

جیسا کہ ہم کئی بار عرض کر چکے ہیں، جامعہ ابتدائی تعلیم میں پروجکٹ میتھڈ (مقصدی یا منصوبی طریقۂ تعلیم) کو ترجیح دیتی ہے۔ اور اسباب و حالات جہاں تک اجازت دیتے ہیں۔ اسی سے کام لیتی ہے۔ جس کے متعدد فائدے ہیں۔ بچہ کی طبیعت پر کوئی ناگوار اثر نہیں پڑتا وہ ہنسی خوشی اپنا تعلیمی کام کر لیتا ہے۔ اپنے اوپر سخت بندشیں نہ پاکر اس کی فطری قوتیں مرجھانے کی بجائے ترقی پاتی ہیں۔ استاد اپنے کو ایک دوست اور مشیر کی حیثیت دیکر بچہ میں ذمہ داری کا احساس جگاتا رہتا ہے۔ اور بچہ میں اپنے ایک سوچے سمجھے مقصد کو پوری قوت اور لطافت کے ساتھ پورا کرنے سے قوتِ ارادی بیدار ہونے لگتی ہے "بچوں کا بنک" جس نے واقعہ سے حقیقت کی صورت اختیار کر لی ہو سنہ ۱۹۳۰ء میں استاد کی نظر میں بھی محض بچوں کا کھیل تھا۔ اور کچھ بتانے اور پڑھانے کا ایک دلچسپ ذریعہ۔ پہلا سال نہ صرف اپنے عمل کی دھیمی رفتار کیوجہ سے خاموش گیا تھا بلکہ اس سال کا جلسہ بھی اتنا سادہ اور بے رنگ تھا کہ اُس کے نقوش خود ناظم صاحب کے حافظہ میں بھی پوری طرح محفوظ نہیں رہے۔ اور اُنہیں ایک سہو کی معذرت پیش کرنی پڑی۔ لیکن ساتویں سال کی دھوم دھام نے یاد دلایا کہ بڑی چیزوں کی بنیادیں عموماً حقیر ہوتی ہیں۔

مولوی عبدالغفار صاحب مدھولی (بنک اور دکان کے ناظم) نے اپنی محنت کے خون سے سینچ کر اس بے نشان پودے کو شجرِ ثمردار بنا دیا۔ بنک کو افسوس ہونا چاہیئے کہ وہ اب موصوف کی براہِ راست خدمات سے محروم ہو گیا لیکن ہم خوش ہیں۔ گلستانِ جامعہ کے کسی دوسرے پژمردہ شعبے میں جان پڑ جائیگی۔ (مرتب)

جامعہ کے مدرسہ ابتدائی کو جدید اصولوں پر چلانے کیلئے کارکنوں کے پیش نظر جو جو چیزیں تھیں۔ اُن سب کی ابتدا موقع بموقع بچوں ہی سے کرائی گئی۔ سنہ ۱۹۳۰ء کے موسم سرما میں بچوں نے باغبانی کا کام شروع کیا۔ نوعیت کے اعتبار سے ہر کام کی اجرت، نفری یعنی معاوضہ بجائے نقد ادا کرنے کے پرچی کی صورت میں دیا جاتا تھا۔ البتہ ابتدا ہی میں اعلان کر دیا گیا تھا کہ فلاں فلاں وقت، اور تاریخ پر اِن پرچیوں کے دام مل سکتے ہیں۔ کچھ دنوں بعد وہ مبارک ساعت بھی آ گئی کہ ان کی محنتوں کا ثمرہ کاغذ کے پرزوں سے سکوں کی شکل میں منتقل ہو جائے۔ اس عرصہ میں طلبہ کو کمانے اور جمع کرنے کا چسکا پڑ گیا تھا۔ اب اُن کا اِس دام سے نکلنا آسان نہ تھا۔ نقد رقم لینے کی خوشی کے ساتھ ساتھ رقم کے بڑھانے اور جمع کرنے کا شوق بھی چہروں سے جھلکنے لگا۔ بعض بے اختیار ہو کر بول بھی اٹھے کہ ماسٹر صاحب اِن پرچیوں کی نقدی تو ضرور دیجئے مگر اپنے پاس ہی جمع رکھیے۔ تاکہ بہت ساری رقم ہو جائے استاد کا

دو کارگر اور ذہن کا رجحان ظاہر ہو چکا تھا۔ توجہ کی راہ کھل
ی تھی۔ اب صرف پٹری بدلنے کی ضرورت تھی۔ استاد
، توجہ کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی اور ہر طرف موڑنا
رُوع کیا۔ پھر کیا تھا مشوروں کے انبار لگنے لگے۔ اگرچہ
ں کی تفصیل بھی دلچسپ ہے لیکن مختصر یہ کہ ایک چھوٹا سا
ہی بنک عالمِ وجود میں آگیا۔ جس کا نام **"بچوں کا بنک"**
لا گیا۔

پہلا قدم

۷ نومبر ۱۹۳۰ء کو یہ پودا لگایا گیا تھا۔ اس کی نشوونما میں تدریجی ترقی کا اصول مدنظر تھا
سا لئے قدم بھی گِن گِن کر اُٹھائے گئے۔ استاد کی یہ رائی اس میں
ی کہ بنک کا پورا ڈھانچہ فوراً سامنے نہ کھڑا کر دے۔ بلکہ مجمل
ے مفصل کی طرف سفر کا طریقہ اختیار کرے۔ اب ذرا آیئے
پ کو اس بنک کے اندر کی بھی سیر کرا لائیں۔ ایک چھوٹے
ے کمرے میں دو تین ٹاٹ سلیقے سے بچھے ہوئے ہیں۔ ایک
سک بھی موجود ہے۔ جس پر دفتر محاسبی کے رد کئے ہوئے
ہوں کی ایک کیش بک رکھی ہوئی ہے۔ درجہ چہارم کے چند
بار نہایت سنجیدگی و انہماک سے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ
ا بنک اور اُس کی کل کائنات۔

ابتدائی سرمایہ وہی باغبانی کی اُجرت کی چند پرچیاں تھیں
بار روزانہ اپنی پرچیوں کو بطور آمدنی جمع کر دیتے تھے روزا
ہیں اُن کی میزان بتا دی جاتی تھی طے یہ تھا کہ جمعرات کے دن
ڑکا اپنی ضرورت کے لئے ایک رسید کے ذریعہ اس بنک
، نقدی لے سکے گا جمعرات کے دن سب کو یقین ہو گیا کہ
ین دین دلچسپ بھی ہے۔ اور نفع بخش بھی۔ رقم کا لین دین
رف پرچیوں ہی تک محدود نہ رہا طلبا اپنے جیب خرچ کا

پس انداز، اور والدین کے عطیے بھی جمع کرنے لگے۔ مدرسہ نے
ہمت افزائی کے خیال سے ڈاکخانہ کے نمونہ کی ایک پاس بک
بنوا دی اس پاس بک میں صرف ۵ قاعدے درج تھے
سرمایہ اتنا کم تھا کہ اسے کسی تجارت میں لگانے اور نفع تقسیم
کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ پہلے سال بچوں کے لئے یہی
بات کافی تھی کہ روپیہ جمع کرنا اور نکالنا سیکھیں۔ جیسا کہ کہا
گیا ہے پہلے بنک چند روپوں سے شروع ہوا تھا۔ سال کے
آخر میں لین دین کے بعد کوئی ۲۶ روپے جمع تھے۔

دوسری منزل

اب تک اس مدرسہ میں صرف چار جماعتیں تھیں۔ دوسرے سال
۱۹۳۱ء میں ایک جماعت پنجم کا اضافہ ہوا۔ طلباء کے ساتھ ساتھ
بنک کی رقم بھی بڑھنے لگی۔ اور ایک طرف تو کتب درسی
اور اسٹیشنری کی ضرورت، دوسری طرف بنک کی بڑھتی ہوئی
رقم نے دکان کا سوال پیدا کر دیا۔ مگر کارکنانِ مدرسہ نے
اس کی پوری پوری احتیاط کی کہ چند ہی ماہ میں ایسی دکان
کھڑی نہ ہو جائے جس کا چلانا اور سمجھنا اُن کے لئے مشکل ہو
چنانچہ ابتداً صرف اسٹیشنری کا انتظام رکھا گیا۔ دکان کے
قیام سے یہ سوال بہ آسانی حل ہو گیا کہ بنک کی جمع شدہ رقم
کا فاضل حصّہ تجارت میں لگانے سے نفع حاصل ہوتا ہے۔ اور
اس میں سے کچھ حصّہ بچا کر باقی نفع بنک کے ممبروں میں تقسیم
کیا جا سکتا ہے۔ یہی سب بنک کیا کرتے ہیں۔ دکان کے لئے
جگہ کی جستجو ہوئی۔ سردست کمرے کو دو حصّوں میں تقسیم کر دیا
گیا ایک طرف بنک دوسری طرف دکان۔ طلباء کی رقم
۳۹ روپے ۱۳ آنے ۹ پائی جمع تھی۔ لہٰذا ۲۵ فیصدی کے حساب
سے ۱۰ روپے ۳ آنے نفع دیا گیا۔

تیسرا سال

۱۹۳۳ء میں تیسرے سال کا آغاز ہوا بنک ترقی پاکر شکم میں پہنچ گئی تھی۔ اب اس مدرسہ میں پہلی سے چھٹی تک کی تعلیم ہونے لگی۔ طلباء کی تعداد ڈیڑھ سو تک پہنچ گئی۔ اس عرصہ میں باغبانی، میلاد النبی، بیت بازی اور تعلیمی کھیل کے پروجکٹ طلباء بڑی خوبی اور کامیابی کے ساتھ چلا چکے تھے۔ مدرسہ کی فضا بدل گئی تھی بنک کے دو سالانہ جلسے ہو چکے تھے۔ جلسوں میں حاضرین نے بچوں کے کارناموں کی دل کھول کر داد دی تھی۔ ہر طرف سے واہ واہ کی آوازیں کانوں میں آنے لگیں تھیں۔ حوصلے بڑھ گئے کاروبار وسیع کرنے کا ارادہ پیدا ہو گیا۔ مختلف خریدے گئے کتابوں کی خرید و فروخت شروع ہوئی۔ قاعدے قانون بڑھانے کی ضرورت محسوس ہوئی دکی بجائے ۱۵ قاعدے بنے پاس بک کا دوسرا مجلد اڈیشن شائع ہوا۔ نئی رسیدوں کی بجائے چک بک تیار ہوئی۔ لڑکوں نے چندہ جمع کرکے ایک رکن کے حساب میں رقم جمع کی۔ اور اس رکن نے بچوں کی طرف سے پہلا چک شیخ الجامعہ صاحب کے نام کاٹا۔ شیخ الجامعہ صاحب بنک میں بنفس نفیس تشریف لائے۔ اور چک کے ذریعہ لین دین کا افتتاح فرمایا۔ کارکنانِ بنک نے شیخ الجامعہ صاحب کے چک کی پوری طرح پڑتال کرنے کے بعد نقدی دی۔ اسی طرح کاروبار جاری رہا۔ ۳۰ر اپریل کو پوری تیاری کے ساتھ سالانہ جلسہ ہوا۔ بنک و دکان پر مضامین پڑھے گئے۔ نفع تقسیم ہوا۔ بنک کے اراکین اور جامعہ کے اساتذہ کو عصرانہ دیا گیا۔ اس سال کی رپوٹ سناتے وقت بنک کی تحویل ۱۱۰ روپیہ ۴ آنہ ۳ پائی تھی جس کا ۱۵ فیصدی کے حساب سے ۳۰ روپے ۴ آنے نفع دیا گیا۔

انقلابی سال

چوتھے سال کو ہر لحاظ سے انقلابی سال کہنا چاہیئے۔ تیسرے سال کے اختتام تک بازار کے چھپے ہوئے رجسٹر فارم وغیرہ استعمال کئے جاتے تھے۔ لیکن اب اپنے نمونے طبع کرانے کی ہمت ہو گئی تھی، کھاتے، کیش بک، فارم وغیرہ سب کچھ چھپوا لئے گئے۔ ان نئی نئی چیزوں کو دیکھ کر ہر شخص کا دل چاہتا تھا کہ حساب کھلوائے۔ ادھر کارکنوں کی طرف سے اعلان ہو گیا تھا۔ کہ بنک کی تحویل ۵۰۰ ہونے پر ایک خاص جشن منایا جائیگا۔ جس میں بنک کا دستور باقاعدہ منظور ہوگا۔ ایک مہینہ کی کوشش نے تحویل کو ۵۰۰ سے بھی زیادہ کر دیا۔ چنانچہ ۱۲ر فروری ۱۹۳۴ء کو خاص جشن منایا گیا جس میں بنک کا جدید دستور منظور ہوا۔ اس جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ ہر رکن کے پاس بنک کی پاس بک موجود تھی۔ جب جلسہ کی منظوری کے لئے صدر صاحب نے رائے لی تو سب نے اپنی اپنی پاس بک لئے ہوئے ہاتھ اٹھائے۔ پاس بکوں نے سروں کو ڈھک لیا تھا۔ اس انقلابی سال میں نوٹوں کا اجرا بھی خاص چیز ہے اب لوگ بنک کے پرزوں پر ایسا ہی اعتبار کرنے لگے تھے۔ جیسے سونے چاندی کے سکوں پر۔ چنانچہ ایک پیسہ اور ایک آنہ والے نوٹ جاری کئے گئے۔ دفتر جامعہ۔ مکتبہ۔ دفتر نونہال بچوں کی دکان۔ خونچہ اور بعض منظور شدہ دکانوں پر ان کا لین دین بغیر کسی رکاوٹ کے ہونے لگا۔

سال کے آخر میں بنک کی تحویل ۱۱، روپے ۱۰ آنے ۹ پائی ہو گئی تھی۔

۱۹۳۴ء میں خیر سے پانچواں سال لگا تھا۔ کہ دو امتحانی موقعوں پر بنک کو اپنی ساکھ قائم رکھنے کی آزمائش سے گزرنا پڑا۔

ایک دفعہ طویل عرصہ تک طلبا جیب خرچ نہ ملا۔ اتفاق سے "ٹرم ہالیڈے" آ پڑیں۔ طلبا سیر کے لئے باہر جانا چاہتے تھے چھٹی سے پہلے اچانک چکوں کا ڈھیر جمع ہو گیا۔ مگر سب کی نقدی دیدی گئی۔ چھٹیاں ختم ہونے کے بعد ایک طالب علم مضمون نویسی کے سلسلہ میں لکھتا ہے۔ . . . .

. . . . "ترقی ہونیکی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ بنک کا کام ہمیشہ صحیح اور وقت پر ہوتا ہے۔ لین دین میں رکاوٹ نہیں ہے اور تو اور جس طرح سونے کے لین دین کی وجہ سے بنکوں پر اثر پڑتا ہے اسی طرح جب دفتر جامعہ میں کبھی روپیہ نہ ہوا۔ تو لڑکے بنک میں دوڑے ہوئے آئے۔ لیکن بنک والوں نے رقموں کے ادا کرنے میں کوئی کمی اٹھا نہ رکھی اس وجہ سے بنک کی ساکھ بہت بڑھ گئی ہے۔"

دوسرے موقعہ کی سخت آزمائش خود کارکنوں کی غلطی کی وجہ سے تھی۔ مندرجہ بالا اقتباس کے خط کشیدہ حصہ پر ہمارے ننھے مضمون نگار نے جس چیز کی طرف اشارہ کیا تھا۔ کارکنوں نے اس پر زیادہ توجہ نہ دی نتیجہ ظاہر تھا، نہ صرف آمدنی رکی۔ بلکہ کثیر تعداد میں چکوں کی نقدی ہونے لگی۔ جناب نائب صدر اور صدر بنک نے بر وقت توجہ دیکر اعلان فرمایا۔

"بنک کا کام ہمیشہ صحیح اور وقت پر ہوگا۔ لین دین میں رکاوٹ نہ ہوگی"

کارکنوں کے رویے میں تبدیلی ہوگئی۔ اور کام اسی جگہ جا پہنچا۔ جہاں کچھ عرصہ کے لئے رکا ہوا تھا۔ حسابات کی جانچ میں بھی تبدیلی کی گئی۔ یعنی ہر ششماہی پر حسابات جانچے جانے کی بجائے ماہوار جانچے جانے لگے۔ اس سال کے آخر میں بنک کی تحویل ۷۰۰ روپے ۳ پائی رہ گئی تھی۔ اس جمود کو دور کرنے اور ساکھ کو برقرار رکھنے کے لئے ایک انقلاب کی ضرورت تھی۔ یہ چھٹا سال پورا ہوا۔

رفتہ رفتہ طلبا میں دلچسپی اور شوق پیدا کیا گیا طلبا کا اعتماد حاصل کیا گیا۔ جب کارکنوں نے دیکھا کہ طلبا بنک کے ہر اعلان پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں تو ایک ایسی تجویز سوچی گئی جو اراکین اور بنک دونوں کے لئے مفید ثابت ہوئی۔ جامعہ میں عام اعلان کیا گیا کہ بنک کی تحویل ایک ہزار ہونے پر جشن منایا جائیگا۔ لوگوں کے اعتبار کا یہ حال تھا۔ کہ ایک ماہ کے اندر تحویل گیارہ سو تک ہوگئی۔ اس خوشی میں حسب وعدہ ۳۰ جنوری ۳۳ء کو اوکھلے میں ایک خاص جشن منایا گیا جو بنک کی تاریخ میں ایک یادگار جشن ہے۔ سالانہ جلسے کے وقت تحویل ۱۱۰۷ روپے ۱۳ آنے ۹ پائی تھی۔

ساتواں سال

ساتواں سال شروع ہونے کے چار ماہ بعد ہم لوگ یہاں جامعنگر میں منتقل ہوئے ضرورت تھی کہ تعلیمی مرکز اور جامعنگر دونوں میں یہ شعبے قائم رہیں۔ اس لئے بنک و دوکان کا سرمایہ دو برابر حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ بنک کے رکن جہاں جہاں رہ گئے وہیں اُن کی رقم بھیجدی گئی۔ اس کے علاوہ ذاتی ملکیت کی تقسیم میں ہر ایک مدرسہ کو ڈیڑھ ڈیڑھ سو کا مال ملا اسی طرح ہر ایک کے ذمے سو سو کا قرض بھی واجب الادا کیا گیا۔

جامعنگر منتقل ہوتے وقت بحیثیت نتیجہ ہمیں (بنک کے اراکین کی نقدی کا علاوہ) ۵۰ روپے بطور نفع ملے۔ یہاں نئے فرنیچر کی فراہمی کا سوال پیدا ہوگیا۔ پچھلے تجربات کو مدنظر رکھتے ہوئے پورے غور و خوض کے بعد ۵۰ روپے کی لاگت سے بنک و دوکان کے شایان شان نہایت مضبوط مستحکم اور خوشنما فرنیچر

بنوایا گیا۔ اب تک نئی سیج دھج کے ساتھ یہ کاروبار اسی طرح جاری رہا۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا۔ ہم نے اپنا کاروبار جامعہ نگر منتقل ہونے کے بعد شروع کیا تھا۔ لہٰذا ۱۵ اگست ۳۶ء سے ۲۵ اپریل ۳۶ء تک آٹھ ماہ کی رپورٹ مختلف نقشوں میں درج ذیل ہے۔

نقشہ نمبر ۱

بنک کے متعلق ضروری اعداد و شمار

سال کے آخر میں اراکین کی تعداد	...	...	۱۵۱
سال کے آخر میں اراکین کی امانت	...	...	۷۵۵ روپے ۶ پائی
سال کے آخر میں اوسطاً ہر ایک رکن نے رقم چھوڑی	...	...	۵ روپے
اس سال کتنی مرتبہ رقم جمع ہوئی	...	...	۹۴۰ دفعہ
اس سال کتنی دفعہ رقم نکالی گئی	...	...	۶۱۰ دفعہ
اس سال کتنی رقم بنک میں جمع کی گئی	...	...	۱۴۶۳ روپے ۴ آنے ۳ پائی۔
رقم جو گذشتہ سال اراکین نے بنک میں چھوڑی	...	...	
یعنی سابقہ تحویل			۳۴۰ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔
کل رقم	...	...	۱۸۰۴ - ۲ - ۹
رقم جو اس سال اراکین نے نکلوائی	...	...	۱۰۴۹ - ۲ - ۳
رقم جو اس سال اراکین نے بنک میں چھوڑی	..	...	
یعنی آج کی تحویل			۷۵۵ — ۰ — ۶

نوٹ:۔ چونکہ اعداد و شمار کی تحویل اور بنک کی کیش بک کی تحویل ملتی ہے اسلئے حسابات درست ہیں۔

نقشہ نمبر ۲

بنک ۔ امانت ۔ دکان ۔ کی تحویل کا خلاصہ

آمد		خرچ	
۱۔ بنک کی تحویل ۔	۷۵۵ — ۰ — ۶	۱۔ قرض بذمہ دکان و بنک	۵۰۰ — ۰ — ۰

آمد		خرچ	
۲۔ امانت کی تحویل	۱۴۰ - ۱۴ - ۹	۲۔ قرض بذمہ جامعہ	۱۰۵ - ۱ - ۰
۳۔ دکان کی تحویل	۲ - ۷ - ۹	۳۔ قرض بذمہ خوانچہ	۵۰ - ۰ - ۰
		۴۔ نزدات	۵۰ - ۰ - ۰
		۵۔ مسلم بنک میں جمع ہیں	۱۵۳ - ۶ - ۰
میزان	۸۹۸ - ۷ - ۰		۸۹۸ - ۷ - ۰

نقشہ نمبر ۳

بنک اور دکان کے نفع نقصان کا حساب

آمد		خرچ	
۱۔ پچھلے سال کی بچت	۵۰ - ۰ - ۰	۱۔ کتب درسی و اسٹیشنری کی لاگت جو اس وقت موجود ہے۔	۲۰۳ - ۳ - ۶
۲۔ اس سال کا نفع (۸ ۱۵ کا)	۱۵۱ - ۷ - ۹	۲۔ نیا فرنیچر خریدا گیا۔	۴۷۷ - ۱ - ۶
۳۔ امداد از جامعہ بسلسلہ فرنیچر	۲۲۸ - ۸ - ۰	۳۔ نفع تقسیم کیا گیا۔	۵۲ - ۶ - ۳
۴۔ قرض از بچوں کا بنک	۵۰۰ - ۰ - ۰	۴۔ طباعت پاس بک امانت	۱۸ - ۰ - ۰
		۵۔ " چک بک مع بلاک	۴ - ۷ - ۰
		۶۔ " متفرق	۹ - ۳ - ۰
		۷۔ حساب زیر رواں کا سامان	۲ - ۷ - ۰
		۸۔ اجرت تنقیح کنندہ	۱۸ - ۱۴ - ۰
		۹۔ بٹہ کھاتہ	۲ - ۴ - ۹
		۱۰۔ سالانہ جلسہ کا خرچ مع دعوت	۴۲ - ۰ - ۶
		۱۱۔ سالانہ رپورٹ کی طباعت	۱۰ - ۰ - ۰
		۱۲۔ متفرق	۱۸ - ۸ - ۶
		۱۳۔ دکان کی تحویل	۲ - ۷ - ۹
میزان۔	۹۳۰ - ۱۵ - ۹		۹۳۰ - ۱۵ - ۹

، سامان فروخت کرنے میں کتب درسی اور کتابوں کی نسبت ۳/۴ کی رہتی ہے۔ اس پر ہمیں زیادہ سے زیادہ ۱۲½ فیصدی کمیشن ملتا ہے۔ باقی سامان ۱/۴ کی نسبت سے فروخت ہوتا ہے جس پر ہمیں ۲۵ سے ۵۰ تک کمیشن ملتا ہے۔ لہٰذا اس تناسب سے زیادہ سے زیادہ نفع جو ہو سکتا ہے۔ وہ ۱۵۰ فیصدی ہے۔ یہی بات ہمارے اصل اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں۔

اس ۵۰۰ کے قرض کے مقابلہ میں ہمارے پاس تقریباً ۸۰۰ کی ملکیت موجود ہے جس کی تفصیل ذیل کے نقشہ نمبر ۴ میں درج ہے۔

نقشہ نمبر ۴

دکان اور بنک کی موجودہ ملکیت

الف:۔ دکان۔

۱۔ کتب درسی اور اسٹیشنری (فروخت ہونے والی)	۲۰۳ - ۴ - ۶
۲۔ مستقل استعمال ہونے والی اشیاء۔	۲۱۰ - ۱۲ - ۰
میزان	**۴۱۳ - ۱۵ - ۶**

اس ملکیت کے معاوضے میں دکان کو مبلغ ۳۰۰ روپوں کا قرض ادا کرنا ہوگا۔

ب:۔ بنک۔

۱۔ فروخت ہونے والی اشیاء (پاس بک، چک بک)	۶۲ — ۹ — ۰
۲۔ مستقل استعمال میں آنے والی اشیاء	۳۴۱ - ۵ - ۶
میزان	**۴۰۳ — ۱۴ - ۶**

اس ملکیت کے معاوضے میں بنک کو مبلغ ۲۰۰ روپوں کا قرض ادا کرنا ہوگا۔

رپورٹ تنقیح کنندہ

ان حسابات کی مطابقت کرلی گئی ہے۔ اندراجات درست اور صحیح ہیں۔ میں نے بچوں کے بنک و دکان مدرسہ ابتدائی کے حسابات ماہ جنوری ۱۹۴۷ء سے جانچنے شروع کئے ہیں۔ اس درمیان میں حسابات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک حسابات رکھنے کا تعلق ہے حسابات ایک حد تک ضابطے اور قاعدے میں رکھے گئے ہیں۔ اگرچہ کہیں کہیں بے ضابطگی بھی ہوتی ہے۔ لیکن یہ بے ضابطگی ایسی نہیں ہے جس کا اثر حسابات پر پڑتا ہو۔

بہرحال اس سے ناظم صاحب بچوں کے بنک و دکان کے حسابات سے دلچسپی کا پتہ چلتا ہے جو ایک حد تک قابل تعریف ہے۔

شکریہ حضرات اِس اہم کام کا چلانا ظاہر ہے کسی ایک یا چند شخصوں کے بس کی بات نہیں ہو مدرسہ کے تمام طلبا میں جب تک دلچسپی اور سرگرمی نہ ہو یہ شعبہ محض بے روح جسم ہوکر رہ جاتا ہے۔ میں اپنے پچھلے تجربات کی بنا پر یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس میں جو کچھ ہوا وہ طلبا کے بڑھتے ہوئے ولولے اور اُن کی دلچسپی کی وجہ سے ہوا ہیں کارکنان بنک و دکان کی طرف سے مدرسے کے سب بچوں کو مبارک باد دیتا ہوں۔

ہمارے ہاں کے اساتذہ طلباء کی دلچسپیوں سے جُدا نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ اُن کی بروقت رہنمائی، محنت وشوق سے ہمیشہ اس شعبہ کی ساکھ قائم رہی ہے۔ ہر سال مدرسہ کے دو تین اساتذہ نے اِن شعبوں سے مخصوص ہوکر باری باری سے کام کیا ہے۔ پچھلے سات سال کے کارکنوں کو یکجا کیا جائے، تو میں جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب مسٹر۔ ای۔ جے۔ کیلاٹ۔ ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب۔ جناب اکبر علی صاحب۔ جناب سید نور شاہ صاحب جناب عبدالخالق صاحب۔ جناب محمد عاقل صاحب جناب احمد حسن صاحب قرشی۔ جناب عبدالجلیل صاحب۔ جناب سید مجتبیٰ حسین صاحب نمایاں نظر آئیں گے۔ جناب سید مجتبیٰ حسین صاحب اگرچہ دوسری مصروفیتوں کی وجہ سے اِس شعبہ سے علیحدہ ہو چکے ہیں لیکن دیکھنے والوں کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی اس شعبہ کے باقاعدہ منتظم ہیں۔ میں مدرسہ کے سب بچوں کی طرف سے اِن حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ باقی اساتذہ صاحبان یوں تو تعلیمی کام کے سلسلہ میں اِس شعبہ سے ہر طرح دلچسپی رکھتے ہیں لیکن چند سالوں میں اُمید ہے کہ یہ بھی براہِ راست ان شعبوں کو چلالیں گے۔

حسابات جانچنے والوں میں ہمارے پہلے تنقیح کنندہ محمد یوسف صاحب تاباں مرحوم تھے۔ بنک کی ابتدائی حالت بہتر بنانے میں مرحوم نے ہر طرح کی مدد دی۔ اِس کا خیال کچھ نہ کیا کہ معاوضہ کیا ملتا ہے۔ خدا مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ بعد کے تنقیح کنندہ جناب بشیر احمد صاحب انصاری تھے۔ ظاہر ہے جامعہ کے ایک طالب علم کو اپنے مدرسہ کے شعبے سے جیسی دلچسپی ہونی چاہیئے۔ ویسی ہی دلچسپی صاحب موصوف نے ظاہر کی۔ آج کل کے تنقیح کنندہ ہمارے خاموش کارکن جناب محمد مونس صاحب ہیں آپ حسابات جانچنے میں جزئیات کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں۔ اِس سے اُن لوگوں کو مدد ملتی ہو جنہیں اپنا بیشتر وقت تعلیمی کاموں میں صرف کرنے کی وجہ سے اُن جزئیات پر غور کرنے کا موقع بعض وقت نہیں ملتا ہے۔ میں کارکنوں کی طرف سے ہر دو صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضرات! رپورٹ ختم کرنے سے پہلے میں آنے والے آٹھویں سال کی اہم تبدیلی کا ذکر کردینا ضروری سمجھتا ہوں۔ بنک اور دکان کا نظام اب تک مشترک تھا۔ لیکن بعض انتظامی اور تعلیمی سہولتوں کو مدِ نظر رکھ کر اور اِس خیال سے کہ مدرسہ کی دو جماعتیں ایک ایک سال کے لئے بنک اور دکان کو علیحدہ علیحدہ پروجکٹ سسٹم پر چلا سکیں۔ اساتذہ صاحبان نے سفارش کی ہے کہ یکم مئی سنہ ۱۹۳۲ء سے یہ شعبہ دو خود مختار شعبوں میں تقسیم کردیا جائے چنانچہ جناب نگران صاحب مدرسہ کی سفارش سے جناب شیخ الجامعہ صاحب نے اِس تجویز کو منظور فرمایا ہے۔ جدید نظام کے مکمل قواعد وضوابط

کا ایک مسودہ بنک و دوکان کی موجودہ مجلس منتظمہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۱ر مارچ ۱۹۳۷ء میں منظور کرکے مجلس اساتذہ میں سفارش کے لئے بھیج دیا ہے۔ تاکہ مجلس جناب نگران صاحب مدرسہ اور جناب شیخ الجامعہ صاحب کے پاس منظوری کی سفارش کرے۔ میں یہاں اُس مسودہ سے صرف وہ حصہ نقل کرتا ہوں جسے مجلس منتظمہ نے دونوں شعبوں کے استحکام اور ترقی کے لئے ضروری سمجھا ہے۔

(۱) بین الشعبہ جاتی قوانین

۱۔ یکم مئی ۱۹۳۷ء سے بچوں کے بنک اور دکان کا مشترکہ شعبہ دو خود مختار شعبوں میں منتقل کیا جاتا ہے! ایک کا نام (۱) بچوں کا بنک اور دوسرے کا نام (۲) بچوں کی دکان ہوگا۔ دونوں کا انتظام مدرسے کے دو علیحدہ علیحدہ اساتذہ کے ہاتھوں میں ہوگا۔ جو ناظم بنک یا ناظم دکان کہلائیں گے۔ دونوں شعبے براہ راست نگران صاحب مدرسہ کی نگرانی میں رہیں گے۔ کام کی مصروفیت کا خیال کرتے ہوئے اگر نگران مدرسہ چاہیں تو ضرورت کے وقت اپنی طرف سے ایک استاد نگرانی کے لئے مقرر کریں گے۔ جس کا کام دونوں شعبوں کی نگرانی اور حسابات کی دیکھ بھال ہوگا۔

(۲) سال کے آخر میں اگر دونوں شعبوں میں سے کسی ایک کو نقصان ہو تو دوسرا شعبہ بشرط گنجائش نقصان والے شعبہ کی امداد کرے گا۔ امداد کی رقم کا تعین اُس شعبہ کی مجلس منتظمہ کرے گی۔

(۳) اگر دکان کو بنک سے تجارتی قرضہ لینے کی ضرورت پیش آئے تو بشرط گنجائش بنک کا فرض ہوگا کہ وہ مناسب شرح پر دکان میں روپیہ لگانے کو ترجیح دے۔ اسی طرح دکان کا فرض ہوگا کہ وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچوں کے بنک سے تجارتی قرضہ لینے کو ترجیح دے۔

(۴) دکان کا حساب متعلقہ ناظم اور نگران مدرسہ کے مشترکہ دستخطوں سے بچوں کے بنک میں کھلا رہے گا۔ اور بچوں کے بنک کا حساب متعلقہ ناظم اور نگران مدرسہ کے مشترکہ دستخطوں سے کسی ایسے معتبر بنک میں جسے مجلس منتظمہ مقرر کرے۔

(۵) بنک اور دکان کو مدرسہ کی دو جماعتیں ایک ایک سال کے لئے علیحدہ علیحدہ بطور پروجکٹ چلائیں گی۔

(۶) بنک اور دکان کی تمام کارروائی نگران مدرسہ کے توسط سے شیخ الجامعہ صاحب کے پاس جایا کرے گی۔

باقی مکمل قواعد وضوابط ایک سال کے تجربہ کے بعد اسی سالانہ جلسہ کے موقع پر شائع کردیئے جائیں گے۔

اب میں آپ سے رخصت چاہتا ہوں۔ خدا حافظ۔

خادم

محمد عبدالغفار دھولی

ناظم بچوں کا بنک و دوکان

۲۴ر اپریل ۱۹۳۷ء جامعہ نگر۔ دہلی

معذرت

بنک کی مطبوعہ رپورٹ میں جو سالانہ جلسوں کا خاکہ چھپا ہے۔ اس میں غلطی سے پہلے جلسہ کے صدر جناب حافظ فیاض احمد صاحب، مسجل جامعہ کا نام رہ گیا۔ اسی طرح شکریہ کے سلسلہ میں مولوی عبدالجلیل صاحب بی۔ اے۔ اور سید مجتبیٰ حسن صاحب زیدی کا نام بھی چھوٹ گیا ہے۔ مجھے اِن غلطیوں کا بہت افسوس ہے۔

محمد عبدالغفار۔ دھولی

حالاتِ جامعہ

نتیجہ امتحاناتِ جامعہ

جامعہ جونیر، جامعہ سینیر، اور بی۔اے کے امتحانات منعقدہ اپریل ۱۹۳۶ء کے نتائج حسب ذیل ہیں

	درجہ	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
جامعہ جونیر		۱	حسن سبحانی	ریاضی کے ضمنی امتحان میں کامیاب سمجھے گئے۔
جامعہ سینیر	درجہ دوم	۸	منظور الحق خاں	۲۶۳ (۵۰۰ میں سے)
		۵	محمد شفیع	۲۶۳
		۲	عبداللہ زمانی	۲۶۰
		۹	محمد عرفان انصاری	۲۲۹
	درجہ سوم	۷	محمد عمر	۲۰۷
		۴	عثمان سوید سماتری	تاریخ ہند میں ضمنی امتحان دینا ہوگا۔
		۵	عبدالخالق	زیر تجویز (بعد میں اعلان کیا جائیگا)
بی۔اے	درجہ دوم	۲	برکت علی	۲۶۳
	درجہ سوم	۱	اسمٰعیل محمد مدھا	۲۱۲

(حافظ) فیاض احمد صاحب

مسجل جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی ۱۵ ؍ ۵ ؍ ۳۶

۱۰ مئی کو ڈاکٹر انصاری مرحوم کی وفات کا دن تھا، مدرسہ کے وقت میں تمام طلباء، اور اساتذہ ہال میں جمع ہوئے۔

مولوی عبدالخالق صاحب مدرس مدرسہ تعلیمی مرکز ۱ نے آسان اور دلنشین انداز میں بچوں کو یہ بتلایا کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی

ذات میں کون کونسی خوبیاں ایسی تھیں جو بچوں کو اختیار کرنی چاہئیں کہ اُن کی یاد کا سب سے اچھا طریقہ یہی ہے۔ اس کے بعد شیخ الجامعہ جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب نے نہایت موثر انداز میں ایک مختصر سی تقریر کی اور فرمایا۔ کہ دنیا انہی لوگوں کو یاد رکھا کرتی ہے۔ جو اپنے علم، اپنے فن۔ اور اپنی دولت سے دنیا کی مدد کرتے ہیں۔ جامعہ کے ہر بانی کی زندگی دوسروں کی خدمت اور اصلاح میں بسر ہوئی اسی وجہ سے وہ ہمیں یاد آتے ہیں۔ ان تقریروں کے بعد سب نے قرآن پڑھا۔ اور مرحوم و مغفور انصاری کی روح کو ایصال ثواب کیا۔

---

۲۹ راپریل کو جامعہ نگر اوکھلا میں بنک اور دکان کا سالانہ جلسہ تھا۔ ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب قائم مقام شیخ الجامعہ نے صدارت فرمائی۔ مولوی عبدالغفار صاحب مدھولی مدرس مدرسہ ابتدائی نے سالانہ رپورٹ پڑھی۔ رپورٹ پڑھنا اصل میں طالب علم کا حق ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ بنک سات سالہ گہرے تعلق کے بعد دکان سے علیحدہ کیا جا رہا تھا۔ اور خود ناظم صاحب اپنی ہفت سالہ مسلسل خدمات کے بعد اس شعبہ کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو رہے تھے۔ رپورٹ آپ ہی کے ذمہ رہی۔ رپورٹ کے بعد منافع تقسیم ہوا جس کی کم از کم مقدار ایک پیسہ تھی۔ اور یہ بہت سے بچوں کو ملا۔ اور بچوں کے علاوہ نگراں مدرسہ جناب (اکبر علی صاحب) کو بھی ایک ہی پیسہ کا نفع ہوا۔ سب سے بڑی رقم عہ/ تھی۔ جو صلاح الدین (ابتدائی پنجم) کے حصہ میں آئی۔

جامعہ (یونیورسٹی) کے امتحانات ۹ راپریل کو شروع ہوئے تھے۔ ۲۹ رکو ختم ہوگئے۔ آج کل کالج کی دوسری جماعتوں کا (ثانوی پنجم، سندی اوّل، درجہ خاص) امتحان ہو رہا ہے۔ ثانوی مدرسہ میں امتحانات کا سلسلہ ۱۰ رمئی سے شروع ہوگا۔ اور تعلیمی مرکز میں ۲۲ رمئی سے۔ مئی کی آخری تاریخوں میں نتیجہ سنا دیا جائیگا۔ جون، جولائی میں چھٹی رہے گی۔ اور اگست میں جامعہ کھل جائیگی۔

مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر میں اس دفعہ یکم جولائی سے یکم ستمبر تک چھٹی رہیگی۔ اس لئے وہاں امتحانات بھی جون میں ہونگے۔

چودھری کریم اللہ صاحب۔ بی۔ ایس۔ سی (جامعہ) استاد جامعہ مزید تعلیم کے لئے سنہ ۱۹۳۰ء میں یورپ تشریف لے گئے تھے۔ ۲۸ راپریل کو اپنے مقصد میں بحسن خوبی کامیاب ہو کر واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ نے جرمنی میں رہ کر کیمسٹری کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی اور بعد ازاں اڈنبرا چلے گئے۔ وہاں اپنی محنت اور ذہانت کے باعث ایک معقول انعامی وظیفہ حاصل کیا۔ اڈنبرا میں دو سال تعلیم پائی۔ آئندہ کے لئے ابھی آپ نے کچھ طے نہیں کیا ہے۔ لیکن طبیعت کا رجحان تمام تر عملی سائنس کی طرف ہے۔

ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب شیخ الجامعہ حلقہ ہمدردان کی کی توسیع کے لئے صدر وفد کی حیثیت سے کلکتہ تشریف لے گئے تھے۔ کوئی دو ہفتہ وہاں قیام رہا۔ ۱۰ رمئی کو آپ دہلی تشریف لے آئے۔ کلکتہ کے احباب اور عام دردمند مسلمانوں کی ہمدردی و ایثار کے معترف ہیں۔

تحریک حلقہ ہمدردانِ جامعہ

مستقل امداد و عطیات

ماہ اپریل ۱۹۳۷ء

ذیل کی رقومات جنہیں بعض ہمیں اپنے مہتممین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں اور بعض براہِ راست درج رجسٹر ہو چکی ہیں حوالہ رسید اور رقومات کی صحت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے۔ دفتر آپ کا ممنون ہوگا۔ اور آئندہ تصحیح کردی جائیگی (مرتب)

۱۔ دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۵۴۷	شاہد علی صاحب معہ برادران جامعہ ملیہ اسلامیہ	صر	۱۸	۱۸۶۶ لے	عبدالرزاق صاحب و محمد اسحٰق صاحب کوچہ فانچند	عمر
۲	۵۴۸	مرغوب احمد صاحب توفیق کوچہ پنڈت	عار	۱۹	۱۸۶۷ "	مسٹر عبدالعلیم صاحب ٹیگور روڈ	۴ر
۳	۵۵۸	شاہجہان بیگم صاحبہ قرولباغ	عـہ ر	۲۰	۱۸۶۸ "	حکیم عنایت اللہ صاحب کوچہ تاراچند	عہ ر
۴	۵۶۷	خواجہ محمد عبدالمجید صاحب ٹیامحل	سے ر	۲۱	۱۸۶۹ "	عبدالرزاق صاحب ترا با بہرام خاں	۴ر
۵	۵۶۸	جلیل احمد صاحب قدوائی جرنلسٹ	عار	۲۲	۱۸۷۰ "	سید محمد شفیع صاحب چتلی قبر	۲ر
۶	۵۶۹	عبدالصمد صاحب انصاری	۲ر	۲۳	۱۸۷۱ "	شیخ محمد شفیع صاحب " "	۲ر
۷	۱۸۵۵ لے	سلیم الزماں صاحب صدیقی طبیہ کالج	عہ ر	۲۴	۱۸۷۲ "	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب " "	علعہ ر
۸	۱۸۵۶ "	عبدالرزاق صاحب سرکیوالان	عمر	۲۵	۱۸۷۳ "	عزیز الدین صاحب یونانی دواخانہ	۸ر
۹	۱۸۵۷ "	محمود علی صاحب علوی نظام سپلیس	عار	۲۶	۱۸۷۴ "	مولانا نور الدین صاحب بہاری	؏ر
۱۰	۱۸۵۸ "	خان بہادر سلیمان صاحب انجینیر ہیلی روڈ	صر	۲۷	۱۸۷۵ "	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب کٹرہ بڑیاں	عہ ر
۱۱	۱۸۵۹ "	مسٹر صلات الدین صاحب نئی دہلی	۸ر	۲۸	۱۸۷۶ "	محمد ظفر صاحب نواب گنج	۱۲ر
۱۲	۱۸۶۰ "	سرفراز الحق صاحب مسجد کالے خاں	۴ر	۲۹	۱۸۷۷ "	بابو محمد ابراہیم صاحب گلی سوئی والان	۴ر
۱۳	۱۸۶۱ "	منشی بشیر بیگ صاحب محلہ گڑھیا	۲ر	۳۰	۱۸۷۸ "	بابو محمد شفیق صاحب متصل ہائی سکول	۴ر
۱۴	۱۸۶۲ "	حکیم محمد ظہیر علی صاحب کوچہ چیلاں	۸ر	۳۱	۱۸۷۹ "	محمد سلیم خانصاحب گندہ نالہ	۴ر
۱۵	۱۸۶۳ "	حکیم محمد احسن خانصاحب چتلی قبر	۲ر	۳۲	۱۸۸۰ "	مسٹر صابری صاحب پہاڑی دروازہ چتلی قبر	۴ر
۱۶	۱۸۶۴ "	سید سلیم الدین صاحب "	۴ر	۳۳	۱۸۸۱ "	بابو محبوب احمد صاحب انصاری گلی کلیان سنگھ	۴ر
۱۷	۱۸۶۵ "	حکیم شرف الدین خانصاحب "	۴ر	۳۴	۱۸۸۲ "	سعید احمد صاحب ڈی ایس۔ آفس	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۳۵	۱۸۸۳ اے	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی	عمر	۵۹	۴۰۱۳ اے	محمد ظفر صاحب قریشی جامع مسجد	۴ر
۳۶	۱۸۸۴ ″	حکیم برکات احمد صاحب سلطانی دواخانہ	۴ر	۶۰	۴۰۱۴ ″	اکرام الدین صاحب حوض قاضی	۴ر
۳۷	۱۸۸۵ ″	چودھری محمد دین صاحب باڑہ ہندو راؤ	۵ر	۶۱	۴۰۱۵ ″	نواب زادہ حکیم ذوالفقار علی صاحب کوچہ چیلان	۱۲ر
۳۸	۱۸۸۶ ″	سراج الحق صاحب عبد الحق صاحب فتحپوری	۱۲ر	۶۲	۴۰۱۶ ″	جی۔ ایم۔ خانصاحب۔ نئی دہلی	عمر
۳۹	۱۸۸۷ ″	شمس العارفین صاحب ″	عہ ر	۶۳	۴۰۱۷ ″	غلام حسین خانصاحب ″	۸ر
۴۰	۱۸۸۸ ″	کالے خاں صاحب ″	۸ر	۶۴	۴۰۱۸ ″	محمد صدیق صاحب متعلم جامعہ	۴ر
۴۱	۱۸۸۹ ″	شیخ جمال الدین صاحب چوک جامع مسجد	۴ر	۶۵	۴۰۱۹ ″	مولوی حافظ رشید احمد صاحب ارشد	عمر
۴۲	۱۸۹۰ ″	سردار علی صاحب ″	۸ر	۶۶	۴۰۲۰ ″	سید منظور حسین صاحب غازی	عمر
۴۳	۱۸۹۱ ″	حاجی بشیر احمد صاحب بازار چاوڑی	عمر	۶۷	۴۰۲۱ ″	محمد حنیف صاحب تیمار پور	۸ر
۴۴	۱۸۹۲ ″	بیگم عبد المتین صاحب احمد منزل قرولباغ	۶ر	۶۸	۴۰۲۳ ″	تسخیر احمد صاحب امپیریل اگریکلچرل انسٹی ٹیوٹ	عمر
۴۵	۱۸۹۳ ″	عبد الرب صاحب کوچہ خانچند	عمر	۶۹	۴۰۲۵ ″	ارشاد حسین صاحب بقائی حوض قاضی	۴ر
۴۶	۱۸۹۴ ″	فضل الحق صاحب قریشی میونسپلٹی آفس	۴ر	۷۰	۴۰۲۶ ″	رشید احمد صاحب نعمانی معلم جامعہ	۴ر
۴۷	۱۸۹۵ ″	عبد المجید خانصاحب گلی مفتی والان	عمر	۷۱	۴۰۲۷ ″	حافظ سراج الدین صاحب محلہ چوڑی والان	۲ر
۴۸	۱۸۹۶ ″	حاجی رشید احمد صاحب کشمیری گیٹ	۶ر	۷۲	۴۰۲۸ ″	سید شبیر الدین صاحب شمسی ″	۴ر
۴۹	۱۸۹۷ ″	محمد صدیق صاحب کراچی والے صدر بازار	۶ر	۷۳	۴۰۲۹ ″	محمد یامین صاحب امپیریل تمباکو کمپنی	عمر
۵۰	۱۸۹۸ ″	شیخ محمد یوسف صاحب ″	۴ر	۷۴	۴۰۳۰ ″	عبد الغفار صاحب ″	عمر
۵۱	۱۸۹۹ ″	محمد شبیر الدین صاحب و نصیر الدین صاحب محلہ شیخان	۴ر	۷۵	۴۰۳۱ ″	عبد الرحمٰن صاحب قطب روڈ	۴ر
۵۲	۱۹۰۰ ″	حافظ محفوظ الٰہی صاحب باڑہ ہندو راؤ	۴ر	۷۶	۴۰۳۲ ″	محمد کاظم حسین صاحب راز	عمر
۵۳	۴۰۰۷ ″	نواب فخر الرحمٰن صاحب باغیچی اچھے جی	عمر	۷۷	۴۰۳۳ ″	محمد ابراہیم صاحب قطب روڈ	۶ر
۵۴	۴۰۰۸ ″	مرتضیٰ خانصاحب قرولباغ	۴ر	۷۸	۴۰۳۵ ″	محمد حسن صاحب ″ ″	۴ر
۵۵	۴۰۰۹ ″	محمد سعید صاحب محلہ مچھلی والان	عمر	۷۹	۴۰۳۶ ″	قمر الدین صاحب ″ ″	۴ر
۵۶	۴۰۱۰ ″	عبد الحلیم صاحب۔ ایم۔ اے۔ پل بنگش	عمر	۸۰	۴۰۳۷ ″	مظفر علی صاحب بیڈن پورہ	۴ر
۵۷	۴۰۱۱ ″	مرزا ہمایوں اختر صاحب کوچہ چیلان	۲ر	۸۱	۴۰۳۹ ″	عبد المجید صاحب صدر بازار	۱۰ر
۵۸	۴۰۱۲ ″	عبد الحمید صاحب۔ ایم اے سیکریٹریٹ آفس	۶ر	۸۲	۴۲۵۱ ″	محمد اسمٰعیل صاحب ″	عمر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۸۳	۴۲۵۲ اے	محمد شفیع صاحب صدر بازار	۸ر
۸۴	۴۲۵۳ "	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب ہمدرد دواخانہ	صر
۸۵	۴۲۵۴ "	میاں اللہ بخش صاحب کوچہ قابل عطار	ےر
۸۶	۴۲۵۵ "	میاں محمد رفیق صاحب سوداگر چرم	عار
۸۷	۴۲۵۶ "	سید حفیظ الدین صاحب قرولباغ	۸ر
۸۸	۴۲۵۷ "	سید شمس الدین صاحب "	۸ر
۸۹	۴۲۵۸ "	آغا محمد امین صاحب	مر
۹۰	۴۲۵۹ "	ایس۔ محمد یوسف صاحب ریڈنگ روڈ	۸ر
۹۱	۴۲۶۰ "	بیگم صاحبہ محمد یعقوب صاحب "	۸ر
۹۲	۴۲۶۱ "	غلام نبی صاحب وائسرائے ہاؤس	معہر
۹۳	۴۲۶۲ "	اے۔ حکیم۔ بٹ صاحب	۸ر
۹۴	۴۲۶۳ "	صدیق حسن صاحب فلا ورڈیل قرولباغ	عمر
۹۵	۴۲۶۴ "	سید غلام حسنین صاحب نئی دہلی	عار
۹۶	۴۲۶۵ "	احسان الحق صاحب پارک لین نئی دہلی	عمر
۹۷	۴۲۶۶ "	زرین خانصاحب سبزی منڈی	عار
۹۸	۴۲۶۷ "	حاجی عباد اللہ خانصاحب "	عار
۹۹	۴۲۶۸ "	محمد دیار خانصاحب "	۸ر
۱۰۰	۴۲۶۹ "	منشی حفیظ احمد صاحب "	۴ر
۱۰۱	۴۲۷۰ "	سید نصیر الدین صاحب چوڑی والان	عار
۱۰۲	۴۲۷۱ "	مولوی عبدالصمد صاحب عربک کالج	عار
۱۰۳	۴۲۷۲ "	ایم۔ محمد دین صاحب چودھری سبزی منڈی	معہر
۱۰۴	۴۲۷۳ "	حکیم محمد احسن صاحب انصاری "	عمر
۱۰۵	۴۲۷۴ "	ڈی۔ ایم۔ ملک صاحب۔ عیدگاہ روڈ	عسہر
۱۰۶	۴۲۷۵ "	ملک غلام محمد صاحب "	عسہر

نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۰۷	۴۲۷۶ اے	طاہر علی صاحب رابرٹ روڈ نئی دہلی	عمر
۱۰۸	۴۲۷۷ "	رفیق احمد صاحب ڈاکٹرز لین "	عمر
۱۰۹	۴۲۷۸ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب، پہاڑ گنج	۸ر
۱۱۰	۴۲۷۹ "	امیر بخش صاحب اجمیری دروازہ	۱۲ر
۱۱۱	۴۲۸۰ "	منشی حشمت اللہ صاحب گلی ماتا والی	عمر
۱۱۲	۴۲۸۱ "	مولٰنا محمد ادریس صاحب، پھاٹک حبش خاں	۸ر
۱۱۳	۴۲۸۲ "	ابوالوفا محمد حسین صاحب "	۸ر
۱۱۴	۴۲۸۳ "	عبدالسمیع صاحب "	۸ر
۱۱۵	۴۲۸۴ "	احمد اسلام خانصاحب کلاتھ مرچنٹ	صر
۱۱۶	۴۲۸۵ "	بابو تلوکی ناتھ صاحب "	عمر
۱۱۷	۴۲۸۶ "	پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب	عمر
۱۱۸	۴۲۸۷ "	حاجی چھوٹے منان صاحب، گندہ نالہ	عمر
۱۱۹	۴۲۸۸ "	ملک آفتاب احمد صاحب، نواب گنج	عمر
۱۲۰	۴۲۸۹ "	غلام السبطین صاحب، منیجر ہمدرد دواخانہ	عار
۱۲۱	۴۲۹۰ "	حاجی محبوب بخش صاحب، صدر بازار	صر
۱۲۲	۴۲۹۱ "	شیخ انیس الرحمٰن صاحب "	۴ر
۱۲۳	۴۲۹۲ "	شیخ محمد سعید صاحب الله والے "	عمر
۱۲۴	۴۲۹۳ "	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	۴ر
۱۲۵	۴۲۹۴ "	محمد عارف صاحب شیشے والے "	عمر
۱۲۶	۴۲۹۵ "	مرزا محمد سلیمان صاحب۔ جوہری نئی سڑک	عمر
۱۲۷	۴۲۹۶ "	محمد صلاح الدین صاحب قریشی۔ جامع مسجد	۸ر
۱۲۸	۴۲۹۷ "	ڈاکٹر لینڈی صاحب ایف۔ ڈی۔ محمود صاحب	عمر
۱۲۹	۴۲۹۸ "	سید محمد علی صاحب۔ طبیہ کالج	عمر
۱۳۰	۴۲۹۹ "	حکیم محمد فرید احمد صاحب عباسی طبیہ کالج	۸ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۳۱	۴۴۰۰ لے	نبیلی سلیم الزماں صاحب صدیقی طبیہ کالج	۸ر
۱۳۲	۴۴۰۱ "	صوفی محمد صغیر حسن صاحب مسلم ہائی سکول	عہ
۱۳۳	۴۴۰۲ "	مولینا صغر علی صاحب "	۴ر
۱۳۴	۴۴۰۳ "	مولوی نورالدین صاحب بیری والا باغ	عہ
۱۳۵	۴۴۰۴ "	حافظ عبدالحکیم صاحب و حبیب الرحمن صاحب سبزمنڈی	۴ر
۱۳۶	۴۴۰۵ "	خواجہ حسین نظامی صاحب	عاہ
۱۳۷	۴۴۰۶ "	ضیاء الدین صاحب ۔ گلی مانا والی	۱۰ر
۱۳۸	۴۴۰۷ "	محمد مصباح الدین صاحب گلی مفتی والان	عہ
۱۳۹	۴۴۰۸ "	عبدالحق صاحب، چاندنی چوک	صہ
۱۴۰	۴۴۰۹ "	وحیدالدین احمد صاحب وکیل محلہ بلیماران	عہ
۱۴۱	۴۴۱۰ "	قدیرالدین احمد صاحب وکیل "	عہ
۱۴۲	۴۴۱۱ "	عبدالخالق صاحب "	عہ
۱۴۳	۴۴۱۲ "	حافظ شہاب الدین صاحب لال کنواں	۲ر
۱۴۴	۴۴۱۳ "	مقبول احمد صاحب، باغیچی اچھے جی	عہ
۱۴۵	۴۴۱۴ "	غلام محمد صاحب ٹھیکیدار پہاڑ گنج	عہ
۱۴۶	۴۴۱۵ "	سراج الدین صاحب صدر بازار	۴ر
۱۴۷	۴۴۱۶ "	محمد رفیق صاحب "	۸ر
۱۴۸	۴۴۱۷ "	حاجی عبدالمغنی صاحب و فضل الحق صاحب محلہ بلیماران	عاہ
۱۴۹	۴۴۱۸ "	حکیم ذکی احمد صاحب "	عہ
۱۵۰	۴۴۱۹ "	محمد شفیع صاحب و محمد خلیل صاحب صدر بازار	۸ر
۱۵۱	۴۴۲۰ "	عبدالرزاق صاحب ایم اے مسلم ہائی سکول	عہ
۱۵۲	۴۴۲۱ "	بابو رحمت اللہ صاحب ۔ گلی کلو خواص	عاہ
۱۵۳	۴۴۲۲ "	محمد صدیق صاحب، حویلی اعظم خاں	۸ر
۱۵۴	۴۴۲۳ "	حکیم محمد کبیرالدین صاحب ۔ قرولباغ	عہ
۱۵۵	۴۴۲۴ لے	رازق الخیری صاحب ۔ بدرعصمت دہلی	۸ر
۱۵۶	۴۴۲۵ "	حافظ سراج احمد صاحب محلہ بلیماران	۸ر
۱۵۷	۴۴۲۶ "	شیخ محمد رفیع صاحب "	۴ر
۱۵۸	۴۴۲۷ "	انوارالحق صاحب ایس ایم عرفان صاحب کوچہ خانچند	عہ
۱۵۹	۴۴۲۸ "	محمد تقی صاحب چاندنی چوک	۴ر
۱۶۰	۴۴۲۹ "	محمد صبغت اللہ صاحب "	۱۲ر
۱۶۱	۴۴۳۰ "	محمد احمد صاحب باڑہ ہندو راؤ	۸ر
۱۶۲	۴۴۳۱ "	شمس العارفین صاحب، چاندنی چوک	۴ر
۱۶۳	۴۴۳۲ "	رفیع اللہ خانصاحب، فتحپوری	۸ر
۱۶۴	۴۴۳۳ "	حاجی عبدالغنی صاحب آنریری مجسٹریٹ	للعہ
۱۶۵	۴۴۳۴ "	ڈاکٹر ناصر عباس صاحب ۔ فتحپوری	عہ
۱۶۶	۴۴۳۵ "	ڈاکٹر عبدالصمد صاحب "	۸ر
۱۶۷	۴۴۳۶ "	شیخ صبور احمد صاحب، صدر بازار	۴ر
۱۶۸	۴۴۳۷ "	عبدالواحد صاحب کوچہ میر عاشق	عہ
۱۶۹	۴۴۳۸ "	سید نصرت علی صاحب جیلا دروازہ	عہ
۱۷۰	۴۴۳۹ "	مرزا غلام قطب الدین احمد صاحب قراشخانہ	عہ
۱۷۱	۴۴۴۰ "	علاء الدین صاحب، باڑہ ہندو راؤ	۸ر
۱۷۲	۴۴۴۱ "	عبدالمتین صاحب شیش محل تیلی واڑہ	۸ر
۱۷۳	۴۴۴۲ "	شیخ محمد ادریس صاحب، چاندنی چوک	۲ر
۱۷۴	۴۴۴۳ "	محمد اشفاق صاحب، بٹر ولیم کمپنی	صہ
۱۷۵	۴۴۴۴ "	محمد ادریس صاحب، کٹرہ قطب الدین	عہ
۱۷۶	۴۴۴۵ "	حافظ رحمت الٰہی صاحب و محمد بلال صاحب " "	۸ر
۱۷۷	۴۴۴۶ "	زاہد حسین صاحب تغلق روڈ	صہ
۱۷۸	۴۴۴۷ "	مولوی قدیر اعظم صاحب عباسی پہاڑ گنج	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۷۹	۴۴۴۸ اے	شیخ محمد تقی صاحب، چاندنی چوک	عمر	۲۰۳	۴۷۷۲ اے	حامد علی صاحب، گلی چابک سواران	۴ر
۱۸۰	۴۴۴۹ 〃	حکیم نذیر الدین احمد صاحب طبیہ کالج	۴ر	۲۰۴	۴۷۷۳ 〃	محمد سعید صاحب امام جی والے، صدر بازار	۴ر
۱۸۱	۴۴۵۰ 〃	محمد طیب صاحب۔ بی۔ اے جامعہ	عمر	۲۰۵	۴۷۷۴ 〃	منشی شمس الدین صاحب، محلہ ڈوری والان	۴ر
۱۸۲	۴۷۵۱ 〃	ممتاز الدین صاحب سوداگر صدر بازار	عمر	۲۰۶	۴۷۷۵ 〃	بیگم صاحبہ خان بہادر مولوی ظفر حسن صاحب	عمر
۱۸۳	۴۷۵۲ 〃	کلو صاحب تانگے والے، چاندنی چوک	۴ر	۲۰۷	۴۷۷۶ 〃	مرزا شوکت اللہ بیگ صاحب جامع مسجد	۴ر
۱۸۴	۴۷۵۳ 〃	غلام حامد صاحب انصاری ایم۔ بی مڈل اسکول	عمر	۲۰۸	۴۷۷۷ 〃	سید محمد صاحب کلاہ ساز چتلی قبر	عمر
۱۸۵	۴۷۵۴ 〃	حاجی محمد عمر صاحب ٹھیکیدار، گھنٹہ گھر	عار	۲۰۹	۴۷۷۸ 〃	عبد الرحیم صاحب، کٹرہ قطب الدین	۴ر
۱۸۶	۴۷۵۵ 〃	شہاب الدین احمد صاحب، پہاڑ گنج	عمر	۲۱۰	۴۷۷۹ 〃	محمد شفیع صاحب، صدر بازار دہلی	۸ر
۱۸۷	۴۷۵۶ 〃	فیاض الدین خانصاحب، 〃	۴ر	۲۱۱	۲۶۵۰ 〃	محمد عمر صاحب، 〃 〃	عمر
۱۸۸	۴۷۵۷ 〃	خواجہ اسعد اللہ صاحب مشن کوٹھی 〃	۴ر	۲۱۲	۳۷۲۳ 〃	مولوی عبد الرب صاحب گورنمنٹ آف انڈیا	عمر
۱۸۹	۴۷۵۸ 〃	قمر الاسلام صاحب، صدر بازار	صر	۲۱۳	۳۷۲۴ 〃	خانبہادر حافظ عبد الحکیم صاحب 〃 〃	ےر
۱۹۰	۴۷۵۹ 〃	مرزا فیاض بیگ صاحب، سبزی منڈی	۴ر	۲۱۴	۳۷۲۵ 〃	فتح محمد صاحب شیفتہ 〃 〃	عمر
۱۹۱	۴۷۶۰ 〃	منشی غفران الدین صاحب 〃	۴ر	۲۱۵	۳۷۲۶ 〃	محمد متین صاحب 〃 〃	۸ر
۱۹۲	۴۷۶۱ 〃	حاجی نور الدین صاحب 〃	۴ر	۲۱۶	۳۷۲۷ 〃	ایم طفیل محمد صاحب 〃 〃	۸ر
۱۹۳	۴۷۶۲ 〃	ایم۔ انعام الحق صاحب 〃	۱۲ر	۲۱۷	۳۷۲۸ 〃	خواجہ غلام یسین صاحب 〃 〃	عمر
۱۹۴	۴۷۶۳ 〃	چودھری الٰہی بخش صاحب قرولباغ	۸ر	۲۱۸	۳۷۲۹ 〃	عبد الواحد صاحب 〃 〃	۴ر
۱۹۵	۴۷۶۴ 〃	محمد اسمٰعیل صاحب، صدر بازار	عمر	۲۱۹	۳۷۳۰ 〃	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب 〃 〃	عمر
۱۹۶	۴۷۶۵ 〃	میاں محمد اسحٰق صاحب 〃	عمر	۲۲۰	۳۷۳۱ 〃	سید حامد علی صاحب 〃 〃	عمر
۱۹۷	۴۷۶۶ 〃	حافظ عبد الجلیل صاحب 〃	۲ر	۲۲۱	۳۷۳۲ 〃	محمد اشرف صاحب 〃 〃	۸ر
۱۹۸	۴۷۶۷ 〃	شیخ رفیع الدین صاحب باڑہ ہندوراؤ	عمر	۲۲۲	۳۷۳۳ 〃	مرزا جی ننے۔ بیگ صاحب 〃 〃	عمر
۱۹۹	۴۷۶۸ 〃	مولوی بدر الحسن صاحب بی۔ اے جامعہ	۸ر	۲۲۳	۳۷۳۴ 〃	مولوی عبد الرحمٰن صاحب 〃 〃	۸ر
۲۰۰	۴۷۶۹ 〃	عبد القدیر صاحب۔ اکبر منزل قرولباغ	۶ر	۲۲۴	۳۷۳۵ 〃	محمد فاضل صاحب 〃 〃	۸ر
۲۰۱	۴۷۷۰ 〃	حکیم عزیز الرحمٰن صاحب، قصاب پورہ	۸ر	۲۲۵	۳۷۳۶ 〃	عبد الحق صاحب 〃 〃	۸ر
۲۰۲	۴۷۷۱ 〃	حاجی عبد الحمید صاحب موتی والے، صدر بازار	۴ر	۲۲۶	۳۷۳۸ 〃	حاجی برکت اللہ صاحب 〃 〃	۸ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ نمبر رسید	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۲۲۷	۳۷۳۸ اے	ایم۔ عبد السلام صاحب گورنمنٹ آف انڈیا آفس	عہ	۲۵۱	۳۹۶۳ اے	محمد عبد الغفار صاحب گورنمنٹ آف انڈیا آفس	۸ر
۲۲۸	〃 ۳۷۳۹	بختیار علی خانصاحب 〃 〃 〃	۴ر	۲۵۲	۳۹۶۴ 〃	بیگم صاحبہ حشمت علی صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۲۹	〃 ۳۷۴۰	بیگم صاحبہ محمد غیور صاحب 〃 〃	۴ر	۲۵۳	۳۹۶۵	حمیرہ صاحبہ حشمت علی صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۳۰	〃 ۳۷۴۱	محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃	عہ	۲۵۴	۳۹۶۶	محمد نصر اللہ صاحب 〃 〃 〃	عہ
۲۳۱	〃 ۳۷۴۲	تاج الدین صاحب 〃 〃 〃	للعہ	۲۵۵	۳۹۶۷	محمد عبد الغنی صاحب 〃 〃 〃	عہ
۲۳۲	〃 ۳۷۴۳	محمد غیور صاحب 〃 〃	۸ر	۲۵۶	۳۹۶۸	صدر العلیٰ صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۳۳	〃 ۳۷۴۴	منشی کریم بخش صاحب 〃 〃 〃	۸ر	۲۵۷	۳۹۶۹	غلام محمد صاحب 〃 〃 〃	عہ
۲۳۴	〃 ۳۷۴۵	صوفی غلام قادر صاحب 〃 〃 〃	۸ر	۲۵۸	۳۹۷۰	عبد الرحمٰن صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۳۵	〃 ۳۷۴۶	سید ضمیر الحسن صاحب برنی 〃 〃	۸ر	۲۵۹	۳۹۷۱	معصوم علی صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۳۶	〃 ۳۷۴۷	آغا علی مصطفےٰ صاحب 〃 〃	۴ر	۲۶۰	۳۹۷۲	میاں محمد صاحب 〃 〃 〃	عہ
۲۳۷	〃 ۳۷۴۸	سید محمد ذاکر صاحب 〃 〃	۸ر	۲۶۱	۳۹۷۳	احسان الحق صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۳۸	〃 ۳۷۴۹	مولوی حبیب الرحمٰن صاحب 〃 〃	۴ر	۲۶۲	۳۹۷۴	حامد علی صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۳۹	〃 ۳۷۵۰	شمعون احمد صاحب 〃 〃	عہ	۲۶۳	۳۹۷۵	اصغر علی شاہ صاحب 〃 〃 〃	عہ
۲۴۰	〃 ۳۹۵۲	لیاقت اللہ خان صاحب 〃 〃	۸ر	۲۶۴	۳۹۸۹	منشی کریم بخش صاحب 〃 〃 〃	عہ
۲۴۱	〃 ۳۹۵۳	محمد شریف صاحب قریشی 〃 〃	۸ر	۲۶۵	۳۹۹۰	شیدا علی خانصاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۴۲	〃 ۳۹۵۴	شیخ محمد حشمت علی صاحب 〃 〃	۸ر	۲۶۶	۳۹۹۱	محمود الحسن صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۴۳	〃 ۳۹۵۵	خانصاحب عبد العلی صاحب 〃 〃	۸ر	۲۶۷	۳۹۹۲	تنویر علی صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۴۴	〃 ۳۹۵۶	اکرام اللہ خانصاحب 〃 〃	۸ر	۲۶۸	۳۹۹۳	طفیل محمد صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۴۵	〃 ۳۹۵۷	غلام حسن صاحب 〃 〃	۸ر	۲۶۹	۳۹۹۴	سردار محمد خانصاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۴۶	〃 ۳۹۵۸	چودھری محمد سرور صاحب 〃 〃	عہ	۲۷۰	۳۹۹۵	احتشام الدین صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۴۷	〃 ۳۹۵۹	محمد خلیل صاحب 〃 〃	عہ	۲۷۱	۳۹۹۶	حکیم علی صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۴۸	〃 ۳۹۶۰	اے۔ ایس۔ محمود صاحب 〃 〃	۸ر	۲۷۲	۳۹۹۷	ضیاء الدین احمد صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۴۹	〃 ۳۹۶۱	مولوی محمد ابراہیم صاحب 〃 〃	۴ر	۲۷۳	۳۹۹۸	خورشید الدولہ صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۲۵۰	〃 ۳۹۶۲	عبد الرزاق صاحب 〃 〃	۶ر	۲۷۴	۳۹۹۹	جمیل الدین صاحب 〃 〃 〃	۴ر
				۲۷۵	۴۰۰۰	سید محمد امین صاحب 〃 〃 〃	۸ر

۳۵۶

۲- یو۔ پی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۱	۵۴۴	ڈاکٹر ایم۔ بی مرزا صاحب	علیگڈھ	صہ/
۲	۵۴۷	ڈاکٹر امیر الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن پرتاب گڈھ		صہ/
۳	۵۵۵	محمد فاروق صاحب	سہارنپور	سے
۴	۵۶۵	چودھری محمد وسیم صاحب	لکھنؤ	صہ/
۵	۵۷۲	محمد عبد الغنی صاحب	آگرہ	لنعہ/
۶	۵۷۵	عبد اللہ صاحب	کیلاسپور	عہ/
۷	۵۷۷	چودھری محمد نسیم صاحب	لکھنؤ	عہ
۸	۵۸۴	اے۔ ایم۔ خواجہ صاحب بیرسٹرایٹ لا	الہ آباد	صہ/
۹	۵۹۳	چودھری محمد وسیم صاحب	لکھنؤ	صہ/
۱۰	۵۹۸	بتول بیگم صاحبہ	قائم گنج	عـہ
۱۱	۶۱۱ لے	بیگم صاحبہ رشید احمد صاحب صدیقی	علیگڈھ	عہ/
۱۲	۶۱۲ "	رشید احمد صاحب صدیقی	"	عہ/
۱۳	۶۱۳ "	قاضی عبد الرشید صاحب	"	۴ہ/
۱۴	۶۱۴ "	مختار حامد علی صاحب	"	عہ/
۱۵	۶۱۵ "	اختر حسین صاحب	"	عہ/
۱۶	۶۱۶ "	عنایت علی خانصاحب	"	عہ/
۱۷	۶۱۷ "	ڈاکٹر محمد رفیق احمد صاحب	"	صہ/
۱۸	۶۱۸ "	خان بہادر حبیب اللہ خانصاحب	"	عہ/
۱۹	۶۱۹ "	حبیب الرحمٰن صاحب	"	عاہ/
۲۰	۶۲۰ "	محمد شاغل صاحب	"	عہ/
۲۱	۶۲۱ "	محمد فاتح فرخ صاحب	سیوہارہ	عہ/
۲۲	۶۲۲ "	مرزا مقبول بیگ صاحب	علیگڈھ	عہ/
۲۳	۶۲۳ "	محمد بشیر صاحب	"	للعہ
۲۴	۶۲۴ لے	مہر عالم صاحب	علیگڈھ	عہ/
۲۵	۶۲۵ "	عبد الحلیم صاحب	"	۴ہ/
۲۶	۶۲۶ "	غلام ربانی صاحب صدیقی	"	۸ہ/
۲۷	۶۲۷ "	شاہد احمد خانصاحب	"	۴ہ/
۲۸	۶۲۸ "	ملک مشتاق حسین صاحب	قادر آباد	۸ہ/
۲۹	۶۲۹ "	خواجہ و بیگم خواجہ منظور حسین صاحب	علیگڈھ	عـہ/
۳۰	۶۳۰ "	میاں محمد شریف صاحب	"	للعـہ
۳۱	۶۳۱ "	فہیم الدین صاحب	"	۸ہ/
۳۲	۶۳۲ "	مولانا ابوبکر محمد شیث صاحب	"	عہ/
۳۳	۶۳۳ "	مولانا محمد عقیل صاحب	"	۴ہ/
۳۴	۶۳۴ "	ڈاکٹر اظہر قدوائی صاحب	"	عہ/
۳۵	۶۳۵ "	انصار الحق صاحب ہارونی	"	۸ہ/
۳۶	۶۳۶ "	مسز مولوی نصیر الدین صاحب علوی	"	۳ہ/
۳۷	۶۳۷ "	مولوی انوار الہدیٰ صاحب ایڈووکیٹ	"	عہ/
۳۸	۶۳۸ "	مظفر علی صاحب	"	عہ/
۳۹	۶۳۹ "	پروفیسر محمد حبیب صاحب	"	عـہ/
۴۰	۶۴۰ "	معصوم علی صاحب	"	۴ہ/
۴۱	۶۴۱ "	سلامت اللہ صاحب	"	۴ہ/
۴۲	۶۴۲ "	سید محمد تشکیل صاحب جعفری	"	عہ/
۴۳	۶۴۳ "	ریاض الاسلام صاحب	"	۴ہ/
۴۴	۶۴۴ "	سید بشیر علی صاحب	"	عہ/
۴۵	۶۴۵ "	سید تجمل حسین صاحب	"	عہ/
۴۶	۶۴۶ "	رعایت خانصاحب	"	۱ہ/
۴۷	۶۴۷ "	بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب	"	عاہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدردِ جامعہ جناب		رقم موصولہ
۴۸	۷۴۸ اے	محمد احسن صاحب	علیگڈھ	عہ
۴۹	" ۷۴۹	جرار حیدر صاحب	"	سے
۵۰	" ۷۵۰	محمد خلیل احمد صاحب مراد	"	سے
۵۱	" ۲۷۶۴	حاجی سید آل علی صاحب	سہارنپور	سے
۵۲	" ۲۷۶۵	محمد یوسف صاحب انصاری	"	عہ
۵۳	" ۲۷۶۷	حافظ نثار احمد صاحب رئیس	"	عے
۵۴	" ۲۷۶۸	شاہ نذر حسین صاحب اسپیشل مجسٹریٹ	"	عے
۵۵	" ۲۷۶۹	ایس۔ ایم شفیق احمد صاحب	"	صہ
۵۶	" ۳۵۵۳	مسعود حسن صاحب صدیقی	علیگڈھ	۲ر
۵۷	" ۳۵۵۵	آل احمد صاحب سرور	"	عہ
۵۸	" ۳۵۵۷	محمد انس خانصاحب ایڈوکیٹ	"	عاہ
۵۹	" ۳۵۵۸	دوست محمد خانصاحب	"	۴ر
۶۰	" ۳۵۵۹	محمد انور صمدانی صاحب	"	۴ر
۶۱	" ۳۵۶۰	دلشاد محمد صاحب	"	۴ر
۶۲	" ۳۵۶۱	سراج الرحمٰن صاحب	"	۸ر
۶۳	" ۳۵۶۲	قاضی محمد یونس صاحب	"	۸ر
۶۴	" ۳۵۶۳	سید فضل شاہ صاحب جیلانی	میرٹھ	۸ر
۶۵	" ۳۵۶۴	شیخ صبیح الدین صاحب	"	سے
۶۶	" ۳۵۶۵	ارشاد علی خانصاحب شروانی	"	للعہ
۶۷	" ۳۵۶۶	حامد جانصاحب	"	عہ
۶۸	" ۳۵۶۷	علی احمد صاحب	"	عہ
۶۹	" ۳۵۶۸	قاضی عبد السلیم صاحب	"	عہ
۷۰	" ۳۵۶۹	محمد مرتضیٰ صاحب	"	عہ
۷۱	" ۳۵۷۰	مولوی رحیم بخش صاحب	"	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدردِ جامعہ جناب		رقم موصولہ
۷۲	۳۵۷۱ اے	غیور احمد صاحب	میرٹھ	عہ
۷۳	" ۳۵۷۲	حافظ فہیم الدین صاحب	"	عہ
۷۴	" ۳۵۷۳	اظہار حسین صاحب	"	عہ
۷۵	" ۳۵۷۴	مقصود علی صاحب	"	۸ر
۷۶	" ۳۵۷۵	زاہد رضا خانصاحب	علیگڈھ	۴ر
۷۷	" ۳۵۷۶	چودھری راحت حسین صاحب	بدایوں	۲ر
۷۸	" ۳۵۷۷	عبد الواحد شاہ صاحب	"	۲ر
۷۹	" ۳۵۷۸	سبطین احمد صاحب	"	۸ر
۸۰	" ۳۵۷۹	معین الدین صاحب	"	۴ر
۸۱	" ۳۵۸۰	محمود حسن خانصاحب	"	۲ر
۸۲	" ۳۵۸۱	سید محمد عالم صاحب	"	۴ر
۸۳	" ۳۵۸۲	افتخار احمد صاحب	"	۲ر
۸۴	" ۳۵۸۳	تسلیم الدین صاحب	"	۴ر
۸۵	" ۳۵۸۴	محمد عالم صاحب قریشی	"	۲ر
۸۶	" ۳۵۸۵	ریاض حسین صاحب	"	۴ر
۸۷	۳۵۸۶	رضا احمد صاحب	"	۴ر
		میزان		۳۰۸ ۱۳ر

۲۔ بمبئی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدردِ جامعہ جناب		رقم موصولہ
۱	۲۹۴۷ اے	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب گور	بمبئی	صہ
۲	" ۲۹۴۸	سید فضل شاہ صاحب	"	عہ
۳	" ۲۹۴۹	معین الدین صاحب حارث	"	عہ
۴	" ۲۹۵۰	بیگم صاحبہ معین الدین صاحب حارث	"	عہ
۵	" ۳۱۵۱	عثمان حسین خانصاحب	"	عہ
۶	" ۳۱۵۲	ایم۔ اے باسط صاحب	"	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۷	۴۱۵۳ اے	قاضی باپو صاحب بھیسلائی بمبئی	۴ر	۳۱	۴۱۷۸ اے	چودھری صاحب معرفت دی وائز برادرس بمبئی	عمر
۸	۴۱۵۴ 〃	محمد ابراہیم علی صاحب قزلباش 〃	۶ر	۳۲	۴۱۷۹ 〃	حافظ محمد یحییٰ ذکریا صاحب بمبئی	۴ر
۹	۴۱۵۵ 〃	حبیب رحیم صاحب پارپیا 〃	صر	۳۳	۴۱۸۰ 〃	قاضی امیر الدین صاحب خطیب 〃	۴ر
۱۰	۴۱۵۶ 〃	قاضی عبد اللطیف صاحب 〃	۴ر	۳۴	۴۱۸۱ 〃	محمد یوسف صدیق صاحب 〃	۴ر
۱۱	۴۱۵۷ 〃	حاجی اسمٰعیل حاجی احمد صاحب 〃	۶ر	۳۵	۴۱۸۲ 〃	غلام حسین یونس صاحب 〃	۴ر
۱۲	۴۱۵۸ 〃	محمد بشیر و علی محمد صاحبان 〃	عمر	۳۶	۴۱۸۳ 〃	پیر محمد صاحب ابن جان محمد صاحب 〃	۴ر
۱۳	۴۱۵۹ 〃	حسن علی صاحب راجکوٹی 〃	۴ر	۳۷	۴۱۸۴ 〃	عبد الحمید صاحب کاتب 〃	۴ر
۱۴	۴۱۶۰ 〃	سید عبد الغفار صاحب 〃	۴ر	۳۸	۴۱۸۵ 〃	قاضی حسن چلمائی 〃	۴ر
۱۵	۴۱۶۱ 〃	محمد ابراہیم صاحب ایڈوکیٹ 〃	۸ر	۳۹	۴۱۸۶ 〃	قاضی عبد الرؤف صاحب چلمائی 〃	۴ر
۱۶	۴۱۶۲ 〃	عبد الحمید صاحب نعمانی 〃	۴ر	۴۰	۴۱۸۷ 〃	خلیل الرحمٰن صاحب کردمے شریوردھن	۸ر
۱۷	۴۱۶۴ 〃	شیخ عبد الکریم صاحب 〃	۴ر	۴۱	۴۱۸۸ 〃	فقیہ عباس صاحب آرائی بمبئی	۴ر
۱۸	۴۱۶۵ 〃	ایس. ایم. ابراہیم صاحب 〃	عمر	۴۲	۴۱۸۹ 〃	محمد اسحٰق محمد بشیر صاحبان 〃	۴ر
۱۹	۴۱۶۶ 〃	چودھری چراغ الدین صاحب 〃	۶ر	۴۳	۴۱۹۰ 〃	خواجہ احمد عباس صاحب 〃	عمر
۲۰	۴۱۶۷ 〃	محمود حسین صاحب مقری 〃	۸ر	۴۴	۴۱۹۱ 〃	حاجی اسمٰعیل حاجی احمد صاحب 〃	۶ر
۲۱	۴۱۶۸ 〃	حکیم عبد الرحمٰن صاحب 〃	۴ر	۴۵	۴۱۹۲ 〃	عبد السلام صاحب 〃	عمر
۲۲	۴۱۶۹ 〃	رحیم اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر 〃	۸ر			میزان ۴۳ للعہ	
۲۳	۴۱۷۰ 〃	بیگم صاحبہ عبد المنعم صاحب بعکفلہ 〃	عمر			۴:- بنگال۔	
۲۴	۴۱۷۱ 〃	مرزا اختر حسن صاحب وکیل 〃	عمر	۱	۲۳۰۶ اے	سید احمد افضل صاحب کلکتہ	عمر
۲۵	۴۱۷۲ 〃	ابراہیم عمادی صاحب 〃	۸ر	۲	۲۳۰۷ 〃	سیف الدین صاحب 〃	۸ر
۲۶	۴۱۷۳ 〃	شیخ احمد صاحب سنگے 〃	۴ر	۳	۲۳۰۸ 〃	مولوی عبد العزیز صاحب انصاری 〃	صر
۲۷	۴۱۷۴ 〃	محمد اسمٰعیل صاحب لانبے 〃	۸ر	۴	۲۳۰۹ 〃	شمس الحق صاحب 〃	مر
۲۸	۴۱۷۵ 〃	احمد غلام محی الدین صاحب رانبا 〃	عمر	۵	۲۳۱۰ 〃	مولوی عبد الستار صاحب 〃	۴ر
۲۹	۴۱۷۶ 〃	عبد الکریم محمد حسین صاحب لالہ 〃	۸ر	۶	۲۳۱۱ 〃	صوفی محمد رفیق احمد صاحب 〃	۸ر
۳۰	۴۱۷۷ 〃	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب 〃	۶ر	۷	۲۳۱۲ 〃	مولوی عبد الاحد صاحب عثمانی ندوی 〃	۱۲ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصول
۸	۲۳۱۳ لے	حافظ نور اللہ صاحب کلکتہ	۸ر
۹	۲۳۱۴ ؍	ڈاکٹر نبیل الرحمٰن صاحب ؍	۴ر
۱۰	۲۳۱۵ ؍	مولوی محمد مبین صاحب ؍	صہ ر
۱۱	۲۳۱۶ ؍	جعفر علی صاحب و بیگم جعفر علی صاحب ؍	۸ر
۱۲	۲۳۱۷ ؍	الطاف احمد صاحب چودھری ؍	۸ر
۱۳	۲۳۱۸ ؍	نصیر الدین احمد صاحب ؍	۲ر
۱۴	۲۳۲۰ ؍	صوفی محمد مبین الاسلام صاحب قادری ؍	۸ر
۱۵	۲۳۲۱ ؍	مولوی حبیب الحسن صاحب ؍	۸ر
۱۶	۲۳۲۲ ؍	مولوی عبد القدیر صاحب ؍	۴ر
۱۷	۲۳۲۳ ؍	محمد انوار حسن صاحب ؍	۴ر
۱۸	۲۳۲۴ ؍	سید محمد مبین الدین صاحب ؍	۴ر
۱۹	۲۳۲۵ ؍	مولوی عبد الوہاب صاحب ؍	للعہ
۲۰	۲۳۲۶ ؍	شاہ محمد حمیر صاحب ؍	عہ ر
۲۱	۲۳۲۸ ؍	ایس۔ محمد سعید صاحب ؍	صہ ر
۲۲	۲۳۲۹ ؍	مولوی حشمت اللہ صاحب ؍	۸ر
۲۳	۲۳۳۰ ؍	مولوی سیف صاحب صدیقی ؍	عہ ر
۲۴	۴۰۳۸ ؍	حافظ محمد الیاس صاحب۔ جملانہ ؍	عہ ر
		میزان	للعـہ ۱۰ر

۵- سی۔ پی۔

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصول
۱	۳۰۱۵ لے	رجب علی سلیمان جی صاحب جبلپور	سے ر
۲	۳۰۱۶ ؍	محمد احمد صاحب وکیل نرسنگھ پور	عار
۳	۳۰۱۷ ؍	خان بہادر سید مظفر زرداں صاحب ؍	عار
۴	۳۰۱۸ ؍	محمد یعقوب خان صاحب ٹھیکیدار ؍	عار
۵	۳۰۱۹ ؍	شیخ مہتاب صاحب ؍	عہ ر
۶	۳۰۲۰ لے	خان صاحب محمد عادل صاحب ناگپور	عار
۷	۳۰۲۱ ؍	شیخ شہاب الدین صاحب ٹھیکیدار بیتول	۶ر
۸	۳۰۲۳ ؍	سید احمد علی صاحب سہاگپور	صہ ر
۹	۳۰۲۴ ؍	محب الحق صاحب وکیل آکولہ	عہ ر
۱۰	۳۰۲۵ ؍	شیخ ابراہیم صاحب ؍	عہ ر
۱۱	۳۰۲۶ ؍	محفوظ الکبیر صاحب وکیل چاندہ	عہ ر
۱۲	۳۰۲۷ ؍	حاجی عبد اللہ صاحب سوداگر امرلوتی	عـہ ر
۱۳	۳۵۵۶ ؍	سید آل محی الدین ہادی صاحب نقشبندی بالاپور	لہ ر
		میزان	۳۲ ۴ر

۵- پنجاب و سرحد

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصول
۱	۵۳۸	میر سراج الدین صاحب بہاولپور	صہ ر
۲	۵۵۴	سلطان محمود مرزا صاحب لاہور	عہ ر
۳	۵۶۶	محمد عظیم الدین صاحب علوی بہاولپور	سے ر
۴	۵۷۶	خان بہادر ایم فضل حسین صاحب لائلپور	للعـہ ۱۰ر
۵	۳۸۰	مولوی عبد المجید صاحب عتیقی لاہور	صہ ر
		میزان	۱۰ر

۶- مدراس

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصول
۱	۵۵۰	نواب غلام احمد صاحب کلامی بنگلور	عـہ ر
۲	۵۸۶	ایس۔ ایچ بادشاہ اینڈ کو مدراس	صہ ر
		میزان	صہ ر

۷- سنٹرل انڈیا

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصول
۱	۵۵۲	حافظ مشتاق احمد صاحب بھوپال	سے ر
		میزان	سے ر

۸ - بہار -

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۱	۵۵۶	سید محمد رشید صاحب	بانکی پور	عا/
		میزان		عا/

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۱	۵۵۱	محمد زین الدین صاحب	لاہور	عـہ/
۲	۵۶۲	الطاف کریم صاحب	رانچی	صہ/
۳	۵۷۸	ڈاکٹر برکت علی صاحب	سہارنپور	عـہ/
۴	۵۸۷	سردار ولی خاں صاحب	رامپور	سے/
۵	۲۳۱۹ لے	مولوی محمد امین صاحب	کلکتہ	[illegible]
۶	۲۳۲۷	منور برادرس	"	عـہ/
۷	۲۷۶۶	راؤ حاجی یعقوب علی خاں صاحب	سہارنپور	عا/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۸	۳۰۲۲ لے	حاجی محمد ابا صاحب	بیتول	عہ/
۹	۳۵۵۴	مولانا حکیم محمد ظہیر الدین صاحب	علیگڈھ	عہ/
۱۰	۳۹۸۷	ایک مخلص ہمدرد	بدایوں	[illegible]
۱۱	۳۹۸۸	" " "	"	للعہ/
۱۲	۴۰۰۹	برکت علی صاحب، عرف عبدالحکیم صاحب	دہلی	۲/
۱۳	۴۰۲۲	بشیر احمد صاحب اخگر	"	عہ/
۱۴	۴۰۲۴	بابو عبدالجبار صاحب	"	عا/
۱۵	۴۰۳۴	منشی احمد دین صاحب	"	۸/
۱۶	۴۱۶۲	عبدالرزاق صاحب پیش امام	جنجیرہ	۸/
		میزان		[illegible]

صوبہ بہار میں بفضلہٖ تعالیٰ جامعہ کے بہت سے مخلصین ہیں - اور وہ ہمیشہ اپنے لطف وکرم سے جامعہ کو نوازتے رہتے ہیں لیکن ڈپٹی یعقوب صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر و ڈپٹی مجسٹریٹ گیا اور ڈاکٹر سید عبدالحفیظ صاحب فردوسی میڈیکل ہال بانکی پور پٹنہ تحریک جامعہ کے روحِ رواں ہیں - پچھلے دنوں جناب ڈپٹی صاحب سخت علیل ہوگئے تھے، اِس کے بعد معلوم ہوا کہ سید صاحب کے مزاج بھی ناساز ہیں - اِن دونوں بزرگوں کی علالت نے بڑی تشویش پیدا کردی تھی - خدا کا شکر ہے کہ اب دونوں بزرگِ قوم روبصحت ہیں رب قدوس سے دعا ہے کہ وہ کارِ خیر کے لئے بیش از بیش عمر و توانائی عنایت فرمائے -

مولوی منظور حسن صاحب فاروقی جو مارچ تک حلقہ ہمدردان کے مرکزی دفتر میں کام کر رہے تھے، اب مہتمم کے طور پر اُن کی خدمات بہار میں منتقل کردی گئی ہیں - بہار کے سابق مہتمم مولوی منظور احسن صاحب بھی ضرورتوں کی بنا پر اِس خدمت سے سبکدوش کردئے گئے ہیں -

حلقہ ہمدردانِ جامعہ کلکتہ

کلکتہ میں ہمدردان جامعہ کا ایک حلقہ گذشتہ دو ڈھائی سال سے قائم تھا، لیکن چونکہ مقامی طور پر کوئی کارکن ایسا موجود نہ تھا۔ جو مقررہ چندوں کی باقاعدہ وصولی کا انتظام کرے۔ اس لئے ماہانہ چندے تقریباً سب بند ہوگئے تھے۔ البتہ سالانہ امداد اس طرح جاری رہی کہ ہر سال جامعہ کا ایک وفد کلکتہ آکر موعودہ رقوم وصول کر لیا کرتا تھا۔ سال گذشتہ چونکہ جامعہ کا کوئی وفد کلکتہ نہیں آیا۔ اس لئے یہ سال ناغہ گیا اور زکوٰۃ کی مد سے جو رقوم سالانہ چندوں کی مقرر تھیں وہ بھی وصول نہ ہوسکیں۔ میں نے یہاں پہنچکر تمام حالات کا از سر نو جائزہ لیا۔ اور یہ کوشش کی کہ قدیم ہمدردان اپنی موعودہ امداد کو دوبارہ جاری کردیں۔ بحمد اللہ اسمیں کامیابی ہو رہی ہے۔ نصف سے زائد ہمدردان سے ملاقات کر چکا ہوں اور انہوں نے میری درخواست کو قبول فرمالیا ہے۔ باقی ماندہ میں سے کچھ لوگ کساد بازاری کی وجہ سے یا تو کاروبار بند کر کے کلکتہ سے باہر چلے گئے ہیں۔ یا بحالات موجودہ کوئی مستقل امداد مقرر کرنے سے معذور ہیں۔ اور کچھ لوگوں کا پتہ چلنا مشکل ہوگیا ہے۔

ناظم صاحب حلقہ ہمدردان جامعہ نے اس سال ختم جولائی ۱۹۳۷ء تک میرے علاقہ سے ساڑھے تین ہزار روپے کی امداد کی توقع قائم کی تھی۔ اس میں سے مارچ ۱۹۳۷ء کے ختم تک بمشکل ایک تہائی رقم وصول ہوئی تھی۔ اور مجھے اندیشہ تھا کہ شاید اب یہ مطالبہ اس سال ادا نہ ہوسکے گا۔ لیکن اسی زمانہ میں جناب شیخ الجامعہ صاحب اور ناظم صاحب حلقہ ہمدردان جامعہ نے صوبہ برما کے دورہ کا فیصلہ کیا۔ اور روانہ ہونے ہی والے تھے کہ رنگون میں آتش زدگی کا ایک شدید حادثہ ہوا جس سے وہاں کے کاروبار کو بہت زیادہ نقصان پہنچا چنانچہ وہاں کے حالات کو پیش نظر رکھ کر وفد جامعہ نے برما کا سفر اس وقت ملتوی کردیا۔ میں نے اس موقع کو غنیمت جان کر جناب شیخ الجامعہ اور ناظم صاحب حلقہ ہمدردان کو کلکتہ تشریف لانیکی دعوت دی۔ تاکہ ان حضرات کی موجودگی میں کلکتہ میں حلقہ ہمدردان جامعہ کی تنظیم کی جائے۔ اور جو مطالبہ اس سال کلکتہ سے تشخیص کیا گیا تھا، وہ وصول ہوجائے۔

۲۸ مارچ کو پہلے مولوی شفیق الرحمن صاحب قدوائی ناظم حلقہ ہمدردان جامعہ کلکتہ پہنچے۔ اس کے بعد ۹ اپریل کو جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ تشریف لائے۔ وفد جامعہ کی آمد کی وجہ سے مختلف حلقوں میں جامعہ کا خاصہ چرچا رہا۔ اور دو ہفتہ کے اندر اندر کلکتہ نے اس سال کے مطالبہ کی بقیہ رقم پوری ادا کردی۔ اور یہی نہیں بلکہ ہمدردان جامعہ کا ایک ایسا حلقہ قائم ہوگیا ہے جس سے آئندہ بھی بہت کچھ توقعات قائم کی جاسکتی ہیں۔ وفد جامعہ کی کوشش سے دو سو سے زیادہ جدید ہمدردان حلقہ میں شریک ہوگئے ہیں۔ اور اب کل موعودہ چندوں کی میزان تقریباً پانچ سو روپے ماہانہ ہوجاتی ہے۔ اس میں

دو تہائی امداد ماہانہ چندوں کی صورت میں ہے۔ باقی سالانہ۔ زکوٰۃ کی مد میں البتہ اس وقت بہت کم امداد حاصل ہوئی اس لئے کہ اہلِ خیر حضرات شعبان، اور رمضان کے مہینوں میں بالعموم زکوٰۃ کی رقوم صرف کر دیتے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ رمضان میں اُمید ہے کہ ہمدردانِ جامعہ اس مدت میں جامعہ کے مستحق اور یتیم طلبہ کی امداد کریں گے۔

جامعہ کے قدیم کرم فرما محمد اسحٰق صاحب جاپانہ نے دو وظائف پندرہ پندرہ روپے ماہانہ کے اس مد سے عطا کئے ہیں۔ جو ایک قابلِ تقلید مثال ہے۔

وفد کی مصروفیت

کلکتہ کے کاروباری حالات اور موسم کو پیش نظر رکھتے ہوئے دو ہفتہ کے اندر وفد جامعہ کی یہ کامیابی صرف شیخ الجامعہ صاحب کی، مسحورکن شخصیت کا ایک معجزہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے باوجود صحت کی خرابی کے کلکتہ کے قیام میں دکان دکان اور گھر گھر جا کر ڈیڑھ دو سو آدمیوں سے ملاقات کی، اور حلقہ ہمدردانِ جامعہ میں شرکت کی دعوت دی۔ اسی مخلصانہ دعوت اور موثر کوشش کا یہ نتیجہ ہے کہ جن جن لوگوں سے ملاقات ہوئی اور درخواست کی گئی وہ سب حلقۂ ہمدردان میں بخوشی شریک ہوگئے۔

ضیافتیں

پندرہ بیس دن کے قیام میں اوّل تو ڈیڑھ دو سو آدمیوں سے ملاقات کرنا کلکتہ جیسے شہر میں کچھ آسان کام نہ تھا پورا پورا دن بلکہ اکثر رات کو بھی دس گیارہ بجے تک اسی کام کے سلسلہ میں دوڑ دھوپ رہتی تھی۔ لیکن اس مصروفیت کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کے احباب عقیدتمند اور قدردانوں کا بھی ایک بہت وسیع حلقہ یہاں موجود تھا جنکی محبت اور نوازش کو ڈاکٹر صاحب باوجود اپنی عدیم الفرصتی کے نظر انداز نہیں فرما سکتے تھے۔ سر ناظم الدین صاحب خان بہادر مومن صاحب، مسٹر علم الدین اسسٹنٹ کلکٹر کسٹم۔ ڈاکٹر زبیر صدیقی پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی، مولوی نور الرحمٰن صاحب سکریٹری مسلم چیمبر آف کامرس، جناب بشیر مرزا صاحب، جناب عبدالرحمٰن صاحب صدیقی۔ ایم۔ اے۔ جناب عبدالعزیز صاحب انصاری۔ خان بہادر عزیز الحق صاحب پریسیڈنٹ لیجسلیٹو کونسل بنگال۔ جناب تاج محمد صاحب پھل والے۔ جناب کے علی افضل صاحب سکریٹری لیجسلیٹو کونسل بنگال۔ جناب ابن اسمٰعیل صاحبان کولوٹولہ اسٹریٹ، جناب سید محمد افضل صاحب، جناب حاجی عبدالوہاب صاحب، خان بہادر اسد اللہ صاحب لائبریرین، امپیریل لائبریری کلکتہ، لفٹننٹ قدوائی صاحب انڈین میوزیم۔ جناب عبدالرشید ملک صاحب اور جناب ذکاء اللہ صاحب انجینیر نے بڑی پرتکلف ضیافتیں کیں اور اپنے اپنے حلقہ کے لوگوں سے ملاقات کا موقع وفد جامعہ کو عطا فرمایا۔

اداروں کی طرف سے استقبال

کلکتہ کے بعض اداروں کی طرف سے بھی ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں جلسے کئے گئے مثلاً مسلم ہائی سکول، اسلامی یتیم خانہ، پنجابی سکول، اور پنجابی کلب، ڈاکٹر صاحب نے ہرچند یہ عزم کر لیا تھا کہ کسی جلسہ میں تقریر نہ کریں گے۔ لیکن مسلم ہائی اسکول کے لڑکوں کی طرف سے ایسا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو اس کا اعتراف کرنا ہی پڑا۔ اور آپ نے فرمایا کہ "چونکہ میرا تعلق خود ایک تعلیمی ادارہ سے ہے اس لئے جب کبھی طالبعلم

کی دُنیا میں پہنچ جاتا ہوں، تو میرے دِل کی کلی کھِل جاتی ہے"
پھر آپ نے پہلے تو بڑے لڑکوں کو چند نصیحتیں فرمائیں اس کے بعد اساتذہ کو مخاطب کیا، اور آخر میں ابتدائی جماعتوں کے چھوٹے بچوں کو ایک بہت ہی سبق آموز حکایت اپنے خاص انداز میں سنائی، جس سے جملہ حاضرین لطف اندوز ہوئے۔

وقت کی تنگی کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب نے اسلامیہ یتیم خانہ کا معائنہ بہت سرسری طور پر کیا۔ منتظمین نے وہاں بھی تقریر کے لئے اصرار کیا۔ ڈاکٹر صاحب سے بھی نہ رہا گیا آپ نے پہلے بچوں کو مخاطب کیا، "کہ بیشک تم یتیم ہو۔ اور اُس نعمت سے محروم ہو جو صرف ماں باپ کی آغوشِ محبت میں حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن تمہیں اپنی اس حالت پر زیادہ ملال نہ کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ یتیموں کے سر پر اللہ میاں کی رحمت کا سایہ ہوتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم سب کے آقا اور سردار دو عالم بھی یتیم ہی پیدا ہوئے تھے، اور پروردگار نے اُن کو اپنا آخری پیغمبر اور ساری دنیا کے لئے رحمت بنایا کیا عجب ہے کہ اگر تم اپنے رسول کے نقشِ قدم پر چلو تو اللہ میاں تمہیں یتیموں میں سے کسی کو اس ملت و قوم کی سرداری کے لئے منتخب کر لیں۔ جس میں تم پیدا ہوئے ہو"

آخر میں منتظمین کو مخاطب کیا، اور فرمایا "مجھے یقین ہے کہ اِن بچوں کے ساتھ آپ کا تعلق اور آپ کا برتاؤ ماں باپ جیسا ہوگا، لیکن بچوں کے احساسات قدرتاً بہت زیادہ نازک ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی ایک غلط جھڑکی اور ایک غضب آلود نگاہ سے اِن کے دِل کو ہمیشہ کے لئے ٹھیس لگ جائے۔ قوم کی یہ ایک بہت بڑی امانت ہے جن کی تعلیم و تربیت آپ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اِن کے ماں باپ اگر زندہ ہوتے تو اِن بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے وہ کسی کے سامنے جواب دہ نہ تھے لیکن اب کہ یہ اُمت کے بچے ہیں، اور اِن کی نگہداشت آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ آپ کی ذمہ داریاں بہت زیادہ اہم ہو گئی ہیں"

جلسہ کے بعد جب ڈاکٹر صاحب رخصت ہوئے تو بہت سے معصوم بچوں نے اُن کو ہر طرف سے گھیر لیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کسی کو پیار کیا۔ کسی پر دستِ شفقت پھیرا۔ اور کشاں کشاں رخصت ہوئے۔

پنجابی اسکول کا معائنہ شیخ الجامعہ صاحب نے ذرا تفصیل سے فرمایا۔ اس لئے کہ یہ مدرسہ گو باضابطہ جامعہ سے وابستہ نہیں ہے۔ لیکن عملاً جامعہ کا پورا نصاب یہاں رائج ہے اور جامعہ کے طریقِ تعلیم اور جامعہ کی خصوصیات رفتہ رفتہ اس مدرسہ میں اختیار کی جا رہی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے معائنہ کے بعد چند مفید مشورے اساتذہ اور منتظمین کو دیئے۔ اور تعلیمی امور میں آئندہ بھی ہر قسم کی امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔

منتظمین پنجابی اسکول نے شیخ الجامعہ صاحب کے اعزاز میں مدرسہ کی طرف سے ایک خاص جلسہ بھی منعقد کیا۔ دہلی کے تقریباً تمام تاجران کولوٹولہ، مرغی ہٹہ، اور راد ھا بازار شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں طلبہ نے اچھی اچھی نظمیں سنائیں۔ اور مضامین پڑھے جو بہت پسند کئے گئے۔ پھر چائے ہوئی اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ایک مختصر تقریر میں جامعہ کے حالات اور وہ کام جو اس وقت جامعہ کے پیشِ نظر ہیں بیان کئے۔ دہلوی تاجر صاحبان جامعہ کے حالات سے یوں ہی اچھی طرح واقف ہیں اور اس تقریر کے بعد جماعت کے سرپرست اور دو حضرات نے اپنی

اپنی جگہ یہ فیصلہ کیا، دہلی کے جملہ تاجروں کو حلقہ ہمدردانِ جامعہ میں شریک کرنا چاہیئے۔ اور دوسرے ہی دن سے چند مخلصین اور بزرگ حاجی عبدالکریم صاحب، شیخ ممتاز الدین صاحب فیاض الدین صاحب، حافظ مشتاق احمد صاحب، حاجی انوارالحق صاحب، محمد امین صاحب، اور حاجی انیس الرحمٰن صاحب وغیرہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور وفدِ جامعہ کے ساتھ اپنے اپنے علاقہ کا دورہ کرکے تین چار دن کے اندر تقریباً تمام دہلوی تاجران کولوٹولہ، مرغی ہٹہ، رادھا بازار، اور بنٹنگ اسٹریٹ کو حلقہ ہمدردانِ جامعہ میں باقاعدہ شریک کرلیا جو لوگ اِس وقت کلکتہ میں موجود نہ تھے وہ بھی انشاءاللہ امید ہے کہ ضرور آئندہ شریک ہوجائیں گے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ کلکتہ کے دہلوی تاجروں نے اور پنجابی تاجرانِ چرم نے وفدِ جامعہ کے مشن کو کامیاب بنانے میں جو قابلِ قدر حصّہ لیا ہے۔ اُس کا کما حقہٗ شکریہ نہیں ادا کیا جاسکتا۔

کلکتہ میں ایک پنجاب کلب کچھ عرصہ سے قائم ہے جسمیں صوبہ پنجاب کے لوگ جو کسی کاروبار یا ملازمت کے سلسلہ میں یہاں موجود ہیں کبھی کبھی مل بیٹھتے ہیں اِس کلب کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا گیا حاضرین میں زیادہ تعداد اُن لوگوں کی تھی جن کا تعلق علی گڈھ سے بھی رہ چکا ہے۔ چاء کے بعد کلب کے صدر خان بہادر اسداللہ صاحب نے ایک مختصر تقریر میں کلب کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کا خیر مقدم کیا اور فرمایا کہ جامعہ کے ابتدائی دور میں ایک گروہ کو یہ شکایتیں تھیں کہ جامعہ ملیہ علی گڈھ کی مخالفت میں قائم کی گئی ہے۔ لیکن اب ہمیں اِس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ جامعہ ملیہ مسلمانوں کی ایک بہت بہترین تعلیمی ضرورت کو پورا کررہی ہے۔ اور مجھ پر جس چیز کا سب سے زیادہ اثر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جامعہ کے مخلص کارکنوں نے بے لوث خدمت اور ایثار کا ایسا نمونہ پیش کیا ہے جو دورِ حاضر کے مسلمانوں میں اپنی آپ ایک مثال ہے، اور ہم سب لوگ اس پر بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے جوابی تقریر میں فرمایا کہ "جامعہ ملیہ میں شروع سے دو گروہ تھے، ایک کا خیال تھا کہ جامعہ کو علی گڈھ کی مخالفت کے لئے قائم کیا جائے۔ اور دوسرا گروہ جامعہ کو ایک مستقل تعلیمی ادارہ کی حیثیت سے قائم کرنیکا شروع سے حامی تھا۔ اور بالآخر یہی گروہ غالب آیا۔ اور ۲۵ء میں جامعہ کو علی گڈھ سے دہلی منتقل کردیا گیا۔ اُس وقت سے جامعہ برابر اپنے تعلیمی کاموں میں مشغول ہے۔ اور میں اب پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ عرض کرسکتا ہوں کہ جامعہ کو ہندوستان کے کسی تعلیمی ادارہ سے کوئی مخالفت نہیں ہے۔ جامعہ کے پیشِ نظر جو کام ہیں وہ بجائے خود اتنے زیادہ اور اتنے اہم ہیں کہ اُن کو انجام دینے کے لئے ایک جامعہ نہیں بلکہ جامعہ جیسے دس ادارے بھی غالباً ناکافی ہوں گے۔ اِس لئے جامعہ کسی تعلیمی ادارہ کی مخالف نہیں ہے۔ بلکہ سب کے ساتھ تعاونِ عمل کرنا چاہتی ہے۔ اور باخبر لوگ واقف ہیں کہ اپنی بساط کے مطابق جامعہ آج بھی ملک کے مختلف تعلیمی اور علمی اداروں کے ساتھ تعاونِ عمل کررہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود علی گڈھ میں مسلم یونیورسٹی کے طلباء، اساتذہ اور منتظمین کی ایک بہت بڑی تعداد جامعہ کے حلقہ ہمدردان میں ایک عرصہ سے شریک ہے۔ اور مختلف طریقوں سے جامعہ کی مدد کررہی ہے۔ جس پر ہم بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں۔

اِس سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب نے اِس بات پر اپنی تقریر میں

خصوصیت کے ساتھ زور دیا کہ عام مروجہ تعلیمی نظام سے علیحدہ چند ایسے تعلیمی اداروں کی ضرورت ہے جو مسلمانوں کے مخصوص تعلیمی مسائل پر غور کریں۔ اور تجربہ کریں تاکہ اس وقت جو سیاسی انقلاب ملک میں ہو رہا ہے۔ اس میں اگر مسلمانوں کو کچھ حصہ ملے۔ تو ان تجربات کی روشنی میں مسلمان اپنی تہذیب اور اپنے تمدن کا مستقل تحفظ صحیح تعلیم کے ذریعہ کر سکیں۔

پنجاب کلب کے علاوہ اسی قسم کا ایک عصرانہ جامعہ کے قدیم کرمفرما جناب علم الدین صاحب ایم۔ اے اسسٹنٹ کلکٹر کسٹم نے بھی اپنے دولت کدہ پر دیا جس میں تقریباً چالیس پچاس معززین شریک ہوئے۔ اس تقریب میں بھی پُرتکلف چائے کے بعد حاضرین نے جامعہ کے متعلق استفسار حال شروع کیا۔ اور سوال و جواب میں کچھ اس قدر دلچسپی پیدا ہو گئی کہ صحبت مسلسل کئی گھنٹے جاری رہی۔ اور ڈاکٹر صاحب نے جامعہ کے نصب العین اور جامعہ کے طریق تعلیم اور جو کام آئندہ پیش نظر ہے اس پر تفصیل کے ساتھ اپنے خیالات ظاہر کئے۔

جناب کے۔ علی افضل صاحب سکرٹری لیجسلیٹو کونسل نے بھی ایک عصرانہ بنگال کونسل بار میں دیا۔ اور اس صحبت میں خصوصیت کے ساتھ بنگال کے نوجوان مسلم مصنفین اور شعراء کو دعوت دی گئی تھی۔ تاکہ ڈاکٹر صاحب کو بنگال کے نوجوانوں کے خیالات اور رجحانات معلوم کرنے کا موقع ملے۔ یہ صحبت بھی بہت پر لطف رہی۔ اور بعض ممتاز بنگالی شعراء کا کلام خود ان کی زبان سے سننے کا موقع ملا۔

کلکتہ میں وفد جامعہ کے کام کی یہ ایک مختصر رپورٹ ہے۔ لیکن نامکمل رہیگی اگر وفد جامعہ کے دونوں میزبان مولوی نور الرحمٰن صاحب سکرٹری مسلم چیمبر آف کامرس اور لفٹیننٹ قدوائی صاحب کا میں اپنی طرف سے اور جامعہ کی طرف سے شکریہ ادا نہ کروں۔ اِن دونوں حضرات نے وفد جامعہ کی میزبانی کا حق ادا کیا۔ مولوی نور الرحمٰن صاحب ڈاکٹر صاحب کے اسکول اور کالج کے ساتھی اور پھر جامعہ میں بھی ایک عرصہ تک ساتھ رہ چکے ہیں۔ اس لئے ہر چند کہ نور الرحمٰن صاحب نے آرام و آسائش کا جس طرح خیال رکھا۔ یہ اُن کا حق تھا۔ لیکن مزید برآں انہوں نے اپنے فرائض منصبی کی مصروفیتوں کے باوجود جامعہ کے مشن کو کلکتہ میں کامیاب بنانے میں جو امداد کی وہ ہم سب لوگوں کے شکریہ کی مستحق ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اگر مولوی صاحب کی امداد اور مشورہ شامل حال نہ ہوتا تو اس حلقہ کے مہتمم کی حیثیت سے جو ذمہ داریاں وفد جامعہ کی آمد کے سلسلہ میں مجھ پر عائد ہوتی ہیں انسے میں کما حقہٗ عہدہ برآ نہ ہو سکتا۔

اِس سلسلہ میں اُن جملہ حضرات کا میں ممنون ہوں جنکی ہمدردی اور مستعدی سے وفد جامعہ کو کلکتہ سے یہ کامیابی حاصل ہوئی۔ بالخصوص مولوی فیاض الدین صاحب (بنک اسٹریٹ) شیخ ممتاز الدین صاحب، حافظ مشتاق احمد صاحب حاجی انوار الحق صاحب، محمد امین صاحب (کولوٹولہ) حاجی انیس الرحمٰن صاحب (رادھا بازار) شیخ فضل الٰہی صاحب. تاجر چرم نور محمد صاحب (بنگال ہسٹری) فضل الٰہی صاحب (کیننگ اسٹریٹ) منشی رحیم الدین صاحب، جناب سیف صدیقی صاحب جناب بشیر مرزا صاحب، حاجی عبد الوہاب صاحب، لفٹیننٹ قدوائی صاحب، حکیم نثار احمد صاحب، مسٹر علم الدین، خان بہادر اسد اللہ صاحب۔ کے علی افضل صاحب، ڈاکٹر

زبیر صدیقی صاحب، مولنا عتیق ندوی صاحب، اور جناب تاج محمد صاحب، یہ سب حضرات خاص طور پر ہم سب لوگوں کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اِن دوستوں نے نہ صرف یہ کہ خود قابل قدر مدد کی۔ بلکہ اپنے حلقۂ اثر میں وفد جامعہ کا تعارف کرایا۔ اور ہمدردان کی تعداد میں اضافہ کیا۔

مولنا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی مُدیر ہند۔ مولنا شائق احمد صاحب عثمانی مُدیر عصر جدید اور جناب ریاض صاحب ایڈیٹر مسلمان (انگریزی ہفتہ وار) جامعہ کے خاص کرم فرما ہیں۔ اور ہمیشہ اپنے اخبارات میں جامعہ کے کاموں کو سراہا کرتے ہیں۔ اور کارکنانِ جامعہ کی ہمت افزائی فرماتے رہتے ہیں۔ اِن کی اِس عنایت کی وجہ سے مجھے جامعہ کے کاموں کی نشر و اشاعت میں بڑی گراں قدر امداد ملتی رہتی ہے۔ جس کا میں دل سے سپاس گزار ہوں۔ وفد جامعہ کی آمد کے سلسلہ میں بھی اِن حضرات کی اپیلوں کا بہت اچھا اثر ہوا۔

حلقہ ہمدردانِ جامعہ کا اب تک کوئی باقاعدہ دفتر یہاں نہ تھا۔ صرف میں نے اپنے رہنے کے لئے ایک ٹھکانا یہاں بنالیا تھا۔ لیکن وفد جامعہ کی آمد کے بعد چونکہ اب جامعہ کا تعارف کلکتہ کے اکثر بااثر حلقوں سے ہوگیا ہے اِس لئے اب ضرورت ہے کہ جلد از جلد ایک دفتر کسی مرکزی حصّہ شہر میں قائم کر دیا جائے۔ جہاں سے جامعہ کے متعلق جملہ معلومات ہمدردان جامعہ کو دیجائیں۔ اور بچّوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق ہدایات و مشوروں کے ذریعہ جو خدمت ہو سکے کی جائے۔ چنانچہ ناظم صاحب کی ہدایت کے مطابق ایک دفتر تلاش کیا جارہا ہے جسمیں جامعہ کے طریق تعلیم اور نصاب تعلیم کے متعلق ضروری سامان اور بچوں کے تعلیمی کاموں کے نمونوں کے علاوہ مکتبہ جامعہ اور اردو اکادمی کی مطبوعات کی نمائش بھی کی جائیگی باقی حالات سے انشا اللہ مطلع کرتا رہونگا۔ فی الحال میرا پتہ ۱۰۲/۴ پور چیت پور روڈ

شاہ زین العابدین
مہتمم حلقہ ہمدردان جامعہ
کلکتہ۔

بنگال کی بروقت امداد

اس وفد کے سلسلہ میں بنگال کے اہل خیر نے جو رقومات جامعہ کی نذر کی ہیں اس کی فہرست آئندہ پرچہ میں شائع کی جائیگی۔

جدید اضافہ بابتہ ماہِ اپریل ۱۹۳۷ء

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب		نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	
۱	۴۳۲۷	عبدالصمد صاحب انصاری	دہلی	۲۲	۴۳۴۸	سید احمد فضل صاحب	کلکتہ
۲	۴۳۲۸	مرزا ہمایوں اختر صاحب	〃	۲۳	۴۳۴۹	شاہ محمد حمیر صاحب	〃
۳	۴۳۲۹	سلطان احمد صاحب باڑی	〃	۲۴	۴۳۵۰	سیف صدیقی صاحب	〃
۴	۴۳۳۰	ایم۔ مرتضیٰ خان صاحب	〃	۲۵	۴۳۵۱	سیف الدین صاحب	〃
۵	۴۳۳۱	بشیر احمد صاحب واصل	〃	۲۶	۴۳۵۲	صوفی محمد رفیق احمد صاحب عثمانی	〃
۶	۴۳۳۲	عبدالحلیم صاحب۔ ایم۔ اے	〃	۲۷	۴۳۵۳	صوفی مبین الاسلام صاحب قادری	〃
۷	۴۳۳۳	شیخ عبدالحمید صاحب۔ ایم۔ اے	〃	۲۸	۴۳۵۴	حشمت اللہ صاحب	〃
۸	۴۳۳۴	نواب فخر الرحمٰن صاحب ٹپنے والے	〃	۲۹	۴۳۵۵	عبدالستار صاحب	〃
۹	۴۳۳۵	محمد سعید صاحب	〃	۳۰	۴۳۵۶	ڈاکٹر اظہر قدوائی صاحب	علیگڈھ
۱۰	۴۳۳۶	آمنہ خاتون صاحبہ	〃	۳۱	۴۳۵۷	عنایت علی خانصاحب	〃
۱۱	۴۳۳۷	ابوصادق صاحب حیدرآبادی	〃	۳۲	۴۳۵۸	سید جرار حیدر صاحب زیدی	〃
۱۲	۴۳۳۸	محمد ظفر صاحب قریشی	〃	۳۳	۴۳۵۹	جی۔ ایم۔ خانصاحب	نئی دہلی۔
۱۳	۴۳۳۹	زاہد رضا خاں صاحب	علیگڈھ	۳۴	۴۳۶۰	تسخیر احمد صاحب	〃
۱۴	۴۳۴۰	سلطان محمود مرزا صاحب	لاہور	۳۵	۴۳۶۱	غلام حسین خانصاحب	〃
۱۵	۴۳۴۱	رجب علی سلیمان جی صاحب	جبلپور	۳۶	۴۳۶۲	ارشاد حسین صاحب بقائی	دہلی
۱۶	۴۳۴۲	خاں بہادر سید مظفر یزداں صاحب	نرسنگھ پور	۳۷	۴۳۶۳	ایم۔ اکرام الدین صاحب	〃
۱۷	۴۳۴۳	محمد احمد صاحب وکیل	〃	۳۸	۴۳۶۴	نواب زادہ حکیم سید ذوالفقار علیخانصاحب رضوی	〃
۱۸	۴۳۴۴	شیخ مہتاب صاحب	〃	۳۹	۴۳۶۵	سید منظور حسین صاحب غازی	〃
۱۹	۴۳۴۵	محمد یعقوب خانصاحب ٹھیکیدار	〃	۴۰	۴۳۶۶	محمد حنیف صاحب	〃
۲۰	۴۳۴۶	ایم۔ جی۔ اے صابری صاحب	دہلی	۴۱	۴۳۶۷	بشیر احمد صاحب انگر	〃
۲۱	۴۳۴۷	ڈاکٹر بذل الرحمٰن صاحب	کلکتہ	۴۲	۴۳۶۸	حافظ سید رشید احمد صاحب ارشد	〃

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	
۴۳	۴۳۶۹	مرزا غلام عباس صاحب زاہر	دہلی
۴۴	۴۳۷۰	عبدالرحمٰن صاحب صدیقی	〃
۴۵	۴۳۷۱	محمد صدیق صاحب	〃
۴۶	۴۳۷۲	شیخ محمد شفیع صاحب	〃
۴۷	۴۳۷۳	حافظ سراج الدین صاحب	〃
۴۸	۴۳۷۴	سید بشیر الدین صاحب شمسی	〃
۴۹	۴۳۷۵	مصلح الدین صاحب بقائی	〃
۵۰	۴۳۷۶	سید عزیز الحسن صاحب استاد جامعہ	〃
۵۱	۴۳۷۷	رشید نعمانی صاحب استاد جامعہ	〃
۵۲	۴۳۷۸	محمد یامین صاحب	〃
۵۳	۴۳۷۹	عبدالغفار صاحب	〃
۵۴	۴۳۸۰	فاروق مرزا صاحب	〃
۵۵	۴۳۸۱	شہاب الدین صاحب	〃
۵۶	۴۳۸۲	مظفر علی صاحب منصور	〃
۵۷	۴۳۸۳	سید آل محی الدین صاحب ہادی نقشبندی	بالاپور
۵۸	۴۳۸۴	ایس. ایچ. بادشاہ صاحب اینڈ کو	مدراس
۵۹	۴۳۸۵	کے. سید عباس صاحب	
۶۰	۴۳۸۶	محمد عبدالباری صاحب	بنگلور
۶۱	۴۳۸۷	سید احمد علی صاحب	سہاگپور
۶۲	۴۳۸۸	سید احمد صاحب	〃
۶۳	۴۳۸۹	شیخ شہاب الدین صاحب ٹھیکیدار	بیتول
۶۴	۴۳۹۰	محمد زکریا صاحب	〃
۶۵	۴۳۹۱	محفوظ الکبیر صاحب صدیقی وکیل	چاندا
۶۶	۴۳۹۲	حافظ محمد الیاس صاحب جلانہ	کلکتہ

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	
۶۷	۴۳۹۳	محمد حسین صاحب راز	گوڑگانوہ
۶۸	۴۳۹۴	عبدالمجید صاحب سوداگر چرم	دہلی
۶۹	۴۳۹۵	قمر الدین صاحب	〃
۷۰	۴۳۹۶	محمد حسن صاحب	〃
۷۱	۴۳۹۷	عبدالرحمٰن صاحب	〃
۷۲	۴۳۹۸	محمد ابراہیم صاحب	〃
۷۳	۴۳۹۹	محمد جواد حسین صاحب	بوڑہ گاؤں
۷۴	۴۴۰۰	خواجہ بشیر الدین صاحب انصاری	دہلی
۷۵	۴۴۰۱	ایم. شفیع احمد صاحب. بی. اے علیگ	〃
۷۶	۴۴۰۲	بیگم صاحبہ عبدالمنعم صاحب بعکلط	بمبئی
۷۷	۴۴۰۳	محمد یوسف صدیق صاحب	〃
۷۸	۴۴۰۴	ابو البرکات صاحب	مجھولی راج
۷۹	۴۴۰۵	جناب چودھری راحت حسین صاحب	بدایوں
۸۰	۴۴۰۶	مولوی تسلیم الدین صاحب	〃
۸۱	۴۴۰۷	محمد عالم صاحب قریشی	〃
۸۲	۴۴۰۸	سید عبدالواحد شاہ صاحب	〃
۸۳	۴۴۰۹	مولوی معین الدین صاحب	〃
۸۴	۴۴۱۰	ابوظفر خانصاحب	〃
۸۵	۴۴۱۱	رضا احمد صاحب	〃
۸۶	۴۴۱۲	سید محمد عالم صاحب	〃
۸۷	۴۴۱۳	محمود حسن خانصاحب	〃
۸۸	۴۴۱۴	بنیاد حسین صاحب	〃
۸۹	۴۴۱۵	افتخار احمد صاحب	〃
۹۰	۴۴۱۶	حفظ الرحمٰن صاحب	〃

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ جناب
۹۱	۴۴۱۷	نادر حسین صاحب بدایوں	۱۱۵	۴۴۴۱	ظہور الدین صاحب کلکتہ (بڑا بازار)
۹۲	۴۴۱۸	ریاض حسین صاحب "	۱۱۶	۴۴۴۲	خواجہ عبد الغنی صاحب " " "
۹۳	۴۴۱۹	حاجی سید محمد میر عبد الغنی صاحب دہلی	۱۱۷	۴۴۴۳	محمد کریم بخش صاحب " (ہیرسن روڈ)
۹۴	۴۴۲۰	حافظ محمد عطاء اللہ صاحب "	۱۱۸	۴۴۴۴	بشیر الدین صاحب " (بھوانی دت لین)
۹۵	۴۴۲۱	محمد یسین صاحب "	۱۱۹	۴۴۴۵	امین الدین احمد صاحب " (ارمینین اسٹریٹ)
۹۶	۴۴۲۲	خانصاحب کنور عنایت علی خانصاحب مظفرنگر	۱۲۰	۴۴۴۶	محمد عمر صاحب بہاری " (ملک اسٹریٹ)
۹۷	۴۴۲۳	محمد شفیع صاحب دہلی	۱۲۱	۴۴۴۷	حکیم محمد عبید اللہ صاحب کفائی " (زکریا اسٹریٹ)
۹۸	۴۴۲۴	خلیفہ محمد افتخار اللہ صاحب "	۱۲۲	۴۴۴۸	یوسف محمد اسحاق صاحب " "
۹۹	۴۴۲۵	حاجی محمد ابراہیم صاحب لکھنؤ	۱۲۳	۴۴۴۹	اسحاق اسمٰعیل صاحب " "
۱۰۰	۴۴۲۶	اقبال احمد صاحب بہرائچ	۱۲۴	۴۴۵۰	محمد ابراہیم معراج الدین صاحب " "
۱۰۱	۴۴۲۷	محمد مجتبیٰ صاحب صدیقی "	۱۲۵	۴۴۵۱	حکیم عبد الحکیم صاحب " (راج موہن اسٹریٹ)
۱۰۲	۴۴۲۸	محمد ادریس صاحب وکیل گونڈہ	۱۲۶	۴۴۵۲	عتیق احمد ندوی صاحب " "
۱۰۳	۴۴۲۹	حکیم محمد عبید اللہ صاحب ندوی "	۱۲۷	۴۴۵۳	الیس امجد علی صاحب " (ہرن باڑی لین)
۱۰۴	۴۴۳۰	صادق علی خانصاحب رئیس شاہجہانپور	۱۲۸	۴۴۵۴	حاضر بخش اینڈ محمد جان صاحبان "
۱۰۵	۴۴۳۱	عبد القادر صاحب ایلچپور	۱۲۹	۴۴۵۵	شیخ عبد الرشید صاحب " (عذرا اسٹریٹ)
۱۰۶	۴۴۳۲	محمد یوسف صاحب کلکتہ (سوکیہ لین)	۱۳۰	۴۴۵۶	حاجی محمد ابراہیم صاحب " (رادھا بازار اسٹریٹ)
۱۰۷	۴۴۳۳	الیس عزیز احمد صاحب " (ٹمپل اسٹریٹ)	۱۳۱	۴۴۵۷	نیو۔ ایم۔ وائی۔ واچ کمپنی " "
۱۰۸	۴۴۳۴	نیاز الدین خانصاحب " (پوسٹ بکس ۳۴)	۱۳۲	۴۴۵۸	یوسف علی ہیتلہ صاحب " "
۱۰۹	۴۴۳۵	محمد عثمان صاحب " (امیر علی اوینیو)	۱۳۳	۴۴۵۹	محمد یوسف صاحب " "
۱۱۰	۴۴۳۶	محمد صادق کابلی صاحب " (بادر بگان اسٹریٹ)	۱۳۴	۴۴۶۰	عارف واچ کمپنی " "
۱۱۱	۴۴۳۷	نور حسن صاحب " (چنگیزی گھاٹ لین)	۱۳۵	۴۴۶۱	حاجی شمس الحق ممتاز الدین صاحب " "
۱۱۲	۴۴۳۸	محمد ذکریا محمد سعید صاحب " (اپر سرکلر روڈ)	۱۳۶	۴۴۶۲	شیخ محمد صالحین صاحب " "
۱۱۳	۴۴۳۹	اکرام الدین صاحب کلوسیاں " (نل بن ہلدر لین)	۱۳۷	۴۴۶۳	الیس۔ ایم الیاس واچ کمپنی " "
۱۱۴	۴۴۴۰	محمد فضل الرحمٰن باقی صاحب " (کلکتہ یونیورسٹی)	۱۳۸	۴۴۶۴	نیو اسٹینڈرڈ واچ کمپنی " "

(باقی آئندہ)

ملت اسلامیہ کی تعمیر

قوم کے اُن نونہالوں پر موقوف ہے جو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے چمن کی قومی اور دینی فضا میں پرورش پا رہے ہیں، ہندوستان کا ہر صوبہ اپنی گرانقدر امداد سے جامعہ کو مالی مشکلات سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔

بنگال نے ایک ہی مہینہ میں سوا دو ہزار ادا کر دیا

حیدرآباد، مدراس، اور بہار باقی ہیں یہ صوبے بھی ہمت کر جائیں تو

حلقہ ہمدردان جامعہ

سرخروئی کے ساتھ جامعہ کو مجوزہ رقم ادا کر سکتا ہے

ناظم

حلقہ ہمدردان جامعہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹۳۸

(مطبوعہ جامعہ پریس، دہلی)

مرتب اور ناشر و طابع شفیق الرحمٰن - بی،اے (جامعہ)

ہمدردِ جامعہ

مرتبہ

ناظم
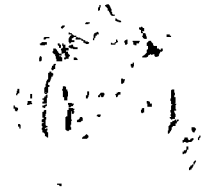
حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

"ناظم"

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

ملت اسلامیہ کی تعمیر

قوم کے اُن نونہالوں پر موقوف ہے، جو جامعہ ملیہ اسلامیہ
کے چمن کی قومی اور دینی فضا میں پرورش پا رہے ہیں ہندوستان
کا ہر صوبہ اپنی قیمتی امداد سے جامعہ کو مالی مشکلات سے نکالنے
کی کوشش کر رہا ہے.

حیدرآباد، مدراس اور بہار

کچھ پیچھے ہیں. اگر یہ صوبے ذرا ہمت کر جائیں تو حلقہ

ہمدردانِ جامعہ سرخروئی کے ساتھ جامعہ کو مجوزہ رقم ادا کر سکتا ہے

ناظمِ حلقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمدردِ جامعہ

جلد ۱	بابتہ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء مطابق جمادی الاول ۱۳۵۶ ہجری	نمبر ۱

فہرست مضامین

جلسہ میلاد النبی

مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر

ہماری زندگی میں بہت سے ایسے مواقع پیش آتے ہیں جن سے ہم فائدہ اٹھاکر بچوں میں صحیح مذہبی ذوق پیدا کرسکتے ہیں۔ چونکہ ہمارے ملک میں تقریباً ہر جگہ میلاد النبی کی مبارک رسم منائی جاتی ہے اس لئے جامعہ میں بھی اس موقع سے پورا پورا تعلیمی فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اور ہمارے نصاب میں جتنا جزو مذہب سے متعلق ہے اس کا بیشتر حصہ اس سلسلہ میں پوری آب و تاب کے ساتھ بچوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

ہمارے مدرسہ میں جلسہ میلاد النبی منعقد کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کے دل میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے نمونے سے اچھی زندگی گزارنے کا ولولہ پیدا ہو۔ اس لئے اس مبارک یادگار کو جہاں تک ہو سکے پورے رنگ و بو کے ساتھ اُن کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ میلاد النبی کی تیاری کے سلسلہ میں اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ زمان و مکان کے تفاوت کے باوجود بچوں کو رسول پاک کی زندگی سے قریب تر کیا جائے۔

انسانی زندگی واقعات و محرکات کا ایک سلسلہ ہے اور اس میں ہمیشہ اشخاص کے اثر سے آب و رنگ پیدا ہوتا ہے۔ ان اثرات سے کام لینے کے لئے قومیں خاص خاص دن مناتی ہیں جس کے بدولت وہ ان تمام خوبیوں کو جو ماضی سے وابستہ ہیں از سر نو تازہ اور آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ہم بھی اپنے اوپر نئی پود کا حق سمجھتے ہیں کہ ہم ان تمام اثرات کو جن کی بدولت ہماری قومی زندگی تمدنی لحاظ سے مالا مال رہی ہے۔ اپنے نونہالوں کی طرف صحیح۔ سادہ مگر ان تمام معنوی خوبیوں کے ساتھ منتقل کریں جن کے وہ اس کم عمری میں متحمل ہو سکتے ہیں۔

اس موقع پر جہاں تک ہو سکتا ہے ہم اپنے نبی کی زندگی اور حضور کی زندگی سے وابستہ تمام طبعی اور تمدنی پہلوؤں کو اس طرح پیش کرنا چاہتے ہیں کہ بچے اپنے طور پر نبی کریم کے وجود آپ کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ کی اہمیت کو سمجھیں اور محسوس کریں۔ اور ان کے دل میں نبی مکرم کے نقش قدم پر چلنے اور اُن کے مقصد حیات کو حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ اور جوں جوں زمانہ گزرتا جائے زندگی کے مختلف تجربات اور واقعات سے اس پاک جذبہ کو فروغ حاصل ہو۔

ہمارے نبی کا پیغام اگرچہ عالمگیر ہے۔ اور دنیا کے تمام حصوں میں یہ پیغام تجربہ سے کامیاب ثابت ہوا ہے۔ مگر چونکہ آنحضرتؐ ایک خاص ملک میں پیدا ہوئے خاص لوگوں میں انھوں نے اپنے پیغام کو عملی جامہ پہنایا۔ اس لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ کی شخصیت کو اس کے طبعی اور تمدنی پس منظر کے ساتھ پیش کیا جائے تاکہ بچوں کو آنحضرت صلعم۔ آنحضرت کے ساتھیوں اور اپنے مذہب کے متعلق ایک صحیح اندازہ ہو اور ان تعصبات اور توہمات سے پاک رہیں جو بچپن کی غلط مذہبی تربیت سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح ہم

اور زندہ تصور پیش کر کے اُن کو بعد کے اس ردعمل سے بچا سکتے ہیں۔ جو ذاتی تحقیق کا ذوق پیدا ہونے کے بعد اکثر اوقات پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے بچے اس طرح کی مذہبی تربیت پائیں کہ وہ اپنے مذہب کو اچھا ثابت کرنے کے لئے دوسرے کے مذہب کو خواہ مخواہ برا نہ کہیں۔ بلکہ ان میں اپنے مذہب سے لگاؤ ہونے کے باوجود دوسرے مذاہب کو سمجھنے اور ان کی اچھی چیزوں کی قدر کرنے کی گنجائش ہو۔ یہ فراخدلی اس طرح پیدا کی جاسکتی کہ رسول اللہ صلعم کی زندگی کے اس حصہ کو جو غیر مذاہب کے ساتھ رواداری میں گزرا ہے بچوں کے سامنے خصوصیت کے ساتھ اجاگر کیا جائے۔

ان پر اس حقیقت کو روشن کر دیا جائے کہ کس طرح سے خدا نے ہر ایک قوم میں ہادی بھیجے ہیں۔ اور ان کو یہ بتایا جائے کہ کس طرح ہمارے نبی اپنی روزمرہ کی زندگی کے معاملات میں مخالفوں پر اچھا اثر ڈالتے تھے۔

یہ مقصد اس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو بچوں کو اس قسم کی تصاویر دکھائی جائیں جس سے عرب کا معاشرتی پہلو نمایاں طور پر اُن کے سامنے پیش ہو سکے۔ عرب کا ایک ماڈل بنوایا جائے جس میں سرزمین عرب کے طبعی خط و خال کو اس طرح واضح کیا جائے کہ بچوں کے ذہن میں سرزمین عرب کے متعلق ایک صحیح تصور پیدا ہو جائے۔ مثلاً عرب کے پہاڑ۔ وہاں کے ریگستان نخلستان، ساحلی علاقہ۔ اس سلسلہ میں چھوٹے بچوں سے بھی بہت کچھ تخلیقی کام کرایا جاسکتا ہے۔ مثلاً بچے اس نقشے کو مکمل کرنے کے لئے یہ کر سکتے ہیں کہ وہ گتوں کے اونٹ۔ کھجور۔ عرب۔ بدو۔ خیمے۔ قافلے۔ نخلستان۔ بندرگاہ۔ دخانی جہاز۔ موٹر لاریاں وغیرہ بنائیں۔ اس طرح وہ عرب سے متعلق تخیلی مناظر رنگوں کی صورت میں بھی پیش کر سکتے ہیں۔ طبعیٔ خط و خال کو پیش کرتے وقت

جہاں تک بچوں کی دلچسپی اور سمجھ بوجھ اجازت دے یہ بات بھی بتلائی جائے کہ عرب کے طبعیٔ حالات کا وہاں کی تمدنی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم عربوں کی خوراک۔ جسمانی حالت لباس۔ عادات۔ قومی خصائص۔ ذرائع آمد و رفت۔ رہنے سہنے کے طریقے بتا سکتے ہیں۔ نیز وہ آیتیں بھی بچوں کے سامنے پیش کی جاسکتی ہیں جن سے عربوں کی تمدنی زندگی پر روشنی پڑسکتی ہے۔

مثلاً آیۃ۔ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ۔ اور وہ آیت جس میں عربوں کی بگڑی ہوئی حالت کو بدل دینے کے احسان عظیم کی طرف اشارہ ہے۔

بچوں پر ان کی سمجھ کے مطابق یہ بھی واضح کیا جائے کہ کس طرح سے عرب کی مخصوص عادات کی وجہ سے اسلام کے پھیلنے میں مدد ملی۔ مثلاً عربوں کا شوق سفر۔ عربوں کی حمیت ذاتی عصبیت قومی عقاید و خیالات کی شدت۔

ہر جماعت کے لئے حسب فہم علیحدہ طریقہ اختیار کیا جائے گا مثلاً۔ اول۔ دوم کے بچوں سے عرب کے نمونے کے گاؤں ور نخلستان بنوائے جائیں گے۔ مٹی کے اونٹ بنوائے جائیں گے کاغذ کی کشتیاں بنائی جائیں گی۔ ریل اور لاری بنوائے جائیں گے کہ کس طرح حجاج یہاں سے عرب کو پہنچ جاتے ہیں۔ چہارم اور پنجم کے بچوں سے ان مخصوص مقامات کی تصویریں بنوائی جاسکتی ہیں۔ جو حاجیوں کے راستے میں آتے ہیں۔ مثلاً کراچی بمبئی۔ عدن۔ جدہ۔ مکہ۔ مدینہ۔ اس سفر میں جتنے مناظر عرب اور ہمارے ملک سے متعلق ہو سکتے ہیں وہ سب دکھائے جاسکتے ہیں۔ اور اُن کا فرق سمجھایا جاسکتا ہے۔ اول و دوم جماعت کے بچوں کے سامنے رسول اکرم کو اس طرح پیش کیا

جائے کہ وہ اُن کو صاف طور پر سمجھ سکیں۔ ہمارے نبی کے بچپنے کے کچھ دلچسپ حالات سنائے جائیں۔ جب آپ بڑے ہوئے تو چھوٹے بچوں کے ساتھ آپ کا کیا رویہ رہا؟ امام حسینؓ۔ امام حسنؓ اور اعزہ کے خاص خاص واقعات بتائے جائیں تاکہ بچے رسول اللہ صلعم کی پیاری شخصیت کو اچھی طرح سے سمجھیں اور آپ سے اُن کو محبت ہو جائے۔ رسول اللہ کی زندگی کو اس طرح شخصی صورت میں پیش کرنے کا منشا یہ ہے کہ بچے جانی بوجھی خوبیوں اور شخصی تعلقات کی بناء پر ہمارے نبی کی بزرگی اور عظمت کو سمجھ سکیں۔ بات یہ ہے کہ اس عمر میں بچوں کے جتنے تعلقات اور معلومات ہوتے ہیں وہ بالکل ذاتی اور عام انسانی زندگی سے ملے جلے ہیں۔ اگر اخلاقی خوبیوں کو شخصی رنگ سے الگ کر کے بچوں کے سامنے پیش کیا جائے تو یہ خوبیاں ان کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ اس موقع پر جہاں تک ہو سکے مجرد اخلاقی قدروں پر زور دینے سے اجتناب کیا جائے۔ اُن کے سامنے رسول اللہ کی زندگی کو صاف۔ سادہ طریق پر واقعات کے ذریعہ پیش کیا جائے۔ یہ کہ وہ اچھے دوست تھے۔ بہادر آدمی تھے پیارے باپ تھے۔ اچھے شوہر اور محبت کرنے والے بزرگ تھے۔

جلسہ کے ہال میں عرب سے متعلق مختلف قسم کے نقشے رکھے جائیں۔ تقریر کرنے کے لئے جو بچہ آئے وہ ان نقشوں سے مدد لے اور ان کے ذریعہ ان مقامات سے متعلقہ واقعات پر روشنی ڈالتا جائے۔ جلسہ کا صدر۔ ناظم خاص طور پر عربی لباس پہنے ہوئے ہوں۔ اگر کسی ایک وقت بچوں کو عرب کا کوئی مروجہ کھانا کھلایا جائے تو اور بھی بہتر ہے۔ اس سے بچوں کو عرب کی زندگی کے متعلق ایک اچھا اندازہ ہو جائے گا۔

مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ اس سلسلہ میں بہت کچھ اور مضامین بھی پڑھائے جا سکتے ہیں۔ مثلاً چہارم سے لیکر ششم درجہ کے لڑکے ہمارے نبی کی زندگی پر مختلف کتابیں پڑھ سکتے ہیں۔ مضامین لکھ سکتے ہیں۔ حج کے سفر خرچ کا پورا حساب لگا سکتے ہیں۔ عربی سکہ اور ہندوستانی سکہ کی نسبت معلوم کر سکتے ہیں۔ پنجم و ششم میں شرح تبادلہ معلوم کرنے پر مختلف قسم کے سوالات ہو سکتے ہیں میلاد النبی کے جلسہ پر جتنا خرچ ہوتا ہے اس کا حساب لگایا جا سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح سے معلومات عامہ کا ایک بہت بڑا حصہ اسی منصوبے کے ذریعہ پورا کرایا جا سکتا ہے (مثلاً کسی ملک کی قدرتی ماحول کا وہاں کی پیداوار۔ آبادی۔ معاشرت پر کیا اثر پڑتا ہے)۔

یہ تو وہ خاکہ ہے جو استاد کے ذہن میں تھا۔ اب جو کچھ بچوں نے اس سلسلہ میں کیا اس کا خلاصہ نتیجہ کے طور پر محمد بن عبدالقیوم متعلم ابتدائی ششم منتظم میلاد النبی کی رپورٹ سے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے واضح ہو جائے گا۔

"میلاد النبی کے سلسلے میں میرے ذمے ایک یہ کام دیا گیا کہ مدرسے میں جتنے کام اس سلسلے میں ہوئے ہیں ان کی رپورٹ لکھ کر آپ کے سامنے پیش کروں اس لئے میں ناظم صاحب میلاد النبی سے ایک ہدایت نامہ لیکر ہر درجہ میں گیا جس کا مقصد یہ تھا کہ درجہ میں میلاد النبی کے سلسلے میں جو کچھ کام ہوا ہے وہ مجھے بتائیں۔

سب سے پہلے میں اول درجہ میں گیا استاد صاحب نے لڑکوں کو میرے آنے کا مقصد بتایا اور اُن سے پوچھا کہ کہئے آپ لوگوں میں سے کون اپنے درجہ کی رپورٹ انھیں دے گا تمام طلبہ چیخ اٹھے میں دوں گا میں دوں گا۔ ماسٹر صاحب نے باری باری ہر ایک طالب علم سے دریافت کیا کہ بتاؤ تمہارے درجہ میں کیا کام ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ انھیں رسول اللہ کے چند

اچھے اور سبق آموز واقعات بتائے گئے بالخصوص بچوں سے متعلق
واقعات، اور آپ کے عام عادات و اخلاق بتائے گئے۔

سلیم میاں کا اصرار تھا کہ ہمارے نبی کو جامعہ میں ضرور
بلایا جائے۔ حامد میاں کہتے ہیں۔ کہ ہمارے نبی ابھی زندہ ہیں۔ یا
مر گئے۔ اور زندہ ہیں تو آتے کیوں نہیں۔

اور عرب کے مختصر حالات بتائے گئے وہاں کے
جانوروں کی درختوں کی اور خیموں کی تصویریں کاغذوں پر دفتیوں
کو کاٹ کر اور مٹی کی بنائی گئی ہیں۔ اول درجہ سے فارغ ہو کر دوم
درجہ میں گیا استاد صاحب نے لڑکوں کو میرے آنے کا مقصد بتایا
اور اُن سے کہا کہ میں انھیں بتا جاتا ہوں اور تم سیتے جاؤ جو بات
رہ جائے وہ تم بتا دینا۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ اس درجہ میں نئے
لڑکوں کی زیادتی ہو اس لئے لڑکوں کو جلسہ کے متعلق یہ بھی بتایا
گیا کہ اس جلسہ کو کس طرح مناتے ہیں اور کیوں؟

سوم کی ایک کتاب "ہمارے نبی" قصے کے طور پر انھیں
پڑھنے کو دی گئی جب تمام طلبہ کتاب ختم کر چکے تو اُن سے اس
کتاب میں سے مختلف جگہوں سے سوالات کئے گئے۔

رسول اللہ کے خاندان کے نام اس طرز سے لکھوائے
گئے کہ انھیں یاد رکھنے میں آسانی ہو۔

اپنا نمائندہ انھوں نے اس طریقے سے منتخب کیا
کہ ہر ایک طالب علم باری باری سے مضمون پڑھتا تھا اور تمام
طلبہ اسے علحدہ علحدہ چھپا کر اپنی کاپیوں پر نمبر دیتے تھے جب
تمام طلبہ نے مضمون پڑھ لیا تو ہر ایک طالب علم کے نمبروں کو
جوڑا گیا جس طالب علم کے نمبر اوسط تعداد میں آئے اسی کو نمائندہ
منتخب کر کے بھیج دیا گیا۔

اسی درجہ کے کورس میں حساب کے سلسلہ میں جمع
بھی ہو۔ نمبروں کو جوڑنے میں یہ کام بھی ہو گیا۔

یہاں سے فارغ ہو کر سوم درجہ میں گیا ماسٹر صاحب کو
ہدایت نامہ دکھایا انھوں نے بھی لڑکوں کو میرے آنے کا مقصد
بتایا۔ اور مجھے مانیٹر کے سپرد کر دیا اور انھیں کہہ دیا کہ وہ مجھے اپنے
درجہ کی رپورٹ لکھوا دے مانیٹر نے مجھے بتایا کہ اُن کے درجہ کے
لڑکوں نے رسول اللہ کی سیرت سے متعلق دو کتابیں پڑھی
ہیں۔ ہمارے نبی اور ہمارے رسول۔ ان دونوں کتابوں کی مدد سے
اِن لڑکوں نے رسول اللہ کی سیرت پر ایک مضمون لکھا ہو اور
رسول اللہ کے معجزے لکھے اور چند اچھے اور سبق آموز واقعات لکھے
ہیں۔ چند نعتیں لکھیں اور یاد کی ہیں۔ دعوت نامے اور اشتہارات
لکھے ہیں۔

عرب کے مختصر حالات بتائے گئے ہیں۔ عرب کے جانوروں
کے متعلق معلومات بتائی گئی ہیں۔ یہ بتایا گیا ہو کہ سنہ ہجری کا آغاز
کب سے ہوا ہو۔ اور سنہ عیسوی کا کب سے۔ ہندوستان سے
عرب تک کا ہر طرح کا راستہ بھی بتایا گیا ہو۔

یہاں سے میں چہارم درجہ میں گیا ماسٹر صاحب کو ہدایت نامہ
دکھایا انھوں نے اس پر دستخط کر دئے اور درجہ میں جتنا کام ہوا
تھا وہ تمام انھوں نے خود مجھے بتا دیا۔

رسول اللہ کی سیرت پر مضامین لکھے گئے۔ نعتیں یاد
کی گئیں اور لکھی گئیں۔ دعوت نامے لکھے گئے ہیں۔ ہندوستان
کا اور عرب کا نقشہ بتایا گیا ہو اس میں ہندوستان سے مکہ اور
مدینہ تک کا سمندری راستہ عرب کی قدرتی تقسیم دکھائی گئی ہو
انگریزی میں چھوٹے چھوٹے فقرے میلاد کے متعلق لکھائے گئے ہیں۔

یہاں سے فارغ ہو کر میں پنجم درجہ میں گیا ماسٹر صاحب کو
وہ ہدایت نامہ دکھایا انھوں نے ہدایت نامہ کو درجہ میں پڑھ کر

سنا دیا اور مانیٹر کو طلب کیا لیکن مانیٹر کہیں گیا ہوا تھا۔ اس لئے حاضر نہ ہو سکا۔ پھر انھوں نے درجہ کے دو لڑکوں سے کہدیا کہ وہ مجھے درجہ کی رپورٹ دیں۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ انھیں مضمون لکھوائے گئے عرب اسلام سے پہلے، غزوۂ بدر، ہمارے رسول کا غیروں اور دشمنوں سے برتاؤ۔ کاغذ پر عرب، ہندوستان کے نقشے۔ اور زمین پر عرب کا نقشہ بنایا ہے۔ اس نقشہ کے بنانے میں چہارم کے دو ایک لڑکوں نے بھی مدد دی ہے۔ ماسٹر صاحب نے درجہ میں نعتیں سنائی ہیں۔ اور مختلف جگہوں سے رسول اللہ کے واقعات سنائے ہیں۔

انگریزی میں رسول اللہؐ کی زندگی کے مختصر حالات لکھائے گئے ہیں۔ اور عرب کے متعلق تھوڑی معلومات لکھائی گئی ہے۔ اس سلسلے میں تمام الفاظ کتاب ہی کے لکھوائے گئے ہیں۔ چند مشکل الفاظ کا آنا ضروری تھا۔ اس لئے جہاں مشکل الفاظ آئے اُن کے معنی لکھوا دئے گئے۔

یہاں سے فراغت حاصل کرکے میں درجہ ششم میں پہنچا۔ چونکہ ششم میرا ہی درجہ ہے اس لئے مجھے ماسٹر صاحب یا مانیٹر صاحب سے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں پڑی جو کچھ بھی کام ہوا ہے وہ سب مجھے معلوم ہے۔ رسول اللہؐ کے متعلق کتابیں پڑھوائی گئیں کئی کتابیں پڑھنے کے بعد رسول اللہؐ کی مختصر سیرت اور مضامین لکھائے گئے۔ آپ کا آخری خطبہ لکھوایا گیا ہے اور اس کے مطالب بھی بتائے گئے ہیں۔

ہندوستان اور عرب کے نقشے کاغذ پر کھینچے گئے ہیں۔ ہندوستان سے مکہ تک سفر لکھا اور خرچ معلوم کیا گیا ہے۔ آزاد اسلامی ممالک بتائے گئے ہیں۔ شخصی اور جمہوری حکومتیں بتائی گئی ہیں۔ ماسٹر صاحب نے کئی کتابوں سے نعتیں سنائی ہیں۔ اور رسول اللہؐ کے مختلف واقعات بتائے گئے ہیں۔

انگریزی میں عرب کے عام حالات، آب ہوا، رسول اللہؐ کی سیرت، عرب کی موجودہ حالت پر مضمون لکھوائے گئے۔ اسی میں تمام الفاظ کتاب کے ہیں صرف چند مشکل الفاظ اور ان کے معنی لکھوائے گئے ہیں۔

ہر درجہ سے اوسط درجہ کے طالب علم کو پڑھنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ نہ زیادہ کمزور کو بھیجا گیا ہے اور نہ زیادہ اچھے کو ؛

وفدِ جامعہ

جامعہ کا ایک وفد جو مولٰنا خواجہ عبدالحیٔ صاحب فاروقی شیخ التفسیر جامعہ ملیہ اور ناظم حلقہ پر مشتمل ہے حیدرآباد ہوتا مدراس پہنچا ہے جامعہ کے مقاصد سے دلچسپی رکھنے علم دوستوں اور مسلمانوں کے قومی مستقبل کو بہتر بنانے والے دردمندوں سے توقع ہے کہ وہ اس موقعہ پر عملی دلچسپی اور دردمندی کا ثبوت دیں گے۔

(معاون مرتب)

دارالاقامہ

ایک دن

ٹن ٹن۔ ٹن ٹن، ٹن ٹن، صبح کا گجر بجا اور لڑکے اپنے اپنے بستروں پر کلبلائے۔ جن پر کوئی ذمہ داری ہے، طوعاً و کرہاً اُٹھ کھڑے ہوئے باقی لڑکوں نے کروٹ بدلی اور پھر سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد اذان ہوئی، اور دو ایک لڑکے اور اٹھ گئے۔ نماز کے ناظمین نے ساتھیوں کو جگانا شروع کیا، جن پر نیند کا زیادہ غلبہ تھا اُن پر پانی کے دو تین چھینٹے دئے وہ بڑبڑاتے ہوئے اُٹھ بیٹھے۔ اس کے بعد نگراں صاحب نے ایک چکر لگایا جو سوتے تھے انھیں جگایا جو جاگتے تھے انھیں اٹھایا جو لیٹے ہوئے تھے انھیں مسجد کی طرف ہنکایا۔ نماز کھڑی ہوئی، ختم ہوتے ہوتے تقریباً تمام لڑکے جماعت میں شامل ہو گئے۔ نگراں صاحب نے نمازیوں پر ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈالی اور غائبین کو ذہن میں نوٹ کر لیا۔ ناظم نے حاضری لی اور غیر حاضروں کو الگ کاغذ پر درج کر لیا۔ نماز کے بعد ورزش کی حاضری ہوئی۔ چند لڑکے نگراں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ "ماسٹر صاحب میرے گھٹنے میں درد ہے، کل کھیل میں گیند لگ گئی تھی!" "مجھے رات بخار ہو گیا تھا۔ اب بھی کچھ حرارت ہے۔" "ماسٹر صاحب کل شہر چلا گیا تھا۔ اسکول کا کام کرنا ہے آج چھٹی دیدیجئے!" "ماسٹر صاحب میں نے اس مہینے ایک ناغہ بھی نہیں کیا آج میرا جی نہیں چاہتا!" یہ سب چھٹی کی درخواست لیکر آئے تھے، اور ہر ایک معقول عذر لئے ہوئے آیا تھا، نگراں صاحب نے کسی کو سمجھایا، کسی کو دھمکایا، کسی کو طاقت ور بننے کا شوق دلایا اور کسی کو سال کے آخر میں پابندی کے انعام کی توقع دلائی اس طرح سوائے ایک لڑکے کے سب میدان میں پہونچ گئے۔ یہ البتہ ہوا کہ بعض کو ورزش کی بجائے ٹہلنے کی اجازت مل گئی۔ اور وہ نیم بیمار اور کمزور بچوں کے ساتھ باغ کی طرف چل دئے۔

میدان پہنچنے میں آج کچھ دیر ہو گئی تھی۔ استاد صاحب خفا تھے، حکم ملا کہ میدان کے چھ چکر لگاؤ۔ بادل ناخواستہ دوڑنا شروع کیا۔ استاد کی نظر ایک ایک پر تھی، جو ذرا اڑکا استاد نے للکارا، جب دیکھا کہ خاصے تھک گئے ہیں، چوتھے چکر پر سب کو واپس بلالیا، لڑکے صف بنا کر کھڑے ہو گئے۔ اب عام ورزش شروع ہوئی۔ ورزش کا یہ میدان کبھی کبھی مدرسہ بھی بن جاتا ہے۔ لڑکوں کی کمزوری۔ اور سستی کے کسی واقعہ سے متاثر ہو کر استاد آزادی اور غلامی کی بحث چھیڑ دیتا ہے۔ اور مسلمان فاتحوں و سپہ سالاروں کے ذکر و اذکار سے دلوں میں جوش و ولولہ پیدا کر دیتا ہے۔ اس تقریر کے بعد جب لڑکے میدان سے واپس ہوتے ہیں تو اسلام اور ہندوستان کے مستقبل کی درخشانی، اُن کی رفتار و گفتار میں ایک خاص کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ اور اکثر کے دل میں جسمانی صحت قوت کی بڑی اہمیت پیدا ہو جاتی ہے۔

ورزش سے اکر غسل ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں نماز اور

ورزش میں غیر حاضر ہونے والوں کے نام نگراں صاحب کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ ان لوگوں کی طلبی ہوئی۔ بعض اپنی واقعی معذوری کی بنا پر معاف کردئے گئے، باقی کا ناشتہ بند ہوگیا۔ اور تربیت کے نمبر کاٹ دئے گئے ناشتہ کی گھنٹی ہوئی۔ ان مجرموں کے سوا تمام طالب علم ناشتہ میں شریک ہوئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ دو مجرموں کو نگراں صاحب کے ساتھ ناشتہ کرنے کی عزت ملی، اور وہ دل میں یہ ارادہ کرکے آئے کہ اب کبھی غیر حاضر نہ ہوں گے۔ ناشتہ کے بعد مدرسہ کی گھنٹی ہوئی اور طلبا نے بغل میں بستے دبائے ہوئے مدرسہ کا رخ کیا۔ ادھر نگراں صاحب نے دارالاقامہ سے جاتے ہوئے ملازم کو ہدایت کی کہ جن لڑکوں کو ناشتہ آج بند کردیا گیا تھا وقفہ میں انھیں ناشتہ پہنچا دیا جائے۔ یہ عفوِ عام کبھی کبھی ہوتا ہے۔ ورنہ عموماً سزا پوری ملتی ہے۔

نئے طلباء کو معمولات کا پابند بنانے اور پرانوں کو پابند رکھنے کے لئے استاد کو مختلف ترکیبوں سے کام لینا پڑتا ہے، پیار، محبت رعب داب، ڈانٹ ڈپٹ، بید اور پیٹ سب ہی طریقے استعمال کرنے ہوتے ہیں۔ ایک زمانہ میں سزا کا طریقہ بالکل ہی اڑا دیا گیا تھا۔ بس مجرم کو اتنا کرنا ہوتا تھا کہ وہ شام کو نگراں کے پاس جاکر اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرلے، "کوتاہیوں" کا علم چونکہ روزانہ ناظمین (مانیٹرس) کی روداد سے ہوجاتا تھا اس لئے دھوکا دینے کی گنجائش نہیں رہتی تھی۔ ایک دفعہ "روزنامچہ" کا دستور شروع ہوا، ہر طالب علم کو اپنے روزانہ معمولات کی پابندیوں کا باقاعدہ اندراج کرنا ہوتا تھا، یہ روزنامچہ ہر روز لکھا جاتا اور جمعہ کے دن نگراں صاحب کی خدمت میں پیش ہونا ضروری تھا۔ استاد پابندی کی کمی بیشی پر کم یا زیادہ نمبر دیتا تھا۔ طلباء میں عام طور پر ان نمبروں کی بڑی اہمیت تھی۔ سالانہ انعامات بھی انھیں نمبروں کی نسبت سے تقسیم کئے جاتے تھے، ایک بار طلباء نے خواہش کی کہ وہ اپنے تمام داخلی مسائل کے لئے ایک جمہوریت کا قیام چاہتے ہیں، اگرچہ یہ خواہش نگراں صاحب کی مطلق العنانی پر نہایت سخت قسم کا حملہ تھا لیکن نگراں صاحب نے منظور کرلیا، جمہوریت کا اعلان کردیا گیا، ازاد انتخاب کے ذریعہ نمایندے بنائے گئے اس جمہوریت کے جلاس نگراں صاحب کی صدارت میں منعقد ہوتے تھے۔ اور کثرت آراء سے معاملات کا فیصلہ کیا جاتا تھا، پابندیوں میں کمی بیشی، سزاؤں کا تعین، تخفیف اور معافی، سب اس جماعت کے ہاتھ میں تھی، اس طرح سزائیں نگراں صاحب کی طرف سے نہیں بلکہ خود انہی کی طرف سے دی جاتی تھیں، گذشتہ سال ابتدائی مدرسہ کے ایک دارالاقامہ میں ایک نئے قسم کے روزنامچہ کا چلن ہوا تھا یعنی نگراں صاحب خود روزانہ ہر بچہ کا روزنامچہ بھرتے تھے۔ اس کے لئے ناظمین کی امداد سے زیادہ انفرادی نگرانی کی ضرورت ہوتی تھی، اس لئے کہ اس روزنامچہ میں تعلیم، ورزش، صفائی، غسل، تلاوت اور نماز کے علاوہ ادب، اخلاق، ایثار و خدمت کا بھی لحاظ رکھا جاتا تھا، ایک دوسرے سے زیادہ نمبر لانے کی کوشش میں بچے غیر معمولی پابندی محنت اور شوق کا ثبوت دیتے تھے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچوں کی بجائے خود استاد اپنے لئے کوئی سزا تجویز کرلیتا ہے، اور اس سزا پر بچوں کو اپنی سزا سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

(باقی آیندہ)

ایک طالب علم

سیر جامعہ

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے ترجمان "کانفرنس گزٹ" میں سیر جامعہ، کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے، جو دفتر کانفرنس کے ہیڈ اسسٹنٹ مولوی الطاف علی صاحب بریلوی نے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر لکھا ہے، ذیل کی سطریں اسی مضمون سے مقتبس ہیں (مرتب)

بچوں کو "کھیل کھیل میں تعلیم" دینے کے طریقہ کے مطابق پڑھایا جاتا ہے۔ تعلیم دینے والوں میں نہایت ہر دل عزیز شخصیت ان کھدر پوش جرمن خاتون کی ہے جو بچوں میں "آپا جان" کے نام سے مشہور ہیں۔ جوں ہی وہ کلاس میں تشریف لاتی ہیں تمام بچے اس قدر گرمجوشی اور والہانہ محبت کے ساتھ ان کا خیر مقدم کرتے ہیں گویا کہ مدت کی بچھڑی شفیق ماں یا بہن مل گئی۔

تمام بچے ان کی صورت دیکھتے ہی "آپا جان" "آپا جان" کا شور مچاتے ہوئے اُن پر ایک دم یورش کرتے ہیں اور وہ اُن کو نہ ڈانٹتی ہیں نہ جھڑکتی ہیں۔ بلکہ ایک منٹ ضائع کئے بغیر نہایت مشفقانہ انداز سے نظم قائم کرکے سوال کرتی ہیں کہ تم میں کون کون آج کھیلے گا اور کون کون پڑھیگا۔ ہاتھ اٹھاؤ۔ میں نے خیال کیا کہ سب کے سب کھیلنے ہی کے لئے ہاتھ اٹھاویں گے مگر نہیں نصف سے کم بچوں نے کھیلنے کے لئے ہاتھ اٹھایا جن کو فوراً ایک دوسرے استاد کھیل کھلانے کے لئے کمرہ سے باہر لے گئے۔ اور بقیہ بچے خود بخود حلقہ بنا کر بیٹھ گئے، آپا جان، نے سب سے پہلے جلدی جلدی ہر ایک بچے کے ناخن، ہاتھ اور پیر دیکھے، جن کے ناخن کٹے ہوئے اور ہاتھ پیر صاف تھے اُن میں سے ہر ایک سے فرداً فرداً محبت اور پیار کا کوئی کلمہ کہا اور جن کے ناخن بڑھے ہوئے اور ہاتھ پیر میلے تھے انھیں کچھ بُرا بھلا کہکر باہر بھیجدیا جہاں سے وہ ہاتھ پیر دھوکر واپس چلے آتے تھے۔

اس کام سے فارغ ہونے کے بعد پڑھنے لکھنے اور ڈرائنگ وغیرہ کی چیزوں کی الماری کھولی جاتی ہے اُس وقت بچے اپنی آپا جان سے ان چیزوں کے حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی جو جدوجہد کرتے ہیں وہ ایسا قابل دید منظر ہوتا ہے کہ اس کی یاد کبھی دل سے فراموش نہیں ہوسکتی۔ کاغذ، پنسل۔ پیمانہ۔ تصویر۔ کتاب اور تعلیمی کھیلوں کو ایسی محنت اور کوشش سے حاصل کیا جاتا ہے کہ کیا مٹھائی کے لئے ایسی کوشش ہوسکتی ہے۔ اپنی اپنی چیزیں لیکر بچے سکون کے ساتھ اپنے اپنے مقام پر پوری دلچسپی و دلجمعی کے ساتھ کام کرنے بیٹھ جاتے ہیں یا جی چاہتا ہے تو نہایت بے تکلفی کے ساتھ لیٹ کر ہی اپنا کام کرنے لگتے ہیں۔

بچوں کے شوق کی اور اُن کے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزوں کا ایک بڑا ذخیرہ جمع ہوگیا ہے جس کے دیکھنے سے اُن کے دلچسپ رجحانات اور نتائج فکر کا اندازہ ہوجاتا ہے۔

"کانفرنس گزٹ علیگڈھ"

ان بچوں اور بچوں کی بنائی چیزوں کے ذخیرہ کو آپ اس دفعہ تصویر میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

جدید اضافہ

بابت ماہ اپریل (بقیہ)

نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ جناب	نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ جناب	
۱	۴۴۶۵	نظیر حسین صاحب لال بازار کلکتہ	۱۹	۴۴۸۳	محمد نقی باڑی بی اے کنائی بیل اسٹریٹ کلکتہ	
۲	۴۴۶۶	صاحب زماں صاحب بوبازار "	۲۰	۴۴۸۴	محمد جان اسد والے "	"
۳	۴۴۶۷	حاجی شاہ صوفی عبدالحمید خانصاحب " "	۲۱	۴۴۸۵	میاں حاجی محکم دین دوست محمد صاحب	"
۴	۴۴۶۸	عبدالحکیم صاحب عرف اللہ رکھا " "	۲۲	۴۴۸۶	میاں غلام مصطفیٰ مولابخش صاحب	"
۵	۴۴۶۹	شیخ محمد صدیق صاحب " "	۲۳	۴۴۸۷	ممتاز الدین صاحب کولوٹولا اسٹریٹ	"
۶	۴۴۷۰	یونائیٹڈ اوپٹیکل کمپنی لمیٹڈ " "	۲۴	۴۴۸۸	ممتاز العارفین صاحب "	"
۷	۴۴۷۱	مطیع الرحمٰن صاحب " "	۲۵	۴۴۸۹	ایس نورالٰہی صاحب "	"
۸	۴۴۷۲	منشی عبدالحمید صاحب ساگردت لین "	۲۶	۴۴۹۰	عبدالمجید صاحب "	"
۹	۴۴۷۳	میاں محمد اسمٰعیل محمد لطیف صاحبان فیرس لین	۲۷	۴۴۹۱	محمد کامل صاحب "	"
۱۰	۴۴۷۴	میاں حاجی مولابخش محمد یعقوب صاحب "	۲۸	۴۴۹۲	عبدالسلام صاحب "	"
۱۱	۴۴۷۵	ایس محمد رفیق محبوب الٰہی صاحبان "	۲۹	۴۴۹۳	عتیق الرحمٰن صاحب "	"
۱۲	۴۴۷۶	میاں حاجی محمد بخش نظیر حسین صاحبان "	۳۰	۴۴۹۴	حاجی اعجاز الدین صاحب "	"
۱۳	۴۴۷۷	زکریا الیاس صاحب فیرس لین "	۳۱	۴۴۹۵	محمد یوسف صاحب "	"
۱۴	۴۴۷۸	مولوی برادرس فیرس لین "	۳۲	۴۴۹۶	شیخ شفیع الدین صاحب "	"
۱۵	۴۴۷۹	میاں حاجی عبدالرحیم محمد اسمٰعیل صاحب " "	۳۳	۴۴۹۷	شیخ انیس الدین صاحب "	"
۱۶	۴۴۸۰	محمد شریف محمد یوسف صاحبان " "	۳۴	۴۴۹۸	محمد نقی صاحب "	"
۱۷	۴۴۸۱	میاں حاجی کریم بخش محمد صدیق صاحب " "	۳۵	۴۴۹۹	حاجی عبدالکریم صاحب "	"
۱۸	۴۴۸۲	میاں ایزد بخش محمد عمر صاحبان " "	۳۶	۴۵۰۰	احمد ضیا کریم صاحب "	"

نمبرشمار	نمبرہمدرد	ہمدرد جامعہ جناب
۳۷	۴۵۰۱	عبدالحمید صاحب کولوٹولا اسٹریٹ کلکتہ
۳۸	۴۵۰۲	ام آر ذکی صاحب 〃 〃
۳۹	۴۵۰۳	عبیدالرحمٰن صاحب 〃 〃
۴۰	۴۵۰۴	محمد ذکی صاحب 〃 〃
۴۱	۴۵۰۵	محمد ادریس صاحب 〃 〃
۴۲	۴۵۰۶	میاں حاجی چراغ دین صاحب 〃 〃
۴۳	۴۵۰۷	حاجی اللہ بخش برادر صاحب 〃 〃
۴۴	۴۵۰۸	رحمٰن الہی صاحب 〃 〃
۴۵	۴۵۰۹	ہدایت اللہ صاحب 〃 〃
۴۶	۴۵۱۰	حاجی شیخ انوارالحق صاحب 〃 〃
۴۷	۴۵۱۱	محمد سعید میران صاحب 〃 〃
۴۸	۴۵۱۲	محمد فضل احمد صاحب 〃 〃
۴۹	۴۵۱۳	محمد سمیع احمد صاحب 〃 〃
۵۰	۴۵۱۴	فیروزالدین محمد شفیع صاحب 〃 〃
۵۱	۴۵۱۵	سلطان احمد صاحب کیننگ اسٹریٹ 〃
۵۲	۴۵۱۶	اصغر حسین صاحب 〃 〃
۵۳	۴۵۱۷	بخش الہی صاحب 〃 〃
۵۴	۴۵۱۸	ایس محمد احمد برادر 〃 〃
۵۵	۴۵۱۹	شیخ عبدالکریم صاحب 〃 〃
۵۶	۴۵۲۰	حاجی عبدالرحمٰن صاحب 〃 〃
۵۷	۴۵۲۱	محمد لیاقت اللہ خاں صاحب 〃 〃
۵۸	۴۵۲۲	حبیب علی محمد صاحب 〃 〃
۵۹	۴۵۲۳	شیخ عبدالغنی صاحب 〃 〃
۶۰	۴۵۲۴	جمیل الرحمٰن صاحب کیننگ اسٹریٹ کلکتہ
۶۱	۴۵۲۵	محمد صالحین صاحب 〃 〃
۶۲	۴۵۲۶	محمد احمد صاحب 〃 〃
۶۳	۴۵۲۷	فضل الہی صاحب 〃 〃
۶۴	۴۵۲۸	محمد دین صاحب 〃 〃
۶۵	۴۵۲۹	رحمٰن اینڈ کمپنی 〃 〃
۶۶	۴۵۳۰	ایس اے کرم اینڈ سنس 〃 〃
۶۷	۴۵۳۱	ضمیر احمد صاحب 〃 〃
۶۸	۴۵۳۲	آفتاب احمد صاحب 〃 〃
۶۹	۴۵۳۳	محمد امین صاحب 〃 〃
۷۰	۴۵۳۴	محمد اشفاق صاحب 〃 〃
۷۱	۴۵۳۵	حاجی محمد اسمٰعیل اینڈ سنس 〃 〃
۷۲	۴۵۳۶	محمد عطاء اللہ شاہ صاحب 〃 〃
۷۳	۴۵۳۷	فضل الہی صاحب 〃 〃
۷۴	۴۵۳۸	ریاض الدین صاحب 〃 〃
۷۵	۴۵۳۹	محمد ابراہیم صاحب 〃 〃
۷۶	۴۵۴۰	ایم بی اینڈ سنز لورچیت پور روڈ 〃
۷۷	۴۵۴۱	محمود خاں صاحب 〃 〃
۷۸	۴۵۴۲	مسرز امین برادر 〃 〃
۷۹	۴۵۴۳	محمد میاں صاحب نمبر ۲ 〃 〃
۸۰	۴۵۴۴	محمد صادق صاحب 〃 〃
۸۱	۴۵۴۵	مولوی نور محمد صاحب 〃 〃
۸۲	۴۵۴۶	حافظ سعیدالدین صاحب 〃 〃
۸۳	۴۵۴۷	محمد ہادی صاحب 〃 〃

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	ہمدرد جامعہ
۸۴	۴۵۴۸	حبیب الرحمٰن صاحب لورچیت پور روڈ کلکتہ	۱۰۷	۴۵۷۱	محمد یسین محمد جان صاحبان لورچیت پور روڈ کلکتہ
۸۵	۴۵۴۹	غلام ملک حیدر صاحب 〃 〃	۱۰۸	۴۵۷۲	یعقوب برادر 〃 〃
۸۶	۴۵۵۰	غلام نبی صاحب 〃 〃	۱۰۹	۴۵۷۳	ایم اے سیگل اینڈ سنز 〃 〃
۸۷	۴۵۵۱	غلام محمد صاحب 〃 〃	۱۱۰	۴۵۷۴	انڈین شو فیکٹری 〃 〃
۸۸	۴۵۵۲	اسلام الدین صاحب 〃 〃	۱۱۱	۴۵۷۵	آزاد شو اسٹور 〃 〃
۸۹	۴۵۵۳	صادر علی صاحب 〃 〃	۱۱۲	۴۵۷۶	محبوب اینڈ کمپنی 〃 〃
۹۰	۴۵۵۴	سید حسن اکبر صاحب 〃 〃	۱۱۳	۴۵۷۷	کراؤن فوٹ ویر کمپنی 〃 〃
۹۱	۴۵۵۵	حاجی فضل دین صاحب 〃 〃	۱۱۴	۴۵۷۸	ریاض اینڈ کمپنی 〃 〃
۹۲	۴۵۵۶	سید عالم صاحب 〃 〃	۱۱۵	۴۵۷۹	منور برادرس صاحبان' بنٹنگ اسٹریٹ 〃
۹۳	۴۵۵۷	عبدالمجید صاحب 〃 〃	۱۱۶	۴۵۸۰	میاں اللہ بخش حاجی محمد سعید و
۹۴	۴۵۵۸	حاجی محمد دین نور الٰہی صاحبان کولوٹولہ 〃	۱۱۷		محمد شریف صاحبان 〃
۹۵	۴۵۵۹	حاجی رحیم الدین عبدالکریم 〃 〃 〃	۱۱۸	۴۵۸۱	میاں محمد اسمٰعیل صاحب سیگل 〃 〃
۹۶	۴۵۶۰	خواجہ محمد امین صاحب لورچیت پور 〃	۱۱۹	۴۵۸۲	غلام نبی غلام رسول صاحبان 〃 〃
۹۷	۴۵۶۱	محمد سعید صاحب 〃 〃	۱۲۰	۴۵۸۳	محمد یوسف صاحب 〃 〃
۹۸	۴۵۶۲	نواب محمد صدیق صاحب 〃 〃	۱۲۱	۴۵۸۴	سید اختر حسن صاحب 〃 〃
۹۹	۴۵۶۳	مولوی عبدالرزاق صاحب 〃 〃	۱۲۲	۴۵۸۵	محمد سلیم خاں صاحب 〃 〃
۱۰۰	۴۵۶۴	شیخ معراج الدین صاحب 〃 〃	۱۲۳	۴۵۸۶	محمد معین الدین صاحب 〃 〃
۱۰۱	۴۵۶۵	معراج الدین صاحب 〃 〃	۱۲۴	۴۵۸۷	فیاض الدین اینڈ کو 〃 〃
۱۰۲	۴۵۶۶	شیخ کالا چاند صاحب 〃 〃	۱۲۵	۴۵۸۸	ایم اسمٰعیل اینڈ کو 〃 〃
۱۰۳	۴۵۶۷	محفوظ الدین صاحب 〃 〃	۱۲۶	۴۵۸۹	عبدالمجید صاحب 〃 〃
۱۰۴	۴۵۶۸	شبو شیر خاں صاحب 〃 〃	۱۲۷	۴۵۹۰	میاں محمد یوسف سیگل صاحب 〃 〃
۱۰۵	۴۵۶۹	محمد دین صاحب 〃 〃	۱۲۸	۴۵۹۱	حاجی عبدالکریم صاحب 〃 〃
۱۰۶	۴۵۷۰	شیخ محمد ابراہیم صاحب 〃 〃	۱۲۹	۴۵۹۲	اے ایچ محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃

نمبر شمار	ہمدرد جامعہ نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	نمبر شمار	ہمدرد جامعہ نمبر	ہمدرد جامعہ جناب
۱۳۰	۴۵۹۳	دوست محمد صاحب وانڈوا سٹریٹ کلکتہ	۱۳۸	۴۶۰۱	محمد سلیمان صاحب واڈ ڈاکینگ سٹریٹ کلکتہ
۱۳۱	۴۵۹۴	گرینڈ واچ اینڈ کمپنی "	۱۳۹	۴۶۰۲	قاسم ابراہیم صاحب باجو " "
۱۳۲	۴۵۹۵	عبدالقوی حاجی احمد صاحب " "	۱۴۰	۴۶۰۳	ہاشم غلام علی مصطفی صاحب " "
۱۳۳	۴۵۹۶	ملا محمد فاضل کریم صاحبان چیت پور روڈ "	۱۴۱	۴۶۰۴	انعام اللہ ہاشمی صاحب " علیگڈھ
۱۳۴	۴۵۹۷	محمد تقی صاحب کولوٹولہ سٹریٹ "	۱۴۲	۴۶۰۵	انور قریشی صاحب " پٹنہ
۱۳۵	۴۵۹۸	شیخ محمد رفیع صاحب " "	۱۴۳	۴۶۰۶	محمد مستقیم صاحب رام پور
۱۳۶	۴۵۹۹	جناب اسحٰق صاحب جاندنہ " "	۱۴۴	۴۶۰۷	شیخ عبدالخالق صاحب دہلی
۱۳۷	۴۶۰۰	خوندکار علی افضل صاحب " "	۱۴۵	۴۶۰۸	ایس ایم یعقوب صاحب آگرہ

بابت ماہ مئی

نمبر شمار	ہمدرد جامعہ نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	مقام	نمبر شمار	ہمدرد جامعہ نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	مقام
۱	۴۶۰۹	ملک محمد الیاس صاحب	کلکتہ	۱۴	۴۶۲۲	عبدالرزاق صاحب شیخ تھو	ملکاپور
۲	۴۶۱۰	عبدالمنان صاحب	"	۱۵	۴۶۲۳	مقصود علی خانصاحب	"
۳	۴۶۱۱	پروفیسر محفوظ الحق صاحب	"	۱۶	۴۶۲۴	قربان حسین ملا احمد علی سیٹھ صاحب	"
۴	۴۶۱۲	محمد بشیر مرزا صاحب	"	۱۷	۴۶۲۵	طاہر علی ملا قادر بھائی صاحب	"
۵	۴۶۱۳	ایم ایس ضحیٰ صاحب بالسٹر	"	۱۸	۴۶۲۶	غلام عباس محمد علی سیٹھ صاحب	"
۶	۴۶۱۴	شاہ کلیم الرحمٰن صاحب لکچرار	"	۱۹	۴۶۲۷	عبد علی حاجی ملا قاسم علی سیٹھ صاحب	"
۷	۴۶۱۵	محمد عبدالباری صاحب	"	۲۰	۴۶۲۸	نور محمد سیٹھ صاحب ولد اسمٰعیل صاحب	"
۸	۴۶۱۶	ذکاء اللہ خاں صاحب	"	۲۱	۴۶۲۹	شیخ برہان ولد شیخ بڈھن صاحب	"
۹	۴۶۱۷	زاہد عمر صاحب	"	۲۲	۴۶۳۰	حافظ عبدالعزیز صاحب پٹنہ	"
۱۰	۴۶۱۸	ایس اے حیدر صاحب	"	۲۳	۴۶۳۱	سید حسن صاحب	بہار شریف
۱۱	۴۶۱۹	شیخ محمد اشفاق صاحب	"	۲۴	۴۶۳۲	شاہ رکن الدین احمد صاحب	"
۱۲	۴۶۲۰	محمد یوسف انبالوی	"	۲۵	۴۶۳۳	سید شاہ محمد سجاد صاحب	"
۱۳	۴۶۲۱	حکیم وصال الدین صاحب	برہانپور	۲۶	۴۶۳۴	عبدالحکیم صاحب پٹنہ	پٹنہ

نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ بناب		نمبر شمار	نمبر ہمدرد	ہمدرد جامعہ	
۲۷	۴۶۳۵	خانصاحب حکیم یوسف حسن خاں صاحب سوری	پٹنہ	۵۰	۴۶۵۸	میاں محمد حیات اینڈ سنس	کلکتہ
۲۸	۴۶۳۶	محمد اقبال صاحب	نئی دہلی	۵۱	۴۶۵۹	محمد امین صاحب	کلکتہ
۲۹	۴۶۳۷	حاجی احمد مجتبیٰ صاحب	〃	۵۲	۴۶۶۰	اسمٰعیل احمد ماموجی صاحب	〃
۳۰	۴۶۳۸	مسٹری رحیم بخش صاحب	〃	۵۳	۴۶۶۱	صادق برادر صاحبان	〃
۳۱	۴۶۳۹	ڈاکٹر اعز ز نقابی صاحب	دہلی	۵۴	۴۶۶۲	معین الدین صاحب	〃
۳۲	۴۶۴۰	منشی عبدالحلیم صاحب	کلکتہ	۵۵	۴۶۶۳	ایم علم الدین صاحب	〃
۳۳	۴۶۴۱	سمیع الدین احمد صاحب	〃	۵۶	۴۶۶۴	اظہار علی عباسی صاحب	〃
۳۴	۴۶۴۲	میڈیسن سپلائی ایجنسی	〃	۵۷	۴۶۶۵	چودھری انوار علی صاحب	〃
۳۵	۴۶۴۳	محبوب الٰہی صاحب بتوسط ایچ ایس عبدالغنی	〃	۵۸	۴۶۶۶	خان بہادر خلیفہ محمد اسد اللہ صاحب	〃
۳۶	۴۶۴۴	دوست محمد صاحب	〃	۵۹	۴۶۶۷	ابوالمکارم فضل الوہاب صاحب	〃
۳۷	۴۶۴۵	مولا بخش برادر صاحبان	〃	۶۰	۴۶۶۸	فخرالدین احمد صاحب	〃
۳۸	۴۶۴۶	ابونصر محمد اکرم	〃	۶۱	۴۶۶۹	محمد سعید صاحب	〃
۳۹	۴۶۴۷	سید ریحان احمد صاحب	〃	۶۲	۴۶۷۰	محمد حنیف صاحب	〃
۴۰	۴۶۴۸	مسز عزیزہ ریحان احمد صاحب	〃	۶۳	۴۶۷۱	محمد عاقل صاحب پروفیسر جامعہ	دہلی
۴۱	۴۶۴۹	مسٹر نظام الدین سلیمان صاحب	〃	۶۴	۴۶۷۲	محمد عبدالحمید خاں بوہرے	بمبئی
۴۲	۴۶۵۰	شیخ رفعت علی قدوائی صاحب	〃	۶۵	۴۶۷۳	شیخ احمد عبداللطیف خاں صاحب تانگا فروش	〃
۴۳	۴۶۵۱	محمد عثمان صاحب	〃	۶۶	۴۶۷۴	ایس ایم احمد صاحب	دہلی
۴۴	۴۶۵۲	مرزا عبدالحامد بیگ صاحب چغتائی	〃	۶۷	۴۶۷۵	عبداللطیف صاحب	〃
۴۵	۴۶۵۳	منظور احمد خاں صاحب	〃				
۴۶	۴۶۵۴	محمد امین صاحب انڈو جاپانا ٹریڈنگ کو	〃				
۴۷	۴۶۵۵	یعقوب اسمٰعیل صاحب تاجر	〃				
۴۸	۴۶۵۶	محمد سلطان صاحب	〃				
۴۹	۴۶۵۷	عبدالرزاق حاجی عبدالستار صاحبان	〃				

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقومات جو ماہ مئی میں ہمیں اپنے منتظمین اور سفرا کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے۔ دفتر ممنون ہوگا۔
(مرتب)

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدردِ جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدردِ جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱-	۶۱۲	جلیل احمد صاحب قدوائی جرنلسٹ نئی دہلی	عا	۱۷	۱۶۱۳ اے	حاجی رشید احمد صاحب کشمیری گیٹ	عا/
۲-	۶۲۴	شاہد علی متعلم جامعہ	عہ/	۱۸	۱۶۱۴ اے	محمد تقی صاحب اینڈ سنز چاندنی چوک	۴/
۳-	۶۲۵	خواجہ محمد عبد المجید صاحب بی اے ٹیامحل	ے/	۱۹	۱۶۱۵ اے	شمس العارفین صاحب دوائی والے	۴/
۴-	۶۲۹	مرغوب احمد صاحب توفیق کوچہ پنڈت	عا/	۲۰	۱۶۱۶ اے	سید محمد احمد صاحب کوچہ چیلاں	عہ/
۵-	۱۶۰۱ اے	عبد الرحیم صاحب کٹرہ قطب الدین	۴/	۲۱	۱۶۱۷ اے	خواجہ اسد اللہ صاحب دریا گنج	۸/
۶-	۱۶۰۲ اے	حاجی بشیر احمد صاحب جفت مرچنٹ	۸/	۲۲	۱۶۱۸ اے	محمد احمد صاحب چاتولا باڑہ ہندوراؤ	۴/
۷-	۱۶۰۳ اے	سرفراز الحق صاحب کوچہ چیلاں	۴/	۲۳	۱۶۱۹ اے	ڈاکٹر محمد احمد صاحب ڈنٹسٹ	۸/
۸-	۱۶۰۴ "	شاہد احمد صاحب ڈپٹی ساقی	عہ	۲۴	۱۶۲۰ اے	ڈاکٹر ناصر عباس صاحب	عہ/
۹-	۱۶۰۵ "	مولوی عبد الصمد صاحب عربک کالج	عا/	۲۵	۱۶۲۱ اے	کالے خاں صاحب فتحپوری	۸/
۱۰-	۱۶۰۶ "	محمد رفیق صاحب سوٹ والے صدر بازار	۴/	۲۶	۱۶۲۲ اے	مقبول احمد صاحب باغیچی اچھے جی	عہ/
۱۱-	۱۶۰۷ "	سردار علی صاحب جامع مسجد	۸/	۲۷	۱۶۲۳ اے	علاء الدین صاحب باڑہ ہندوراؤ	عہ/
۱۲	۱۶۰۸ اے	حکیم مسعود حسن صاحب فاضل سبزی منڈی	عہ/	۲۸	۱۶۲۴ اے	عبد اللطیف صاحب "	۲/
۱۳	۱۶۰۹ اے	میاں محمد اسحاق صاحب سوداگر چرم	ے/	۲۹	۱۶۲۵ اے	شیخ رفیع الدین صاحب "	عہ/
۱۴	۱۶۱۰ اے	حافظ محمد ابراہیم صاحب اینڈ کمپنی	عا/	۳۰	۱۶۲۶ اے	سراج الدین صاحب سرائے حافظ بنا	۴/
۱۵	۱۶۱۱ اے	ممتاز الدین صاحب سوداگر	عہ/	۳۱	۱۶۲۷ اے	حاجی عبد الحمید صاحب موتی والے	۴/
۱۶	۱۶۱۲ اے	حاجی چھوٹے میاں صاحب گندہ نالہ	۸/	۳۲	۱۶۲۸ اے	انوار الحق صاحب ایم اے ایم عرفان کوچہ چابک خند	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۳۳	۱۹۲۹ اے	ایم شفیع احمد صاحب بی اے	۸ر	۵۶	۴۹۲۴ اے	عبدالرزاق محمد اسحاق صاحب	عہ ر
۳۴	۱۹۳۰ اے	کلو صاحب تالے والے چاندنی چوک	۴ر	۵۷	۴۹۲۵ ″	مرزا سلیمان صاحب جوہری	عہ ر
۳۵	۱۹۳۱ اے	قدیر الدین احمد صاحب وکیل	عہ ر	۵۸	۴۹۲۶ ″	حاجی عبدالغنی فضل الحق صاحبان	عا ر
۳۶	۱۹۳۲ اے	شیخ رفیع الدین محمد اسحاق صاحبان	۸ر	۵۹	۴۹۲۷ ″	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب کٹرہ نیل	عہ ر
۳۷	۱۹۳۳ اے	مولنا سجاد حسین صاحب فتحپوری	۴ر	۶۰	۴۹۲۸ ″	حافظ شہاب الدین صاحب	۲ر
۳۸	۱۹۳۴ اے	حکیم عزیز الرحمن صاحب قصاب پورہ	۸ر	۶۱	۴۹۲۹ ″	ریاض الحسن صاحب ہیڈ ماسٹر	عہ ر
۳۹	۱۹۳۵ ″	ضیاء الدین احمد صاحب پھاٹک حبش خاں	۶ر	۶۲	۴۹۳۰ ″	چھوٹے خانصاحب مستری	۸ر
۴۰	۴۰۴۰ ″	سید محمد میر عبدالغنی صاحب صدر بازار	۴ر	۶۳	۴۹۳۱ ″	محمد بشیر الدین نصیر الدین صاحبان	۴ر
۴۱	۴۰۴۲ ″	شیخ محمد عطاء اللہ صاحب ″	۸ر	۶۴	۴۹۳۲ ″	بابو رحمت اللہ صاحب	عا ر
۴۲	۴۷۸۰ ″	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان	۸ر	۶۵	۴۹۳۳ ″	سید نصرت علی صاحب چتلا دروازہ	عہ ر
۴۳	۴۷۸۱ ″	میر عزیز الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر منشیزا	عہ ر	۶۶	۴۹۳۴ ″	محمد صلاح الدین صاحب قریشی	۸ر
۴۴	۴۷۸۲ ″	سید محمد اختر حسین صاحب اخبار ریاست	۸ر	۶۷	۴۹۳۵ ″	محمد زبیر صاحب ٹیا محل	۸ر
۴۵	۴۷۸۳ ″	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب ہمدرد دواخانہ	صہ ر	۶۸	۴۹۳۶ ″	شیخ جمال الدین صاحب	۴ر
۴۶	۴۷۸۴ ″	شیخ عبدالرشید صاحب کشمیری گیٹ	عہ ر	۶۹	۴۹۳۷ ″	محمد حسین خادم صاحب مسلم ہوٹل	عہ ر
۴۷	۴۷۸۵ ″	میاں اللہ بخش و دیگر صاحبان	ے ر	۷۰	۴۹۳۸ ″	بدرالحسن صاحب بی اے جامعہ	۸ر
۴۸	۴۷۸۶ ″	احمد حسن خانصاحب غابرادرس	عا ر	۷۱	۴۹۳۹ ″	مرزا فیاض بیگ صاحب	۴ر
۴۹	۴۷۸۷ ″	ظہیر الدین صاحب چشتی کمپنی	عہ ر	۷۲	۴۹۴۰ ″	حافظ عبدالحکیم حبیب الرحمن صاحبان	۴ر
۵۰	۴۷۸۸ ″	امجد حسین خانصاحب غابرادرس	۴ر	۷۳	۴۹۴۱ ″	ایم انعام الحق صاحب سبزی منڈی	۴ر
۵۱	۴۷۸۹ ″	سید مقصود صاحب بی اے کوچہ پنڈت	عا ر	۷۴	۴۹۴۲ ″	منشی عنفر الدین صاحب ″	۴ر
۵۲	۴۷۹۰ ″	سید نصیر الدین چوڑیوالان	عہ ر	۷۵	۴۹۴۳ ″	حاجی نور الدین صاحب	۴ر
۵۳	۴۷۹۱ ″	حاجی عباد اللہ خانصاحب سبزی منڈی	عا ر	۷۶	۴۹۴۴ ″	حکیم محمد کبیر الدین صاحب قرولباغ	عہ ر
۵۴	۴۷۹۲ ″	محمد دیار خانصاحب ″	۸ر	۷۷	۴۹۴۵ ″	میاں محمد رفیق صاحب صدر بازار	للعہ ر
۵۵	۴۷۹۳ ″	منشی حفیظ احمد صاحب ″	۴ر	۷۸	۴۹۴۶ ″	عبدالمجید صاحب ″	ے ر

نمبر شمار		ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۷۹	۴۹۴۷	شیخ محمد تقی صاحب چاندنی چوک	عہ	۱۰۲	۴۹۷۰	محبوب احمد صاحب انصاری	۴ر
۸۰	۴۹۴۸	محمد ادریس صاحب باڑی اینڈ کو	عہ	۱۰۳	۴۹۷۱	پروفیسر مولنا عبدالرحمن صاحب	عہ
۸۱	۴۹۴۹	بشیر مرزا صاحب	۸ر	۱۰۴	۴۹۷۲	صوفی محمد صغیر حسین صاحب فتحپوری	عہ
۸۲	۴۹۵۰	حافظ رحمت الٰہی محمد بلال صاحب	۴ر	۱۰۵	۴۹۷۳	مولنا اصغر علی صاحب	۴ر
۸۳	۴۹۵۱	ادیوداس گاندھی جی	للعہ	۱۰۶	۴۹۷۴	ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب	۸ر
۸۴	۴۹۵۲	ڈی ایم ملک صاحب	عـہ	۱۰۷	۴۹۷۵	غلام السبطین صاحب بڑا دواخانہ	ع/
۸۵	۴۹۵۳	ملک غلام محمد صاحب عیدگاہ روڈ	عـہ	۱۰۸	۴۹۷۶	عبدالحامد صاحب خوشنویس	عہ
۸۶	۴۹۵۴	شیخ انیس الرحمن صاحب صدر بازار	۴ر	۱۰۹	۴۹۷۷	حافظ نور محمد صاحب صدر بازار	عہ
۸۷	۴۹۵۵	منشی حشمت اللہ صاحب گلی ماتاوالی	عہ	۱۱۰	۴۹۷۹	محمد شفیع محمد خلیل اینڈ کو	۸ر
۸۸	۴۹۵۶	صلاح الدین صاحب میر درد روڈ	۸ر	۱۱۱	۴۹۸۰	خواجہ سرور حسن صاحب یونیورسٹی	عـہ
۸۹	۴۹۵۷	جی ایم خانصاحب اشوکا روڈ	عہ	۱۱۲	۴۹۸۱	این آر ملکانی صاحب	عہ
۹۰	۴۹۵۸	ایم یامین صاحب امپیریل تمباکو کمپنی	عہ	۱۱۳	۴۹۸۲	حکیم محمد فرید احمد صاحب عباسی	۸ر
۹۱	۴۹۵۹	شہاب الدین صاحب	عہ	۱۱۴	۴۹۸۳	محمد صدیق صاحب صدر بازار	ع/
۹۲	۴۹۶۰	رفیق احمد صاحب ڈاکٹر لین	عہ	۱۱۵	۴۹۸۴	عبدالرزاق صاحب تراہہ بہرام خان	۲ر
۹۳	۴۹۶۱	احمد اسلام خانصاحب کلاتھ ملز	صہ	۱۱۶	۴۹۷۸	شیخ صبور احمد صاحب صدر بازار	۸ر
۹۴	۴۹۶۲	بابو تلوک ناتھ صاحب	عہ	۱۱۷	۴۹۸۵	قمرالدین صاحب ٹیچر	۴ر
۹۵	۴۹۶۳	عبدالرزاق صاحب سرکیوالان	عہ	۱۱۸	۴۹۸۶	محمد حسین صاحب	۴ر
۹۶	۴۹۶۴	ملک آفتاب احمد صاحب نوابگنج	عہ	۱۱۹	۴۹۸۷	محمود علی صاحب علوی	ع/
۹۷	۴۹۶۵	بابو محمد ابراہیم صاحب گلی سوئیوالان	۴ر	۱۲۰	۴۹۸۸	خان بہادر سلیمان صاحب	صہ
۹۸	۴۹۶۶	محمد سلیم خانصاحب ڈوروالان	۴ر	۱۲۱	۴۹۸۹	سید مقبول حسن صاحب نشیمن بلڈنگ	۴ر
۹۹	۴۹۶۷	مسز صابری صاحبہ پہاڑی دریان	۴ر	۱۲۲	۴۹۹۰	عبدالرزاق صاحب ایم اے	عہ
۱۰۰	۴۹۶۸	منشی شمس الدین صاحب ڈوروالان	۴ر	۱۲۳	۴۹۹۱	حکیم عنایت اللہ صاحب	عہ
۱۰۱	۴۹۶۹	سعید احمد صاحب گلی کلیان سنگھ	۴ر	۱۲۴	۴۹۹۲	سید محمد شفیع صاحب چھالیہ فروش	۲ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۲۵	۴۹۹۳ اے	محمد شفیع صاحب چتلی قبر دہلی	۲ر	۱۴۸	۱۶۶۸ اے	غالب علی شاہ صاحب ہوم ڈیپارٹمنٹ	للعہ
۱۲۶	۴۹۹۴	حکیم احمد حسن خانصاحب 〃	۲ر	۱۴۹	〃 ۱۶۶۹	مولنٰا محمد مختار احمد صاحب 〃	عہ
۱۲۷	〃 ۴۹۹۵	مرزا شوکت اللہ بیگ صاحب 〃	۴ر	۱۵۰	〃 ۱۶۷۰	مفتی محمد عبداللطیف صاحب 〃	۸ر
۱۲۸	〃 ۴۹۹۶	ڈاکٹر بشیر احمد صاحب 〃	عہ	۱۵۱	〃 ۱۶۷۱	محمد اسلام صاحب 〃	عہ
۱۲۹	〃 ۴۹۹۷	مولوی محمد احمد صاحب فتحپوری سکول	عہ	۱۵۲	〃 ۱۶۷۲	چودہری غلام محمد صاحب پروفیسر 〃	عہ
۱۳۰	〃 ۴۹۹۸	عبدالحمید صاحب حمیدیہ پریس	عہ	۱۵۳	〃 ۱۶۷۳	خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب 〃	عہ
۱۳۱	〃 ۴۹۹۹	ارشاد حسین صاحب حوض قاضی	۴ر	۱۵۴	〃 ۱۶۷۴	شیخ عبداللہ خانصاحب 〃	ۓ
۱۳۲	〃 ۵۰۰۰	اکرام الدین صاحب 〃	۴ر	۱۵۵	〃 ۱۶۷۵	سید باقر حسین صاحب 〃	۶ر
۱۳۳	〃 ۵۰۰۱	شمعون احمد صاحب نئی دہلی	عہ	۱۵۶	〃 ۱۶۷۶	محمد حشمت علی صاحب ریلوے بورڈ آفس	۸ر
۱۳۴	〃 ۱۶۵۴	لیاقت اللہ خانصاحب 〃	۸ر	۱۵۷	〃 ۱۶۷۷	خانصاحب عبدالعلی صاحب 〃	عہ
۱۳۵	〃 ۱۶۵۵	محمد شریف صاحب قریشی 〃	۸ر	۱۵۸	〃 ۱۶۷۸	اکرام اللہ خانصاحب 〃	۸ر
۱۳۶	〃 ۱۶۵۶	بیگم صاحبہ محمد غیور صاحب 〃	۴ر	۱۵۹	〃 ۱۶۷۹	چودہری محمد سرور صاحب 〃	عہ
۱۳۷	〃 ۱۶۵۷	محمد اسمٰعیل صاحب 〃	عہ	۱۶۰	〃 ۱۶۸۰	محمد خلیل صاحب 〃	عہ
۱۳۸	〃 ۱۶۵۸	تاج الدین صاحب 〃	عہ	۱۶۱	〃 ۱۶۸۱	اے ایس محمود صاحب 〃	۸ر
۱۳۹	〃 ۱۶۵۹	ملک علم الدین صاحب 〃	عہ	۱۶۲	〃 ۱۶۸۲	مولوی محمد ابراہیم صاحب 〃	۴ر
۱۴۰	〃 ۱۶۶۰	محمد غیور صاحب 〃	۸ر	۱۶۳	〃 ۱۶۸۳	عبدالرزاق صاحب 〃	عاَ
۱۴۱	〃 ۱۶۶۱	منشی کریم بخش صاحب 〃	۸ر	۱۶۴	〃 ۱۶۸۴	محمد عبدالغفار صاحب 〃	۸ر
۱۴۲	〃 ۱۶۶۲	صوفی غلام قادر صاحب 〃	۸ر	۱۶۵	〃 ۱۶۸۵	بیگم صاحبہ حشمت علی صاحب 〃	۴ر
۱۴۳	〃 ۱۶۶۳	سید ضمیر الحسن صاحب برنی 〃	عہ	۱۶۶	〃 ۱۶۸۶	حمیرہ صاحبہ 〃	۴ر
۱۴۴	〃 ۱۶۶۴	مقبول احمد صاحب انصاری 〃	۸ر	۱۶۷	〃 ۱۶۸۷	ایس اے حیات صاحب 〃	عہ
۱۴۵	〃 ۱۶۶۵	آغا علی مصطفٰی صاحب 〃	۴ر	۱۶۸	〃 ۱۶۸۸	مولوی عبدالرب صاحب	عہ
۱۴۶	〃 ۱۶۶۶	سید محمد ذاکر صاحب 〃	۴ر	۱۶۹	〃 ۱۶۸۹	خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب	ۓ
۱۴۷	〃 ۱۶۶۷	مولوی حبیب الرحمٰن صاحب 〃	۴ر	۱۷۰	〃 ۱۶۹۰	فتح محمد صاحب شیفتہ	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم
۱۶۱	۱۶۹۱	محمد متین صاحب ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ	عہ ر	۱۹۴	۵۰۶۴	تنویر علی صاحب انڈین سٹور ڈیپارٹمنٹ	۸ر
۱۶۲	۱۶۹۲	ایم طفیل محمد صاحب 〃	۸ر	۱۹۵	۵۰۶۵	طفیل محمد صاحب 〃	۴ر
۱۶۳	۱۶۹۳	خواجہ غلام حسین صاحب 〃	عہ ر	۱۹۶	۵۰۶۶	حکیم علی صاحب 〃	۴ر
۱۶۴	۱۶۹۴	عبدالواحد صاحب 〃	۴ر	۹۷	۵۰۶۷	ضیاء الدین احمد صاحب 〃	۴ر
۱۶۵	۱۶۹۵	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب 〃	عہ ر	۱۹۸	۵۰۶۸	خورشید الدولہ صاحب 〃	۴ر
۱۶۶	۱۶۹۶	سید صابر علی صاحب 〃	عہ ر	۱۹۹	۵۰۶۹	جمیل الدین صاحب 〃	۴ر
۱۶۷	۱۶۹۷	محمد اشرف صاحب	۸ر	۲۰۰	۵۰۷۰	شیخ محمد امین صاحب 〃	۴ر
۱۶۸	۱۶۹۸	مولوی عبدالرحمٰن صاحب	۸ر	۲۰۰	۵۰۷۱	معراج الدین احمد صاحب 〃	۴ر
۱۶۹	۱۶۹۹	محمد فاضل صاحب ایم ایس برانچ	۸ر	۲۰۲	دوچیک ۲۵۴	مولوی سعد الدین صاحب اُستاذ جامعہ	عہ ر
۱۸۰	۱۷۰۰	عبدالحق صاحب 〃	۴ر	۲۰۳	〃	شاہ حسام الدین صاحب 〃	۴ر
۱۸۱	۵۰۵۱	حاجی برکت اللہ صاحب ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ	۸ر				
۱۸۲	۵۰۵۲	محمد نصر اللہ صاحب کامرس ڈیپارٹمنٹ	عہ ر			میزان	۲۹۲ ما بعد ۴ر
۱۸۳	۵۰۵۳	محمد عبدالغنی صاحب شہید 〃	عہ ر			**یوپی**	
۱۸۴	۵۰۵۴	صدر العلی صاحب 〃	۸ر				
۱۸۵	۵۰۵۵	غلام محمد صاحب 〃	۸ر	۱	۶۰۵	مولوی محمد عزیز صاحب اعظم گڈھ	عا ر
۱۸۶	۵۰۵۶	عبدالرحمٰن صاحب 〃	۸ر	۲	۶۴۱	چودھری محمد وسیم صاحب بیرسٹر لکھنؤ	صہ ر
۱۸۷	۵۰۵۷	معصوم علی صاحب 〃	۴ر	۳	۶۴۲	عبدالستار صاحب صدیقی الٰہ آباد	صہ ر
۱۸۸	۵۰۵۸	میاں محمد صاحب 〃	عہ ر	۴	۶۴۶	واحد حسین خانصاحب نجیب آباد	صہ ر
۱۸۹	۵۰۵۹	احسان الحق صاحب ایس ریرانچ	۴ر	۵	۲۷۷۰	سید وجاہت حسین صاحب لکھنؤ	عہ ۱۲ر
۱۹۰	۵۰۶۰	حامد علی صاحب کامرس ڈیپارٹمنٹ	۴ر	۶	۲۷۷۱	پروفیسر وحید الرحمٰن صاحب 〃	عہ ر
۱۹۱	۵۰۶۱	اصغر علی شاہ صاحب	عہ ر	۷	۲۷۷۲	شیخ عبداللہ صاحب 〃	عا ر
۱۹۲	۵۰۶۲	منشی کریم بخش صاحب محکمہ انڈسٹری لیبر	عہ ر	۸	۲۷۷۳	بیگم صاحبہ اشتیاق احمد عباسی صاحب 〃	دصہ ر
۱۹۳	۵۰۶۳	محمود الحسن صاحب انڈین اسٹور ڈیپارٹمنٹ	۸ر	۹	۲۷۷۴	شیخ رفیع احمد صاحب قدوائی بارہ بنکی	سے ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم
۱۰	۲۷۷۵ لے	خلیل اللہ شفیع اللہ صاحبان لکھنؤ	عہ/	۳۳	۲۷۹۹ لے	عظمت نیاری صاحب ردولی (بارہ بنکی)	۱۲/
۱۱	۲۷۷۶ "	عزیز الکریم صاحب انصاری "	عہ/	۳۴	۲۸۰۰ "	حاجی صفدر خانصاحب " "	۶/
۱۲	۲۷۷۷ "	شیخ عبدالرحیم عاشق علی صاحبان رسار (بہرائچ)	[illegible]	۳۵	۲۸۰۱ "	محمد علی نواب علی صاحبان " "	۸/
۱۳	۲۷۷۸ "	بیگم صاحبہ ارتضٰی کریم صاحب لکھنؤ	عہ/	۳۶	۲۸۰۲ "	چودہری عظمت علی صاحب " "	۶/
۱۴	۲۷۷۹ "	شیخ احمد حسین صاحب قدوائی "	ے/	۳۷	۲۸۰۳ "	شیخ لطیف الرحمٰن صاحب نعمانی " "	۸/
۱۵	۲۷۸۰ "	شیخ بدرالزماں صاحب وکیل "	عا/	۳۸	۲۸۰۵ "	حامدہ خاتون صاحبہ " "	۱۲/
۱۶	۲۷۸۱ "	سید بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار "	ے/	۳۹	۲۸۰۶ "	عبدالستار صاحب " "	۶/
۱۷	۲۷۸۲ "	پنڈت شیو دیال صاحب "	ے/	۴۰	۲۸۰۷ "	مجید صاحب " "	۶/
۱۸	۲۷۸۳ "	قاری محمد منیر صاحب ندوہ "	عہ/	۴۱	۲۸۰۸ "	عبیرہ خاتون صاحبہ " "	۶/
۱۹	۲۷۸۴ "	مولوی عبدالسلام صاحب قدوائی " "	عہ/	۴۲	۲۸۰۹ "	شاہ امام احمد صاحب " "	۶/
۲۰	۲۷۸۵ "	نصیر الرحمٰن صاحب قدوائی بڑاگاؤں (بارہ بنکی)	ے/	۴۳	۲۸۱۰ "	اقبال احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بہرائچ	ے/
۲۱	۲۷۸۶ "	جمیل الرحمٰن صاحب قدوائی " "	ے/	۴۴	۲۸۱۱ "	حکیم محمد احسن صاحب وارثی "	۲/
۲۲	۲۷۸۷ "	عبدالعلی صاحب قدوائی بھیارہ "	ھ/	۴۵	۲۸۱۲ "	محمد مجتبٰی صاحب صدیقی "	ے/
۲۳	۲۷۸۸ "	شیخ الطاف الرحمٰن صاحب قدوائی لکھنؤ	ے/	۴۶	۲۸۱۳ "	حکیم محمد اظہر صاحب وارثی "	عا/
۲۴	۲۷۸۹ "	محمد فریدالحق صاحب وکیل بارہ بنکی	ے/	۴۷	۲۸۱۴ "	مسعود الحسن صاحب "	عہ/
۲۵	۲۷۹۰ "	حامد علی صاحب صدیقی وکیل "	عا/	۴۸	۲۸۱۵ "	شیخ حبیب اصغر صاحب گونڈہ	ے/
۲۶	۲۷۹۱ "	حسینی دایہ عبدالحق صاحب ردولی	۱۲/	۴۹	۲۸۱۶ "	حسن اختر صاحب انصاری "	ھ
۲۷	۲۷۹۲ "	چودہری محمد زبیر صاحب " "	۸/	۵۰	۲۸۱۷ "	مولوی تہور علی صاحب انصاری "	للعہ/
۲۸	۲۷۹۳ "	چودہری محمد ادریس صاحب " "	ے/	۵۱	۲۸۱۸ "	فصیح اللہ صاحب کرانی وکیل "	للعہ/
۲۹	۲۷۹۴ "	جنید الحق صاحب " "	۱۲/	۵۲	۲۸۱۹ "	خواجہ بشیر علی صاحب وکیل "	عہ/
۳۰	۲۷۹۵ "	شفقت علی صاحب " "	۶/	۵۳	۲۸۲۰ "	مرزا محمود بیگ صاحب وکیل "	عہ/
۳۱	۲۷۹۶ "	محمد عزیز صاحب " "	۶/	۵۴	۲۸۲۱ "	امداد حسین صاحب وکیل "	ے/
۳۲	۲۷۹۷ "	شاہ سراج احمد صاحب " "	۶/	۵۵	۲۸۲۲ "	حکیم محمد عبداللہ صاحب ندوی "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۵۶	۲۸۲۳ لے	خواجہ احمد علی صاحب گونڈہ	عا ر
۵۷	〃 ۲۸۲۴	محمد ادریس صاحب وکیل 〃	عہ ر
۵۸	〃 ۲۸۲۵	شیخ مستنصر اللہ صاحب رئیس لکھنو	سے ر
۵۹	〃 ۲۸۲۶	پروفیسر وحید الرحمان صاحب 〃	عہ ر
۶۰	〃 ۲۸۲۷	بیگم صاحبہ ارتضیٰ کریم صاحب 〃	عہ ر
۶۱	〃 ۲۸۲۸	والدہ صاحبہ چودھری خلیق الزماں صاحب 〃	للعہ ر
۶۲	〃 ۲۸۲۹	بیگم صاحبہ اشتیاق احمد صاحب 〃	[illegible]
۶۳	〃 ۲۸۳۰	نصیر محمد صاحب گارڈ 〃	عہ ر
۶۴	〃 ۲۸۳۱	عزیز الکریم صاحب انصاری 〃	عا ر
۶۵	〃 ۲۸۳۲	محمد عبد الجلیل صاحب کلرک 〃	۳ ر
۶۶	〃 ۲۸۳۳	منشی محمد حنیف صاحب میر منشی 〃	سے ر
۶۷	〃 ۲۸۳۴	محمد خضر خاں صاحب بیری 〃	عا ر
۶۸	〃 ۲۸۳۵	عبد الرحیم صاحب 〃	عہ ر
۶۹	〃 ۲۸۷۵	سید منظور احسن صاحب ایڈووکیٹ شاہجہانپور	للعہ ر
۷۰	〃 ۳۵۷۶	صادق علی خانصاحب 〃	عا ر
۷۱	〃 ۳۵۷۷	کریم الرضا خانصاحب ایم ایل اے 〃	سے ر
۷۲	〃 ۳۵۷۸	محمد عقیل صاحب علیگڈھ	۴ ر
۷۳	〃 ۳۵۷۹	بیگم صاحبہ رشید احمد صاحب صدیقی 〃	عہ ر
۷۴	〃 ۳۵۸۰	رشید احمد صاحب صدیقی 〃	عا ر
۷۵	〃 ۳۵۸۱	مولٰنا ابو بکر محمد شیث صاحب 〃	عہ ر
۷۶	〃 ۳۵۸۲	محمد انس خانصاحب ایڈووکیٹ 〃	عا ر
۷۷	〃 ۳۵۸۳	مرزا مقبول بیگ صاحب 〃	للعہ ر
۷۸	〃 ۳۵۸۴	محمد فاتح فرخ صاحب سیوہارہ (بجنور)	عہ ر
۷۹	۳۵۸۵ لے	پروفیسر حبیب الرحمن صاحب علیگڈھ	عا ر
۸۰	〃 ۳۵۸۶	سید تحمل حسین صاحب 〃	عہ ر
۸۱	〃 ۳۵۸۷	خان بہادر حبیب اللہ خانصاحب 〃	عہ ر
۸۲	〃 ۳۵۸۸	محمد بابر مرزا صاحب 〃	عا ر
۸۳	〃 ۳۵۸۹	معصوم علی صاحب 〃	۴ ر
۸۴	〃 ۳۵۹۰	سراج الحسن صاحب 〃	۴ ر
۸۵	〃 ۳۵۹۲	سید رفیع علی انوری صاحب 〃	۸ ر
۸۶	〃 ۳۵۹۳	محمد اختر انصاری صاحب 〃	۴ ر
۸۷	〃 ۳۵۹۴	خواجہ عبد العلی صاحب 〃	سے ر
۸۸	〃 ۳۵۹۵	بیگم صاحبہ نصیر الدین صاحب علوی 〃	عہ ر
۸۹	〃 ۳۵۹۶	مبارک حسین خان صاحب 〃	۸ ر
۹۰	〃 ۳۵۹۸	آل احمد صاحب 〃	عہ ر
۹۱	〃 ۳۵۹۹	فہیم الدین صاحب 〃	۸ ر
۹۲	〃 ۳۶۰۰	عبد القادر صاحب الہ آباد	۴ ر
۹۳	〃 ۴۰۴۱	کنور عنایت علیخاں صاحب مظفرنگر	عہ ر
۹۴	〃 ۴۸۰۱	بیگم صاحبہ حکیم عبد اللطیف صاحب علیگڈھ	[illegible]
۹۵	〃 ۴۸۰۲	مس قمر جہاں صاحبہ 〃	عہ ر
۹۶	〃 ۴۸۰۳	مولٰنا انوار الہدیٰ صاحب 〃	عہ ر
۹۷	〃 ۴۸۰۴	محمد شبیر صاحب 〃	عا ر
۹۸	〃 ۴۸۰۵	محمد علی صاحب ٹیلر ماسٹر 〃	۴ ر
۹۹	〃 ۴۸۰۶	محمد شاغل صاحب 〃	عہ ر
۱۰۰	〃 ۴۸۰۷	سلامت اللہ صاحب 〃	۴ ر
۱۰۱	〃 ۴۸۰۸	مظہر علی صاحب 〃	عہ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسمائے گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۰۲	۴۸۰۹ لے	مختار حامد علی صاحب علیگڈھ	عہ
۱۰۳	۴۸۱۰ "	دوست محمد صاحب "	۴ر
۱۰۴	۴۸۱۲ "	محمد انوار صمدانی صاحب "	۴ر
۱۰۵	۴۸۱۳ "	دل شاد محمد صاحب "	۴ر
۱۰۶	۴۸۱۴ "	مسعود حسن صاحب صدیقی "	۲ر
۱۰۷	۴۸۱۵ "	قاضی عزیز الدین احمد صاحب میرٹھ	عہ
۱۰۸	۴۸۱۶ "	مسعود حسن صاحب "	عہ
۱۰۹	۴۸۱۷ "	شیخ صبیح الدین صاحب "	عہ
۱۱۰	۴۸۱۸ "	مفتی محمد اشفاق صاحب "	عہر
۱۱۱	۴۸۱۹ "	حامد جان خانصاحب "	۴ر
۱۱۲	۴۸۲۰ "	عبد السلیم بخش صاحب "	۴ر
۱۱۳	۴۸۲۱ "	محمد مرتضیٰ صاحب "	۴ر
۱۱۴	۴۸۲۲ "	مولوی رحیم بخش صاحب "	۴ر
۱۱۵	۴۸۲۳ "	غیور احمد صاحب "	۴ر
۱۱۶	۴۸۲۴ "	حافظ فہیم الدین صاحب "	۴ر
۱۱۷	۴۸۲۵ "	مولانا غلام محمد صاحب "	عہ
۱۱۸	۴۸۲۶ "	خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب "	ے ر
۱۱۹	۴۸۲۷ "	خان بہادر شیخ بشیر الدین صاحب "	ے ر
۱۲۰	۴۸۲۸ "	ڈاکٹر محمد رفیق احمد خانصاحب علیگڈھ	عہ
۱۲۱	۴۸۲۹ "	شاہ محمد زکریا صاحب "	۴ر
۱۲۲	۴۸۳۰ "	شاہد احمد خاں صاحب "	۴ر
۱۲۳	۴۸۳۱ "	غلام ربانی صاحب صدیقی "	۸ر
۱۲۴	۴۸۳۲ "	بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب "	عہ
۱۲۵	۴۸۳۳ لے	ڈاکٹر عنایت علی خاں صاحب علیگڈھ	عہ
۱۲۶	۴۸۳۴ "	خواجہ غلام السیدین صاحب "	ے ر
۱۲۷	۴۸۳۵ "	رعایت علی خاں صاحب "	۱ر
۱۲۸	۴۸۳۶ "	سید محی الدین صاحب ہادی "	۲ر
۱۲۹	۴۸۳۷ "	ساجد علی خانصاحب "	عا ر
۱۳۰	۴۸۳۸ "	سید بشیر علیصاحب "	عہ
۱۳۱	۴۸۳۹ "	نشاط احمد خانصاحب "	۴ر
۱۳۲	۴۸۴۰ "	مفتی فخر الاسلام صاحب وکیل الٰہ آباد	عہر
۱۳۳	۴۸۴۱ "	ڈاکٹر سعید حسن صاحب "	عہ
۱۳۴	۵۰۷۲ "	مولوی نادر حسین صاحب بداؤں	۵ر
۱۳۵	۵۰۷۳ "	مولوی تسلیم الدین صاحب "	۴ر
۱۳۶	۵۰۷۴ "	سبطین احمد صاحب "	۸ر
۱۳۷	۵۰۷۵ "	محمد عالم صاحب قریشی "	۲ر
۱۳۸	۵۰۷۶ "	چودہری راحت حسین صاحب "	۲ر
۱۳۹	۵۰۷۷ "	مولوی ابو ظفر خانصاحب "	۲ر
۱۴۰	۵۰۷۸ "	مولوی معین الدین صاحب "	۴ر
۱۴۱	۵۰۷۹ "	ضیا حسین صاحب "	۴ر
۱۴۲	۵۰۸۰ "	عبد الواحد شاہ صاحب "	۲ر
۱۴۳	۵۰۸۱ "	حفظ الرحمٰن صاحب "	۲ر
۱۴۴	۵۰۸۲ "	محمود حسن خانصاحب "	۴ر
۱۴۵	۵۰۸۳ "	سید محمد عالم صاحب "	۴ر
۱۴۶	۵۰۸۴ "	افتخار احمد صاحب "	۲ر
۱۴۷	۵۰۸۵ "	رضا احمد صاحب "	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۴۸	۵۰۸۶ اے	ریاض حسین صاحب بدایوں	۴ر
۱۴۹	۵۶۶۵ ،،	ظفر حسین صاحب ،،	۲ر
۱۵۰	۵۶۶۶ ،،	باقر حسین صاحب ،،	۴ر
۱۵۱	۵۶۶۷ ،،	نذیر احمد صاحب ،،	۴ر
۱۵۲	دوسری ۴۵۴	اقبال احمد صاحب قائم گنج	۴ر
۱۵۳	۴۵۰۰ اے	مولانا محمد مستقیم صاحب رام پور	عا ر
۱۵۴	۴۵۰۱ ،،	انعام اللہ صاحب ہاشمی علیگڈھ	عہ ر
		بمبئی	
۱	۴۱۹۳ اے	ڈاکٹر مظہر الحق صاحب گور بمبئی	سہ ر
۲	۴۱۹۴ ،،	شیخ داؤد محمود صاحب کردیکر تلوجہ	۴ر
۳	۴۱۹۵ ،،	سید عبدالقادر صاحب سید علی نذیر ،،	۴ر
۴	۴۱۹۶ ،،	معین الدین صاحب حارث بمبئی	عہ ر
۵	۴۱۹۷ ،،	اہلیہ صاحبہ معین الدین صاحب حارث ،،	عہ ر
۶	۴۱۹۸ ،،	عثمان حسین خانصاحب ،،	عہ ر
۷	۴۱۹۹ ،،	ایم اے باسط صاحب ،،	عہ ر
۸	۴۲۰۰ ،،	سید تفضل شاہ صاحب ،،	عہ ر
۹	۴۲۰۱ ،،	محمد بشیر و علی محمد صاحبان ،،	عہ ر
۱۰	۴۲۰۲ ،،	مرزا اختر حسن صاحب وکیل ،،	عہ ر
۱۱	۴۲۰۳ ،،	محمد ابراہیم صاحب قزلباش ،،	عا ر
۱۲	۴۲۰۴ ،،	سید عبدالغفار صاحب ،،	۴ر
۱۳	۴۲۰۵ ،،	قاضی بابو صاحب جیلانی ،،	۴ر
۱۴	۴۲۰۶ ،،	قاضی عبداللطیف صاحب ،،	۴ر
۱۵	۴۲۰۷ ،،	شیخ احمد عبداللطیف صاحب ،،	۴ر
۱۶	۴۲۰۸ ،،	حکیم عبدالرحمن صاحب ،،	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۷	۴۲۰۹ اے	احمد حاجی اسمٰعیل ناخدا صاحب بمبئی	پیسہ
۱۸	۴۲۱۰ ،،	بیگم عبدالمنعم صاحب بعلفہ ،،	عہ ر
۱۹	۴۲۱۱ ،،	حسن علی صاحب راجکوٹی ،،	۴ر
۲۰	۴۲۱۲ ،،	عبدالحمید صاحب نعمانی ،،	۴ر
۲۱	۴۲۱۳ ،،	ایس ایم ابراہیم صاحب ،،	عہ ر
۲۲	۴۲۱۴ ،،	چودہری چراغ الدین صاحب ،،	عا ر
۲۳	۴۲۱۵ ،،	شیخ احمد صاحب ننگے ،،	۴ر
۲۴	۴۲۱۶ ،،	فقیہہ عباس صاحب آرائی ،،	۴ر
۲۵	۴۲۱۷ ،،	محمود حسین صاحب مقری ،،	۸ر
۲۶	۴۲۱۸ ،،	محمد عبدالحمید خاں صاحب بوہرے ،،	۴ر
۲۷	۴۲۱۹ ،،	محمد یوسف صاحب موذن ،،	۶ر
۲۸	۴۲۲۰ ،،	ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب ،،	عا ر
۲۹	۴۲۲۱ ،،	رئیس احمد صاحب جعفری ،،	عہ ر
۳۰	۴۲۲۲ ،،	ایم وائی حکیم صاحب ،،	عہ ر
۳۱	۴۲۲۳ ،،	حافظ محمد یحییٰ ذکریا صاحب برادرس	۴ر
۳۲	۴۲۲۴ ،،	محمد یوسف صاحب صدیق ،،	۴ر
۳۳	۴۲۲۵ ،،	غلام حسین صاحب یونس ،،	۴ر
۳۴	۴۲۲۶ ،،	قاضی نصیر الدین صاحب خطیب ،،	۴ر
۳۵	۴۲۲۷ ،،	محمد اسحاق محمد شبیر صاحب ،،	۴ر
۳۶	۴۲۲۸ ،،	چودہری صاحب معرفت دی وانز برادرس	عہ ر
۳۷	۴۲۲۹ ،،	محمد یسین خانصاحب کاتب ،،	۴ر
۳۸	۴۲۳۰ ،،	پیر محمد صاحب ابن جان محمد صاحب ،،	۴ر
۳۹	۴۲۳۱ ،،	عبدالحمید صاحب کاتب ،،	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۴۰	۲۳۳۲ اے	عبدالسلام صاحب	بمبئی	عہ ر
۴۱	، ۴۵۰۵	انور قریشی صاحب	پونہ	عا ر
		میزان		۱۴ ر
		بنگال		
۱	۶۳۰	محمد رفیق صاحب	کلکتہ	صہ ر
۲	۶۴۰	ڈاکٹر محمود حسین صاحب	ڈھاکہ	عہ ر
۳	۲۳۳۱ اے	مولوی عبدالرزاق صاحب	کلکتہ	۸ ر
۴	، ۲۳۳۲	مطیع الرحمن صاحب	،	۸ ر
۵	، ۲۳۳۳	خلیل الرحمن صاحب	،	۸ ر
۶	، ۲۳۳۴	مولوی محمد کریم بخش صاحب	،	۸ ر
۷	، ۲۳۳۵	مولوی نور محمد صاحب	،	۸ ر
۸	، ۲۳۳۶	محمد صادق صاحب کامل	،	۴ ر
۹	، ۲۳۳۷	سید محمد ولی حیدر صاحب	،	عہ ر
۱۰	، ۲۳۳۸	قاضی محمد شبیر صاحب	،	عہ ر
۱۱	، ۲۳۳۹	خواجہ محمد امین صاحب	،	عہ ر
۱۲	، ۲۳۴۰	ایس عزیز احمد صاحب	،	۸ ر
۱۳	، ۲۳۴۱	سراج الدین صاحب	،	عہ ر
۱۴	، ۲۳۴۲	خواجہ محمد شفیع صاحب	،	عہ ر
۱۵	، ۲۳۴۳	سید عبدالجبار صاحب	،	عہ ر
۱۶	، ۲۳۴۴	سید رحیم الدین صاحب	،	عہ ر
۱۷	، ۲۳۴۵	خواجہ محمد بشیر صاحب	،	عہ ر
۱۸	، ۲۳۴۶	ڈاکٹر بذل الرحمن صاحب	،	۴ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب		رقم موصولہ
۱۹	۲۳۴۷ اے	مولنا شاہ خلیل الرحمن صاحب عارف	کلکتہ	۸ ر
۲۰	، ۲۳۴۸	مولوی محمد عثمان صاحب	،	للعہ ر
۲۱	، ۲۳۴۹	فیاض الدین اینڈ کمپنی	،	عسے ر
۲۲	، ۲۳۵۰	میاں محمد یوسف صاحب سبجیکل	،	عہ ر
۲۳	، ۳۷۵۱	عبدالسلام صاحب	،	عا ر
۲۴	، ۳۷۵۲	ممتاز العارفین صاحب	،	عہ ر
۲۵	، ۳۷۵۳	عتیق الرحمن صاحب	،	۸ ر
۲۶	، ۳۷۵۴	محمد امین اسمٰعیل صاحبان	،	ہے
۲۷	، ۳۷۵۵	ایس نور الٰہی صاحب	،	صہ ر
۲۸	، ۳۷۵۶	شیخ محمد صدیق صاحب	،	عہ ر
۲۹	، ۳۷۵۷	صاحب زماں صاحب	،	۴ ر
۳۰	، ۳۷۵۸	عبدالحکیم عرف اللہ رکھا صاحب	،	۴ ر
۳۱	، ۳۷۵۹	صوفی عبدالحمید خاں صاحب	،	۴ ر
۳۲	، ۳۷۶۰	میسرز یونائیٹڈ اوٹیکل کمپنی	،	۸ ر
۳۳	، ۳۷۶۱	حکیم نثار احمد خاں صاحب	،	عہ ر
۳۴	، ۳۷۶۲	ممتاز الدین صاحب	،	۱۰۰ ما ر
۳۵	، ۳۷۶۴	میسرز فرینڈ اینڈ کو	،	صہ ر
۳۶	، ۳۷۶۵	حاجی انوار الحق صاحب	،	۶۰ ر
۳۷	، ۳۷۶۶	محمد یوسف صاحب بی اے	،	عہ ر
۳۸	، ۳۷۶۷	خواجہ عبدالغنی صاحب	،	ہے ر
۳۹	، ۳۷۶۸	امجد علی صاحب تاجر	،	ہے ر
۴۰	، ۳۷۶۹	حاجی انیس الرحمن صاحب	،	للعہ ر
۴۱	، ۳۷۷۰	احمد ضیا کریم صاحب	،	۴ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۴۱	۳۷۷۱ سے	احمد ضیا کریم صاحب کلکتہ	۴ ر	۶۴	۳۷۹۵ لے	شیخ عبدالغنی صاحب کلکتہ	عہ ر
۴۲	۳۷۷۲ ؍	امین الدین احمد صاحب ٹیلر ؍	۴ ر	۶۵	؍ ۳۷۹۶	شیخ محمد ابراہیم صاحب ؍	عـہ ر
۴۳	؍ ۳۷۷۳	حاضر بخش حاجی محمد جان صاحبان	للعہ	۶۶	؍ ۳۷۹۷	محمد یسین محمد جان صاحبان ؍	۸ ر
۴۴	؍ ۳۷۷۴	شیخ عبدالرشید صاحب ؍	عـہ ر	۶۷	؍ ۳۷۹۸	حاجی محمد اسمٰعیل اینڈ سنز ؍	۳ ر
۴۵	؍ ۳۷۷۵	محمد ابراہیم صاحب ؍	عـہ ر	۶۸	؍ ۳۷۹۹	محمد اشفاق صاحب ؍	۴ ر
۴۶	؍ ۳۷۷۶	میسرز نیو ایم وائی واچ کمپنی ؍	للعہ	۶۹	؍ ۳۸۰۰	محمد امین صاحب ؍	عہ ر
۴۷	؍ ۳۷۷۷	ایس ایم الیاس واچ کمپنی ؍	عا ر	۷۰	؍ ۳۸۰۱	میاں اللہ بخش و دیگر صاحبان ؍	سے ر
۴۸	؍ ۳۷۷۸	حاجی شمس الحق ممتاز الدین صاحبان ؍	عـہ ر	۷۱	؍ ۳۸۰۳	منور برادرس صاحبان ؍	عہ ر
۴۹	؍ ۳۷۷۹	گرانڈ واچ کمپنی ؍	عا ر	۷۲	؍ ۳۸۰۴	بشیر الدین صاحب ؍	۸ ر
۵۰	؍ ۳۷۸۰	میسرز نیو اسٹینڈرڈ واچ کمپنی ؍	سعہ ر	۷۳	؍ ۳۸۰۵	میاں محمد اسمٰعیل صاحب سیگل ؍	للعہ
۵۱	؍ ۳۷۸۱	یوسف علی صاحب ؍	للعہ	۷۴	؍ ۳۸۰۶	حاجی عبدالکریم صاحب ؍	عہ ر
۵۲	؍ ۳۷۸۳	یوسف صاحب مالک جوزف واچ کمپنی ؍	عا ر	۷۵	؍ ۳۸۰۷	عبدالمجید صاحب ؍	عہ ر
۵۳	؍ ۳۷۸۴	محمد سعید صاحب میدان ؍	۸ ر	۷۶	؍ ۳۸۰۸	ایم اسمٰعیل صاحب اینڈ کمپنی ؍	عہ
۵۴	؍ ۳۷۸۵	میاں شیخ محمد جان صاحب ؍	عا ر	۷۷	؍ ۳۸۰۹	مولوی محمد عاصم صاحب ؍	عہ ر
۵۵	؍ ۳۷۸۶	شیخ محمد صالحین صاحب ؍	عہ ر	۷۸	؍ ۳۸۱۰	مسماۃ بی بی آمنہ خاتون صاحبہ ؍	عہ ر
۵۶	؍ ۳۷۸۷	عارف واچ کمپنی ؍	عا ر	۷۹	؍ ۳۸۱۱	شمس الحق صاحب ؍	عہ ر
۵۷	؍ ۳۷۸۸	یوسف محمد اسحاق صاحب ؍	۸ ر	۸۰	؍ ۳۸۱۲	ایس ایچ فیاض صاحب	عا ر
۵۸	؍ ۳۷۸۹	عبدالقوی حاجی احمد صاحب ؍	۴ ر	۸۱	؍ ۳۸۱۴	میاں حاجی عبدالرحیم محمد اسمٰعیل صاحبان ؍	للعہ ر
۵۹	؍ ۳۷۹۰	حبیب علی محمد صاحب ؍	۴ ر	۸۲	؍ ۳۸۱۵	حاجی اللہ بخش صاحب برادر ؍	للعہ ر
۶۰	؍ ۳۷۹۱	سلطان محمد صاحب ؍	عا ر	۸۳	؍ ۳۸۱۸	ایس محمد رفیق محبوب الٰہی صاحبان ؍	للعہ ر
۶۱	؍ ۳۷۹۲	محمد لیاقت اللہ خان صاحب ؍	عا ر	۸۴	؍ ۳۸۲۰	مولوی برادرس	للعہ ر
۶۲	؍ ۳۷۹۳	محمد احمد صاحب ؍	عہ ر	۸۵	؍ ۳۸۲۱	میاں حاجی محمد بخش میاں حاجی نذر حسین	للعہ ر
۶۳	؍ ۳۷۹۴	محمد صالحین صاحب ؍	عا ر	۸۶	؍ ۳۸۲۲	میاں حاجی محکم الدین دوست محمد صاحبان	للعہ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۸۷	۳۸۲۳ ؍	میاں حاجی چراغ دین میاں حاجی محمد یوسف ؍	عہ/
۸۸	۳۸۲۴ ؍	میاں اللہ دخش محمد عمر صاحبان ؍	ے/
۸۹	۳۸۲۵ ؍	میاں غلام مصطفیٰ مولا بخش صاحبان ؍	عہ/
۹۰	۳۸۲۶ ؍	میاں حاجی مولا بخش محمد یعقوب صاحبان	عہ/
۹۱	۳۸۲۷ ؍	میاں محمد اسمٰعیل محمد لطیف صاحبان	عہ/
۹۲	۳۸۲۸ ؍	زکریا الیاس صاحب ؍	عہ/
۹۳	۳۸۲۹ ؍	میاں عزت بخش محمد عمر صاحبان ؍	ے/
۹۴	۳۸۳۰ ؍	میاں حاجی کریم بخش محمد صدیق صاحبان	عہ/
۹۵	۳۸۳۱ ؍	محمد زکریا محمد سعید صاحبان ؍	عہ/
۹۶	۳۸۳۲ ؍	محمد معین الدین صاحب ؍	ے/
۹۷	۳۸۳۳ ؍	محمد سلیم خاں صاحب ؍	ے/
۹۸	۳۸۳۵ ؍	سید اختر حسن صاحب ؍	ے/
۹۹	۳۸۳۶ ؍	محمد یوسف صاحب ؍	عا/
۱۰۰	۳۸۳۸ ؍	محمد امین صاحب ؍	عہ/
۱۰۱	۳۸۴۰ ؍	مولوی بشیر حسن صاحب ؍	۱۲/
۱۰۲	۳۸۴۱ ؍	انڈین شو فیکٹری ؍	عہ/
۱۰۳	۳۸۴۲ ؍	یعقوب برادرس ؍	عہ/
۱۰۴	۳۸۴۳ ؍	ایم اے سیگل صاحب اینڈ سنز ؍	ھ/
۱۰۵	۳۸۴۴ ؍	آزاد شو اسٹور ؍	عہ/
۱۰۶	۳۸۴۵ ؍	ایم بی اینڈ سنز ؍	عہ/
۱۰۷	۳۸۴۷ ؍	میسرز محبوب اینڈ کو	عہ/
۱۰۸	۳۸۴۸ ؍	کراؤن فٹ ویر کمپنی	عہ/
۱۰۹	۳۸۴۹ ؍	نذر حسین صاحب اورینٹل اسپورٹ کمپنی	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۱۰	۳۸۵۰ اے	ریاض اینڈ کمپنی کلکتہ	عہ/
۱۱۱	۳۸۵۲ ؍	غلام نبی غلام رسول صاحبان ؍	عہ/
۱۱۲	۳۸۵۳ ؍	محمد فضل الرحمٰن صاحب باقی ؍	ے/
۱۱۳	۳۸۵۴ ؍	منشی عبد الحمید صاحب ؍	۴/
۱۱۴	۳۸۵۵ ؍	عتیق احمد صاحب ندوی ؍	۴/
۱۱۶	۳۸۵۶ ؍	حکیم نیاز الدین خاں صاحب ؍	۴/
۱۱۷	۳۸۵۷ ؍	حکیم عبد الحلیم صاحب ؍	۴/
۱۱۸	۳۸۵۸ ؍	ہدایت اللہ صاحب ؍	۸/
۱۱۹	۳۸۵۹ ؍	رحمٰن الٰہی صاحب ؍	ہ/
۱۲۰	۳۸۶۰ ؍	میسرز رحمٰن اینڈ کو ؍	عہ/
۱۲۱	۳۸۶۱ ؍	حبیب الرحمٰن صاحب ؍	۴/
۱۲۲	۳۸۶۲ ؍	غلام ملک حیدر صاحب ؍	۴/
۱۲۳	۳۸۶۳ ؍	غلام نبی صاحب ؍	۴/
۱۲۴	۳۸۶۴ ؍	غلام محمد صاحب ؍	۸/
۱۲۵	۳۸۶۵ ؍	اسلام الدین صاحب ؍	۴/
۱۲۶	۳۸۶۶ ؍	صادر علی صاحب ؍	۴/
۱۲۷	۳۸۶۷ ؍	سید حسن اکبر صاحب ؍	۴/
۱۲۸	۳۸۶۸ ؍	سید عالم صاحب ؍	۴/
۱۲۹	۳۸۶۹ ؍	حاجی فضل دین صاحب ؍	۴/
۱۳۰	۳۸۷۰ ؍	محمد ہادی صاحب ؍	۴/
۱۳۱	۳۸۷۱ ؍	حافظ سعید الدین صاحب ؍	۴/
۱۳۲	۳۸۷۲ ؍	شیخ کالا چاند صاحب ؍	۴/
۱۳۳	۳۸۷۳ ؍	معراج الدین صاحب ؍	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۳۳	۳۸۷۴ نے	ظہور الدین صاحب کلکتہ	۴ر	۱۵۶	۴۴۵۱ نے	محمد عطاء اللہ صاحب کلکتہ	۸ر
۱۳۴	〃 ۳۸۷۵	محفوظ الدین صاحب 〃	۴ر	۱۵۷	〃 ۴۴۵۲	محمد دین صاحب 〃	۸ر
۱۳۵	〃 ۳۸۷۶	شبو شیر خاں صاحب 〃	۴ر	۱۵۸	〃 ۴۴۵۳	ایس محمد سعید صاحب 〃	[illegible]
۱۳۶	〃 ۳۸۷۷	محمد دین صاحب 〃	۴ر	۱۵۹	〃 ۴۴۵۴	جمیل الرحمن صاحب 〃	۸ر
۱۳۷	〃 ۳۸۷۸	معراج الدین صاحب 〃	۴ر	۱۶۰	〃 ۴۴۵۵	ریاض الدین صاحب 〃	۸ر
۱۳۸	〃 ۳۸۸۱	عبد المجید صاحب 〃	۸ر	۱۶۱	〃 ۴۴۵۶	شیخ عبد الکریم صاحب 〃	عہ ر
۱۳۹	〃 ۳۸۸۲	نواب محمد صدیق صاحب 〃	۴ر	۱۶۲	〃 ۴۴۵۷	ایس محمد احمد برادر 〃	عہ ر
۱۴۰	〃 ۳۸۸۳	محمد سعید صاحب 〃	۴ر	۱۶۳	〃 ۴۴۵۸	بخش الٰہی صاحب 〃	ے ر
۱۴۱	〃 ۳۸۸۴	اکرام الدین صاحب 〃	۴ر	۱۶۴	〃 ۴۴۵۹	اصغر حسین صاحب 〃	[illegible]
۱۴۲	〃 ۳۸۸۵	حکیم محمد عبد اللہ صاحب لمنائی 〃	۴ر	۱۶۵	〃 ۴۴۶۰	محمد ابراہیم صاحب 〃	ے ر
۱۴۳	〃 ۳۸۸۶	عبد الحمید صاحب 〃	عہ ر	۱۶۶	〃 ۴۴۶۱	ضمیر احمد صاحب 〃	ے ر
۱۴۴	〃 ۳۸۸۷	محمد یوسف صاحب 〃	[illegible]	۱۶۷	〃 ۴۴۶۲	آفتاب احمد صاحب 〃	ے ر
۱۴۵	〃 ۳۸۸۹	شیخ شفیع الدین صاحب 〃	عہ ر	۱۶۸	〃 ۴۴۶۳	فضل الٰہی صاحب 〃	عہ ر
۱۴۶	〃 ۳۸۹۰	شیخ انیس الدین صاحب 〃	صہ ر	۱۶۹	〃 ۴۴۶۴	حاجی عبد الرحمن صاحب 〃	[illegible]
۱۴۷	〃 ۳۸۹۱	شیخ محمد نقی صاحب 〃	عہ ر	۱۷۰	〃 ۴۴۶۵	اسحاق اسمٰعیل صاحبان 〃	۴ر
۱۴۸	〃 ۳۸۹۲	ایم، آر ذکی صاحب 〃	عہ ر	۱۷۱	〃 ۴۴۶۶	محمد عمر صاحب بہاری 〃	۱۲
۱۴۹	〃 ۳۸۹۴	محمد نقی صاحب باڑی 〃	صہ ر	۱۷۲	〃 ۴۴۶۷	ایس اے کرم صاحب اینڈ سنز 〃	[illegible]
۱۵۰	〃 ۳۸۹۵	محمد سمیع احمد صاحب 〃	[illegible]	۱۷۳	〃 ۴۴۶۸	محمد ابراہیم معراج الدین صاحب	عہ ر
۱۵۱	〃 ۳۸۹۶	محمد فضل احمد صاحب 〃	عہ ر	۱۷۴	〃 ۴۴۶۹	اے ایچ محمد اسمٰعیل صاحب 〃	صہ ر
۱۵۲	〃 ۳۸۹۷	محمد کامل صاحب 〃	عہ ر	۱۷۵	〃 ۴۴۷۰	محمد شریف محمد یوسف صاحبان 〃	[illegible]
۱۵۳	〃 ۳۸۹۸	حاجی عبد الکریم صاحب 〃	صہ ر	۱۷۶	〃 ۴۴۷۱	دوست محمد صاحب 〃	صہ ر
۱۵۴	〃 ۳۸۹۹	حاجی محمد دین نور الٰہی صاحبان 〃	صہ ر	۱۷۷	〃 ۴۴۷۲	محمد صادق صاحب 〃	[illegible]
۱۵۵	〃 ۳۹۰۰	عبد المجید صاحب 〃	۸ر	۱۷۸	〃 ۴۴۷۳	محمد میاں صاحب 〃	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱۷۹	۴۴۷۴ اے	فیروزالدین محمد شفیع صاحبان کلکتہ	۱۰۰ا/	۲۰۲	۴۴۹۹ اے	مولوی حبیب الحسن صاحب کلکتہ	۸ر
۱۸۰	〃 ۴۴۷۵	حاجی اعجاز الدین صاحب 〃	صہ ر	۲۰۳	〃 ۴۵۰۰	حافظ نوراللہ صاحب 〃	۸ر
۱۸۱	〃 ۴۴۷۶	محمود خانصاحب 〃	۲ر	۲۰۴	〃 ۴۵۰۱	انوارحسن صاحب 〃	۴ر
۱۸۲	〃 ۴۴۷۷	عبدالرحمٰن صاحب 〃	عہ ر	۲۰۵	〃 ۴۵۰۳	ذکاراللہ صاحب 〃	۶ر
۱۸۳	〃 ۴۴۷۸	محمد ذکی صاحب 〃	عہ ر	۲۰۶	〃 ۴۵۰۴	زاہد عمر صاحب 〃	۶ر
۱۸۴	〃 ۴۴۷۹	محمد ادریس صاحب 〃	۱عہ ر				
۱۸۵	〃 ۴۴۸۲	حاجی عبدالکریم صاحب 〃	۱صہ ر	۲۰۸	〃 ۴۵۰۷	ملک محمد الیاس صاحب کلکتہ	۴ر
۱۸۶	〃 ۴۴۸۳	شبیر علی اصغر علی صاحبان 〃	۸ر	۲۰۹	〃 ۴۵۰۸	انیس الحق صاحب ضیا 〃	۴ر
۱۸۷	〃 ۴۴۸۴	محمد وزیر خاں صاحب 〃	۸ر	۲۱۰	〃 ۴۵۰۹	محمد عبدالباری صاحب 〃	۶ر
۱۸۸	〃 ۴۴۸۵	اسحاق صاحب چاندنہ 〃	سہ ر	۲۱۱	〃 ۴۵۱۰	مولوی عبدالرزاق صاحب 〃	۸ر
۱۸۹	〃 ۴۴۸۶	شیخ محمد رفیع صاحب	ۓ ر	۲۱۲	〃 ۴۵۱۱	عبدالستار صاحب 〃	۴ر
۱۹۰	〃 ۴۴۸۷	محمد نقی صاحب 〃	۴ر	۲۱۳	〃 ۴۵۱۲	مولوی محمد مبین صاحب 〃	عہ ر
۱۹۱	〃 ۴۴۸۸	ہاشم غلام علی مصطفیٰ صاحب 〃	صہ ر	۲۱۴	〃 ۴۵۱۳	شیخ محمد سعید صاحب 〃	صہ ر
۱۹۲	〃 ۴۴۸۹	محمد سلیمان صاحب داوڈا 〃	عہ ر	۲۱۵	〃 ۴۵۱۴	حشمت اللہ صاحب 〃	۸ر
۱۹۳	〃 ۴۴۹۰	قاسم ابراہیم ماجو صاحب 〃	ۓ ر	۲۱۶	〃 ۴۵۱۵	حاجی عبدالوہاب صاحب 〃	للعہ ر
۱۹۴	〃 ۴۴۹۱	الحاج عبدالعلیم صاحب 〃	صہ ر	۲۱۷	〃 ۴۵۱۶	صاحب زماں صاحب 〃	۴ر
۱۹۵	〃 ۴۴۹۲	طلا محمد فضل کریم صاحبان 〃	عہ ر	۲۱۸	〃 ۴۵۱۷	یونائیٹڈ اوپٹیکل کمپنی 〃	۸ر
۱۹۶	〃 ۴۴۹۳	عبدالرحمٰن صاحب 〃	عا ر	۲۱۹	〃 ۴۵۱۸	شیخ محمد صدیق صاحب 〃	عہ ر
۱۹۷	〃 ۴۴۹۴	صوفی محمد رفیق احمد صاحب 〃	۸ر	۲۲۰	〃 ۴۵۱۹	عبدالمنان صاحب 〃	عہ ر
۱۹۸	〃 ۴۴۹۵	مولوی عبدالاحد صاحب 〃	۱۲ر	۲۲۱	〃 ۴۵۲۰	سید محمد مبین الدین صاحب 〃	۴ر
۱۹۹	〃 ۴۴۹۶	سعیدالزماں صاحب 〃	عا ر	۲۲۲	〃 ۴۵۲۱	خلیل الرحمٰن صاحب 〃	۸ر
۲۰۰	〃 ۴۴۹۷	بیگم 〃 〃	عا ر	۲۲۳	〃 ۴۵۲۲	پروفیسر محفوظ الحق صاحب 〃	صہ ر
۲۰۱	۴۴۹۸	خوندکار علی افضل صاحب 〃	صہ ر	۲۲۴	〃 ۴۵۲۳	محمد بشیر مرزا صاحب 〃	عہ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۲۲۷	۴۵۲۴ سے	ایم، ایس صہبا صاحب وکیل کلکتہ	عہ/	۲۵۰	۴۵۴۸ سے	احمد ضیا کریم صاحب کلکتہ	۴/
۲۲۸	۴۵۲۵ 〃	شاہ کلیم الرحمٰن صاحب 〃	عہ/	۲۵۱	۴۵۴۹ 〃	محمد میاں صاحب 〃	۴/
۲۲۹	۴۵۲۶ 〃	ایس اے حمید صاحب 〃	للعہ/	۲۵۲	۴۵۵۰ 〃	محمد صادق صاحب 〃	۴/
۲۳۰	۴۵۲۷ 〃	مولوی عبد القدیر صاحب 〃	۴/	۲۵۳	۴۵۵۱ 〃	مولوی نور محمد صاحب 〃	۸/
۲۳۱	۴۵۲۸ 〃	محمد اشفاق صاحب 〃	۱عہ/	۲۵۴	۴۵۵۲ 〃	حافظ سعید الدین صاحب 〃	۴/
۲۳۲	۴۵۲۹ 〃	عبد العزیز صاحب 〃	عہ/	۲۵۵	۴۵۵۳ 〃	محمد ہادی صاحب 〃	۴/
۲۳۳	۴۵۳۰ 〃	خان بہادر عبد المومن صاحب 〃	سے/	۲۵۶	۴۵۵۴ 〃	حبیب الرحمٰن صاحب 〃	۴/
۲۳۴	۴۵۳۱ 〃	جعفر علی صاحب و اہلیہ جعفر علی صاحب 〃	۸/	۲۵۷	۴۵۵۵ 〃	غلام محمد صاحب 〃	۸/
۲۳۵	۴۵۳۲ 〃	محمد نصیر الدین صاحب 〃	۲/	۲۵۸	۴۵۵۶ 〃	غلام نبی صاحب 〃	۴/
۲۳۶	۴۵۳۳ 〃	مولوی سید محمد عاصم صاحب 〃	عہ/	۲۵۹	۴۵۵۷ 〃	اسلام الدین صاحب 〃	۴/
۲۳۷	۴۵۳۴ 〃	بی بی آمنہ خاتون صاحبہ 〃	عہ/	۲۶۰	۴۵۵۸ 〃	حامد علی صاحب 〃	۴/
۲۳۸	۴۵۳۵ 〃	محمد یوسف صاحب انبالوی 〃	عہ/	۲۶۱	۴۵۵۹ 〃	سید حسن اکبر صاحب 〃	۴/
۲۳۹	۴۵۳۶ 〃	اکرام الدین صاحب 〃	۴/	۲۶۲	۴۵۶۰ 〃	حاجی فضل دین صاحب 〃	۴/
۲۴۰	۴۵۳۷ 〃	سمیع الدین احمد صاحب 〃	۴/	۲۶۳	۴۵۶۱ 〃	سید عالم صاحب 〃	۴/
۲۴۱	۴۵۳۸ 〃	حکیم نثار احمد خاں صاحب 〃	عہ/	۲۶۴	۴۵۶۲ 〃	غلام ملک حید صاحب 〃	۴/
۲۴۲	۴۵۴۰ 〃	شاہ محمد حمید صاحب 〃	عہ/	۲۶۵	۴۵۶۳ 〃	ڈاکٹر بذل الرحمٰن صاحب 〃	۴/
۲۴۳	۴۵۴۱ 〃	منشی عبد الحلیم صاحب 〃	۴/	۲۶۶	۴۵۶۴ 〃	محمد یوسف صاحب سیگل	۸/
۲۴۴	۴۵۴۲ 〃	منشی عبد الحمید صاحب 〃	۴/	۲۶۷	۴۵۶۵ 〃	قاضی محمد بشیر صاحب 〃	عہ/
۲۴۵	۴۵۴۳ 〃	مولوی رحیم الدین صاحب 〃	عہ/	۲۶۸	۴۵۶۶ 〃	ایم اسمٰعیل صاحب 〃	عہ/
۲۴۶	۴۵۴۴ 〃	مولوی عبد الجبار صاحب 〃	عہ/	۲۶۹	۴۵۶۷ 〃	سیف الدین صاحب 〃	۸/
۲۴۷	۴۵۴۵ 〃	مولوی خواجہ محمد شفیع صاحب 〃	عہ/	۲۷۰	۴۵۶۸ 〃	حافظ نور اللہ صاحب 〃	عہ/
۲۴۸	۴۵۴۶ 〃	مولوی سراج الدین صاحب 〃	عہ/	۲۷۱	۴۵۶۹ 〃	خواجہ محمد بشیر صاحب 〃	۸/
۲۴۹	۴۵۴۷ 〃	خواجہ محمد امین صاحب 〃	عہ/	۲۷۲	۴۵۷۰ 〃	سید محمد ولی حید صاحب 〃	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۲۷۳	۴۵۷۱ لے	سیف صاحب صدیقی کلکتہ	عہ ر
۲۷۴	۴۵۷۲ "	مولوی بشیر حسن صاحب کلکتہ	۱۲ ر
۲۷۵	۴۵۷۳ "	صوفی مبین الاسلام صاحب "	۸ ر
۲۷۶	۴۵۷۴ "	فیض اللہ خوشی محمد صاحب "	عہ
۲۷۷	۴۵۷۷ "	مسٹر و مسز ریحان احمد صاحب	۸ ر
۲۷۸	۴۵۷۵ "	اے ایس عبدالمجید صاحب "	عہ ر
۲۷۹	۴۵۷۶ "	مولوی محمد یحییٰ صاحب "	۸ ر
۲۸۰	۴۵۷۸ "	ابونصر محمد اکرم صاحب "	۴ ر
۲۸۱	۴۵۷۹ "	اللہ بخش محمد سعید صاحبان "	سے ر
۲۸۲	۴۵۸۰ "	عزیز احمد صاحب "	۸ ر
۲۸۳	۴۵۸۱ "	سنور برادرس صاحبان "	عہ ر
۲۸۴	۴۵۸۲ "	حاجی عبدالکریم صاحب "	عہ ر
۲۸۵	۴۵۸۳ "	مولوی مطیع الرحمٰن صاحب "	۸ ر
۲۸۶	۴۵۸۴ "	محمد سلطان صاحب "	۴ ر
۲۸۷	۴۵۸۵ "	صوفی شاہ عبدالحمید خاں صاحب "	۴ ر
۲۸۸	۴۵۸۶ "	عبدالسلام خانصاحب "	عا ر
۲۸۹	۴۵۸۷ "	عتیق الرحمٰن صاحب "	۸ ر
۲۹۰	۴۵۸۸ "	شیر علی اصغر علی صاحبان "	۸ ر
۲۹۱	۴۵۸۹ "	سید احمد افضل صاحب "	عہ ر
۲۹۲	۴۵۹۰ "		
		میزان	۱۲۳۱ [illegible]

سی پی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۳۰۲۸ لے	دھرما دھکاری صاحب دریاپور	عہ ر
۲	۳۰۲۹ "	حکیم جلال الدین صاحب برہانپور	عہ ۴ ر
۳	۳۰۳۱ "	شیخ برہان صاحب ملکاپور	عا ر
۴	۳۰۳۲ "	نور محمد اسمٰعیل صاحب سیٹھ "	صہ ر
۵	۳۰۳۳ "	عبد علی حاجی ملا قاسم علی سیٹھ "	للعہ ر
۶	۳۰۳۴ "	غلام عباس صاحب "	عہ ۴ ر
۷	۳۰۳۵ "	طاہر علی ملا قادر بھائی صاحب "	عہ ر
۸	۳۰۳۶ "	عبدالرزاق صاحب "	عہ ر
۹	۳۰۳۷ "	قربان حسین صاحب "	عہ ر
۱۰	۳۰۳۸ "	بجرانج سیٹھ صاحب "	عا ر
		میزان	للعہ ۸ ر

پنجاب و سرحد

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۶۱۱	چودہری محمد علی صاحب باجوہ جھنگ	ے ر
۲	۶۱۲	کے بی ایم افضل حسین صاحب لائلپور	۲ ر
۳	۶۱۳	رانا فیروز الدین صاحب وکیل "	عہ
		میزان	لعہ ۴ ر

بہار

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۶۱۷	سید محمد رشید صاحب بانکی پور	عا ر
۲	۶۳۲	سید شاہ محمد علی صاحب منیر	عا ر
۳	۶۳۳	سید شاہ نسیم الحق صاحب "	عا ر
۴	۶۳۴	مولوی غنی صاحب بھبورا	عا ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۵	۹۲۵	مولوی سید بشیر صاحب بھیوڑا	عہ/
۶	۹۲۸ لے	مولوی خواجہ محمد ابراہیم صاحب چھپرا	سے/
۷	۹۲۹ "	مولوی سید انوار حسین صاحب پٹنہ	صہ/
۸	۹۳۰ "	یوسف جان خانصاحب گیا	سے/
۹	۹۳۱ "	عزیز الرحمان صاحب "	عہ/
۱۰	۹۳۲ "	کرامت میاں صاحب "	سے/
۱۱	۹۳۳ "	محمد عبدالجلیل صاحب وکیل "	سے/
۱۲	۹۳۵ "	عبدالسلام صاحب "	للعہ/
۱۳	۹۳۶ "	قمر الزماں خانصاحب گھوسی	عہ/
۱۴	۹۳۴ "	کرامت میاں صاحب گیا	سے/
۱۵	۹۳۷ "	مولوی نصیر عالم صاحب وکیل گیا	عا/
۱۶	۹۳۸ "	انجم صاحب "مدیر ندیم" "	سے/
۱۷	۹۳۹ "	ڈاکٹر محمد ابوالخیر صاحب "	سے/
۱۸	۹۴۰ "	سید شاہ مصطفیٰ احمد صاحب "	سے/
۱۹	۹۴۱ "	خانصاحب سید فضل حسین صاحب پٹنہ	عہ/
۲۰	۹۴۲ "	سید انوار حسین صاحب "	صہ/
۲۱	۹۴۳ "	حکیم محمد ادریس صاحب "	للعہ/
۲۲	۹۴۴ "	اسرار الحق محمودی صاحب وکیل "	۴/
۲۳	۹۴۵ "	شفیع محمد صاحب وکیل بہار شریف	سے/
۲۴	۹۴۶ "	سید شفاعت حسین صاحب زاہدی "	۸/
۲۵	۹۴۷ "	حکیم سید حسن صاحب "	۸/
۲۶	۹۴۸ "	حاجی سید محمد عقیل صاحب "	۴/
۲۷	۹۴۹ "	محمد سلیم صاحب وکیل "	عہ/
۲۸	۹۵۰ لے	محمد سرفراز صدیقی صاحب وکیل "	عہ/
۲۹	۴۳۰۱ "	سید رشید الدین صاحب " "	عہ/
۳۰	۴۳۰۲ "	ایس ایم عثمان صاحب "	عہ/
۳۱	۴۳۰۳ "	سید منظر حسن صاحب وکیل "	عا/
۳۲	۴۳۰۴ "	سید صدر الدین شیر صاحب وکیل "	عا/
۳۳	۴۳۰۰ "	مولوی عبدالعزیز صاحب "	عا/
۳۴	۴۳۰۸ "	خانصاحب حکیم یوسف حسن صاحب "	عہ/
۳۵	۴۳۱۰ "	شاہ رکن الدین صاحب "	عہ/
۳۶	۴۳۱۱ "	سید شاہ محمد سجاد صاحب "	عہ/
۳۷	۴۳۱۲ "	محمد عبدالحکیم صاحب پٹنہ	۴/
۳۸	۴۳۱۳ "	حافظ عبدالعزیز صاحب بانکی پور	۴/
		میزان	۱۱عا/

سنٹرل انڈیا

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	ہمدرد جامعہ جناب	رقم موصولہ
۱	۶۱۵	سید محمد زبیر صاحب بھوپال	سے/
۲	۶۱۶	قاضی علی حیدر عباسی صاحب بہادر "	عا/
		میزان	صہ/

معذرت

بہت افسوس ہے کہ رسید نمبر ۱۴۷۹ الف سے نمبر ۴۹۲۳ الف کے نام اس دفعہ غلطی سے درج نہ ہو سکے، انشاء اللہ آیندہ پرچہ میں شائع کر دئے جائیں گے۔ (مرتب)

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسمائے معطیان	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسمائے معطیان	رقم موصولہ
۱	۶۰۶	مختار احمد صاحب بتوسط حافظ		۱۲	۳۷۶۳ء	گلزار برادرس صاحبان کلکتہ	صہ/
		احمد خانصاحب مجسٹریٹ نظام آباد	صہ/	۱۳	۳۷۶۹ء	حاجی قادر بخش حاضر بخش صاحبان "	صہ/
۲	۶۲۹	میاں فضل دین، عبدالمجید محمد ظہور		۱۴	۳۷۷۹ء	پرل واچ کمپنی "	عا/
		صاحبان ۔ لاہور	[illegible]	۱۵	۳۸۵۱ء	اے بی صادق برادر "	[illegible]
۳	۶۴۷	ایک مخلص ہمدرد جامعہ دہلی	صہ/	۱۶	۳۸۹۳ء	اسرار احمد صاحب "	عصہ/
۴	۶۴۸	عزیز الرحمٰن صاحب، مقام میاں گنج		۱۷	۳۸۰۲ء	منور برادرس صاحبان "	للعہ/
		ڈاکخانہ اسیون ضلع اناؤ	صہ/	۱۸	۳۸۱۳ء	مولوی عبدالمجید صاحب "	صہ/
۵	۳۵۹۱ء	سراج الحق صاحب علیگڈھ	۲/	۱۹	۳۸۱۶ء	محمد صادق محمد عمر صاحبان "	صہ/
۶	۳۵۹۶ء	مولانا حکیم محمد ظہیر الدین صاحب "	عہ/	۲۰	۳۸۱۷ء	میاں محمد سعید صاحب "	؎/
۷	۳۸۱۱ء	دوست محمد صاحب "	عصہ/	۲۱	۳۸۳۱ء	اے ایچ محمد اسمٰعیل صاحب "	۱۰۰/
۸	۳۰۳۰	سیٹھ امیر خاں محمد خاں صاحب برہانپور	عہ/	۲۲	۳۸۳۷ء	محمد امین صاحب "	۱۰۰/
۹	۴۳۰۵	حاجی سید سعید العزیز صاحب بہار شریف	للعہ/	۲۳	۳۸۴۶ء	صادق برادر صاحبان "	صہ/
۱۰	۴۳۰۶	سید شاہ محمد طیب صاحب "	عہ/	۲۴	۴۴۸۰ء	ملک عبدالرشید صاحب "	صہ/
۱۱	۴۳۰۹	سید محمد عبدالحفیظ صاحب، قصبہ و ڈاکخانہ		۲۵	۴۴۸۱ء	فیاض الدین صاحب "	۲۵۰
		تلہاڑہ (پٹنہ)	۴/	۲۶	۴۵۳۸ء	ملک عبدالغفور صاحب "	۸/

میزان ۱۰۰۰ عہ ۱۴/

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات

حیدرآباد، مدراس اور بہار

کے بیدار قلب مسلمانوں کو اپنے عزیز ادارہ جامعہ ملیہ کے لئے بالترتیب

تین ہزار، ۲½ ہزار ، ایک ہزار روپیہ

ایک ماہ (جولائی) کے اندر جمع کرنا ہے۔ اگر آپ اپنا حصہ ادا کر چکے ہیں، تو اپنے احباب، اعزہ اور حلقہ اثر کو اس کار خیر میں شرکت کے لئے مائل کیجئے

ساری قوم آپ کی ممنون ہوگی اور آپ عنداللہ ماجور

ناظم حلقہ

ہمدردان نمبر ۳۶۲۸

گراں قدر امداد

سال گذشتہ یعنی اگست ۱۹۳۵ء سے جولائی ۱۹۳۶ء تک حلقہ ہمدردان نے

آپ کے چھوٹے چھوٹے چندوں سے

سولہ ہزار نو سو روپے دو آنے دس پائے

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کی امداد کے لئے بالاقساط عطا فرمائے

اس وقت تک ہمدردان جامعہ کی تعداد ۵ ہزار ہو چکی ہے

اگر آپ بھی

اس حلقہ میں شریک ہو جائیں تو اس سال کے

اندر یہ حلقہ اسقدر وسیع ہو سکتا ہے کہ جامعہ

کے تمام ماہانہ مصارف کی کفالت کر سکے
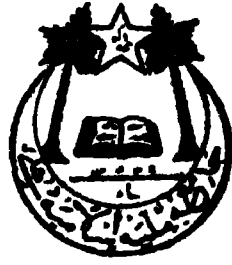
مرتب اور ناشر و طابع :۔ شفیق الرحمٰن قدوائی، بی اے جامعہ۔

مطبوعہ جامعہ پریس دہلی

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

"ناظم"

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

مِلّتِ اِسلامیہ

کی

تعمیر

قوم کے اُن نونہالوں پر موقوف ہے جو جامعہ ملیہ

کے چمن کی قومی اور دینی فضا

میں پرورش پارہے

ہیں

اور

جامعہ کا استحکام آپ کے لُطف وکرم پر موقوف ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمدردِ جامعہ

جلد ۲ | بابتہ ماہ اگست ۱۹۳۷ء مطابق جمادی الثانی ۱۳۵۶ ہجری نبوی | نمبر ۱

فہرست مضامین

شذرات

جامعہ ملیہ

جامعہ ملیہ کا سب سے بڑا مقصد یہ ہو کہ ہندوستانی مسلمانوں کی آیندہ زندگی کا ایک ایسا نقشہ تیار کرے جس کا مرکز مذہب اسلام ہو اور اس میں ہندوستان کی قومی تہذیب کا وہ رنگ بھرے جو عام انسانی تہذیب کے رنگ میں کھپ جائے ۔ اس کی بنیاد اس عقیدے پر ہو کہ مذہب کی سچی تعلیم ہندوستانی مسلمانوں کو وطن کی محبت اور قومی اتحاد کا سبق دے گی اور ہندوستان کی آزادی اور ترقی میں حصہ لینے پر آمادہ کرے گی اور آزاد ہندوستان اور ملکوں کے ساتھ مل کر دنیا کی زندگی میں شرکت اور امن و تہذیب کی مفید خدمت کریگا۔ تنگ نظری اور تعصب کے اس دور میں یہ تصور محض خواب و خیال معلوم ہوتا ہو مگر دنیا کی تاریخ میں بہت سے شیخ چلی ایسے ہی خواب دیکھتے آئے ہیں اور ہمت و خلوص، محنت اور استقلال کی برکت سے ان کے خواب حقیقت کا جامہ پہنتے رہے ہیں، اگر ہم میں یہ صفات تھوڑی بہت بھی موجود ہیں تو ہمارا یہ خواب بھی سچا ہو کر رہے گا۔ مجھے اعتراف ہو کہ جامعہ کے کارکنوں کے ذہن میں یہ نقشہ ابھی دھندلا ہو اور اسے واضح اور معین کرنے کے لیے وہ دوسروں کے مشورے اور اپنے مشاہدے اور تجربے سے مدد لے رہے ہیں۔ راہ طلب میں بھٹکنا۔ ٹھوکریں کھانا اور سنبھلنا، غلطی کرنا اور سیکھنا بھی انسانی ترقی کا راز ہو۔

جامعہ کا دوسرا مقصد یہ ہو کہ ہندوستانی مسلمانوں کی آیندہ زندگی کے اس نقشے کو سامنے رکھ کر ان کی تعلیم کا ایک مکمل نصاب بنانے اور اس کے مطابق ان کے بچوں کو جو مستقبل کے مالک ہیں تعلیم دے۔ علم محض روزی کی خاطر جو ہمارے ملک کی جدید تعلیم کا اصول ہو اور علم محض علم کی خاطر جو قدیم تعلیم کا اصول تھا دونوں کو بہت تنگ اور محدود سمجھتی ہو۔ وہ علم زندگی کی خاطر سکھانا چاہتی ہو جس کے وسیع دائرے میں مذہب۔ حکمت اور صنعت، سیاست اور معیشت سبھی کچھ آجاتا ہو۔ وہ اپنے طلبا کو اس قابل بنانا چاہتی ہو کہ قومی تہذیب اور عام انسانی تہذیب کی ہر شاخ کی قدر و قیمت کو سمجھ سکیں اور اپنی قابلیت کے مطابق اس کی کسی ایک شاخ میں اس طرح سے کام کریں کہ ان کا کام کسی نہ کسی حد تک مجموعی زندگی کے لیے مفید ہو۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ ہندوستان میں اس وقت روزی کمانے کا سوال سب سے زیادہ ضروری۔ جامعہ ملیہ اس ضرورت کو محسوس کرتی ہو اور اپنے طلبہ میں یہ صلاحیت پیدا کرنا چاہتی ہو کہ ہر جائز طریقہ سے روزی کما سکیں مگر اس کا اصول یہ ہو کہ انسان روزی کو زندگی کا، اجرت کو خدمت کا تابع سمجھے اور اپنا اصل مقصد یہ جانے کہ قومی تہذیب اور انسانی تہذیب کا مفید رکن بنے یعنی سوسائٹی میں اپنے لئے کوئی مناسب جگہ ڈھونڈھ لے جہاں وہ اپنی قوتوں سے پورا کام لے سکتا ہو اور مفید خدمت کر سکتا ہو۔ اور اسی کے ساتھ اتنا کما سکتا ہو کہ اس کی اور اس کے خاندان کی سب ضرورتیں پوری ہو جائیں ۔

شیخ الجامعہ

اعلیٰ تعلیم اور مادری زبان

اعلیٰ تعلیم میں مادری زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کا مسئلہ نہایت اہم ہے، اور غور و فکر کا بہت محتاج۔ ذیل کے مقالہ میں خواجہ غلام السیدین صاحب نے اس موضوع پر بڑی خوبی سے روشنی ڈالی ہے۔ مضمون بظاہر طویل ہے لیکن تحریر کا جادو دیکھئے کہ پڑھنے میں کوئی ناگواری محسوس نہیں ہوتی۔

(مرتب)

میں اس مضمون میں آپ کی توجہ ایک ایسے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، جس کا فیصلہ اب سے سالہا سال پیشتر ہو جانا چاہیئے تھا، لیکن ہماری ذہنی غلامی اور بے بسی کا ایک نہایت بین ثبوت یہ ہے کہ آج تک نہ صرف اس مسئلہ کا فیصلہ نہیں ہوا، بلکہ بہت سے تعلیم یافتہ اور مقتدر حلقوں میں اس کا تذکرہ بھی ناگوار ہے اور بہت سے علمی درباروں میں اس کو ابھی تک باریابی نصیب نہیں ہوئی یعنی یہ مسئلہ کہ اعلیٰ تعلیم میں مادری زبان کا کیا درجہ ہونا چاہئے۔

بظاہر یہ خیال بہت ہی معقول اور ناقابل انکار معلوم ہوتا ہے کہ کسی قوم یا جماعت کی صحیح اور مناسب تعلیم اس کی مادری زبان ہی میں ہو سکتی ہے۔ لیکن سیاست عجب چیز ہے اور دستور اس سے بھی زیادہ عجیب! اور جب یہ دونوں چیزیں مل جائیں، تو دن کو رات اور رات کو دن بنا دینا زیادہ مشکل نہیں ہوتا، ہندوستان میں بعض سیاسی وجوہ سے انگریزی زبان کو رائج کیا گیا تھا۔ انگریزوں کو اپنے تجارتی کاروبار اور انتظامی معاملات کو چلانے کے لئے ایسے ہندوستانی عمال کی ضرورت تھی۔ جو انگریزی زبان سے واقف ہوں ہندوستانیوں کو انگریزوں کی بڑھتی ہوئی حکومت میں بار پانے کے لئے انگریزی زبان سیکھنے کی خواہش تھی۔ اس قران السعدین کا نتیجہ یہی ہوا کہ ابتدائی مخالفت کے بعد، جس کو تعصب سے منسوب کیا گیا، انگریزی زبان نے سنہ ۱۸۲۰ء کے قریب تعلیم کی مملکت کو فتح کرنا شروع کیا اور بہت جلد اس مہم کو سر کر لیا۔ ادھر بہت سے قوم کے نیک نیت، بہی خواہ گزشتہ سو برس کے ذہنی انتشار اور افلاس سے اس درجہ متاثر تھے کہ اپنے ذہنی اور علمی سرمائے کی طرف سے تقریباً مایوس ہو چکے تھے اور وہ بجا طور پر یہ سمجھتے تھے کہ ملک میں کسی جدید علمی اور تمدنی تحریک کو شروع کرنے کے لئے مغربی علوم اور مغربی تعلیم سے استفادہ کرنا ضروری ہے اور قوم کے افسردہ حوصلوں میں امنگ اور پست خون میں حرکت اسی تعلق سے پیدا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے بھی اس تحریک کا استقبال کیا اور ہندوؤں میں راجہ رام موہن رائے اور مسلمانوں میں سر سید احمد علیہ الرحمۃ نے پوری قوت اور جوش کے ساتھ مغربی تعلیم کی تائید اور قدیم تعلیم کی مخالفت کی سنہ ۱۸۳۵ء میں لارڈ میکالے نے اپنے مشہور نوٹ لکھ کر اس بحث کا خاتمہ کر دیا اور حکومت نے باضابطہ طریقے سے جدید مغربی تعلیم کو، جس میں ذریعۂ تعلیم بھی انگریزی قرار دیا گیا تھا، اپنا متبنّیٰ بنا لیا۔ سر سید احمد اور ان کے ہم عصروں کو اس بات کا یقیناً احساس تھا کہ ہندوستانی زبانوں اور ادب کی ترقی کا انتظام بھی ہونا چاہئے اور سر سید اور ان کے ساتھیوں نے اردو ادب کی گراں مایہ خدمات انجام دیں اور اس وقت تک حکومت کے تعلیمی ریزولیوشنوں میں بھی اس

ضرورت پر زور دیا جاتا تھا، چنانچہ سر چارلس وڈ نے ۱۸۵۴ء میں اپنے تعلیمی Despatch مراسلے میں اس بات پر زور دیا تھا کہ دیسی زبانوں کے مطالعے کی ترغیب دینی چاہئے تاکہ وہ عوام کی تعلیم کا ذریعہ بن سکیں، لیکن ان نیک نیت حضرات نے کئی غلطیاں کیں۔ اول تو انہیں یہ احساس نہیں ہوا کہ مغربی علوم حاصل کرنے کے لئے یہ لازمی نہیں کہ تمام طلبہ اسکول سے لیکر یونیورسٹی تک ان علوم کو ایک غیر زبان یعنی انگریزی ہی میں پڑھیں۔ مغربی علوم ایک چیز ہیں اور انگریزی زبان دوسری چیز۔ دوسرے وہ دیسی زبانوں اور ادب کی ترقی کے خواہاں تھے، لیکن ان کے ذہن میں کبھی یہ شبہہ نہیں پیدا ہوا کہ جب اعلیٰ اور ثانوی تعلیم کا رشتہ دیسی زبانوں سے توڑ دیا جائے گا تو ان میں جدید خیالات کی پرورش اور حرکت اور جدت کہاں سے پیدا ہوگی۔ وہ چاہتے تھے کہ ایسی نہروں کے ذریعے کھیتوں کی آبپاشی کریں، جن میں دریا کا پانی آنے ہی نہ پاتا ہو! جب تعلیم یافتوں کی بول چال، تحریر و تقریر، تہذیب و تمدن، کاروبار، کلب اور دفتر کی زبان دوسری ہو جائے گی تو وہ عموماً دیسی زبانوں کی خدمت اور آرائش کی طرف کیوں توجہ کریں گے اور اس کی وجہ سے نہ صرف ان کے اور ان کے ملک کی زبانوں کے درمیان، بلکہ ان کے اور ان کے غیر تعلیم یافتہ ہم وطنوں کے بیچ میں ایک خلیج کیوں نہ حائل ہو جائے گی؟ بہرحال نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ ہندوستانی زبانوں کو فروغ دینے کا خیال پس پشت جا پڑا۔ اسکولوں اور کالجوں کا تمام زور انگریزی پر صرف ہونے لگا۔ انگریزی تعلیم حصول ملازمت کا سیدھا اور صاف رستہ بن گئی اور لب و لہجہ میں، تراش خراش میں، لباس اور وضع میں حتیٰ کہ میل جول میں انگریزوں کی تقلید کرنا مہذب ہونے کا ثبوت سمجھا جانے لگا۔ اسکولوں میں مادری زبان کو وہی درجہ حاصل تھا، جو ہندوستان کے سماج میں شودروں کو اور کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اس کا سرے سے پتہ ہی نہ تھا۔ یہ حالت اس وقت تک قائم رہی جب تک ایک طرف تو ملازمتوں کا میدان امیدواروں پر تنگ نہیں ہو گیا اور دوسری طرف سیاسی اثرات اور حالات کی ٹھیس سے ہندوستانیوں کو دوبارہ اپنی سیاسی، تمدنی اور ذہنی خودی کی تلاش کی فکر پیدا ہوئی۔ ممکن ہے آپ مجھ سے یہ سوال کریں کہ اب اس پرانی کہانی کو دہرانے سے کیا حاصل؟ وہ باتیں بیت گئیں اور اندھی تقلید کا زمانہ ختم ہو گیا۔ میرا جواب یہ ہے کہ اب تک اس مہذب ملک میں ایسے روشن خیال لوگ موجود ہیں اور ان کی تعداد بہت کافی ہے، جو مروجہ طریقے اور دستور کو بالکل صحیح سمجھتے ہیں اور اس ڈگر سے ہٹنے کے لئے آمادہ نہیں ان میں بہت سے ممتاز ماہرین تعلیم بھی شامل ہیں، کیونکہ بقول ایک مصنف کے اگر وہ مروجہ طریقے اور نظام کی تائید اور حمایت نہ کرتے تو ممتاز ہی کس طرح ہو سکتے تھے۔ جس بات کی ابتدا سیاسی وجوہات کی بنا پر ہوئی تھی وہ اب دستور اور رواج کی ٹیک پر قائم ہے اور چونکہ خود ہم لوگوں نے ایک بالکل غلط اور مہمل اصول پر تعلیم پائی ہے، اس لئے ہم میں تنقید اور آزادی فکر کی اتنی صلاحیت باقی نہیں رہی کہ اس مسئلے کے متعلق غیر جانب داری کے ساتھ صحیح رائے قائم کر سکیں۔ لاہور کے ایک پروفیسر صاحب chick نے اپنی مختصر لیکن دلچسپ کتاب Language universities & nationalism میں لکھا ہے کہ اگر کسی قوم سے اس کی زبان چھین لی جائے، تو اس کے خیالات بھی چھن جاتے ہیں، چنانچہ اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ ایک بالکل بدیہی تعلیمی اصلاح کو عمل میں لانے اور اس کے لیے موثر ذرائع اختیار کرنے کے بجائے ہم اپنی دماغی کاہلی کی بدولت ان تمام مشکلات اور موانع کی فہرستیں بنایا کرتے ہیں، جو اس کے رستے میں حائل ہیں۔ آپ نے ان تمام مشکلات کی رام کہانی بارہا

ہوگی۔ مثلاً:- ہندوستان میں بیسیوں زبانیں بولی جاتی ہیں، تعلیم کس زبان میں دی جائے؟ ہندوستان کی زبانوں میں ابھی اتنی وسعت اور گنجائش کہاں ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے مضامین اور خیالات ان میں سما سکیں؟ ضروری کتابیں موجود نہیں ہیں وہ کہاں سے آئیں گی؟ یہاں تک تو خیر محض طبع حیلہ تراش کی کارفرمائی تھی، لیکن ستم یہ ہے کہ اس کے بعد سنجیدگی کے ساتھ یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ سکولوں اور کالجوں میں مادری زبان پر زیادہ زور دینے اور اس پر زیادہ وقت صرف کرنے سے انگریزی زبان کا معیار کم ہو جائے گا۔

یہ الزام یہ جواب دیا جاتا ہے کہ لوگ انگریزی زبان کی مشکلات اور طلبہ کی تعلیمی مصیبت کو خواہ مخواہ بڑھا کر بیان کرتے ہیں، ورنہ دراصل یہ بات نہیں، کیونکہ بہت سے ہندوستانی انگریزی زبان کو اس طرح لکھتے اور بولتے ہیں کہ خود انگریزوں کو رشک آتا ہے، ٹیگور اور سروجنی نیڈو کی شاعری، محمد علی کی پرجوش اور آتش فشاں نثر، عبداللہ یوسف علی کی برجستہ اور مرصع خطابت گاندھی جی کی سلیس اور شگفتہ تحریر۔ یہ سب انگریزی تعلیم کا طفیل ہیں، اگر ہندوستان کے ہر طالب علم کو انگریزی پڑھنے اور انگریزی کے ذریعہ پڑھنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، تو فضائے علمی میں یہ ستارے طلوع نہ ہوں گے۔ لہٰذا ان کا تماشا دیکھنے اور ان کی روشنی سے آنکھیں منور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر ہندوستانی طالب علم اپنی تعلیمی زندگی کا پورا ایک تہائی حصہ ایک غیر زبان کی تحصیل میں صرف کرے۔ وقت کا یہ تخمینہ میرا نہیں، بلکہ پنجاب یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی کا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ ان اعتراضات پر، جو بیک وقت منطق اور نفسیات دونوں کا خون کرتے ہیں، ایک مختصر سا تبصرہ کروں، لیکن اس سے پہلے ایک اصولی بات سن لیجئے اور وہ بھی میری زبان سے نہیں، بلکہ ایک معروف انگریز کی زبان سے جس پر سیاسی کج بینی کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ وہ لکھتا ہے کہ

"ایک ہی زبان ہے، جس کے قبضہ میں ہمارے جذبات کی کنجی ہے۔ ایک ہی زبان ہے، جو یقیناً اور قدرتاً الفاظ کے لطیف اشارات اور مطالب کو ہم تک پہنچا سکتی ہے اور یہ وہ زبان ہے جس کو ہم اپنی ماں کی آغوشِ شفقت میں سیکھتے ہیں، جس میں ہم نے بچپن میں پہلے پہل دعائیں مانگی ہیں، اور اپنی خوشی اور رنج کا بے ساختہ اظہار کیا ہے۔ کسی اور زبان کو تعلیم کا ذریعہ بنانے سے نہ صرف طلبہ کی محنت اور دردسری میں بے اندازہ اضافہ ہو جاتا ہے، بلکہ ذہنی آزادی بھی مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے۔"

یہ تو ایک عام اصول ہوا۔ اگر آپ خاص کر ہندوستان کے متعلق ایک مقتدر تعلیمی کمیٹی کی رائے سننا چاہتے ہیں، تو سنئے پنجاب یونیورسٹی کی تحقیقاتی کمیٹی، جس کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے، اپنی رپورٹ میں یہ الفاظ لکھتی ہے:-

"طلبہ کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ وہ مغربی علوم کو ایک غیر زبان کے واسطے سے حاصل کرتے ہیں۔ انگریزی زبان کو ذریعۂ تعلیم بنانے کے لئے اس پر عبور حاصل کرنے میں طلبہ کا بہت زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ شاید ان کی تعلیم کی پوری مدت کا ایک تہائی حصہ اس کی نذر ہو جاتا ہے اور اس کے بعد بھی یہ شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ بہت سے طلبہ اس تمام کاوش کے بعد وہ مقصد حاصل بھی کر پاتے ہیں یا نہیں!"

رپورٹ کے فاضل مصنفین نے اس حقیقت کا اظہار کرنے میں اس صنعت کلام سے کام لیا ہے، جس کو انگریزی میں Art of understandment کہتے ہیں، ورنہ دراصل کسی

جب تک کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اس کی اعلیٰ تعلیم اور مطالعے کا انتظام نہ کیا جائے گا اور اس کو ذریعہ تعلیم نہ بنایا جائے گا۔ اسی طرح یہ سوال بھی فضول ہے کہ کتابیں کہاں سے آئیں گی؟ درسی کتابیں الہامی کتابوں کی طرح آسمان سے نازل نہیں ہوتیں، بلکہ مانگ پوری کرنے کے لئے تصنیف کی جاتی ہیں، اعلیٰ تعلیم مادری زبان میں دیجئے کتابیں کچھ عرصے میں خود بخود مہیا ہو جائیں گی۔ عثمانیہ یونیورسٹی میں ضرورت پڑی کتابیں تیار ہو گئیں۔ جنوبی افریقہ میں ضرورت ہوئی چند سال کے اندر اندر نہ صرف کتابیں لکھی گئیں، بلکہ تعلیمی افسروں انسپکٹروں، ہیڈ ماسٹروں اور استادوں کی ذہنیت بھی بدل گئی۔

بعض خدا کے ان نیک بندوں کو یہ فکر ہے کہ اگر اسکولوں اور کالجوں میں استاد اور شاگرد کئی گھنٹے روز غلط انگریزی نہ بولیں گے، تو انگریزی کا معیار کم ہو جائے گا۔ اول تو کوئی ان سے پوچھے کہ انگریزی کا عام معیار کم ہو جانا زیادہ بڑی مصیبت ہے یا مادری زبان کی ناقص واقفیت اور تمام درسی مضامین تاریخ، جغرافیہ، سائنس، ریاضی وغیرہ کے معیار کا کم ہونا؟ جب انگریزوں نے لاطینی کو اپنے نظام تعلیم کی صدر نشینی سے ہٹا کر انگریزی کو اس کا حقیقی درجہ دیا ہے تو انھیں بھی یہ اندیشہ لاحق ہو سکتا تھا کہ لاطینی کی قابلیت کا معیار کم ہو جائے لیکن انھوں نے اس اندیشہ سے نہ انگریزی کی پڑھائی کو کم کیا نہ اسے بند کیا، دوسرے، انگریزی کا عام معیار قابلیت آج کل کونسا اچھا ہے کہ اس پر زد پڑنے کے خیال سے آپ لرزہ براندام ہوتے ہیں اور اس معیار کی کمی کی وجہ یہ نہیں کہ طلبہ اس کے مطالعے میں اپنی عمر کا صرف تہائی حصہ صرف کرتے ہیں، دو تہائی صرف نہیں کرتے بلکہ جیسا میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ ایک غیر زبان میں تعلیم پانے کی وجہ سے ان کی ذہنی تربیت نہیں ہوتی، ان میں سوچنے اور غور کرنے کی صلاحیت پیدا نہیں ہوتی۔ جب وہ الجھی ہوئی اور بے ربط عبارت لکھتے ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان کے خیالات الجھے ہوئے اور بے ربط ہیں اور ان کا دماغ الجھا ہوا غیر منظم ہے۔ جس شخص کو کسی زبان پر بھی اچھا عبور نہ ہوگا۔ اس کے خیالات ضرور پیچیدہ اور مبہم ہوں گے۔ لہٰذا اگر آپ کو محض انگریزی زبان کے معیار ہی سے دلچسپی ہے، تو اس کی درستی کا بھی یہی ذریعہ ہے کہ آپ کو مادری زبان کے ذریعہ تعلیم دے کر ان کا عام تعلیمی معیار بہتر بنائیں اس کا اثر ان کی انگریزی کی قابلیت پر بھی پڑیگا۔ لیکن یہ خیال غلط ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہر طالب علم کو جبرًا انگریزی ادب پڑھانے سے ادبی ذوق یا قابلیت پیدا ہونی لازم ہے۔ ان میں سے بیشتر طلبہ زبان تو اچھی طرح جانتے نہیں، ادب سے کیسے لطف اندوز ہو سکتے ہیں؟ انگریزی ادب کا پروفیسر محاسن کلام اور فنی باریکیوں پر لکچر دیتا ہے۔ اور اس کے شاگرد ان رشید سستے نوٹس خرید کر ان سے انگریزی شعرا اور ادیبوں کی "صفات ثبوتیہ اور سلبیہ" کو حفظ کر لیتے ہیں! اس طرح ادبی ذوق اور شغف کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟ بے شک آپ اعلیٰ تعلیم گاہوں میں سب طلبہ کو انگریزی زبان سکھائیے۔ طریقے کو بہتر بنا کر انھیں سمجھ داری کے ساتھ انگریزی پڑھنا اور اسے صاف اور صحیح بولنا اور لکھنا سکھائیے۔ لیکن ادب کی تعلیم انھیں طلبہ تک محدود رکھیے۔ جن کو اس سے خاص ذوق اور دلچسپی ہے، ورنہ آپ کی محنت کوہ کندن اور کاہ برآوردن سے آگے نہ بڑھے گی۔ انسان کی عمر تھوڑی ہے اور کام بہت ہیں، اس لیے بے سوچے سمجھے خیالی چھلاووں کے پیچھے بھاگنا دانش مندی کا ثبوت نہیں۔

اس بحث میں اور دلچسپ واسطہ ان درخشندہ ستاروں کا دیا جاتا ہے، جن کی انگریزی دانی ہندوستانیوں کے لئے باعثِ افتخار اور انگریزوں کے لئے باعثِ رشک ہے۔ مگر افسوس کہ میرا دل اس

اپیل سے بھی نہیں پسیجا، لیکن اس کا سبب قساوت قلب نہیں، بلکہ بعض دوسرے اسباب ہیں۔ اوّل تو، جن ہندوستانی ادیبوں کی انگریزی قابلیت پر ہمیں ناز ہے ان میں بیشتر ہندوستانی یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ ہیں یا سروجنی نیڈو اور ٹیگور کی طرح تلامیذ فطرت ہیں، کسی یونیورسٹی کے رہین منت نہیں۔ دوسرے میرے نزدیک کسی نظام تعلیم کی کامیابی کا یہ معیار نہیں کہ اس کا اثر چند منتخب اور غیر معمولی افراد پر کیا پڑا ہے؟ اس کی کارگزاری کا اندازہ اس بات سے لگانا چاہیے کہ عام لوگوں کی ذہنی تربیت اور تہذیب پر اس کا کیا رد عمل ہوا ہے۔ اگر آپ اس خیال سے موجودہ صورت حال پر نظر ڈالیں، تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اگر ترازو کے پلڑوں میں یہ چند نامور ادیب ہیں، تو دوسرے میں وہ لاکھوں بد نصیب طلبہ ہیں! جن کی زبان بند اور خیالات الجھے ہوئے رہتے ہیں، کیونکہ انھوں نے دنیا کو کتابوں کی عینک لگا کر دیکھا ہے اور اس عینک کا شیشہ بھی شفاف نہیں دھندلا ہے۔ اگر دس ہزار میں سے ایک عبد اللہ یوسف علی نکلتا ہے، جس کا قلم انگریزی زبان پر بے ساختہ رقص کرتا ہوا چلا جاتا ہے، تو ۹۹۹۹ یا دس بخیر بابو چھجے لال کی طرح ہوتے ہیں، جن کی زبان دانی اور شان تحریر ارباب بصیرت کے لیے عبرت اور بے کاروں کے لیے تفریح کا سامان ہے اور باقی ایسے ہوتے ہیں، جو میری طرح ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنا مطلب ادا کرتے ہیں۔ اور بس میرے خیال میں یہ سودا بہت مہنگا ہے۔ میں اس کو بدرجہا بہتر سمجھتا ہوں کہ عام طور پر ہمارے طلبہ کے خیالات سلجھے ہوئے ہوں ان کے اظہار خیال میں صداقت اور بے ساختہ پن ہو، ان کی تخلیقی قوتیں بیدار ہوں، خواہ اس کے بدلے میں قوم چند نامور انگریزی ادیبوں کی برکت سے محروم ہی کیوں نہ ہو جائے، لیکن مجھے یقین ہے کہ اس قربانی کی نوبت ہی نہیں آئے گی، کیونکہ ٹیگور اور گاندھی جیسے زبان داں پیدا کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ انگریزی ادب کو کونین کی تلخ گولیوں کی طرح سے لاکھوں بچوں کے گلے سے اتارا جائے۔ ان کا وجدانی ذوق اور غیر معمولی ادبی قابلیت خود اپنے لیے راستہ بنا لے گی۔ ان کی خاطر تمام نظام تعلیم کو بے اثر بنانا قوم کے لیے معزز اور ان کے لیے غیر ضروری ہے۔

آخر میں ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں، جس کو کہتے ہوئے کسی قدر تامل بھی ہوتا ہے، لیکن سچائی کا تقاضا یہی ہے کہ اس کو بیان کر دیا جائے۔ ایک دفعہ ایک علمی مجلس میں اسی موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ میں نے اپنے خیال کی تائید میں بعض دلیلیں پیش کیں، جن کا کوئی تشفی بخش جواب نہیں ملا، آخر میں ایک صاحب نے، جو میرے نقطۂ نظر سے اختلاف رکھتے تھے، یہ دلیل قاطع پیش کی کہ تم اس بات کو نہیں سمجھتے یہ ایک تعلیمی مسئلہ نہیں، سیاسی مسئلہ ہے! اس الہامی ارشاد کی تہ میں دو خیال معلوم ہوتے ہیں۔ اوّل تو یہ کہ نظام تعلیم میں انگریزی زبان کی موجودہ حیثیت کی مخالفت سمجھی جائے۔ اس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں اور نہ میں اس تعبیر سے خائف ہوں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ شاید مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جاپان کی توہین سمجھا جائے، تو آپ سن کر کیا کر سکتے ہیں؟ دوسرا زیادہ اہم اندیشہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مادری زبان کو ذریعۂ تعلیم بنانے میں شاید ہندی کا پلہ اردو سے بھاری ہو جائے لہذا ہمارے لیے انگریزی زبان کے ساتھ وابستہ رہنا ہی بہتر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خیال نافہمی اور تنگ نظری پر مبنی ہے اور ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔ کیا یہ لوگ ہمیشہ کے لیے اپنی اور ہندوستان کی تمام دوسری جماعتوں کی تعلیم کو اس خیال سے مسخ اور بے روح رکھنا چاہتے ہیں کہ کہیں کسی دوسری زبان یا زبانوں کو ملک میں برتری حاصل نہ ہو جائے؟ شاید آپ نے اس بڑھیا کا قصہ سنا ہوگا، جو یہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی کمر سیدھی ہو جائے، بلکہ یہ آرزو رکھتی تھی کہ دوسروں کی کمر بھی اس کی طرح کبڑی ہو جائے؟ کیا ہماری ذہنیت اس

کبڑی بڑھیا کی سی ہوگئی ؟ اگر آپ کو اپنی زبان سے واقعتاً محبت ہے اور آپ خلوص سے چاہتے ہیں کہ اسے ملک میں وہ درجہ حاصل ہو، جس کی وہ مستحق ہے، تو اس کی خدمت پر کمر بستہ ہو جائے، اور اس کی نشو و نما کی بہترین صورت یہی ہے کہ آپ جرأت کے ساتھ اپنی تعلیمی پالیسی پر نظر ثانی کریں، اردو کو اپنے اسکولوں اور کالجوں میں اور یونیورسٹیوں میں جہاں کہیں وہ بولی جاتی ہے، وہی درجہ دیں، جو دوسرے اہم مضامین کو حاصل ہے اور اسے نیچے سے اوپر تک ذریعہ تعلیم بنائیں۔ اس طرح اردو زبان میں وسعت پیدا ہو گی۔ اردو ادب مالا مال ہوگا۔ تعلیم یافتہ طبقے کو اس کی طرف زیادہ توجہ ہو گی۔ مختلف علوم و فنون کی کتابیں اس میں تصنیف اور ترجمہ ہوں گی۔ جدید خیالات اور جدید اسالیب بیان اس میں راہ پائیں گے اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ہمارے تخلیقی سوتے، جو ایک بے روح اور خلاف فطرت طریقہ تعلیم کی وجہ سے خشک ہو گئے ہیں، دوبارہ رواں ہو جائیں گے اور پھر کوئی مخالف قوت یا تعصب اس کی حق تلفی نہ کر سکے گا۔ برخلاف اس کے اگر آپ دوسری ہندوستانی زبانوں سے ڈریں گے، خوف زدہ اور بدحواس بچوں کی طرح ایک غیر زبان کا دامن پکڑیں گے، اپنی زبان کو حقیر سمجھیں گے، تو میں آپ کو ایسے وقت کی بشارت دیتا ہوں۔ جب پچھتانے سے کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ چڑیاں کھیت کو چگ گئی ہوں گی !

(خواجہ) غلام السیدین

(پرنسپل ٹریننگ کالج علی گڈھ)

حالات جامعہ

۳۱ جولائی کو جامعہ کالج، ثانوی مدرسہ اور تعلیمی مرکز کی تعطیل کلاں ختم ہوگئی اور یکم اگست ۱۹۳۷ء سے ان کے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوا۔ طالب علم ابھی گھروں سے سب واپس نہیں آئے ہیں، لیکن تعلیم شروع ہوگئی ہے۔ کالج کا نصاب نظر ثانی کے بعد از سر نو ترتیب دیا گیا ہے جس کے لئے طلبا کو غیر معمولی محنت کرنا پڑے گی۔ یہی وجہ ہے کہ طلبا سرگرم نظر آرہے ہیں۔

اوکھلا میں اگست کے مہینہ کا موسم پچھلے سال کے تجربہ کے مطابق کچھ خوش گوار نہیں ثابت ہوا تھا۔ اکثر طلبا ملیریا میں مبتلا ہوئے۔ اس لئے ابتدائی مدرسہ جامعہ نگر (اوکھلا) میں جون جولائی کی بجائے جولائی اگست کی چھٹی دی گئی۔ یکم جولائی سے مدرسہ بند ہوا ہے۔ یکم ستمبر کو کھلیگا۔ داخلہ کی درخواستیں بڑی کثرت سے آرہی ہیں، درخواستوں کی آخری تاریخ ۱۵ ار اگست ہے۔

ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب مدظلہ (شیخ الجامعہ) تعطیل میں اکثر دہلی میں قیام پذیر رہے، صحت بحمد اللہ قابل اطمینان ہے۔ حسب معمول روزانہ دفتر تشریف لاتے ہیں اور کالج و اسکول میں چند گھنٹے درس بھی دیتے ہیں۔

مولانا سعد الدین صاحب انصاری، ندوی، استاد اسلامیات جامعہ، عربی کی مزید تعلیم کے لئے جامعہ ازہر (مصر) تشریف لے جا رہے ہیں، مولانا محمد سرور صاحب بی۔ اے جامعہ جو کئی سال تک جامعہ ازہر میں تعلیم پا چکے ہیں اور ... جامعہ ملیہ سے استفادہ کرتے رہے ہیں۔ مولانا ندوی صاحب کی جانشینی فرمائیں گے۔

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

خدا کا شکر ہے کہ ہماری اپیل صدا بصحرا نہیں ثابت ہوئی، اور بنگال، مدراس اور حیدرآباد کے دردمند مسلمانوں نے نہ صرف اپنی مجوزہ رقم ادا کردی بلکہ کچھ زیادہ ہی دیدیا، جولائی تک ہمیں دو ہزار بنگال سے اور ڈہائی ڈہائی ہزار مدراس اور حیدرآباد سے وصول ہو گیا۔ بہار اپنی پوری رقم ادا نہیں کرسکا لیکن ہم مطمئن ہیں کہ دوسرے صوبوں نے اس کی کمی پوری کردی۔ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

حیدرآباد اور مدراس کے وفد کی کامیابی کی پوری تفصیل آپ کو اس روئداد سے معلوم ہوگی جو ہم انشاءاللہ اگلے مہینے شائع کرسکیں گے۔

دہلی پر جامعہ کا سب سے زیادہ حق ہے۔ نہ صرف اس لیے کہ وہ ہندوستان کا دارالسلطنت ہے اور خدمت علم میں ہمیشہ پیش پیش رہا ہے بلکہ اس لیے بھی کہ بانیان جامعہ کی شخصیتیں دہلی کے ساتھ مختص رہی ہیں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ جامعہ دہلی کے آغوش میں تربیت پا رہی ہے۔ ہمیں مسرت ہے کہ دہلی ہمیشہ اپنے رتبہ اور شان کے مطابق جامعہ کی مدد کرتی رہی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ "مرتبہ سوا" ہونے کی وجہ سے دہلی کی مشکل بھی "سوا" ہے اور اسے ام البلاد ہونے کی حیثیت سے سارے ہندوستان کا حق ادا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن دنیا دلی میں بھی دلی کو امتیاز حاصل ہے۔ جامعہ کو جو بیش قرار رقم ماہوار اب تک ملتی رہی ہے۔ اس میں جامعہ کے ہمدرد اب مزید اضافہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں تاجران چرم کی نظر کرم کے ہم خاص طور ممنون ہیں۔

مولوی مقبول احمد صاحب مہتمم حلقہ ہمدردان (برائے اضلاع مشرقی صوبہ متحدہ) مولوی منظور حسن صاحب فاروقی مہتمم حلقہ ہمدردان (برائے صوبہ بہار) کی مدد کے لیے عارضی طور پر بہار کی طرف چلے گئے تھے۔ اس سلسلہ میں وہ جمشید پور اور بھاگلپور وغیرہ بھی گئے۔ جمشید پور میں انجمن حمایت الاسلام کے معزز ارکان اور عہدیداران نے تحریک ہمدردان جامعہ کے ساتھ اپنے قلبی تعلق کا ثبوت دیا اور یقین دلایا کہ ٹاٹا نگر (جمشید نگر) سے بہت ہی جلد ایک بڑی رقم جامعہ کے ماہانہ اخراجات کے لئے مل جایا کرے گی۔

(معاون مرتب)

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اُن کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ جون ۱۹۳۱ء میں حلقہ ہمدردان جامعہ میں شریک ہوئے ہیں۔

نمبر شمار	نمبر ہمدرد	اسم گرامی	نمبر شمار	نمبر ہمدرد	اسم گرامی
۱	۴۶۷۶	جناب مرزا ابوجعفر کشفی صاحب　کلکتہ	۱۸	۴۶۹۳	جناب مولوی علی احمد صاحب وکیل　موتیہاری
۲	۴۶۷۷	〃 شرف الدین احمد صاحب　〃	۱۹	۴۶۹۴	〃 محمد وحید صاحب 〃　〃
۳	۴۶۷۸	〃 شیخ محمد فاروق صاحب　〃	۲۰	۴۶۹۵	〃 سید منظر حسن صاحب 〃　〃
۴	۴۶۷۹	〃 محمد یٰسین صاحب　〃	۲۱	۴۶۹۶	〃 عزیز محمد صاحب　دہلی
۵	۴۶۸۰	〃 حاجی عبدالخالق صاحب　〃	۲۲	۴۶۹۷	〃 ظہیر الدین صاحب چشتی　〃
۶	۴۶۸۱	〃 سید محمد رفیع صاحب　〃	۲۳	۴۶۹۸	〃 امجد حسین صاحب آغا　〃
۷	۴۶۸۲	〃 اللہ بخش دوست محمد صاحبان　〃	۲۴	۴۶۹۹	〃 قائم حسین صاحب واسطی　نئی دہلی
۸	۴۶۸۳	〃 شمس العارفین صاحب　〃	۲۵	۴۷۰۰	〃 مولوی محمود الحسن صاحب　کاندھلہ
۹	۴۶۸۴	〃 محمد یحیٰی صاحب　〃	۲۶	۴۷۰۱	〃 محمد حسن صاحب　〃
۱۰	۴۶۸۵	〃 فیض اللہ خوشی محمد صاحب　〃	۲۷	۴۷۰۲	〃 قاضی محمد ذکی صاحب　〃
۱۱	۴۶۸۶	〃 سید محمد مظفر صاحب وکیل　بانکی پور	۲۸	۴۷۰۳	〃 سید محمود حسین صاحب　دہلی
۱۲	۴۶۸۷	〃 سید محمد مجید صاحب　پٹنہ	۲۹	۴۷۰۴	〃 مولوی سید قدرت صاحب　〃
۱۳	۴۶۸۸	〃 ڈاکٹر عظیم الدین احمد صاحب　〃	۳۰	۴۷۰۵	〃 محمد یوسف صاحب اللہ والے　〃
۱۴	۴۶۸۹	〃 شیخ ٹھنک صاحب　برہاٹولہ	۳۱	۴۷۰۶	〃 شیخ اللہ دین صاحب　لاہور
۱۵	۴۶۹۰	〃 محمد عبدالسلام خاں صاحب وکیل　موتیہاری	۳۲	۴۷۰۷	〃 شیخ عبداللطیف صاحب　〃
۱۶	۴۶۹۱	〃 انیس الحق فخر الدین صاحب　〃	۳۳	۴۷۰۸	〃 محمد رفیق صاحب　〃
۱۷	۴۶۹۲	〃 سید نور الامام صاحب وکیل　〃	۳۴	۴۷۰۹	〃 ماسٹر محمد احسان صاحب　〃

نمبر شمار	نمبر ہمدرد	اسم گرامی		نمبر شمار	نمبر ہمدرد	اسم گرامی	
۳۵	۴۷۱۰	جناب محمد اشرف صاحب	لاہور	۵۹	۴۷۳۴	جناب حاجی محمد موسیٰ صاحب	بتیا
۳۶	۴۷۱۱	" حکیم محمد حسن صاحب عرشی	"	۶۰	۴۷۳۵	" سید نظام الدین صاحب حیدر	"
۳۷	۴۷۱۲	" محمد شریف تنی صاحب	"	۶۱	۴۷۳۶	" محمد محمود عالم صاحب	"
۳۸	۴۷۱۳	" بیگم ضمیر ہاشمی صاحب	رامپور	۶۲	۴۷۳۷	" حبیب الرحمٰن صاحب	"
۳۹	۴۷۱۴	" سید عبد الشکور صاحب	پٹنہ	۶۳	۴۷۳۸	" مصباح الحق صاحب	"
۴۰	۴۷۱۵	" محمد عبد الجلیل صاحب	لکھنؤ	۶۴	۴۷۳۹	" محمد یونس صاحب	"
۴۱	۴۷۱۶	" سید محمد یونس صاحب	موتیہاری	۶۵	۴۷۴۰	" سید خیرات علی صاحب	"
۴۲	۴۷۱۷	" محمد عبد الغفور صاحب	"	۶۶	۴۷۴۱	" مطیع الرحمٰن صاحب	"
۴۳	۴۷۱۸	" سید محمد اسرائیل صاحب	"	۶۷	۴۷۴۲	" عبد الحمید صاحب	ہنوارنجی)
۴۴	۴۷۱۹	" محمد عبد الحمید صاحب	"	۶۸	۴۷۴۳	" قاضی عبد الحمید صاحب	بتیا
۴۵	۴۷۲۰	" محمد امین صاحب	"	۶۹	۴۷۴۴	" سید محمود احمد صاحب	موتی ہاری
۴۶	۴۷۲۱	" حاجی شیخ عبد الحق صاحب	"	۷۰	۴۷۴۵	" سید منصور احمد صاحب	مظفرپور
۴۷	۴۷۲۲	" محمد شفیع حیدر صاحب	"	۷۱	۴۷۴۶	" حمید الدین صاحب انصاری	"
۴۸	۴۷۲۳	" سید محمد جان صاحب	"	۷۲	۴۷۴۷	" سراج الاسلام صاحب وکیل	"
۴۹	۴۷۲۴	" علی رضا خاں صاحب	بتیا	۷۳	۴۷۴۸	" محمد شمس الضحیٰ صاحب	چھپرا
۵۰	۴۷۲۵	" محمد قاسم صاحب ڈریسر	"	۷۴	۴۷۴۹	" محمد فخر الدین خاں صاحب	"
۵۱	۴۷۲۶	" محمد عیسیٰ صاحب	"	۷۵	۴۷۵۰	" محمد عمر عثمان صاحب اجمیری	بلور
۵۲	۴۷۲۷	" ڈاکٹر محمد رسول صاحب	"	۷۶	۴۷۵۱	" علی محمد عثمان صاحب	"
۵۳	۴۷۲۸	" محمد کامل صاحب	"	۷۷	۴۷۵۲	" محمد عثمان صاحب اجمیری	"
۵۴	۴۷۲۹	" محمد عبد الرحمٰن صاحب	"	۷۸	۴۷۵۳	" اہلیہ یوسف ایم اکیانی صاحب	"
۵۵	۴۷۳۰	" محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار	"	۷۹	۴۷۵۴	" حلیمہ روشن فاطمہ صاحبہ	"
۵۶	۴۷۳۱	" محمد فضل الرحمٰن صاحب	"	۸۰	۴۷۵۵	" اے ایس اے فضل صاحب	"
۵۷	۴۷۳۲	" محمد عبید اللہ صاحب وکیل	"	۸۱	۴۷۵۶	" اے جی ویرانی صاحب	"
۵۸	۴۷۳۳	" محمد منصور صاحب	چمپارن	۸۲	۴۷۵۷	" محمد ایوب ولی محمد صاحب	"

نمبر شمار	نمبر ہمدرد	اسم گرامی		نمبر شمار	نمبر ہمدرد	اسم گرامی	
۸۳	۴۷۵۸	جناب قاسم وا صاحب	بلور	۱۰۷	۴۷۸۲	جناب مولوی ابوالحسن صاحب قادری	بدایوں
۸۴	۴۷۵۹	〃 عمر حاجی ولی محمد صاحب	〃	۱۰۸	۴۷۸۳	〃 قاضی غلام سجاد صاحب	〃
۸۵	۴۷۶۰	〃 عبدالوہاب صاحب	〃	۱۰۹	۴۷۸۴	〃 مولوی عثمان رضا صاحب	〃
۸۶	۴۷۶۱	〃 عبدالرحمٰن صاحب عرفانی	〃	۱۱۰	۴۷۸۵	〃 مولوی شفیع احمد صاحب	〃
۸۷	۴۷۶۲	〃 عبدالکریم صاحب	〃	۱۱۱	۴۷۸۶	〃 سید مونس علی صاحب	〃
۸۸	۴۷۶۳	〃 مس کی کی خاں صاحب	〃	۱۱۲	۴۷۸۷	〃 محمد سلیمان صاحب رئیس	〃
۸۹	۴۷۶۴	〃 الیف اے خانصاحب	〃	۱۱۳	۴۷۸۸	〃 مولنا یعقوب بخش صاحب راغب	〃
۹۰	۴۷۶۵	〃 عبدالغنی ملا صاحب	〃	۱۱۴	۴۷۸۹	〃 ڈاکٹر سید احمد علی صاحب	〃
۹۱	۴۷۶۶	〃 اے ایم خیرادی صاحب	〃	۱۱۵	۴۷۹۰	〃 محمد اسحاق خاں صاحب لودی	〃
۹۲	۴۷۶۷	〃 عبدالعزیز فتح محمد صاحب	〃	۱۱۶	۴۷۹۱	〃 عبدالرؤف صاحب صدیقی	〃
۹۳	۴۷۶۸	〃 حفیظ الرحمٰن خلیل الرحمٰن صاحبان	〃	۱۱۷	۴۷۹۲	〃 قطب الدین صاحب	〃
۹۴	۴۷۶۹	〃 مس آر ایس خاں صاحبہ	〃	۱۱۸	۴۷۹۳	〃 حکیم اسرار احمد صاحب	〃
۹۵	۴۷۷۰	〃 احمد عبداللہ خانصاحب	〃	۱۱۹	۴۷۹۴	〃 اکبر شاہ خاں صاحب	〃
۹۶	۴۷۷۱	〃 سمیع الدین صاحب قادری	〃	۱۲۰	۴۷۹۵	〃 محمد رشید احسین صاحب	〃
۹۷	۴۷۷۲	〃 مولنا عبدالواحد صاحب	بدایوں	۱۲۱	۴۷۹۶	〃 محمد اسمٰعیل خاں صاحب لودی	〃
۹۸	۴۷۷۳	〃 منشی مسعود خاں صاحب کوتوال	〃	۱۲۲	۴۷۹۷	〃 منصور علی خاں صاحب	〃
۹۹	۴۷۷۴	〃 منشی نواب علی صاحب	〃	۱۲۳	۴۷۹۸	〃 حاجی علی احمد جمیل احمد صاحب	〃
۱۰۰	۴۷۷۵	〃 منشی امام الدین صاحب	〃	۱۲۴	۴۷۹۹	〃 نہال الدین صاحب	〃
۱۰۱	۴۷۷۶	〃 علی مقصود صاحب ایڈوکیٹ	〃	۱۲۵	۴۸۰۰	〃 رشید محمد خاں صاحب	〃
۱۰۲	۴۷۷۷	〃 مولوی معظم علی صاحب	〃	۱۲۶	۴۸۰۱	〃 سید محمد جواد حسین صاحب	سہسوان
۱۰۳	۴۷۷۸	〃 حاجی محمد حبیب بخش صاحب	〃	۱۲۷	۴۸۰۲	〃 سید حمزہ علی صاحب نقوی	بھوپال
۱۰۴	۴۷۷۹	〃 سید آل رسول صاحب	〃	۱۲۸	۴۸۰۳	〃 اخلاص حسین صاحب	سہسوان
۱۰۵	۴۷۸۰	〃 مبارک علی خاں صاحب	〃	۱۲۹	۴۸۰۴	〃 منشی شفیق احمد صاحب	〃
۱۰۶	۴۷۸۱	〃 احمد علی خانصاحب لودہی	〃	۱۳۰	۴۸۰۵	〃 محمد مظفر حسین صاحب	〃

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم
۱۳۱	۴۸۰۶	جناب حکیم محمد یسین صاحب	سہسوان
۱۳۲	۴۸۰۷	" سید محمد فرزند حسین صاحب	"
۱۳۳	۴۸۰۸	" سید جلیل الرحمٰن صاحب	"
۱۳۴	۴۸۰۹	" سید عبدالحامد صاحب	"
۱۳۵	۴۸۱۰	" سید محی الدین احمد صاحب	"
۱۳۶	۴۸۱۱	" ڈاکٹر سید نبی احمد صاحب	"
۱۳۷	۴۸۱۲	" سید حافظ عزیز احمد صاحب	"
۱۳۸	۰۱۳	" حکیم عبدالقوی صاحب	"
۱۳۹	۴۸۱۴	" محمد عالم صاحب	"
۱۴۰	۴۸۱۵	" سرور علی صاحب	"
۱۴۱	۴۸۱۶	" حکیم سید عقیل احمد صاحب	"
۱۴۲	۴۸۱۷	" مولوی سید اعجاز احمد صاحب	"
۱۴۳	۴۸۱۸	" سید وکیل احمد صاحب	"
۱۴۴	۴۸۱۹	" مولانا شیخ شاکر حسین صاحب	"
۱۴۵	۴۸۲۰	" مرزا عبدالحمید بیگ صاحب	"
۱۴۶	۴۸۲۱	" سید عنایت حسین صاحب	"
۱۴۷	۴۸۲۲	" محمد حامد صاحب ہاشمی	"
۱۴۸	۴۸۲۳	" سید حشمت علی صاحب	"
۱۴۹	۴۸۲۴	" عبدالشکور صاحب	"
۱۵۰	۴۸۲۵	" سلامت اللہ صاحب	"
۱۵۱	۴۸۲۶	" سید محمد یوسف صاحب	"
۱۵۲	۴۸۲۷	" عبدالقیوم خاں صاحب	"
۱۵۳	۴۸۲۸	" محمد ابو جعفر صاحب سیدی	"

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم
۱۵۴	۴۸۲۹	جناب سید منور حسین صاحب	سہسوان
۱۵۵	۴۸۳۰	" خان بہادر سید محمد صاحب	شیخو پورہ بدایوں
۱۵۶	۴۸۳۱	" شیخ محب احمد صاحب	"
۱۵۷	۴۸۳۲	" احترام الدین سید صاحب	"
۱۵۸	۴۸۳۳	" افضال الدین صاحب	"
۱۵۹	۴۸۳۴	" منور بیگم صاحبہ	"
۱۶۰	۴۸۳۵	" وحید احمد صاحب رئیس	"
۱۶۱	۴۸۳۶	" اکرام الدین صاحب قادری	"
۱۶۲	۴۸۳۷	" حکیم سید واجد علی صاحب	بھوپال
۱۶۳	۴۸۳۸	" یونس علی خاں صاحب	آگرہ
۱۶۴	۴۸۳۹	" حکیم سید جمیل احمد صاحب	ڈبائی (بلند شہر)
۱۶۵	۴۸۴۰	" حافظ میر عبدالرزاق صاحب	حیدرآباد
۱۶۶	۴۸۴۱	" عزت احمد خاں صاحب	"
۱۶۷	۴۸۴۲	" غلام احمد خاں صاحب	"
۱۶۸	۴۸۴۳	" رائے برکت رائے صاحب	"
۱۶۹	۴۸۴۴	" میر عابد علی صاحب	اورنگ آباد
۱۷۰	۴۸۴۵	" محمد نجم الدین صاحب	"
۱۷۱	۴۸۴۶	" حافظ محمد مستحسن صاحب	"
۱۷۲	۴۸۴۷	" سید صغر علی کرمانی صاحب	"
۱۷۳	۴۸۴۸	" ڈاکٹر محمد اللہ جنگ صاحب بیرسٹر	ورنگل
۱۷۴	۴۸۴۹	" مولوی نواب احمد صاحب ایم اے	اورنگ آباد
۱۷۵	۴۸۵۰	" احمد علی خاں صاحب مہتمم کوتوالی	"
۱۷۶	۴۸۵۱	" سید یوسف علی صاحب منصف	"

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی
۱۷۷	۴۸۵۲	جناب عزیز الرحمٰن صاحب لکچرار اورنگ آباد
۱۷۸	۴۸۵۳	〃 سید احمد صاحب مہتمم آثار قدیمہ 〃
۱۷۹	۴۸۵۴	〃 سراج الدین احمد صاحب 〃
۱۸۰	۴۸۵۵	〃 مولوی جلال الدین صاحب 〃
۱۸۱	۴۸۵۶	〃 حمید مرزا صاحب 〃
۱۸۲	۴۸۵۷	〃 سید کاظم حسین صاحب رضوی 〃
۱۸۳	۴۸۵۸	〃 ثامن علی عباسی صاحب 〃
۱۸۴	۴۸۵۹	〃 محمد انوار اللہ صاحب 〃
۱۸۵	۴۸۶۰	〃 سید جمال الدین احمد صاحب 〃
۱۸۶	۴۸۶۱	〃 احمد محی الدین خاں صاحب 〃
۱۸۷	۴۸۶۲	〃 عبدالمجید خاں صاحب جالنہ
۱۸۸	۴۸۶۳	〃 محمد ضمیر الحسن صاحب رئیس 〃
۱۸۹	۴۸۶۴	〃 عالم خاں صاحب تاجر 〃
۱۹۰	۴۸۶۵	〃 سید عبدالحکیم صاحب 〃
۱۹۱	۴۸۶۶	〃 قاضی محمد حمید الدین صاحب 〃
۱۹۲	۴۸۶۷	〃 محمد حسین خاں صاحب وکیل 〃
۱۹۳	۴۸۶۸	〃 مولوی سید احمد صاحب 〃
۱۹۴	۴۸۶۹	〃 سید محمد ایوب صاحب 〃
۱۹۵	۴۸۷۰	〃 آغا محمود علی صاحب تحصیلدار 〃
۱۹۶	۴۸۷۱	〃 عبدالواحد صاحب وکیل 〃
۱۹۷	۴۸۷۲	〃 محمد سعید الرحمٰن صاحب 〃
۱۹۸	۴۸۷۳	〃 غلام صابر صاحب 〃
۱۹۹	۴۸۷۴	〃 سید شاہ حسین صاحب 〃

نمبر شمار	رسید نمبر	اسم گرامی
۲۰۰	۴۸۷۵	جناب رحیم الدین صاحب یعقوب صاحب۔ جالنہ
۲۰۱	۴۸۷۶	〃 حسن محمد خاں صاحب 〃
۲۰۲	۴۸۷۷	〃 ظفر خاں صاحب ولد کریم خانصاحب 〃
۲۰۳	۴۸۷۸	〃 محمد خانصاحب زمین و زمیندار 〃
۲۰۴	۴۸۷۹	〃 شمس الدین احمد صاحب 〃
۲۰۵	۴۸۸۰	〃 محمد اعجاز اللہ خانصاحب 〃
۲۰۶	۴۸۸۱	〃 محمد تقی الدین صاحب 〃
۲۰۷	۴۸۸۲	〃 سید فضل علی صاحب 〃
۲۰۸	۴۸۸۳	〃 حافظ عبدالقادر صاحب 〃
۲۰۹	۴۸۸۴	〃 عبدالغفور خانصاحب 〃
۲۱۰	۴۸۸۵	〃 غلام احمد صاحب جاگیردار 〃
۲۱۱	۴۸۸۶	〃 جناب صلاح الدین صاحب وکیل انبڑ
۲۱۲	۴۸۸۷	〃 محمد عبدالغفور صاحب 〃 〃
۲۱۳	۴۸۸۸	〃 نبی الحسن صاحب تحصیلدار کنڑ
۲۱۴	۴۸۸۹	〃 احمد علی خاں صاحب 〃
۲۱۵	۴۸۹۰	〃 میر محمد علی صاحب 〃
۲۱۶	۴۸۹۱	〃 محمد عبدالحیٔ خاں صاحب دیجاپور
۲۱۷	۴۸۹۲	〃 شیخ محمد یونس صاحب دہلی
۲۱۸	۴۸۹۳	〃 ای کے خاں صاحب بمبئی
۲۱۹	۴۸۹۴	〃 غلام حسین صاحب کلکتہ
۲۲۰	۴۸۹۵	〃 اے آر امین حسین صاحب 〃
۲۲۱	۴۸۹۶	〃 حسنین احمد صاحب 〃
۲۲۲	۴۸۹۷	〃 خالد عبداللہ آف جاوا 〃
۲۲۳	۴۸۹۸	〃 شیخ عبدالحق صاحب 〃

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقومات جو ماہ مئی اور جون میں ہمیں اپنے متسمین اور سفرا اور منی آرڈر کے ذریعہ وصول ہوئی ہیں، رجسٹر میں درج ہو چکی ہیں۔ اندراجات میں صحت کا لحاظ رکھا گیا ہے، اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشیے۔ دفتر ممنون ہوگا۔

(مرتب)

دہلی (بقیہ ماہ مئی)

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم موصولہ
۱	۴۷۹۴ سے	جناب رحیق خاں صاحب سبزی منڈی دہلی	عا ر	۱۴	۴۹۰۷ سے	جناب محمد سعید صاحب صدر بازار	۴ ر
۲	۴۷۹۵ "	" محمد ایوب خاں صاحب گلی بتاشے والی "	۸ ر	۱۵	۴۹۰۸ "	" عبدالحق سراج الحق صاحبان	یۃ ر
۳	۴۷۹۶ "	" برج کشن صاحب کٹرہ خوشحال رائے "	صہ ر	۱۶	۴۹۰۹ "	" شمس العارفین صاحب فخوری	عہ ر
۴	۴۷۹۷ "	" محمد عارف صاحب شیشے والے "	عہ ر	۱۷	۴۹۱۰ "	" نفیع اللہ خاں صاحب "	۸ ر
۵	۴۷۹۸ "	" حافظ محمد فاروق صاحب کاٹ سرائے	عہ ر	۱۸	۴۹۱۱ "	" زاہد حسین صاحب سوکا روڈ	صہ ر
۶	۴۷۹۹ "	" اشتیاق حسین صاحب وائسریگل لاج	عہ ر	۱۹	۴۹۱۲	" غلام حسین خاں صاحب رابرٹ اسکوائر	۸ ر
۷	۴۸۰۰ "	" عبدالرحمن صاحب پنجابی اسکول	۴ ر	۲۰	۴۹۱۳	" خواجہ حسین نظامی صاحب	عا ر
۸	۴۹۰۱ "	" ڈاکٹر سلیم الزماں صاحب قرولباغ	عہ ر	۲۱	۴۹۱۴	" سید سلیم الدین صاحب جیلی قبر	۴ ر
۹	۴۹۰۲ "	" ٹمی سلیم الزماں صاحب "	۸ ر	۲۲	۴۹۱۵	" حکیم شریف الدین خاں صاحب "	۴ ر
۱۰	۴۹۰۳ "	" بیگم عبدالمتین صاحب "	عا ر	۲۳	۴۹۱۶	" مولوی سید عبدالغنی صاحب	ے ر
۱۱	۴۹۰۴ "	" شیخ محمد ادریس صاحب چاندنی چوک	۲ ر	۲۴	۴۹۱۷	" عبدالحق صاحب سید علی خان صاحب	صہ ر
۱۲	۴۹۰۵ "	" حاجی محبوب بخش رفیع الدین صاحبان	صہ ر	۲۵	۴۹۱۸	" لیڈی ڈاکٹر الیف ڈی محمود صاحب	عہ ر
۱۳	۴۹۰۶ "	" شیخ محمد اسمٰعیل صاحب صدر بازار	۴ ر	۲۶	۴۹۱۹	" محمد طیب صاحب مکتبہ جامعہ	۸ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم
۲۷	۴۹۲۰ لے	جناب حکیم نذیرالدین احمد صاحب طبیہ کالج	۴ر	۲۹	۴۹۲۲ لے	جناب ماسٹر شفیع الدین صاحب نیّر	عا ر
۲۸	۴۹۲۱ "	" عبدالکریم صاحب صدیقی	عہ ر	۳۰	۴۹۲۳ "	" منشی بشیر بیگ صاحب محلہ گڑیا	۲ر

دہلی (ماہ جون)

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم
۱	۷۶۲	جناب جلیل احمد صاحب قدوائی	عا ر	۲۰	۹۶۸ لے	جناب جی ایم خانصاحب	عہ ر
۲	۷۶۸	" خواجہ عبدالمجید صاحب بی اے	ے ر	۲۱	۹۶۹ "	" غلام حسین خانصاحب	۸ر
۳	۷۶۳	" شاہد علی صاحب مع برادران	صہ ر	۲۲	۹۷۰ "	" رفیع اللہ خانصاحب	۸ر
۴	۹۵۱ لے	" آمنہ خاتون صاحبہ	۸ر	۲۳	۹۷۱ "	" کلو صاحب تالے والے	۴ر
۵	۹۵۲ "	" عبدالرزاق محمد اسحاق صاحبان	عہ ر	۲۴	۹۷۲ "	" علاءالدین صاحب	۸ر
۶	۹۵۳ "	" ایم اے رب صاحب اینڈ برادرس	عا ر	۲۵	۹۷۳ "	" محمد بشیرالدین نصیرالدین صاحبان	۴ر
۷	۹۵۴ "	لیڈی ڈاکٹر صاحبہ ایف ڈی محمود	عہ ر	۲۶	۹۷۴ "	" حافظ محمد محفوظ الٰہی صاحب	۴ر
۸	۹۵۵ "	" محمد صدیق صاحب کراچی والے	عا ر	۲۷	۹۷۵ "	" خواجہ سرور حسن صاحب بیرسٹر	عہ ر
۹	۹۵۶ "	" سید معین الدین صاحب	عہ ر	۲۸	۹۷۶ "	" خلیفہ محمد افتخار اللہ صاحب	عہ ر
۱۰	۹۵۷ "	" ارشاد حسین خاں صاحب	۴ر	۲۹	۹۷۷ "	" عبدالحق صاحب سراج الحق صاحب	۸ر
۱۱	۹۵۸ "	" مصلح الدین صاحب	۴ر	۳۰	۹۷۸ "	" عبدالحق صاحب متولی مسجد	صہ ر
۱۲	۹۵۹ "	" حاجی عباد اللہ خانصاحب	عا ر	۳۱	۹۷۹ "	" مرزا محمد سلیمان صاحب جوہری	عہ ر
۱۳	۹۶۰ "	" محمد یار خانصاحب	۸ر	۳۲	۹۸۰ "	" بیگم عبدالمتین صاحب قرولباغ	عا ر
۱۴	۹۶۱ "	" منشی حفیظ احمد صاحب	۴ر	۳۳	۹۸۱ "	" زرین خانصاحب فروٹ مرچنٹ	عا ر
۱۵	۹۶۲ "	" عبدالرزاق صاحب	۲ر	۳۴	۹۸۲ "	" مرزا فیاض بیگ صاحب	۴ر
۱۶	۹۶۳ "	" ملک آفتاب احمد صاحب	عہ ر	۳۵	۹۸۳ "	" حافظ عبدالحکیم و حبیب الرحمٰن صاحبان	۴ر
۱۷	۹۶۵ "	" رفیق احمد صاحب	عہ ر	۳۶	۹۸۴ "	" منشی غفران الدین صاحب	۴ر
۱۸	۹۶۶ "	" زاہد حسین صاحب	صہ ر	۳۷	۹۸۵ "	" عبدالمجید صاحب	ے ر
۱۹	۹۶۷ "	" خان بہادر سلیمان صاحب	صہ ر	۳۸	۹۸۶ "	" حافظ محمد جلیل صاحب	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم
۳۹	۹۸۷ اے	جناب محمد شفیع صاحب محمد خلیل صاحب	۸ر
۴۰	〃 ۹۸۸	〃 شمس العارفین صاحب	عہر
۴۱	〃 ۹۸۹	〃 محمد یوسف صاحب	عہر
۴۲	〃 ۹۹۰	〃 مرغوب احمد صاحب توفیق	عار
۴۳	〃 ۹۹۰	〃 تعظیم الحق صاحب	عار
۴۴	〃 ۹۹۱	〃 حکیم عنایت اللہ صاحب	عہر
۴۵	〃 ۹۹۳	〃 مرزا شوکت اللہ بیگ صاحب	۴ر
۴۶	〃 ۹۹۴	〃 سید محمد اختر صاحب خوشنویس	۸ر
۴۷	〃 ۹۹۵	〃 محمد یوسف صاحب	۴ر
۴۸	〃 ۹۹۶	〃 حاجی عبد المغنی صاحب	عار
۴۹	〃 ۹۹۷	〃 ڈاکٹر ناصر عباس صاحب	عہر
۵۰	〃 ۹۹۸	〃 ڈاکٹر محمد احمد صاحب ایل ڈی ایس	عہر
۵۱	〃 ۹۹۹	〃 بابو محمد اسمٰعیل صاحب	۸ر
۵۲	〃 ۱۰۰۰	〃 محمد طیب صاحب، مکتبہ جامعہ	۸ر
۵۳	〃 ۱۶۳۶	〃 چودہری رحیم بخش صاحب	عار
۵۴	〃 ۱۶۳۷	〃 بشیر احمد صاحب	۴ر
۵۵	〃 ۱۶۳۸	〃 بابو محمد شفیق صاحب	۸ر
۵۶	〃 ۱۶۳۹	〃 حکیم ذکی احمد صاحب	عہر
۵۷	〃 ۱۶۴۰	〃 چودہری الٰہی بخش صاحب	۸ر
۵۸	〃 ۱۶۴۱	〃 مقبول الحق صاحب انصاری	عہر
۵۹	〃 ۱۶۴۲	〃 وحید الدین احمد صاحب	عہر
۶۰	〃 ۱۶۴۳	〃 عبد المتین صاحب	۸ر
۶۱	〃 ۱۶۴۴	〃 حاجی محمد عمر صاحب ٹھیکیدار	عہر
۶۲	۱۶۴۵ اے	جناب ڈاکٹر حسین بخش صاحب	۴ر
۶۳	〃 ۱۶۴۶	〃 سید محمد احمد صاحب تحصیلدار	عہر
۶۴	〃 ۱۶۴۷	〃 حافظ سبحان علی صاحب	۸ر
۶۵	〃 ۱۶۴۹	〃 میاں اللہ بخش صاحب وغیرہم	ےر
۶۶	۱۶۵۰	〃 حاجی عبد الحمید صاحب	عہر
۶۷	〃 ۴۰۴۳	〃 احمد مجتبیٰ صاحب	عہر
۶۸	〃 ۴۰۴۴	〃 تسخیر احمد خاں صاحب	عہر
۶۹	〃 ۴۰۴۵	〃 مستری رحیم بخش صاحب	۴ر
۷۰	〃 ۴۰۴۶	〃 خواجہ بشیر الدین صاحب انصاری	عہر
۷۱	〃 ۴۰۴۸	〃 بشیر احمد صاحب آخگر	عہر
۷۲	〃 ۵۴۰۱	〃 احسن حامد علی مکتبہ جامعہ	عہر
۷۳	〃 ۵۴۰۲	〃 محمد شفیع صاحب صدر بازار	۸ر
۷۴	〃 ۵۴۰۳	〃 محمد جمیل احمد صاحب	۸ر
۷۵	〃 ۵۴۰۴	〃 محمد نظام الدین انصاری صاحب	۴ر
۷۶	〃 ۵۴۰۵	〃 اسلام الدین شجاع الدین صاحبان	۸ر
۷۷	〃 ۵۴۰۶	〃 امجد حسین خاں صاحب	۴ر
۷۸	〃 ۵۴۰۷	〃 مسٹر عبد العلیم صاحب	۸ر
۷۹	〃 ۵۴۰۸	〃 مسٹر صلاح الدین صاحب	۸ر
۸۰	〃 ۵۴۰۹	〃 ایم یامین صاحب	عہر
۸۱	〃 ۵۴۱۰	〃 شہاب الدین صاحب	عہر
۸۲	〃 ۵۴۱۱	〃 ایم اے ستار صاحب	عہر
۸۳	〃 ۵۴۱۲	〃 سید عزیز الدین صاحب	عہر
۸۴	〃 ۵۴۱۳	〃 بیگم صاحبہ خان بہادر ظفر حسن صاحب	عہر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم موصولہ
۸۵	۵۴۱۴ اے	جناب بابو محمد حنیف صاحب	عہ ر	۱۰۸	۵۴۳۷ اے	جناب محمد شفیع صاحب	۴ ر
۸۶	〃 ۵۴۱۵	〃 منشی سید وصاف علی صاحب	عہ ر	۱۰۹	〃 ۵۴۳۸	〃 مولوی محمد احمد صاحب	عہ ر
۸۷	〃 ۵۴۱۶	〃 ڈی ایم ملک صاحب	عـہ ر	۱۱۰	〃 ۵۴۳۹	〃 احمد اسلام خانصاحب	عہ ر
۸۸	〃 ۵۴۱۷	〃 ملک غلام محمد صاحب	عـہ ر	۱۱۱	〃 ۵۴۴۰	〃 عبدالرزاق صاحب و حاجی شیخ صاحب	عہ ر
۸۹	〃 ۵۴۱۸	〃 سید محمد شفیع صاحب	۲ ر	۱۱۲	〃 ۵۴۴۱	〃 عبدالمجید صاحب کوچہ تاراچند	۸ ر
۹۰	〃 ۵۴۱۹	〃 شیخ محمد شفیع صاحب	۲ ر	۱۱۳	〃 ۵۴۴۲	〃 حکیم محمد ظہیر علی صاحب	عہ ر
۹۱	〃 ۵۴۲۰	〃 حکیم احمد حسن خانصاحب	۲ ر	۱۱۴	〃 ۵۴۴۳	〃 سید سلیم الدین صاحب	۴ ر
۹۲	〃 ۵۴۲۱	〃 سید نصیر الدین صاحب	عہ ر	۱۱۵	〃 ۵۴۴۴	〃 حکیم شریف الدین صاحب	۴ ر
۹۳	〃 ۵۴۲۲	〃 حاجی نورالدین صاحب	۴ ر	۱۱۶	〃 ۵۴۴۵	〃 حامد علی صاحب	۸ ر
۹۴	〃 ۵۴۲۳	〃 محمد یوسف صاحب	۴ ر	۱۱۷	〃 ۵۴۴۶	〃 افضال حسین صاحب	۶ ر
۹۵	〃 ۵۴۲۴	〃 احمد حسن خانصاحب	عہ ر	۱۱۸	〃 ۵۴۴۷	〃 تسخیر احمد صاحب	عہ ر
۹۶	〃 ۵۴۲۵	〃 ظہیر الدین صاحب	عہ ر	۱۱۹	〃 ۵۴۴۸	〃 حکیم محمد فرید احمد صاحب عباسی	۸ ر
۹۷	〃 ۵۴۲۶	〃 محمد مرتضیٰ خاں صاحب	۴ ر	۱۲۰	〃 ۵۴۴۹	〃 ڈاکٹر سلیم الزماں صاحب	عہ ر
۹۸	〃 ۵۴۲۸	〃 بابو محمد ابراہیم صاحب	۴ ر	۱۲۱	〃 ۵۴۵۰	〃 مسٹر سلیم الزماں صاحب	۸ ر
۹۹	〃 ۵۴۲۹	〃 محمد سلیم خانصاحب	۴ ر	۱۲۲	〃 ۵۵۰۱	〃 ڈاکٹر عبدالغنی صاحب قریشی	عـہ ر
۱۰۰	〃 ۵۴۳۰	〃 مسٹر صابری صاحب	۴ ر	۱۲۳	〃 ۵۵۰۲	〃 سراج الدین صاحب	۴ ر
۱۰۱	〃 ۵۴۳۱	〃 سعید احمد صاحب	۴ ر	۱۲۴	〃 ۵۵۰۳	〃 حافظ محمد عطاء اللہ صاحب	۸ ر
۱۰۲	〃 ۵۴۳۲	〃 بابو محبوب احمد صاحب	۴ ر	۱۲۵	〃 ۵۵۰۴	〃 محمد ظفر صاحب	عہ ر
۱۰۳	〃 ۵۴۳۳	〃 پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب	عہ ر	۱۲۶	〃 ۵۵۰۵	〃 محمد حسین صاحب	۴ ر
۱۰۴	〃 ۵۴۳۴	〃 محمد یٰسین صاحب	عہ ر	۱۲۷	〃 ۵۵۰۶	〃 قمرالدین صاحب	۴ ر
۱۰۵	〃 ۵۴۳۵	〃 مولنا بشیر احمد	عہ ر	۱۲۸	〃 ۵۵۰۷	〃 عبدالرحمٰن صاحب	۴ ر
۱۰۶	〃 ۵۴۳۶	〃 صوفی محمد صغیر حسن صاحب	عہ ر	۱۲۹	〃 ۵۵۰۸	〃 خواجہ حسین نظامی صاحب	۶ ر
۱۰۷				۱۳۰	〃 ۵۵۰۹	〃 کے. شوکت علی صاحب	۸ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم موصولہ
۱۳۱	۵۵۱۰ لے	جناب اشتیاق حسین صاحب قریشی	عمر	۱۵۴	۵۵۳۳ لے	جناب عبدالرحیم صاحب	۴ر
۱۳۲	۵۵۱۱ "	" حاجی رشید احمد صاحب	۶ر	۱۵۵	۵۵۳۴ "	" حکیم ذکی احمد صاحب	عمر
۱۳۳	۵۵۱۲ "	" چھوٹے خاں صاحب	۴ر	۱۵۶	۵۵۳۵ "	" محمد تقی صاحب اینڈ سنز	۴ر
۱۳۴	۵۵۱۳ "	" محمود علی صاحب	۶ر	۱۵۷	۵۵۳۶ "	" عبدالمغنی ولد عبدالغنی صاحب	۸ر
۱۳۵	۵۵۱۴ "	" ڈاکٹر حسین بخش صاحب	۴ر	۱۵۸	۵۵۳۷ "	" محمد حسین خادم صاحب	۸ر
۱۳۶	۵۵۱۵ "	" حافظ سبحان علی صاحب	۸ر	۱۵۹	۵۵۳۸ "	" مولوی عبدالصمد صاحب	۶ر
۱۳۷	۵۵۱۶ "	" ابو رحمت اللہ صاحب	۶ر	۱۶۰	۵۵۳۹ "	" سید نصرت علی صاحب	عمر
۱۳۸	۵۵۱۷ "	" محمد عارف صاحب	عمر	۱۶۱	۵۵۴۰ "	" سرفراز الحق صاحب	۴ر
۱۳۹	۵۵۱۸ "	" حافظ شہاب الدین صاحب	۲ر	۱۶۲	۵۵۴۱ "	" منشی بشیر بیگ صاحب	۴ر
۱۴۰	۵۵۱۹ "	" سید عبدالحی صاحب ایم اے	[illegible]	۱۶۳	۵۵۴۲ "	" رازق الخیری صاحب	عمر
۱۴۱	۵۵۲۰ "	" غلام سبطین صاحب	۶ر	۱۶۴	۵۵۴۳ "	" خواجہ احمد اللہ صاحب	۴ر
۱۴۲	۵۵۲۱ "	" ایم اکرام الدین صاحب	۴ر	۱۶۵	۵۵۴۴ "	" عبدالصمد صاحب	عمر
۱۴۳	۵۵۲۲ "	" مستری رحیم بخش صاحب	۴ر	۱۶۶	۵۵۴۵ "	" محمد نظام الدین صاحب انصاری	۴ر
۱۴۴	۵۵۲۳ "	" مقبول الحق صاحب انصاری	عمر	۱۶۷	۵۵۴۶ "	" اسلام الدین صاحب تاج الدین صاحب	۸ر
۱۴۵	۵۵۲۴ "	" حاجی محبوب بخش صاحب	صر	۱۶۸	۵۵۴۷ "	" ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب	عمر
۱۴۶	۵۵۲۵ "	" شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	۴ر	۱۶۹	۵۵۴۸ "	" منشی حشمت اللہ صاحب	عمر
۱۴۷	۵۵۲۶ "	" شیخ محمد سعید صاحب	۴ر	۱۷۰	۵۵۴۹ "	" منشی علی احمد خاں صاحب	عمر
۱۴۸	۵۵۲۷ "	" شیخ انیس الرحمٰن صاحب	۴ر	۱۷۱	۵۵۵۰ "	" قدیر الدین احمد صاحب وکیل	عمر
۱۴۹	۵۵۲۸ "	" شیخ صبور احمد صاحب	۴ر	۱۷۲	۵۰۹۷ "	" مولوی عبدالرب صاحب	عمر
۱۵۰	۵۵۲۹ "	" حاجی عبدالحمید صاحب	۴ر	۱۷۳	۵۰۹۹ "	" فتح محمد صاحب شیفتہ	عمر
۱۵۱	۵۵۳۰ "	" محمد رفیع صاحب	۱۲ر	۱۷۴	۵۱۶۳ "	" ایم طفیل احمد صاحب	۸ر
۱۵۲	۵۵۳۱ "	" محمد ادریس صاحب باڑی	عمر	۱۷۵	۵۱۶۵ "	" عبدالواحد صاحب	۴ر
۱۵۳	۵۵۳۲ "	" حافظ رحمت الٰہی صاحب	۴ر	۱۷۶	۵۱۶۶ "	" سید محمد مرتضیٰ علی صاحب	عمر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم
۱۷۷	۵۱۶۷	جناب سید حامد علی صاحب	عہ ر	۲۰۰	۵۱۹۰	جناب آغا علی مصطفی صاحب	۴ر
۱۷۸	۵۱۶۸	〃 محمد اشرف صاحب انجینیر	۸ر	۲۰۱	۵۱۹۱	〃 سید محمد ذاکر صاحب	۴ر
۱۷۹	۵۱۶۹	〃 مولوی عبدالرحمن صاحب	۸ر	۲۰۲	۵۱۹۲	〃 مولوی حبیب الرحمن صاحب	۴ر
۱۸۰	۵۱۷۰	〃 محمد فاضل صاحب	۸ر	۲۰۳	۵۱۹۳	〃 محمد نصر اللہ صاحب	عہ ر
۱۸۱	۵۱۷۱	〃 عبدالحق صاحب	۴ر	۲۰۴	۵۱۹۴	〃 محمد عبدالغنی صاحب شہید	عہ ر
۱۸۲	۵۱۷۲	〃 حاجی برکت اللہ صاحب	۸ر	۲۰۵	۵۱۹۵	〃 غلام محمد صاحب	۸ر
۱۸۳	۵۱۷۳	〃 غالب علی شاہ صاحب	۶ر	۲۰۶	۵۱۹۶	〃 عبدالرحمن صاحب	۴ر
۱۸۴	۵۱۷۴	〃 محمد اسلام صاحب	۸ر	۲۰۷	۵۱۹۷	〃 معصوم علی صاحب	۴ر
۱۸۵	۵۱۷۵	〃 چودھری غلام احمد صاحب پرویز	۸ر	۲۰۸	۵۱۹۸	〃 میاں محمد صاحب	عہ ر
۱۸۶	۵۱۷۶	〃 خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب	۸ر	۲۰۹	۵۱۹۹	〃 احسان الحق صاحب	۴ر
۱۸۷	۵۱۷۷	〃 شیخ عبداللہ جان صاحب	۸ر	۲۱۰	۵۲۰۰	〃 حامد علی صاحب	۴ر
۱۸۸	۵۱۷۸	〃 مفتی افتخار احمد صاحب	۸ر	۲۱۱	۵۲۵۱	〃 لیاقت اللہ خاں صاحب	۸
۱۸۹	۵۱۷۹	〃 بیگم محمد غیور صاحب	۴ر	۲۱۲	۵۲۵۲	〃 ملک اصغر علی شاہ صاحب	۸ر
۱۹۰	۵۱۸۰	〃 محمد اسمٰعیل صاحب	عہ ر	۲۱۳	۵۲۵۳	〃 شیخ محمد حشمت علی صاحب	۸ر
۱۹۱	۵۱۸۱	〃 تاج الدین صاحب	عہ ر	۲۱۴	۵۲۵۴	〃 خانصاحب عبدالعلی صاحب	۸
۱۹۲	۵۱۸۲	〃 ملک غلام حیدر صاحب	ے ر	۲۱۵	۵۲۵۵	〃 اکرام اللہ خانصاحب	۸ر
۱۹۳	۵۱۸۳	〃 ملک علم الدین صاحب	۸ر	۲۱۶	۵۲۵۶	〃 غلام حسن صاحب	صہ ر
۱۹۴	۵۱۸۴	〃 محمد غیور صاحب	۸ر	۲۱۷	۵۲۵۷	〃 چودھری محمد سرور صاحب	عہ ر
۱۹۵	۵۱۸۵	〃 منشی کریم بخش صاحب	۸ر	۲۱۸	۵۲۵۸	〃 محمد خلیل صاحب	عہ ر
۱۹۶	۵۱۸۶	〃 صوفی غلام قادر صاحب	۸ر	۲۱۹	۵۲۵۹	〃 مولوی محمد ابراہیم صاحب	۴ر
۱۹۷	۵۱۸۷	〃 سید ضمیر الحسن صاحب	۸ر	۲۲۰	۵۲۶۰	〃 عبدالرزاق صاحب	۶ر
۱۹۸	۵۱۸۸	〃 مقبول احمد صاحب انصاری	۸ر	۲۲۱	۵۲۶۱	〃 بیگم صاحبہ حشمت علی صاحب	۴ر
۱۹۹	۵۱۸۹	〃 محمد حسن آزاد صاحب	۱۲ر	۲۲۲	۵۲۶۲	〃 حمیرہ بیگم صاحبہ	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم
۲۲۳	۵۶۶۳ لے	جناب ایچ ایم حیات صاحب	۸/
۲۲۴	" ۵۶۶۳	" محمد شریف صاحب قریشی	۸/
۲۲۵	دو چندہ	" مولنا سعد الدین صاحب	عہ/
۲۲۶	" "	" شاہ حسام الدین صاحب	۴/
۲۲۷	" "	" عروج الحسن صاحب	۴/
		میزان	۲۵۳ صہ ۱۴/

یو پی -

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم
۱	۶۸۳	جناب بیگم صاحبہ ضمیر ہاشمی صاحب رام پور	صہ/
۲	۶۸۷	" بیگم ایم اسلام صاحب کانپور	ھ/
۳	۷۰۸	" چودہری محمد وسیم صاحب لکھنو	عہ/
۴	۱۶۴۸ لے	" سید محمد یعقوب صاحب آگرہ	صہ/
۵	" ۲۸۳۶	" غلام محمد صاحب دہرہ دون	سے/
۶	" ۲۸۳۷	" حاجی عبد الحکیم صاحب "	عا/
۷	" ۲۸۳۸	" سمیع الدین صاحب بدایوں	عہ/
۸	" ۲۸۳۹	" سید عبد الماجد صاحب سہسوان	عہ/
۹	" ۲۸۴۰	" سید رضی احمد صاحب "	عہ/
۱۰	" ۲۸۴۱	" سید حمزہ علی صاحب "	عہ/
۱۱	" ۲۸۴۳	" حکیم محمد یسین صاحب "	عہ/
۱۲	" ۲۸۴۴	" محمد فضل حسین صاحب "	عہ/
۱۳	" ۲۸۴۵	" مدثر حسین صاحب "	عہ/
۱۴	" ۲۸۴۶	" ماسٹر اخلاص حسین صاحب "	عہ/
۱۵	" ۲۸۴۷	" عبد القیوم صاحب "	عہ/

نمبر شمار	اسم گرامی	اسم گرامی	رقم
۱۶	۲۸۴۸ لے	جناب سید محمد عالم صاحب وکیل سہسوان	سے/
۱۷	" ۲۸۴۹	" منشی عبد الشکور صاحب "	عہ/
۱۸	" ۲۸۴۲	" احمد عبد اللہ خاں صاحب نجیب آباد	للعہ/
۱۹	" ۲۸۴۴	" ابو عبد الصمد صاحب مختار نگینا	۱عہ
۲۰	" ۲۸۴۵	" منشی ضمیر احمد صاحب رئیس "	۱عہ/
۲۱	" ۲۸۴۸	" مولنا ابوبکر شیث صاحب علیگڑہ	عہ/
۲۲	" ۲۸۴۹	" مولنا محمد عقیل صاحب "	عہ/
۲۳	" ۲۸۵۰	" بیگم رشید احمد صاحب صدیقی "	عہ/
۲۴	" ۲۸۵۱	" رشید احمد صاحب صدیقی "	عہ/
۲۵	" ۲۸۵۲	" مظفر علی صاحب ایم اے "	عہ/
۲۶	" ۲۸۵۳	" سید تجمل حسین صاحب "	عہ
۲۷	" ۲۸۵۴	" مرزا سجاد حسین صاحب "	عہ/
۲۸	" ۲۸۵۵	" حبیب الرحمن صاحب "	عا/
۲۹	" ۲۸۵۶	" محمد انس خاں صاحب "	عا/
۳۰	" ۲۸۵۷	" مختار حامد علی صاحب "	عہ/
۳۰	" ۲۸۵۸	" ڈاکٹر عنایت علی خاں صاحب "	عہ/
۳۲	" ۲۸۵۹	" قاضی سعید الدین صاحب "	سے/
۳۳	" ۲۸۶۰	" ازہر قدوائی صاحب "	عا/
۳۴	" ۲۸۶۱	" شاہ محمد اویس صاحب "	عہ/
۳۵	" ۲۸۶۲	" خانبہادر حبیب اللہ خاں صاحب "	عہ
۳۶	" ۲۸۶۳	" بیگم صاحبہ ضمیر الدین صاحب "	عہ/
۳۷	" ۲۸۶۴	" دوست محمد خاں صاحب "	۴/
۳۸	" ۲۸۶۵	" محمد اختر صاحب انصاری "	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم موصولہ
۳۹	۴۸۶۶ لے	جناب محمد اشہ صاحب کلاتھ مرچنٹ علیگڈھ	عہ ر
۴۰	۴۸۶۷	محمد اختر حسن	عہ ر
۴۱	۴۸۶۸	بیگم صاحبہ محمد اسحٰق صاحب	ت ر
۴۲	۴۸۶۹	محمد انوار صمدانی صاحب	۴ر
۴۳	۴۸۷۰	ملک مشتاق حسین صاحب	۳ر
۴۴	۴۸۷۱	محمد شاغل صاحب	عہ ر
۴۵	۴۸۷۲	مسعود حسن صاحب صدیقی	۲ر
۴۶	۴۸۷۳	بدرالدین حسن صاحب	عا ر
۴۷	۴۸۷۴	سید بشیر علی صاحب	عہ ر
۴۸	۴۸۷۵	آل احمد صاحب سرور	عہ ر
۴۹	۴۸۷۶	سید بشیر الدین صاحب	عا ر
۵۰	۴۸۷۷	پروفیسر محمد حبیب صاحب	مسہ ر
۵۱	۴۸۷۸	سید محمد حسنی صاحب	۸ر
۵۲	۴۸۷۹	حکیم عبداللہ خاں صاحب نصر	صہ ر
۵۳	۴۸۸۰	قاضی عبدالرشید صاحب	۴ر
۵۴	۴۸۸۱	فہیم الدین صاحب	۸ر
۵۵	۴۸۸۲	عزیز الحسن صاحب درانی	۵ر
۵۶	۴۸۸۳	سید محمد یوسف صاحب	۸ر
۵۷	۴۸۸۴	عبدالقادر بھائی صاحب	۴ر
۵۸	۴۸۸۵	انصار الحق صاحب بارونی	۱۲ر
۵۹	۴۸۸۶	آل محی الدین ہادی صاحب	۴ر
۶۰	۴۸۸۷	مولوی انوار الہدیٰ صاحب	عہ ر
۶۱	۴۸۸۸	محمد سلیمان صاحب بدایوں	سے ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم موصولہ
۶۲	۴۸۸۹ لے	جناب سید مونس علی صاحب بدایوں	سے ر
۶۳	۴۸۹۰	مولوی شفیع احمد صاحب وکیل	صہ ر
۶۴	۴۸۹۱	مولانا یعقوب بخش صاحب راغب	سے ر
۶۵	۴۸۹۲	قاضی غلام سجاد صاحب	عہ ر
۶۶	۴۸۹۳	وقار الدین صاحب	صہ ر
۶۷	۴۸۹۴	مولوی ابوالحسن صاحب قادری	سے ر
۶۸	۴۸۹۵	مولانا آفتاب احمد صاحب نگینہ	لے ر
۶۹	۴۸۹۶	عبدالرؤف صاحب صدیقی بدایوں	سے ر
۷۰	۴۸۹۷	قطب الدین صاحب	للعہ ر
۷۱	۴۸۹۸	مولانا عبدالواحد صاحب	سے ر
۷۲	۴۸۹۹	اسحٰق خاں صاحب رئیس	سے ر
۷۳	۴۹۰۰	اسمٰعیل خاں صاحب	سے ر
۷۴	۵۰۸۷	حاجی محمد عمر صاحب کاندھلہ	عہ ر
۷۵	۵۰۸۸	محمد صدیق صاحب	عہ ر
۷۶	۵۰۸۹	شوکت جنگ صاحب	عہ ر
۷۷	۵۰۹۰	ظہیر الحسن صاحب	عہ ر
۷۸	۵۰۹۱	حاجی ریاض الاسلام صاحب	سے ر
۷۹	۵۰۹۲	محمد خلیل صاحب و محمد اسمٰعیل صاحب	عہ ر
۸۰	۵۰۹۳	حافظ حبیب بیگ صاحب	عا ر
۸۱	۵۰۹۴	مولوی محمود الحسن صاحب	عا ر
۸۲	۵۰۹۵	محمد حسن صاحب	عہ ر
۸۳	۵۰۹۶	قاضی محمد ذکی صاحب	صہ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم موصولہ
۸۴	۵۵۵۱ لے	مولوی اقبال احمد صاحب بدایوں	عا ر
۸۵	۵۵۵۲	〃 سبط علی صاحب 〃	سے ر
۸۶	۵۵۵۳	〃 ڈاکٹر سید نبی احمد صاحب سہسوان	عا ر
۸۷	۵۵۵۴	〃 حافظ عروج احمد صاحب 〃	عا ر
۸۸	۵۵۵۵	〃 سید محمد ابوجعفر صاحب حیدری 〃	عا ر
۸۹	۵۵۵۶	〃 حکیم عبدالقوی صاحب 〃	عہ ر
۹۰	۵۵۵۷	〃 عیوض خاں صاحب 〃	عہ ر
۹۱	۵۵۵۸	〃 حافظ محمد حسین صاحب دہلوی 〃	عہ ر
۹۲	۵۵۵۹	〃 عبدالسمیع صاحب کارخانہ شکبار 〃	سے ر
۹۳	۵۵۶۰	〃 سید عنایت حسین صاحب 〃	عہ ر
۹۴	۵۵۶۱	〃 محمد حامد صاحب ہاشمی 〃	عہ ر
۹۵	۵۵۶۲	〃 عبدالستار صاحب 〃	عہ ر
۹۶	۵۵۶۳	〃 حاجی سید محمد یوسف صاحب 〃	عہ ر
۹۷	۵۵۶۴	〃 سید جلیل الرحمن صاحب 〃	سے ر
۹۸	۵۵۶۵	〃 سلامت اللہ صاحب 〃	سے ر
۹۹	۵۵۶۶	〃 حکیم سید جمیل احمد صاحب بلند شہر	عہ ر
۱۰۰	۵۵۶۷	〃 حکیم سید محمد عقیل صاحب سہسوان	سے ر
۱۰۱	۵۵۶۸	〃 مولنا سید شاکر حسین صاحب 〃	عا ر
۱۰۲	۵۵۶۹	〃 مرزا عبدالجمیل بیگ صاحب 〃	عا ر
۱۰۳	۵۵۷۰	〃 سید اعجاز احمد صاحب 〃	سے ر
۱۰۴	۵۵۷۲	〃 منصور علی صاحب وکیل بدایوں	سے ر
۱۰۵	۵۵۷۳	〃 رشید محمد خاں صاحب 〃	عا ر
۱۰۶	۵۵۷۴	〃 اکرام الدین صاحب شیخوپور 〃	سے ر
۱۰۷	۵۵۷۵ لے	جناب سید محمد صاحب شیخوپور بدایوں	سے ر
۱۰۸	۵۵۷۶	〃 احترام الدین صاحب حیدر 〃	سے ر
۱۰۹	۵۵۷۷	〃 شیخ محب احمد صاحب 〃	سے ر
۱۱۰	۵۵۷۸	〃 خانصاحب فضال الدین حیدر صاحب 〃	سے ر
۱۱۱	۵۵۷۹	〃 منور بیگم صاحبہ شیخوپورہ	سے ر
۱۱۲	۵۵۸۰	〃 وحید احمد صاحب ایم ایل سی	سے ر
۱۱۳	۵۵۸۱	〃 ڈاکٹر سید اولاد علی صاحب بدایوں	عہ ر
۱۱۴	۵۵۸۲	〃 حاجی علی احمد جمیل احمد صاحبان	عا ر
۱۱۵		〃 اقبال احمد صاحب قائم گنج	۴ ر
		میزان	۳۶۰ ماسہ ۱۱ ر

بنگال

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم موصولہ
۱	۴۵۹۰ لے	جناب محمد وزیر خاں صاحب کلکتہ	۸ ر
۲	۴۵۹۲	〃 محمد رفیع صاحب 〃	عہ ر
۳	۴۵۹۳	〃 شمس العارفین صاحب 〃	عہ ر
۴	۴۵۹۴	〃 اسحق صاحب چاندنہ 〃	سہ ر
۵	۴۵۹۶	〃 محمد کامل صاحب 〃	عہ ر
۶	۴۵۹۷	〃 محمد دین صاحب 〃	۸ ر
۷	۴۵۹۸	〃 ایم اے سیگل صاحب 〃	سہ ر
۸	۴۵۹۹	〃 محمد اشفاق صاحب 〃	۴ ر
۹	۴۶۰۰	〃 محمد عطاء اللہ صاحب 〃	۸ ر
۱۰	۴۶۰۱	〃 محمد ذکی صاحب 〃	عہ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی	رقم موصولہ
۱۱	۴۶۰۲ اے	جناب محمد نقی صاحب کلکتہ	عہ ر	۳۴	۴۶۲۶ اے	جناب اے ایم خیرادی صاحب بلور	۸ ر
۱۲	〃 ۴۶۰۳	〃 شیخ محمد رفیع صاحب 〃	ے ر	۳۵	〃 ۴۶۲۷	〃 عبدالعزیز فتح محمد صاحب 〃	۴ ر
۱۳	〃 ۴۶۰۴	〃 محمد تقی صاحب 〃	۴ ر	۳۶	〃 ۴۶۲۸	〃 ایس ایم فیاض اینڈ کمپنی کلکتہ	عاہ ر
۱۴	〃 ۴۶۰۵	〃 حاجی شمس الحق ممتاز الدین صاحبان	عـہ ر	۳۷	〃 ۴۶۲۹	〃 شیخ عبدالکریم صاحب 〃	عہ ر
۱۵	〃 ۴۶۰۶	〃 محمد یوسف صاحب 〃	عاہ ر	۳۸	〃 ۴۶۳۰	〃 محمد صالحین صاحب 〃	عاہ ر
۱۶	〃 ۴۶۰۷	〃 کے بی اسد اللہ صاحب 〃	عـہ ر	۳۹	〃 ۴۶۳۱	〃 ریاض الدین صاحب 〃	۸ ر
۱۷	〃 ۴۶۰۸	〃 محمد عمر عثمان اجمیری صاحب 〃	۸ ر	۴۰	〃 ۴۶۳۲	〃 شیخ عبدالغنی صاحب 〃	عہ ر
۱۸	〃 ۴۶۰۹	〃 علی محمد عثمان اجمیری صاحب بلور	۸ ر	۴۱	〃 ۴۶۳۴	〃 محمد احمد صاحب 〃	عہ ر
۱۹	〃 ۴۶۱۰	〃 محمد عثمان اجمیری صاحب بلور	۴ ر	۴۲	〃 ۴۶۳۵	〃 حکیم محمد عبداللہ صاحب 〃	۴ ر
۲۰	〃 ۴۶۱۱	〃 اہلیہ یوسف ایم اکیانی صاحب 〃	۸ ر	۴۳	〃 ۴۶۳۶	〃 سید حفیظ الرحمن خلیل الرحمن صاحبان	عہ ر
۲۱	〃 ۴۶۱۲	〃 حلیمہ روشن فاطمہ صاحبہ 〃	عہ ر	۴۴	〃 ۴۶۳۷	〃 محمد مبین صاحب 〃	عـہ ر
۲۲	〃 ۴۶۱۳	〃 اے ایس اے فضل صاحب 〃	۴ ر	۴۵	〃 ۴۶۳۸	〃 محمد یوسف صاحب 〃	عاہ ر
۲۳	〃 ۴۶۱۴	〃 اے جی ویرانی صاحب 〃	۴ ر	۴۶	〃 ۴۶۳۹	〃 حاجی اعجاز الدین صاحب 〃	عہ ر
۲۴	〃 ۴۶۱۵	〃 ایم ایوب ولی محمد صاحب 〃	۴ ر	۴۷	〃 ۴۶۴۰	〃 رحمن الٰہی صاحب 〃	عہ ر
۲۵	〃 ۴۶۱۶	〃 قاسم دادا صاحب 〃	۴ ر	۴۸	〃 ۴۶۴۱	〃 فضل الٰہی صاحب 〃	عہ ر
۲۶	〃 ۴۶۱۷	〃 عمر حاجی ولی محمد صاحب 〃	۴ ر	۴۹	〃 ۴۶۴۲	〃 صادق برادرس صاحبان 〃	عہ ر
۲۷	〃 ۴۶۱۸	〃 عبدالوہاب صاحب 〃	۴ ر	۵۰	〃 ۴۶۴۳	〃 محمد یسین صاحب محمد جان صاحب	۸ ر
۲۸	〃 ۴۶۱۹	〃 ایم رحمان صاحب معرفانی 〃	۴ ر	۵۱	〃 ۴۶۴۴	〃 قاضی محمد بشیر صاحب 〃	عہ ر
۲۹	〃 ۴۶۲۰	〃 عبدالکریم صاحب 〃	عہ ر	۵۲	〃 ۴۶۴۵	〃 فضل احمد صاحب 〃	عہ ر
۳۰	〃 ۴۶۲۱	〃 مس آر ایس خانصاحبہ 〃	۴ ر	۵۳	〃 ۴۶۴۶	〃 محمد سمیع احمد صاحب	عہ ر
۳۱	〃 ۴۶۲۲	〃 مس کی کی صاحبہ 〃	۴ ر	۵۴	〃 ۴۶۴۸	〃 ایس ایم زمانی صاحب 〃	عہ ر
۳۲	〃 ۴۶۲۴	〃 الیف اے خانصاحب 〃	۸ ر	۵۵	〃 ۴۶۴۹	〃 بیگم ایس ایم زمانی صاحبہ 〃	عہ ر
۳۳	〃 ۴۶۲۵	〃 اے غنی ملا صاحب 〃	۸ ر	۵۶	〃 ۴۶۵۰	〃 مسٹر محمد نقی صاحب بی اے 〃	عہ ر